بسم الله الرحمن الرحيم

احمد الله العلي العظيم الاعظم الذي لم يتخذ صاحبة ولا ولدا ولا شريك في ملكه ولم يكن له كفوا احدا واصلي واسلم على رسوله وحبيبه الذي بشر في التورية والانجيل وعرفه اهل العلم بمعرفة الابناء بلا ريب وتاويل اعني شفيعنا ونبينا وسيدنا عبد الله احمدن المجتبى محمدن المصطفى صلى الله عليه وسلم الى يوم الدين وعلى آله واصحابه الذين اختارهم الله لصحبة نبيه الجليل وبشرهم الرضا في كتب اصفياء الله الجليل اور بعد حمد و صلوۃ کے واضح ہو کہ اس خاکسار ذرہ بیمقدار ناصر الدین محمد رحم الہی ابن سید نثار علی ابن سید بہادر علی ابن سید غالب علی ابن سید عباس خان عفی اللہ عنہم اجمعین ساکن قصبہ منگلور ضلع سہارنپور نے ایک وقت مین اپنے استاد سلمہ اللہ سے سنا تہا کہ عالم رؤیا مین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا ہے کہ میری بشارت کھلم کھلا تیرھوین آیت مین ہے مگر یہہ ظالم مانتے نہین پس ایکبار دو زمینی اس خواب کا تذکرہ حامی دین نبوی اخوی سید حافظ قاضی محمد عنایت علی صاحب سے کیا آپ نے فرمایا ضرور ایکی ارشاد کا مصداق بیبل مین ہوگا اور ارادہ تلاش کا کرنا چاہیئے

موافق ارشاد جناب موصوف کی اس قصد سی مینی مطالعہ بیبل کا شروع کیا اور مجمع
وا اسانہ الاتم بشارت ممدوحہ کا معہ اور بشارات نبوی محمدی صلی اللہ علیہ وسلم
کی نشان پا کر یہ رسالہ مسمی بہ براہین رحیمیہ فی اثبات الرسالۃ الاحمدیہ الملقب بحجۃ البیبل
معروف بہ بشارات محمدی ۔ تالیف کیا اور مضمون آیت کریمہ الذین آتیناہم الکتاب یعرفونہ کما یعرفون
ابناءہم کو تحقیق اوسکی فصل اور تائید سی ثابت کر کے دکہلا دیا مقدمہ ۔۔۔۔ مین
تین فصل ہین **فصل اول** اس بیان مین کہ واسطی ثبوت نبوت نبی اللہ اور
رسول اللہ کی سربسی بشارت کی ضرورت نہین ہی اسلیئے کہ معجزات اور اخلاق جو خارج
قوت عامہ بشری سی اونکی ذات بابرکات مین پای جاتی ہین وہی ثبوت نبوت اور رسالت
کی لئی کافی اور وافی ہین اور اگر بالفرض ضرور ہی ہی تو فرمائی کہ حضرت نوح اور حضرت
ابراہیم علیہما السلام کی بشارت کونسی ہی حالانکہ باتفاق نبی ہین اور موسی
علیہ السلام کی بہی بشارت نہین ملتی توریت سی پہلی کوئی کتاب ہی بیبل مین نہین ہی
پہر بشارت کہان ہوتی اور نیز درصورت ضرورت تعدد دور یا التسلسل لازم آئیگا
اور چونکہ محذور دور اوس عبارت مین جو پیدایش کی پندرہوین اور پچاسوین باب
مین ہی اور اسکو شاید کوی بشارت موسوی کہی لازم آتا ہی پس وہ اس محذور کی
وجہ سی بشارت موسوی نہین ہوسکتی اور وہ عبارت یہ ہی باب ۱۵ درس ۱۲
جب آفتاب غروب ہونی لگی تو ابرام پر بڑی نیند غالب آئی اور دیکہہ ایک ہولناک
تاریکی اوس پر آئی ۱۳ اور اوس نی ابرام سی کہا کہ یقین جان کہ تیری اولاد ایک ملک
مین جو اونکا نہین پردیسی ہونگی اور وہان کی لوگون کی غلام بنینگی اور وی چارسو
برس تک اونہین دکہہ دینگی ۱۴ لیکن مین اوس قوم کو بہی جس کی وی غلام
ہونگی عدالت کرونگا اور وی بعد اوسکی بڑی دولت لیکی نکلینگے ایضاً باب ۵۰ درس
۲۴ اور یوسف نی اپنی بہائیون سی کہا مین مرتا ہون اور خدا تمکو یقیناً یاد کریگا اور تمکو

اوس [illegible] بشارتون کی جسکی بابت اوسی ابراہام اور اسحاق [illegible]
[illegible] ۱۲۵ [illegible] بنی اسرائیل کی قسم لیکی کہا کہ [illegible]
[illegible] نہ پہنچایئو اور علاوہ دوسرا اس عبارت [illegible]
[illegible] اگر تخصیص نجات کی وجہ سی بشارت کہئی اور [illegible]
اور [illegible] چار سو برس تک [illegible]
[illegible] چار سو تیس برس لکہا ہی کتاب [illegible] اوس
اور بنی اسرائیل جو مصر کی باشندی تہی اون کی بود و باش چار سو تیس برس تک
تہی [illegible] اور چار سو تیس برس کی آخر مین یہہ ہوا کہ ٹہیک اوسی دن خداوند کی ساری
فوجین زمین مصر سی نکل گئین پس یہہ پیشین گوئی نہ صحیح ٹہہری اور [illegible]
اور مفسرین [illegible] کی نزدیک مدت اقامت بنی اسرائیل کی مصر مین [illegible] دو سو [illegible]
برس [illegible] اور اگر کہو کہ گو نبی کی لئی بشارت کا ہونا ضروری نہین مگر شفیع کی
لئی ضروری ہی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری نزدیک شفیع ہین
پس جواب اسکا یہہ ہی کہ وہ حال سی خالی نہین ہی کہ ضرورت بشارت نبی شفیع کی
کی یا نفس شفاعت کی لئی ہی اور یا واسطی عقیدہ شفاعت اوس شفیع کی شق
اول ظاہر البطلان ہی اسواسطی کہ شفیع ہونا کسی کا اوسکی کمال ذاتی پر موقوف ہوگا
نہ بشارت نبی متقدم پر اور اسکو اس سی کیا علاقہ اور شق ثانی پر بھی ضرورت
نہین ہی کہ اس صورت مین قول اوسی شفیع نبی کا عقیدہ شفاعت اوس شفیع کی
لئی کافی اور وافی ہوگا ہان اگر دعوی شفاعت کا کسی ایسی ذات پاک کی لئی
کیا جائی کہ قول اوسکا بوجہ کسی دعوی ملی قوم کی بموجب فرمان الہی معتمد نہین
البتہ اون ضرور دوسری نبی کی قول سی اوس دعوی کا ثابت کرنا پڑیگا والعاقل
یکفیہ الاشارہ اور مثال اسکی ہماری مذہب کی موافق یہہ ہی کہ اطفال مومنین

اپنی ماں باپ کی شناخت کرائین کی لیکن یہہ عقیدہ اونکی قول سی نہین ہی بلکہ یہہ لیتا
سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری قصہ انکا یہہ بیان
ہین کہ مسیح علیہ السلام خاتم النبیین نہین ہین بلکہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم خاتم النبیین ہین اور اس دعوی کی چند شاہد ہین شاہد اول آپکی تردید خود اونکا
مسیح علیہ السلام کا رتبہ موسی علیہ السلام سی بڑہ کر ہی اور وہ رسول ہین اور نیز عہد
جدید مین بعد مسیح علیہ السلام کی انبیاء حق کا ذکر ہی اگر نبوت ختم ہو چکی تہی تو وہ رسول
اور یہہ نبی کیسی ہو گئی اور وہ دو رسل جن مین اون انبیا کا ذکر ہی یہہ ہین کتاب اعمال
باب ۱۱ ورس ۲۷ اون دنون کئی ایک نبی یروسلم سی انطاکیہ مین آئی اور اونمین سی
ایک نی روح کی ہدایت سی ظاہر کیا کہ تمام ملکت مین کال پڑیگا جو قلودیوس قیصر کی وقت
مین واقع ہوا شاہد دوم انجیل یوحنا کی پہلی باب مین ہی ورس ۱۹ اور یوحنا یعنی
حضرت یحیی کی گواہی یہہ تہی کہ جب یہودیون نی یروسلم سی کاہنون اور لاویون کو بہیجا
کہ اوس سی پوچہین کہ تو کون ہی ۲۰ اور اوسنی اقرار کیا اور انکار نکیا بلکہ اقرار کیا کہ مین
مسیح نہین ہون ۲۱ تب اونہون نی اوس سی پوچہا کیا تو الیاس ہی اوسنی کہا کہ مین نہین
ہون پس آیا تو وہ نبی ہی اوسنی جواب دیا نہین ۲۲ تب اونہون نی اوس سی کہا کہ تو
کون ہی تاکہ ہم اون کو جنہون نی ہمین بہیجا ہی کوئی جواب دین تو اپنی حق مین کیا
کہتا ہی ۲۳ اوس نی کہا مین جیسا یسعیاہ نبی نی کہا بیابان مین ایک پکارنی والی
کی آواز ہون کہ تم خداوند کی راہ کو درست کرو ۲۴ اور یہہ فریسیون کی طرف سی
بہیجی گئی تہی ۲۵ اور انہون نی اوس سی سوال کیا اور کہا کہ اگر تو نہ مسیح ہی نہ الیاس
نہ وہ نبی پس کیون بپتسمہ دیتا ہی ۲۶ یوحنا نی جواب مین کہا مین پانی سی بپتسمہ دیتا
ہون پر تمہاری درمیان ایک کہڑا ہی جسی تم نہین جانتی ۲۷ یہہ وہی ہی جو میری پیچہی آنی
والا تہا اور مجہسی مقدم تہا جسکی جوتی کا تسمہ مین کہولنی کی لایق نہین ہون اور الیسع

مسائل مین بابت ... متی انجیل کی ... ورس ۱۴ اور لوگون مین اوسکی بابت مشہور تھی
کہ اسمین بعضی کہتی تھی وہ نیک آدمی ہی اور کتنی کہتی تھی کہ نہین بلکہ وہ لوگون کو
گمراہ کرتا ہی ورس ۴۳ تب ... لوگون مین سی بہتیرون نی سنکر کہا کہ فی الحقیقت
یہہ وہ نبی ہی ۴۱ اورون نی کہا مسیح ہی پر بعضون نی کہا کہ مسیح جلیل سی آتا ہی
کیا کتاب مین نہین کہا ... کہ مسیح داؤد کی نسل سی اور بیت لحم کی بستی سی جہان
داؤد تھا آتا ہی اور اظہار اس شاہد کا یہہ ہی کہ اگر مسیح علیہ السلام پر نبوت ختم ہو چکی تھی
تو پھر وہ نبی ... سوال ... کلمہ وہ نبی کی کیا گیا اور جواب دیا گیا کہ مین وہ
نہین ہون ... پس معلوم ہوا کہ بعثت پیغمبر رسول عظیم کی باقی تھی کہ وہ اون مین اتنی
مشہور تھی کہ بجائی نام کی اشارہ ہی کافی تھا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ہین اور آپ ہی واسطی موافقت محاورہ مذکور کی آنحضرت بولتی ہین پس قبل
بعثت آپکی نبوت کسی ختم ہو جاتی البتہ آپکی بعثت کی بعد قصر نبوت طیار و کمل
ہو گیا اور نبوت ختم ہو گئی تنبیہہ ترجمہ ہند مطبوعہ سنہ ۱۸۴۴ع مین ان دونون ..
جگہون لفظ اشارہ وہ پر اظہار ہوئی باب استثنا کی بشارت مثلیت کی طرف اشارہ کیا
ہی اور یہہ ترجمہ بڑی کوشش سی بہت سی امریکہ کی پادریون کی چہپایا ہین۔
اونکی اشارہ سی معلوم ہوا کہ وہ بشارت اون کی نزدیک بہی عیسی علیہ السلام کی
نہین ہی بلکہ ایک اور نبی کی ہی شاہد سیوم صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام کی کتاب مین
باب ۴۲ کی ورس ... مین ہی اور ... نبی پہ وسلم کو ایک بشارت دی ... اور اس
ورس مین بشارت ... ہی اور یہہ ورس ثابت کرتا ہی کہ حضرت مسیح علیہ السلام
کا وصف ... باقی ... اور یہہ وصف منافی خاتمیت کو ہی
... دونون منافی آپکی ذات پاک مین جمع ہوئی سوال انجیل متی کی گیارہوین
باب ... ورس ۱۵ ... تم ... سی خبر دار رہو جو تمہاری پاس بہیڑون بہیس

[illegible] میں آپ [illegible] ختم نبوت [illegible] کیا گیا کا [illegible] نسخ آیا دریا و شکست [illegible]
سے اگر تحریف قبول [illegible] اس طرح ہو [illegible] باطل [illegible] ان رسول
ختم نبوت مسیح علیہ السلام [illegible] ختم نبوت نہیں بلکہ بعثت رسول
صادق کی خبر لکھی ہے اس لئے کہ [illegible] بیان [illegible] وقت ہے کہ جب بعد حضرت عیسی علیہ السلام کے
[illegible] مشغول ہو [illegible] بعد حضرت عیسی علیہ السلام کے [illegible] رسول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے
اور جھوٹے رسول مثل مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کے [illegible] اپنے پہلوں اور رسالت سے جہان
سے اور موافق وعدہ الہی کے قتل ہوئے [illegible] ومن اصدق من اللہ قیلا تیسری
[illegible] بیان [illegible] وقوع تحریف میں [illegible] برہان مباحثہ مذہبی اکبر آباد میں
[illegible] تحریف و نسخ [illegible] الاشہاد ہو گیا اور پادری فنڈر صاحب اور فرنچ صاحب
نے اقرار وقوع تحریف کا کتب انبیاء سابقین میں کر لیا اور روئداد مناظرہ زبانوں مختلفہ میں
چھپ کر [illegible] مشتہر ہوا اور کسی پادری نے تسلیم پادری فنڈر صاحب سے اعتراض نہ کیا بلکہ
ہو گیا کہ سب [illegible] اس کو مان لیا وہو المطلوب دوسری برہان مولوی آل حسن صاحب
[illegible] ثبوت تحریف ایک اقرار خود مدعا علیہ یعنی علمای اہل کتاب پیش کیا ہے اور [illegible]
[illegible] علمای اہل کتاب کا نقل کیا ہے اور اس میں اقرار وقوع تحریف [illegible] وہو المقصود ومن [illegible]
[illegible] الاستفسار تیسری برہان سلاطین کے پہلی کتاب کی تیرھویں باب میں ایک قصہ مرد خدا اور بوڑھے نبی کا
منقول ہے اور تصدیق اس قصہ [illegible] دروغ [illegible] تبلیغ رسالت میں ثابت ہوتا ہے اور بعد تسلیم جواز کذب فی التبلیغ
اگر تحریف [illegible] تو [illegible] ان سے بھی احتمال تحریف کا [illegible] ہوگا اور وہ قصہ یہ ہے کتاب سلاطین
باب ۱۳ [illegible] ایک مرد خدا یہودہ سے بیت ایل میں آیا [illegible] مذبح کی [illegible]
[illegible] ۲ اور [illegible] کی مخالفت میں چلایا اور کہا کہ اے مذبح خداوند یوں فرماتا ہے
[illegible] داود کے گھرانے میں ایک لڑکا یوسیاہ نامی پیدا ہوگا سو وہ [illegible] کاہنوں کو جو تجھ پر بخور جلاتے
ہیں تجھ پر ذبح کریگا اور آدمیوں کی ہڈیاں تجھ پر جلائی جائیں گی ۳ اور اوس نے اوسی دن ایک نشان بتلایا

اور کہا یہ وہ علامت ہے جو خداوند نے بتائی ہے کہ دیکھ یہ مذبح پھٹ جائیگا اور راکھ جو اوس پر ہے گر جائیگی ۴ اور ایسا ہوا
کہ جب یربعام بادشاہ نے اوس مرد خدا کا کلام جو بیت ایل میں مذبح کی مخالفت میں پکارا تھا سنا تو اوس نے مذبح پر سے اپنا ہاتھہ
لمبا کیا اور کہا کہ اوسے پکڑ لو اور ہاتھہ جو اوس نے اوس پر بڑہایا تھا خشک ہو گیا ایسا کہ وہ اوسے پہر اپنی پاس کھینچ نہ سکا ۵
اور مذبح بہی پہٹ گیا اور راکھہ مذبح پر سے گر گئی اوس نشانی کے مطابق جو اوس مرد خدا نے خداوند کے حکم سے
ظاہر کی تہی ۶ تب بادشاہ نے اوس مرد خدا سے مخاطب ہو کے کہا کہ اب خداوند اپنے خدا کو منا اور اوس سے میرے لئے
منت کر تا کہ میرا ہاتھہ میرے لئے پہر بحال کیا جاوے تب اوس مرد خدا نے خداوند سے دعا مانگی اور بادشاہ کا
ہاتھہ اوس کے لئے درست کیا گیا اور جیسا آگے تہا ویسا ہی ہو گیا ۷ اور بادشاہ نے اوس مرد خدا کو فرمایا کہ میرے
ساتھہ گہر میں چل اور اپنے تئیں سنبھال کہ میں تجہے انعام دونگا ۸ پر اوس مرد خدا نے بادشاہ کو جواب دیا کہ اگر تو اپنا
آدہا گہر مجہے دیوے تو بہی میں تیرے ساتھہ اندر نہ جاؤنگا اور نہ میں اس جگہہ روٹی کہاؤنگا اور نہ پانی پیونگا ۹
کیونکہ خداوند کے کلام کے وسیلے مجہے تاکید کی اور کہا کہ نہ روٹی کہائیو اور نہ پانی پیجیو اور جس راہ سے تو جاتا ہے اوس راہ سے
نہ پہر آئیو ۱۰ چنانچہ وہ دوسرے راہ سے روانہ ہوا اور جس راہ ہو کے بیت ایل میں آیا تہا اوس راہ سے نہ پہرا ۱۱ اور اوس وقت بیت ایل میں
ایک بوڑہا نبی رہتا تہا سو اوس کے بیٹوں نے آ کے ان سب کاموں کو جو مرد خدا نے اوس دن بیت ایل میں کئے اوسے خبر دی اور ان
باتوں کو جو اوس نے بادشاہ سے کہی تہیں وے بہی اپنے باپ کے آگے بیان کیا ۱۲ اوس کے باپ نے اونسے کہا وہ کس راہ سے گیا اور
اوس کے بیٹوں نے دیکہا تہا کہ وہ مرد خدا جو یہوداہ سے آیا تہا کس راہ سے پہر گیا ۱۳ پہر اوس نے اپنے بیٹوں سے کہا میرے لئے گدہے
پر زین باندہو سو اونہوں نے اوس کے لئے گدہے پر زین باندہا تب وہ اوس پر چڑہا ۱۴ اور اوس مرد خدا کے پیچھے چلا تو اوسے ایک بلوط کے
درخت تلے بیٹہا پایا تب اوس نے اوس سے کہا کہ تو وہی مرد خدا ہے جو یہوداہ سے آیا تہا وہ بولا ہاں ۱۵ تب اوس نے اوس سے کہا میرے گہر
چل اور روٹی کہا ۱۶ وہ بولا کہ میں تیرے ساتھہ پہر نہیں سکتا ہوں اور نہ میں تیرے گہر کے اندر جا سکتا ہوں اور نہ
میں تیرے ساتھہ اوس جگہہ روٹی کہاؤنگا نہ پانی پیونگا ۱۷ کیونکہ خداوند کا مجکو یوں حکم ہوا کہ تو روٹی وہاں نہ کہانا
نہ پانی پینا اور جس راہ سے تو جاتا ہے اوس راہ سے ہو کے نہ پہرنا ۱۸ تب اوس نے اوس سے کہا کہ جیسا تو نبی ہے میں بہی ایک نبی ہوں
اور خداوند کے فرمان سے ایک فرشتے نے مجہے کہا کہ اوسے اپنے ساتھہ اپنے گہر میں پہیر لا تا کہ وہ روٹی کہاوے اور پانی
پیوے پر اوس نے اوس سے جہوٹہ کہا ۱۹ سو وہ اوس کے ساتھہ پہر گیا اور اوس کے گہر میں روٹی کہائی اور پانی پیا ۲۰ اور جس وقت

دی گئی اور شنوائی ہے جیسی کہ اوس وقت لیسا ہو الضد اید کو قدم اوس نے پہچا اور حوالہ الایتہ تالاین ۲۱
اور اوس مرد نے کہ جو یہودا سے آیا تھا خدا کی کہا تھا اور یون فرمایا کہ اسلیے کہ تو نے خداوند کے کلام سے
نافرمانی کی اور اوس حکم جو خداوند تیرے خدا نے تجھے کہا تھا عمل نہ کیا ۲۲ بلکہ تو پھر آیا اور تو نے اوس جگہ بیان
بھی فرمایا تھا کہ روٹی نہ کہا نہ پانی پیا روٹی بھی کہائی اور پانی بھی پیا سو تیری لاش تیرے باپ دادوں کی قبر میں نہ جائیگی
۲۳ اور ایسا ہوا کہ جب وہ روٹی کہا چکا اور پانی پی چکا تو اوس نے اپنی گدہے پر اوس نبی کے لیے جسے وہ پھیر لایا تھا زین باندہا
اور جب وہ روانہ ہوا تو راہ میں اوسے ایک شیر ملا اور اوسکو مار ڈالا آہ یہی اس قصے سے معلوم ہو گیا کہ جو نبی خداوند کریم پر جہوٹ بولکر
اسی نبی کو پھیر لایا اور اوسکا نام قرآن مجید میں کتاب ملا اور یہی ثابت ہوئی کہ کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا
کذبا اور بائیسویں باب میں سلاطین کی پہلی کتاب میں جہوٹے نبی چار سو نبیوں کا مذکور ہے اور اوسکا عدد تاویل انبیا کہلاتے ہیں جہوٹے
نبیوں کو ساتھ لیکر گراول اسباب میں کچھ ایسا لفظ اونکی نسبت استعمال کیا نہیں جس سے یہ معلوم ہو کہ انبیا آہی تو مکر جانیں
لذا ہیں اور جہوٹ بولنا چھوڑ دیں جو سچی ہوئی ہیں اور یہ کہ اسکا کہا سچ ہے باہم کہ بلکہ ہر حق جاننے کے لیے سچی ہو
انکے نام تجویز کیے جسکی کہنے کا میں نے اونکو حکم نہیں دیا اور معبودوں کے نام سے کہینگے تو وہ نبی قتل کیا جاوے اور خیال انبیا آہی کا تو ہم نہیں
بہی تیرہویں باب سلاطین کی کتاب سے گذرا کہ اون میں سے نبی نے جھوٹ بولا اور قتل بہی ہوا اور یہ بات بہی حقانی تو اوسکا حال
نبیوں کا ہوگا اور جب جہوٹے نبیوں کا یہ حال ہو تو یہ بہی جانا کہ اگر جہوٹے نبی ہوتی تو قتل ہوتے لیکن متحقق نہیں پس معلوم ہوا کہ انبیا
الہی سچے تھے اور یہ جہوٹ بولنا مطلوب اور اسکے معنی اسی باب میں ایک نبی کا بھی ذکر ہے اور اونکو بہی نبی برحق
جانا اول مرتبہ اوسکو سچا ہونا اور وہ صحیح صحیح بیان کیا حاصل یہ کہ انکی پہلی کی مخلوق بہی جو بولا اور کہا
پس اب حاجت تحریف ما بعد نہیں جو تہی برہان موافق اقرار مسیحیان کے دی اور نہ تعلیم انبیا آہی اور ایسی ہی مقدم
اور مسیحیون نے جو تصریح کی تو الہامی نہیں لیکن اونہیں لیکن الا ایجاز الا ایجاب کو مشہور کر دین اور بعد اس اقرار کے اور اقرار کرتے ہیں کہ
حاجت بحث تحریف میں بہت سی ہے پانچویں بات نقطہ عہد جدید میں عالم مسیحی جو کہتا ہے الیس اور یاتیس قرار
اختلاف عبارت کا اقرار کرتے ہیں اور نہیں تمیز ہو سکتی کہ اصلی عبارت کونسی ہے اور اسیکا نام ہم لوگ تحریف
رکہتے ہیں چہٹی بات چہبیسویں باب میں اشعیاہ علیہ السلام کی کتاب میں باب ۲۴ ورس میں زمین کی نجس ہوئے
ہیں اون کے رہنے والوں کی شریعتوں کو عدول کیا قانونوں کو الا عہد ابدی کو توڑا اس سبب لعنت نے زمین کو نگل لیا اور اوسکے باشندے مجرم
اسلیے زمین کے لوگ بسم ہوگئی اور تھوڑی رہ گئی یہ یہود کو خطاب اور بحث نشر کی خرابی کا ذکر بہی اور قانونوں اور احکام بدل ڈالنے کا

پس پایان تفسیر پانچ کتابین عہد قدیم مین موسی علیہ السلام کی طرف نسبت کرتے ہین
اور شاید ابو شعبانی کتاب کی مصنف بہی موسی علیہ السلام کو ہی تبلاتے ہین اور اب
مدعی اس امر کے ہین کہ تمام سفر مین ایک حرف کو زیادہ کسی نے نہین کیا جیسے مصنف نے لکہا تہا
ویسا ہی ہے اور حالانکہ اونہین کتابون کی پانچوین کتاب یعنی استثنا کے باب ۳۴ مین یہہ عبارت
ہے درس ۵ سو خداوند کا بندہ موسی خداوند کے حکم کے موافق مواب کی سرزمین مین مر گیا ۶
اور اوسنے اوسی مواب کی ایک وادی مین بیت فغور کے مقابل گاڑا پر آج تک کوئی اوسکی
قبر کو نہین جانتا ۷ اور موسی اپنے مرنیکے وقت ایکسو بیس ۱۲۰ برس کا تہا کہ نہ اوسکی آنکہین دہندلائین
اور نہ اوسکی تازگی جاتی رہی ۸ سو بنی اسرائیل موسی کے لئے مواب کے میدانون مین تیس دن
تک رو یا کئے اور اون کے رونے پیٹنے کے دن موسی کے لئے آخر ہوئے درس ۱۰ اور اب تک
بنی اسرائیل مین موسی کے مانند کوئی نبی نہین اوٹہا جس سے خداوند روبرو آشنائی کرتا
اور یہہ عبارت یقیناً ملحق ہے تحریف کوئی کیون ہو اور عہد قدیم مین بڑے معرکہ آرا جن
پر مدار احکام ہی پانچ کتابین ہین حالانکہ یہہ بہی محرف نکلین اور بعد اونکے یشوع علیہ السلام
کی کتاب ہے اور اونکی کتاب کے بہی چوبیسوین ۲۴ باب مین اونکے انتقال کا حال لکہا ہے
باب ۲۴ درس ۲۹ اور ایسا ہوا کہ بعد ان باتون کے نون کا بیٹا یشوع خداوند کا بندہ جو
ایکسو دس ۱۱۰ برس کا تہا رحلت کر گیا اور اونہون نے اوسی کی میراث کے سوانے مین تمنت سرح
مین جو کوہ جعس کے اوتر طرف ہے اوسی دفن کیا الی آخر الباب اور بعد یشوع کے کتاب
قاضیون کی کتاب ہے اور اوس مین مابعد یشوع کا حال مذکور ہے اور بعد اوسکے روت
کا قصہ ہے اور ان دونون کتابون کو حضرت سموئیل علیہ السلام کی طرف بے دلیل نسبت
کرتے ہین اور درحقیقت اس قصہ روت کا بیچ مین داخل کرنا بہت بڑی دلیل تحریف
کی ہے اور بعد اوسکی حضرت سموئیل علیہ السلام کی دو کتابین ہین اور پہلی کتاب کی پچیسوین
باب کا شروع یہہ ہے اور سموئیل مر گیا اور ساری اسرائیل جمع ہوکے اوسپر روئے

اور رامہ مین اوسکی کہہ کر جو اوسنے گارا تو انکا بھی حال مثل دن کی کتابون کی جو یوشع
علیہ السلام کی طرف نسبت کرتے ہین ہوا اور بعد اونکی سلاطین کی دو کتابین اور دو تواریخ
ہین اونمین سلاطین بنی اسرائیل کا غالباً احوال مذکور ہے اور اونمین سے بہت سے بہتایت
ہے اور اونہین کتابون مین حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف نسبت زنا بحلیلہ جارہ مذکور
ہے اور اونہین مین ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے بیبیون کی خاطر بتخانے بنوائے
اور اونہین مین وہ قصہ جو اوپر مذکور ہوا یعنی جھوٹہ بولنا بوڑہے نبی کا مذکور ہے پس یا
یہہ قصے غلط ہین تو مدعا عدم اعتماد اور انجیل و وقوع تحریف ثابت ہے اور یا صحیح ہین تو تمام
انبیاء بنی اسرائیل کے قول و فعل کا اعتبار جاتا ہے مگر بموجب مثل مشہور اذا ابتلی ببلیتین فاختار
اہونہما آپ شق اول کو اختیار فرماوینگے خیر ہمارا مطلب تب بھی ہاتھ سے نہین جاتا
ان کتابون کے بعد عزرا علیہ السلام کی کتاب ہے اور اوسمین فقط بنی اسرائیل کے بابل
سے آنیکا بیان ہے اور اسمین بھی وہ فقرہ یسعیاہ علیہ السلام کی کتاب کا نقل
ہو چکا تو یہہ کتاب بھی اوسی تحریف کی مثبت ہے اوسکے بعد نحمیاہ کی کتاب ہے اور اوسمین
بھی باقی اوسیکا بیان ہے اور اوسی تحریف کا مثبت ہے اور بعد ازان ایک قصہ بچ نکلنے
یہود کا قتل ایک بادشاہ سے مذکور ہے اور اوسکے بعد ایوب علیہ السلام کی کتاب ہے
جسکو موسی علیہ السلام کی طرف نسبت کرتے ہین اور یہہ تحقیق نہین ہوا کہ ایوب اسم
فرضی ہے یا کوئی شخص بھی تہا اور بعد اوسکے زبور داؤد علیہ السلام ہے ہم زبور کو فقط
داؤد علیہ السلام کی ہی جانتے تہے یہہ اونکو بھی اوسمین شریک بتلاتے ہین اور اونکو
زانی و فاسق و فاجر بتلاتے ہین مصرع ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی : اور بعد اوسکے
امثال اور واعظ کی کتاب اور غزل الغزلات یہہ تین کتابین ہین اور اونکی تصنیف
سلیمان علیہ السلام کو بتلاتے ہین اور معمار بتخانہ کا اور فاسق اور اوسکا اپنی خدا
کی طرف دل کامل نہ تہا انکی نسبت تحریر فرماتے ہین بعد ازان یسعیاہ علیہ السلام کی

کتاب ہی اور اوس سے دو ورس مثبت تحریف جیسی برہان مین نقل ہو چکا اور
بعد ازان یرمیاہ علیہ السلام کی کتاب اور نوحہ ہی اور بعد ازان حزقیل علیہ السلام
اور دانیل علیہ السلام کی دو کتابین ہین اور ان سب کتابون مین اکثر ذکر خرابی
بنوکد نضر کا ہی اور وہ خود مسئلہ تحریف ہی تھی چنانچہ چھٹی برہان سے ثبوت اسکا
کا ظاہر ہے انکے نبیا و انبیا کی چھوٹے چھوٹے صحیفے ہین اور ساتہہ عدم عصمت
تبلیغی کی تمام انبیا علیہم السلام مثبت ہین اب تمام عہد عتیق تو غیر معتمد ظاہر ہوا عہد جدید
کا حال سنیئے انجیل متی باب ۱۷ مین حواریون کی نسبت حضرت مسیح علیہ السلام کا ارشاد
یہہ مذکور ہے ورس ۱۹ تب شاگردون نے الگ یسوع پاس آکے کہا ہم کیون اوسکو نہ
نکال سکے ۲۰ یسوع نے اونہین کہا اپنی بے ایمانی کی سبب کیونکہ مین تمہین سچ سچ
کہتا ہون کہ اگر تمہین رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہوتا تو اگر تم اوس پہاڑ سے کہتے
کہ یہان سے وہان چلا جا تو وہ چلا جاتا اور کوئی بات تمہاری ناممکن نہ ہوتی او جس وقت
حواریون کا یہہ حال تہا تو باقیون کا کیا کچھ نہوگا اور ایسے شخصون کی تحریر کا کیا اعتماد
اور پہر پولس لاعن مسیح ہی اور یہودا اسکریوطی جیسا درہم لیکر اپنے الہ کو سولی دلانے
والا ہے اور پطرس بہی لاعن مسیح ہی حاصل کلام یہہ ہے کہ اس تقریر سے بہی بیبل غیر
معتمد ہو گیا وہو المطلوب سوال جس وقت بابل ہی معتمد نہین پہر بشارت کا کیا اعتبار
جواب اس بیبل مین تین قسم کے مضمون ہین ایک وہ کہ جو قطعاً محال ہین مثل خدائی
و نسبت حضرت مسیح علیہ السلام و جواز کذب فی التبلیغ و نسبت تعمیر بتخانہ بالسلیمان
علیہ السلام وہ یقیناً دروغ اور یکتبون الکتب بایدیہم مین سے ہین اور تردید
اونکی اللہ عز وجل نے کلام اللہ شریف مین فرمائی مثلاً تکذیب قصہ صلیب مسیح علیہ السلام
مین فرمایا ما قتلوہ و ما صلبوہ ولکن شبہ لہم وکذا دوسرے وہ ہین کہ جنکی تصدیق
شریعت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم مین ہو گئی مثل تصدیق رسالت انبیا موسی عیسی و

وہو تو اخبار احبار علیہم السلام یا وہ پیشین گوئیان نہین کہ جنکا ظہور ہزارون برس سے بعد

ہوا مثل بشارات احمدی صلی اللہ علیہ وسلم وہ یقینا کلام الہی و انبیا الہی ہین گو وہ

الفاظ نہ ہون اور گو کہین تحریف بھی ہوگئی ہو اور گو اور کسی کتاب الہی سے

نقل ہو کی اسمین داخل بھی ہوئی ہون مگر وہ کلام نبوت ہی اور وہ معتمد ہے و دوسرا قسم

خبر یہ وہ امور ہین کہ جن پر وہ تعریف صادق آتی ہے نہ یہ یعنی نہ پیشین گوئی کسی

امر کی ہو تا کہ اوسکا صدق و کذب اب معلوم ہو اور نہ ایسے امور ہین کہ جنکی تصدیق یا تکذیب

اس شریعت مین ہوئی ہو وہ مسکوت عنہ ہین ایسے امور کی نسبت کلام اللہ شریف

مین یہ ارشاد ہے (سورۂ بقر) قُولُوا آمَنَّا بِاللهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ

إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ

مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ

اور بخاری شریف کی کتاب التفسیر کے باب قول اللہ تعالی قولوا آمنا باللہ

وما انزل الینا مین نسبت ایسے امور کے یہ ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

مروی ہے عن ابی ہریرۃ قال کان اہل الکتب یقرءون التوریۃ بالعبرانیۃ ویفسرونہا

بالعربیۃ لاہل الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصدقوا

اہل الکتب ولا تکذبوہم وقولوا آمنا باللہ وما انزل الایۃ

اور تخصیص ارشاد سرور رسل صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسے مضامین کتب سابقہ

کی بسبب تکذیب وحی الہی کے امور قسم اول کو اور تصدیق قسم ثانی کو ظاہر ہے

باب اول اس بیان مین کہ سیدنا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ

برسالت عامہ اور خاتم النبیین ہین اور اہل کتاب آپ کو مثل اپنے بیٹون کے

پہچانتے ہین اور اسباب مین اسکے چند فصلین ہین پہلی فصل اس بیان مین کہ اسماعیل علیہ السلام

کی اولاد مین ایک رسول کا پیدا ہونا بصحیفہ دلائل ثابت ہے اور وہ محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم مین دلیل اول بشارت اجیدیہ کتاب پیدایش باب ۱۷ ورس ۲۰ اور
اسماعیل کے حق مین بھی مین نے تیری سنی دیکھ مین اوسے برکت دونگا اور اوسے بہت بڑہاؤنگا
اور اوس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور مین اوسے بڑی قوم بناؤنگا انتہی اس بشارت
سے کئی وجہ سے اپنا مدعا ثابت کرتا ہون پہلی وجہ اسماعیل علیہ السلام کے حق مین ابراہیم
علیہ السلام نے دعا کی اور گواہ اوسکا یہہ جملہ اور اسماعیل کے حق مین بہی مین نے تیری سنی ہے
اور قبولیت دعا کی یہہ سند دی گئی اور ابراہیم علیہ السلام نے یہہ دعا اوسوقت کی
تہی کہ اونکو اسحاق علیہ السلام کی بشارت ان الفاظ سے ملی تہی کتاب پیدایش باب
۱۷ ورس ۱۵ اور خدا نے ابرہام سے کہا تیری جورو سری جو ہے تو اوسکو سری مت کہہ بلکہ
ایک وہ سرہ ہی یعنی بیگم ۱۶- اور مین اوسے برکت دونگا اور اوس سے بہی تجہی ایک
بیٹا بخشونگا یقینا مین اوسے برکت دونگا اور وہ قومون کی ماں ہوگی اور ملکون کے
بادشاہ اوس سے پیدا ہونگے ۱۷ تب ابراہام منہ کے بل گرا اور ہنس کے دل مین کہا کیا
سو برس کے مرد کا بیٹا پیدا ہوگا اور کیا سرہ جو نوے برس کی ہے جنیگی ۱۸- اور ابراہام
نے خدا سے کہا کاش کہ اسماعیل تیرے حضور جیتا رہے ۱۹ تب خدا نے کہا
بیشک تیری جورو سرہ تیرے لئے بیٹا جنیگی تو اوسکا نام اضحاق رکہنا اور مین اوس سے
اور بعد اوسکی اولاد سے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہی قائم کرونگا ۲۰- اور اسماعیل
کے حق مین مین نے تیری سنی الخ اور اس برکت مذکورہ ورس ۲۰ سے باتفاق بعثت انبیا و رسل
مراد ہے کذا فی ما نحن فیہ اور اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے باتفاق محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پہلے ایسا نبی جسکی یہہ بشارت ہو سکی کوئی مبعوث نہین ہوا اور نہ آپکی بعد ہو
پس یہہ بشارت عام خاص بہ بعثت سید الرسل ہوئی وہو المطلوب۔ دوسری وجہ اس بشارت
مین اسماعیل علیہ السلام کے حق مین فرمایا کہ مین اوسے بڑی قوم بناؤنگا اور پیشینگوئی
حرا بی بائبل مین جو بحیثیت ابدی ہو فرمایا کتاب یرمیاہ باب ۷ ورس ۳۴ جسطرح

خدا نے سدوم اور عمورہ اور اوسکی نواحی کے شہرون کو اولٹ دیا خداوند یہہ کہتا ہے
اسی طرح کوئی آدمی وہان نہ بسیگا نہ آدم زاد اوسمین رہیگا ۴۱ دیکھہ ایک قوم اوتر سے آتی ہے اور
ایک بڑے گروہ اوتر سے آویگی اور بہتیرے بادشاہ زمین کی سرحدون سے برپا کئے جاوینگے
اور بڑی قوم اور بڑے گروہ سے مراد ہم مومنین ہین اور حضرت داؤد علیہ السلام نے ان خراب
کرنے والون بابل کو مبارک فرمایا زبور ۱۳۷ ورس ۸ — اے بابل کی بیٹی جو غارتگر ہے
مبارک وہ جو تجھسے اوس سلوک کا جو تو نے ہمسے کیا انتقام لیوے ۹ مبارک وہ جو تیری
لڑکون کو پکڑکے پتھرون پر پٹک دیوے اور خرابی بابل بحیثیت ابدی بحیثیت بت شکنی
کہ جسکو جملہ پتھرون پر پٹکنا دیوے بحیثیت قتل جال بیس تاجکو جملہ جو تیرے لڑکونکو بیان
کرے یہہ زمانہ خلافت نبوت یعنی خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت مین ہوئی پس
حضرت عمر خلیفہ برحق و مبارک اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول حق و ہو المطلوب
تیسری وجہ اس بشارت مین آپکا نام پاک محمد کا بیان کیا ہے مگر بہ پردہ اسیطرح
خوشتر آن باشد کہ سر دلبران * گفتہ آید در حدیث دیگران * بماد ماد اور لغوی حذول
مین نام پاک آپکا محمد اصل کتاب مین مذکور ہے اور ہندی مین بماد ماد کا (ترجمہ بہت
شہ بہ ڈنگا) ہے اور ترجمہ لغوی حذول کا بڑی قوم بنایا جاویگا ہے اور غین عبرانی مین جیم کی جگہ
ہے اور اوسکے تین عدد لئے جاتے ہین اظہار الحق مین ہے امام قرطبی نے اپنی کتاب
کی دوسری قسم کے پہلی قسم سے ذکر کیا ہے بعض علماء نے جو زبان عبرانی سے
واقف تھی اور یہود کی کتابین پہی ہہ مین نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دو جگہہ
عبارت مذکورہ سے بطرز ابجد و استعمال یہود نکالا ہے اول جدا جدا سے یہہ کلمہ
ترجمہ بماد ماد کا ہے اور اوس کلمہ کے عدد ۹۲ ہین اسلئے کہ دو ہین با اور دو الف
اور دو دال ہین اور حاصل جمع انکا بارہ ۱۲ ہے اور عشرات مین دو میم اور انکا حاصل
جمع اسی ہے اور دونون کا حاصل جمع بانوے ۹۲ ہین اور ایسے آپ کے نام پاک محمد

ہین احاد کے عدد بارہ اور عشرات کے اسّی اور مجموع اونکا دہی بالیس تاکہ
یہان احاد مین ذکر خلیفہ اثنا عشر کردیا جیسا آگے الفاظ مین ذکر فرما دینگے اور حضرت
کے اسم مبارک مین دہی رعایت رہی اور دونون جگہہ خلافت خلفاء اربعہ کے طرف
بہی اشارہ بحرف ذال فرمادیا دوم شعب کبیر ترجمہ لغوی عدول کلمہ عبرانی کا ہے اور
نہین ہے کہ تین عدد سمجھینگا کہ اس بولی مین جیم نہین ہے جیم کی جگہہ غین ہی مستعمل ہے
اور اس مین احاد کی بائیس عدد اور عشرات کے ستر اور مجموع انکا دہی بانوے علیہ السلام
عالم یہود سے جو زمانہ سلطان مرحوم بایزید مین مشرف باسلام ہوا ایک رسالہ
مسمی بالرسالۃ الہادیہ تصنیف کیا ہے اور اوسمین اوسنے بیان کیا ہے بیشک
اکثر دلیلین علماء یہود کی جمل کبیر کے حروف سے ہین اور وہ حروف ابجد ہین
پس تحقیق علماء یہود جسوقت ہین کہ سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس بنایا جمع
ہوے اور اونہون نے لفظ بزات کو حساب کرکے کہا یہہ عمارت چارسو دس برس
رہیگی اور پہر خراب ہوجائیگی اور اوسینے ذکر کیا ہے کہ یہود نے اس دلیل ابجد پر
اسطرح اعتراض کیا ہے کہ با بماد ماد مین نفس کلمہ کی نہین ہے بلکہ حرف صلہ ہے پس
اگر نکالا جاے اس سے اسم محمد حاجت ہوگی ساتہہ ایک اور با کی واین ذلک جواب
اس شبہہ کا اوسنے یہہ دیا ہے کہ قاعدہ عام اونکے یہان جاری ہے کہ وقت جمع ہوتے
دو با کی جسمین ایک جزو کلمہ ہو اور ایک زائد صلہ کی ہو باء اولی کو حذف کردیتے ہین اور
با کو نفس کلمہ کو باقی رکہتے ہین اور یہہ قاعدہ انکی یہان اتنا مشہور ہے کہ حاجت مثال دینکی نہین
پس یہان بہی حقیقت مین دو باتہین ایک حرف صلہ اور دوسری جزو کلمہ با حرف صلہ
کو حذف کردیا اور جزو کلمہ کو باقی رکہا پس اب حاجت اور با کی نہین رہی یہان تک
علیہ السلام کا کلام تہا پہر امام نے فرمایا اقول تحقیق تصریح کی علماء نے اسامی کے
ناموں رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ماذ ماذ ہے اور شفا قاضی عیاض رحمہ اللہ میں

یہ تصریح موجود ہے اتنی مین کہتا ہون کہ تحقیق کلام اللہ شریف مین دعای ابراہیم علیہ السلام
مین بھی بلفظہ اسم نامی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا ہے ربنا وابعث
فیہم رسولا منہم یتلوا علیہم آیاتک ویعلمہم الکتاب والحکمۃ ویزکیہم انک انت العزیز الحکیم کہ
ابراہیم اور انکی نام پاک محمد ہے کہ عدد میں برابر ہین احاد مین زا اور ہا کی وہی بارہ عدد ہین اور عشرات
مین دو یا اور ایک کاف اور ایک میم کی وہی اثنی حاصل جمع وہی بانوے سوال کلام مجید
مین اعداد ابجد کہان سے لیے گئے ہین کہ تو نے بیان کیے جواب تجھ سے پہلے ہی ایک
عالم سلطنت روم نے فتح مصر مین جو سلاطین روم اس سلطنت عثمانیہ مین ہوئی حدود
ایک کلمہ کی ایک بشارت فتح مصر دی تھی اور وہ مطابق واقع کے نکلی اور معترض خاموش
ہوئی اور اس جگہہ مین تو خاص شاہ عبد القادر صاحب نور اللہ مرقدہ نے منبیہ ترجمہ
آیت کریمہ ربنا انک تعلم ما نخفی وما نعلن مین لکھا ہے ظاہر مین دعا کی سب
اولاد کے واسطے اور دل مین دعا منظور تھی پیغمبر آخر الزمان کو بسبب اسکے اور شاہ صاحب
کا فقط فرق اخفا اور اخفا پردہ لفظی رکھیا - پانچوین وجہ (جملہ اونمین سے
بارہ سردار پیدا ہونگے ہے پس واضح ہو کہ اس توریت کی کتاب پیدائش کے ستر ہوین
باب مین مصداق اسکا فرزندان اسماعیل علیہ السلام کو قرار دیا ہے اور اسی لیے اوسی
باب کے درس ۱۵ مین یہ عبارت بڑہائی ہے اور یہ انکی امتونکی بارہ رئیس ہین اور
حاشیہ اس فقرہ مین اشارہ طرف اسی بشارت کے کیا ہے لیکن یہ مصداق ایسا ہے کہ ہرگز
کہ ہرگز قلب سلیم مصداق الا من اتی اللہ بقلب سلیم تصدیق اسکی نہین کر سکتا اسلیے
کہ ریاست اور امت کو حکومت اور نبوت لازم ہے اور دونون مفقود پس اب محل
صحیح قابل تسلیم قلب سلیم مین گذارش کرتا ہون اور وہ یہ ہے کہ حدیث شریف مین
وارد ہوا ہے یدور رحی الاسلام الی اثنی عشر خلیفۃ کلہم من قریش یعنی چکی اسلام کے
بارہ خلیفون قریشیون تک گہومیگی اور قریش کی اسماعیلی ہونے مین کیا کلام ہے

اور خلافت بہی گویا جزو نبوت ہی کہ کاموں مین بہی کبہی اسیطرح اور کبہی کسی دوسرے ہی
اوسکی طرف اشارہ فرماتے ہین اور کاموں خلفاء کو اپنی ذات کیطرف نسبت کرتے
ہین اور اپنے کاموں کو اونکے سپرد فرماتی ہین پس نظر بتمہید مقدمہ ہذا میرے
نزدیک ان بارہ سرداروں مذکورہ ورس مذکور سے یہی بارہ خلیفہ مراد ہین اور ایسا
معنے اس کلام کے یہہ ہوئی کہ اول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسماعیل علیہ السلام
کے آل شریف سے مبعوث ہوں گے اور بعد اونکے بارہ خلیفہ بخلافت نبوت اور
خلافت ملکی کا کیا ذکر ہے اور یہہ خلفاء بارستہ تاقیام قیامت پورے ہوجاینگے
اور اگر باعتبار قوت اسلام و قرب زمانہ نبوت لیجے تو پورے ہو چکے والحمد للہ فائدہ
خلاصہ صولۃ الضیغم مین ان بارہ سرداروں سے ایمہ اثنا عشر رضوان اللہ علیہم اجمعین مراد
لئے ہین مگر میرے نزدیک اسوجہ سے کہ اگرچہ سب ایمہ اثنا عشر قطب باطن ہین لیکن
خلیفہ ظاہر سب نہین ہین اور یہان لفظ سردار واقع ہے جو بمعنی سید ہے اور سرداری کو
حکومت لازم ہے ایمہ اثنا عشر مراد نہین ہین ورنہ فرزندان اسماعیل ع ہی کیون نہ مراد ہون ہان
اگر بطور عموم مجاز لیا جاوے تو تینون قسم کے سرداروں کو شامل ہے مگر یہہ دوسری دلیل بشارت
نوید سیزدہمیہ پیدایش باب ۲۱ درس ۹ - اور سرہ نے دیکہا کہ ہاجرہ مصری
کا بیٹا جو وہ ابراہام سے جنی تہی ٹھٹھے مارتا ہے - تب اوسنے ابراہام سے کہا کہ اس
لونڈی اور اسکی بیٹے کو نکالدے کیونکہ اس لونڈی کا بیٹا میرے بیٹے اضحاق کے
ساتہہ وارث نہوگا - ۱۱ - پر اپنی بیٹے کے خاطر یہہ بات ابراہام کی نظر مین نہایت
بری معلوم ہوئی ۱۲ پر خدا نے ابراہام سے کہا کہ وہ بات اس لڑکی کی اور تیری
لونڈی کی بابت تیری نظر مین بری نہ معلوم ہو سب ایک بات کے حق مین جو سرہ نے
تجہکو کہی اوسکی آواز پر کان رکہہ کیونکہ تیری نسل اضحاق سے کہلائیگی ۱۳ - اور اس
لونڈی کی بیٹے سے بہی مین ایک قوم پیدا کرونگا اسلئے کہ وہ بہی تیری نسل ہے

۱۴ تب ابرہام نے صبح سویرے اوٹھکر روٹی اور پانی کی ایک مشک لی اور ہاجرہ کو
اوسکے کاندہے پہ دہر کر دی اور اس لڑکی کو بہی اور اوسے رخصت کیا اور وہ روانہ ہوئی اور
بیر سبع کے بیابان مین بہٹکتے پہرتے تہی ۱۵ اور جب مشک کا پانی چک گیا تب اوس نے
اوس لڑکی کو ایک جہاڑی کے نیچے ڈال دیا ۱۶ اور آپ اوسکے سامنے ایک تیر کی ٹپہ
پر دور جا بیٹہی کیونکہ اوس نے کہا کہ مین لڑکی کا مرنا نہ دیکہون سو وہ سامنے بیٹہی اور
چلا چلا کے روئی ۱۷ تب خدا نے اوس لڑکی کی آواز سنی اور خدا کے فرشتے نے آسمان سے
ہاجرہ کو پکارا اور اوس سے کہا کہ اے ہاجرہ تجہہ کو کیا ہوا مت ڈر کہ اوس لڑکی کی آواز
جہان وہ پڑا ہے خدا نے سنی ۱۸ اوٹہہ اور لڑکے کو اوٹہا اور اپنے ہاتہہ سے سنبہال
کہ مین اسکو ایک بڑی قوم بناؤنگا واضح ہو کہ پہلی بشارت بنسبت اسماعیل علیہ السلام بواسطہ
دعای ابراہیمی کے ان الفاظ سے ہے کہ مین اسے بڑی قوم بناؤنگا اور بشارت ہذا بہی بنسبت
اسماعیل علیہ السلام کی ہے مگر بلا واسطہ اور کلمہ بڑی قوم یہان بہی موجود ہے اور تقریر اسکی
علی ما تقدم امۃ محمدیہ ہے وہو المطلوب تنبیہ مصداق [illegible] اوستاد یہان سے شروع ہو گیا
کہ باب ۲۱ کی یہ تیرہوین آیت سے ہے اور مین اس لونڈی کے بیٹے سے بہی ایک قوم پیدا کرونگا
اسلئے کہ وہ بہی تیری نسل ہے اور قوم اور بڑی قوم امت محمدیہ کے سوا اور کون ہے
اور اسی امت کا ساتہہ برکت اسحاقی کے مقابلہ صحیح ہو سکتا ہے نکتہ بعد گذرنے
تیرہوین سن نبوت کے ہجرت ہوئی ہے اور اوسیوقت سے لفظ قومیت اہل اسلام
پر صادق آیا پس اسلئے تیرہوین ورس مین اس مضمون کو ادا کیا اور سن اٹہارہ نبوت مین
اہل اسلام ایک بڑی سی قوم بن گئی پس اس واسطے اس مضمون کو اٹہارہوین ورس مین ادا
فرمایا واللہ اعلم اور انشاء اللہ دلائل کثیرہ آیندہ اس نکتہ کا یقین حاصل کراونگا تنبیہ
آخر اس بشارت مین تحریف بہی ہوئی ہے اور وہ بیان عمر حضرت اسماعیل علیہ السلام
کا ہے یعنی یہ کہ آپ زمین شام سے کعبہ شریف کو روانہ ہوئے اور دلیل اس دعوی کے خود اقرار

مدعا علیہ ہے اور صورت اوسکی یہہ ہے کہ اوّل پیدایش کے سترھوین باب مین ہی
تب ابرہام نے اپنے بیٹے اسماعیل اور اپنے سب خانہ زادون اور اپنے سب زر خریدون
یعنے ابرہام کے گہر کے لوگون مین جتنے مرد تہے سبکو لیا اور اوسی روز اونکا ختنہ کیا جسطرح
خدا نے اوسکو فرمایا تہا ۲۳ اور جسوقت ابرہام کا ختنہ ہوا وہ ننانوے ۹۹ برس کا تہا ۲۴
اور جب اوسکے بیٹے اسمٰعیل کا ختنہ ہوا وہ تیرہ ۱۳ برس کا تہا ۲۵ ۔ سو اوسی روز ابرہام اور
اوسکے بیٹے اسمٰعیل کا ختنہ ہوا ۲۶ ۔ اور اوسکے گہر کے مرد کیا گہر کے پیدا کیا پردیسیون سے
خریدے سب کا اوسکے ساتہہ ختنہ کیا ان ورسون سے معلوم ہوا کہ جسوقت حضرت
ابراہیم کی ننانوے ۹۹ برس کی عمر تہی حضرت اسمٰعیل تیرہ ۱۳ برس کے تہے اور اب آگے
سنیے باب ۲۱ ورس ۵ ۔ اور جب اوسکا بیٹا اضحاق اوس سے پیدا ہوا تو ابرہام سو ۱۰۰
برس کا تہا تو اب حضرت اسمٰعیل کی چودہ ۱۴ برس کی عمر ہوئی اور رخصت حضرت اسمٰعیل
و حضرت ہاجرہ علیہما السلام کے بعد پیدایش اسحاق علیہ السلام کے بسبب ٹھٹھہ مارنے
اسمٰعیل علیہ السلام کی ہوئی ہے پس لابد عمر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی وقت رخصت
کے چودہ ۱۴ برس سے زیادہ ہوا اور اس بشارت قوسیہ سیزدہم مین ہے ورس ۱۵ ۔ اور
جب مشک کا پانی چک گیا تب اوسنے اوس لڑکے کو ایک جہاڑی کے نیچے ڈالدیا
الخ ورس ۱۸ ۔ اوٹہہ اور لڑکے کو اوٹہا الخ ان ورسون سے معلوم ہوتا ہے کہ
اسمٰعیل علیہ السلام وقت پہونچنے مکہ معظمہ کی عمر شیرخوارگی مین تہی پس صحت ان
دونون عبارت کی بجز تسلیم وحدت عدد چودہ ۱۴ اور دو ۲ کے نہین ہوتی ہان لوکیا ہرج ہے
آخر مسئلہ تثلیث مین تین اور دو اور ایک مین باوجود مباینت حقیقے کی بہی وحدت
حقیقی کی قائل ہوگئی ہے تتمہ آخر اسی ورس ۱۸ کے بعد ہی ورس ۱۹ پہر خدا نے اوسکی
انکہین کہولین اور اوسنے پانی کا ایک کنوان دیکہا اور جا کر اوس مشک کو
پانی سے بہر لیا اور لڑکے کو پلایا اور یہہ ورس ظہور آب زمزم کی بطور ارہاص ہونے

اسماعیل کی خبر دی ہے تنبیہ آخر اس درس کے بعد ہی درس ۲۰ خدا اوس لڑکے کے ساتھ
تھا اور وہ بڑھا اور بیابان میں رہا کیا اور تیرانداز ہو گیا اور یہہ درس اسماعیل علیہ السلام کی
نبوت کو اور مضمون تورات سنت تیراندازی کو مثبت ہے تنبیہ آخر اس درس کے بعد ہی
اور وہ فاران کے بیابان میں رہا تہیہ جملہ بیان کرے ہے کہ مکہ معظمہ کے ناموں سے
فاران بھی ہے اس جملہ کے بعد ہی اور اوسکی ماں ملک مصر سے ایک عورت اوسکے بیاہنے کو لی
تھا یہاں تحریف ہوا اسلیئے کہ حدیث صحیح بخاری شریف میں قبیلہ جرہم کو آپ کی سسرال
بیان کیا ہے اور وہ عرب کے رہنے والے تھے نہ مصر کے فائدہ اس بشارت میں آیا ہے کہ تیری نسل اسحاق سے
کہا جائیگی اور خطاب حضرت ابرہیم علیہ السلام کو ہے اور یہہ فقرہ بظاہر جو ہے کہ ابرہیم علیہ السلام کی آل اسماعیل سے
دل اکبر ابراہیم علیہ السلام خارج ہو اسلیئے اس فقرہ کے معنی بیان کرنی ضرور ہوئی پس ظاہر ہے
کہ اسماعیل علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام سے پیدا ہوئے اسلیئے کہ سولہویں باب میں پیدایش
کی ہے اور سری ابرام کی جورو کوئی لڑکا نہ جنی اور اوسکی ایک مصری لونڈی تھی جسکا نام ہاجرہ
تھا ۲ - اور سرہ نے ابرام سے کہا کہ دیکھہ خداوند نے مجھے جننے سے باز رکھا آپ میری لونڈی
کے پاس جائیے شاید کہ اوس سے میرا گھر آباد ہووے اور ابرام نے سری کی بات سنی ہے ۳
ابرام کی جورو سری نے بعد دس برس کے ابرام کنعان کی زمین میں دس برس رہا تھا
اپنی مصری لونڈی ہاجرہ کی اپنی شوہر ابرام کو دی کہ اوسکی جورو ہووے ۴ - اور وہ ہاجرہ کے
پاس گیا اور وہ حاملہ ہوئی اور جب اوس نے معلوم کیا کہ میں حاملہ ہوں تو اپنی
بی بی کو حقیر جانا ۵ تب سری نے ابرام سے کہا کہ ناانصافی جو مجھہ پر ہوئی تیرے ذمہ
ہے میں نے اپنی لونڈی تجھے دی اور اب جو اوس نے اپنے آپ کو حاملہ دیکھا تو میں اوسکی
نظروں میں حقیر ہو گئی میرا اور تیرا انصاف خداوند کرے ۶ ابرام نے سری سے
کہا کہ تیری لونڈی تیرے ہاتھہ میں ہے جو تیری نگاہ میں اچھا ہو سو اوسکے ساتھہ کر
تب سری نے اوس پر سختی کی اور وہ اوسکے سامنے سے بھاگ گئی ۷ - اور خداوند کے

اور سے پڑا اوسی بیابان مین پانی کے ایک چشمے کے پاس پایا یعنی اوس چشمے کے پاس جو سور کی راہ پر ہے ۔ اور اوس نے کہا ای سرئ کی لونڈی ہاجرہ تو کہان سے
آئی اور تو کدہر جاتی ہے اور وہ بولی مین اپنی بی بی سرئ کے سامنے سے بہاگی ہون
۹ ۔ اور خداوند کے فرشتے نے اوس سے کہا کہ تو اپنی بی بی کے پاس پہر جا اور اوسکی
تابع رہ ۱۰ ۔ پہر خداوند کے فرشتے نے اوس سے کہا مین تیری اولاد کو بہت بڑہاؤنگا
کہ وہ کثرت سے گنتی نہ جائے ۱۱ ۔ اور پہر خداوند کے فرشتے نے اوس سے کہا تو حاملہ
ہے اور ایک بیٹا جنیگی اوسکا نام اسماعیل رکہنا کہ خداوند نے تیرا دکہہ سن لیا وہ وحشی آدمی
ہوگا اوسکا ہاتہہ سب کا اور سب کے ہاتہہ اوسکے برخلاف ہونگے اور وہ اپنے سب
بہائیون کے ساتہہ بود و باش کریگا پس نفی آل اسماعیلؑ کی آل ابراہیمؑ سے ممکن نہین
البتہ نفی فضل و فخر کرین تو ممکن بالذات مگر بوجہ بشارات مثبتہ بالغیر بشارت ایجابیہ گذرگئی
اور اس باب مین بشارت رسالت مستقلہ اس جملہ کی ساتہہ اوسکا ہاتہہ سب سے اور سبکے ہاتہہ
اوسکے برخلاف ہونگے اور یہہ جملہ صحیح رسالۃ اسماعیل علیہ السلام پر دلالت کرتا ہے
ویسا ہی آپکی آل کے نسبت بہی یہہ خبر دیتا ہے کہ قیامت تک شریعت اونکی علحدہ ہوگی
اور کوئی رسول بنی اسحاق اونکی طرف مبعوث نہوگا بلکہ رسالۃ رسل بنی اسرائیل کو بہی انمثل
کے ساتہہ ہی خاص ہوگی اور ایسے ہی ظہور اوسکا ہوا اور اس بشارت مین تحریف معنوی
کرکے لکہتے یہہ معنی کہتے کہ اون کی اولاد رہزن ہوگی الضاف کی گردن مارنی ہے اول
توجہ اوسکی یہہ ہی کہ اس بشارت مین اولاً و بالذات بیان حال مبشر بہ یعنی اسماعیل
علیہ السلام کا ہے پس اگر اوسکے یہہ معنی ہون تو یہہ وصف رہزنی اونکے اوپر اولاً
و بالذات صادق آنا چاہیے اور یہہ صدق محال ہے کہ پیدایش کے اکیسوین باب
مین نسبت آپکے یہہ مذکور ہی ورس ۱۷ اتب خدا نے اوس لڑکے کی آواز سنی
اور خدا کے فرشتے نے آسمان سے ہاجرہ کو پکارا اور اوس سے کہا کہ ای ہاجرہ

تجکو کیا ہوا مت ڈر کہ اوس لڑکے کی آواز جہاں وہ پڑا ہے خدا نے سنی ورس ۲۰ اور
خدا اوس لڑکے کے ساتھہ تھا اور وہ بڑا اور بیابان میں رہا کیا اور تیرانداز ہوگیا پہلی ورس میں
بیان ارہاص رسالۂ اسماعیلی ہے اور اس ورس میں آپ کے رسالہ کا بیان ہے اگر
رسول ہادی کو رہزن کہو گے تو مرسل خود سمجھہ لے گا اور نیز اظہر من الشمس وابین من الامس
ہے کہ یہہ بشارت بیان بزرگی وکرامت حال ہاجر علیہا السلام کی ہے نہ بیان نقص وعیب فائدہ
جاجیلہ اسوجہ سے کہ حق پوش اہل کتاب مخالف خدا کو بہکاتے ہیں اور بشارات اسحاقیہ کو ظاہر
کرکے نبوت انبیاء اسرائیلیہ پر استدلال کرتے ہیں اور بشارات اسماعیلیہ کو در پردہ
تحریف چھپاتے ہیں اور بشارات مطلقہ کو جنمیں آل اسماعیل علیہ السلام بطریق اولی داخل
ہیں گو اور بیٹوں ابراہیم علیہ السلام کی اولاد اس سبب سے کہ آپ نے اونکو اپنی زندگی
میں خارج کردیا اور نیز کوئی بشارت بہی انکے حق میں نہیں خارج ہوں بشارات
اسحاقیہ تنہائی میں یہہ مناسب معلوم ہوا کہ بشارات مطلقہ علیحدہ اور بشارات اسحاقیہ
علیحدہ اور بشارات اسماعیلیہ علیحدہ ذکر کرکے افضلیت ومساوات وکمی بشارات اسماعیلیہ
اور اسحاقی میں گفتگو کیجاوے تاکہ ناظر کو حق پوشی حق پوشوں کے معلوم ہو

بیان بشارات مطلقہ کتاب پیدائش باب ۱۵ ورس ۱۸ اوسی دن خدا نے
نے ابراہام سے عہد کرکے کہا کہ میں تیری اولاد کو یہہ ملک دونگا مصر کی ندی سے
لیکر بڑی ندی تک جو فرات کی ندی ہے ایضاً باب ۱۷ ورس ۲ اب میں اپنے
اور تیرے درمیان عہد کرتا ہوں کہ میں تجھے نہایت بڑہاونگا ۳ تب ابراہام موہنہ
کے بل گرا اور خدا اوس سے ہمکلام ہوکر بولا ۴ کہ دیکھہ میں جو ہوں میرا عہد تیرے ساتھہ
ہے اور تو بہت قوموں کا باپ ہوگا ۵ اور تیرا نام پہر ابرام نہ کہلائیگا بلکہ تیرا نام
ابراہام ہوگا کیونکہ میں نے تجھے بہت قوموں کا باپ ٹھہرایا ہے ۶ اور میں تجھے بہت برومند
کرتا ہوں اور قومیں تجھ سے پیدا ہونگی اور بادشاہ تجھ سے نکلیں گے ۷ اور پشت در پشت

سکے لیے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہے کرتا ہون کہ تمہارا اور تیرے بعد تیری نسل
کا خدا ہونگا ۸ اور مین تجکو اور تیرے بعد تیری نسل کو کنعان کا تمام ملک جس مین
تو پردیسی ہے دیتا ہون کہ ہمیشہ کے لیے مالک ہو اور مین اونکا خدا ہونگا ۹ پھر
خدا نے ابراہام سے کہا کہ تو اور تیری بعد تیری نسل پشت در پشت میرے عہد کو نگاہ رکہین
۱۰ اور میرا عہد جو میرے اور تمہارے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان
ہے جسے تم یاد رکہو سو یہہ ہے کہ تم مین سے ہر ایک فرزند نرینہ کا ختنہ کیا جاوے
۱۱ اور تم اپنے بدن کی کہلڑی کا ختنہ کرو اور یہہ اوس عہد کا نشان ہوگا جو میرے
اور تمہارے درمیان ہے ۱۲ تمہاری پشت در پشت لڑکے کا جب وہ اٹھ روز کا ہوگا
ختنہ کیا جائیگا کیا گہر کا پیدا کیا پردیسی سے خریدا ہوا جو تیری نسل سے نہین ۱۳
لازم ہے کہ تیری خانہ زاد اور تیری زر خرید کا ختنہ کیا جاوے اور میرا عہد تمہاری
جسمون مین عہد ابدی ہوگا ۱۴ اور وہ فرزند نرینہ جس کا ختنہ نہین ہوا وہی
شخص اپنے لوگون مین سے کٹ جائے کہ اوس نے میرا عہد توڑا ایضاً باب ۱۸ ورس
۱۷ اور خداوند نے کہا یہہ جو مین کرتا ہون کیا ابرہام سے چہپاؤن ۱۸ ابرہام تو
دیکہینا ایک بڑی اور بزرگ قوم ہوگا اور زمین کی سب قومین اوس سے برکت
پاوینگے ایضاً باب ۲۲ ورس ۱۵ تب خداوند کا فرشتہ نے دوبارہ آسمان
پر سے ابرہام کو پکارا اور کہا کہ خداوند فرماتا ہے اسلیے کہ تو نے ایسا کام کیا اور
اپنا بیٹا ہان اپنا اکلوتا بیٹا بہی دریغ نرکہا مین نے اپنی قسم کہائی کہ ۱۷ مین برکت
دیتے ہی تجہے برکت دونگا اور بڑہاتی ہو تیری نسل کو آسمان کے ستارون اور
دریا کے کنارے کی ریت کے مانند بڑہاؤنگا اور تیری نسل اپنے دشمنون کے دروازہ پر قابض
ہوگی ۱۸ اور تیری نسل سے زمین کی ساری قومین برکت پاوینگی کیونکہ تو نے میری
بات مانی پس یہہ چارون بشارتین ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام کے عموماً آپکی شریعت تہی

اوسکی آگے
نسبت وارد ہوتی ہین اور کسی باپ کے اولاد کی انمین تخصیص نہین ہے اور جب سبب
اسکے کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے زندگی مین اور حصہ مون کی اولاد کو علیحدہ کر دیا
تھا وہ بلا اتفاق خارج ہوئے فقط آنحضرت ہاجرہ اور حضرت سارہ علیہا السلام کی
اولاد باقی رہی اور انہین کے ساتھ یہہ وعدہ پوری ہوئے رسالت اور نبوت اور
سلطنت اور کثرت انہین مین ہوئی اور زمین کنعان بھی انہین کے قبضہ مین رہی
پہلے اسحاق علیہ السلام کی اولاد کی امت کے قبضہ مین رہی اور اب اسماعیل علیہ السلام
کی اولاد کی امت کے قبضہ مین ہے اور سبب بجالانے اس امت کے شرط ختنہ و توحید
کہ جو اقرار رسالت نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ زمین جسمین شیر و شہد بہتا ہے
انشاء اللہ انہین کے قبضہ مین قیام قیامت تک رہیگی اور اللہ جلشانہ کے
نزدیک اسی طرف کی زمین کی کچھ قدر و منزلت ہے اور سلطنت اوسی طرف کی
زمین کے قابل فخر و ناز عند اللہ ہے بیان بشارات اسحاقیہ کتاب پیدایش
باب ۱۵ جب آفتاب غروب ہونے لگا تو ابرام پر بڑی نیند غالب ہوئی اور
دیکھو ایک بڑی ہولناک تاریکی اوسپر آئی ۱۳ اور اوس نے ابرام سے کہا کہ
یقین جان کہ تیری اولاد ایک ملک مین جو اونکا نہین پردیسی ہونگے اور وہان کے
لوگون کے غلام بنینگے اور وے چار سو برس تک اونہین دکھ دینگے ۱۴
لیکن مین اس قوم کی جسکی وے غلام ہونگے عدالت کرونگا اور وے
بعد اوسکے بڑی دولت لیکے نکلینگے ایضاً باب ۱۷ ورس ۱۵ اور خدا
نے ابرام سے کہا تیری جورو سری جو ہے تو اوسکو سری مت کہا کر بلکہ
اوسکا نام سرہ ہے یعنی بیگم ۱۶ اور مین اوسے برکت دونگا اور اوس سے
بھی تجھے ایک بیٹا بخشونگا یقیناً مین اوسے برکت دونگا اور وہ قومون کی مان
ہوگی اور ملکون کے بادشاہ اوس سے پیدا ہونگے ۱۷ اور تب ابراہام مونہہ

منہہ کے بل گرا اور ہنس کر دل مین کہا کہ کیا سو برس کے مرد کو بیٹا پیدا ہوگا اور کیا سارہ جو نوّے برس کی ہے جنیگی ۱۸ ـ اور ابراہام نے خدا سے کہا کاش کہ اسمٰعیل تیرے حضور جیتا رہے ۱۹ تب خدا نے کہا کہ بیشک تیری جورو سارہ تیرے لیے ایک بیٹا جنیگی تو اوسکا نام اضحاق رکھنا اور مین اوس سے اور بعد اوسکے اوسکی اولاد سے اپنا عہد جو ہمیشہ عہد ہے قائم کرونگا ۲۰ ـ اور اسماعیل کے حق مین مین نے تیری سنی دیکھ مین اوسے برکت دونگا اور اوسے برومند کرونگا اور اوسے بہت بڑھاؤنگا اور اوس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور مین اوسے بڑی قوم بناؤنگا ۲۱ ـ لیکن مین اضحاق سے جسکو دوسرے سال اس وقت معین پر سارہ جنیگی اپنا عہد قائم کرونگا ـ پہلی بشارت مین ذکر خدمت کرنے بنی اسرائیل کا مصریون کی ہے اور اسکو ساتھ غلامی سخت کے تعبیر کیا ہے اور یہہ خدمت بنی اسرائیل کے ساتھ نسل اضحاق کے ہی خصوصیت رکھتی ہے اور ورس اخیر مین بنی اسرائیل کے مصر سے نکلنے کا ذکر ہے اور نبوت اور رسالت وغیرہ کا مطلقاً ذکر نہین اور دوسری بشارت مین گو سیاق عبارت اسحاق علیہ السلام کے واسطے ہے مگر کئی درسون مین ذکر اسماعیل علیہ السلام و آل اسماعیل علیہ السلام بھی ہوا چنانچہ بشارت اسجدیہ مین اوسکی تصریح مذکور ہوئی اور اس بشارت اسحاقی مین کہین نبوت اور رسالت کا ذکر نہین اور اگر لفظ برکت سے استدلال ہوگا تو وہ دونون جگہہ موجود ہے اور واسطے اوس شخص کے کہ اس حکم کو بجا نہ لاوے قوم سے کٹ جانے کا وعید مذکور ہے حالانکہ اس جگہہ معنی ابدیت تمہارے نزدیک اپنے موقع پر نہین فکذا فی الختن فیہ اور باوجود ان سب امور کے ہمین دو بشارت سے استدلال نبوت انبیاء بنی اسرائیلیہ پر کرتے ہین ـ

بیان بشارات اسماعیلیہ کتاب پیدایش باب ۱۶ ورس ۱۰ پہر خداوند کے فرشتون نے اوس سے کہا کہ مین تیری اولاد کو بہت بڑھاؤنگا کہ وہ کثرت سے گنی نجاویگی ۱۱ ـ اور خداوند کے فرشتے نے اوس سے کہا تو حاملہ ہے اور ایک بیٹا جنیگی

اوسکا نام اسماعیل رکہنا کہ خداوند نے تیرا دکہہ سن لیا ۱۲ اور وہ وحشی آدمی ہوگا
اوسکا ہاتہہ سب کی اور سب کی ہاتہہ اوسکی برخلاف ہونگی اور وہ اپنے سب بہائیوں
کے سامنے بود و باش کریگا ایضاً باب ۲۱ ورس ۱۲ خدا نے ابراہیم کو کہا کہ وہ بات
اس لڑکے اور تیری لونڈی کی بابت تیری نظرمین بری نہ معلوم ہو ہر ایک بات کی
حق مین جو سرہ تجہ کو کہی اوسکی آواز پر کان رکہہ کیونکہ تیری نسل اسحاق سے کہلائی گی ۱۲
اور اس لونڈی کی بیٹا سے بہی مین ایک قوم پیدا کرونگا اسلیے کہ وہ بہی تیری نسل
ہے ایضاً ورس ۱۷ تب خدا نے اوس لڑکی کی آواز سنی اور خدا کے فرشتے نے
آسمان سے ہاجرہ کو پکارا اور اوس سے کہا اے ہاجرہ تجہے کیا ہوا مت ڈر کہ
اوس لڑکی کی آواز جہان وہ پڑا ہے خدا نے سنی ۱۸ اب اوٹہہ اور لڑکی کو اوٹہا
اور اوسے اپنے ہاتہہ سے سنہال کہ مین اوسکو ایک بڑی قوم بناؤنگا ۱۹ پہر خدا نے
اوسکی آنکہین کہولین اور اوسنے پانی کا ایک کنوان دیکہا اور جاکر اوس مشک کو پانی
سے بہر لیا اور لڑکی کو پلایا ۲۰ - اور خدا اوس لڑکی کے ساتہہ تہا وہ بڑہا اور بیابان
مین رہا کیا اور تیرانداز ہوگیا - ۲۱ - اور وہ فاران کے بیابان مین رہا اور اوسکی
مانی ملک مصر سے ایک عورت اوسکے بیاہنے کو لی ایضاً باب ۱۷ ورس ۲۰ اور
اسماعیل کے حق مین مینے تیری سنی دیکہہ مین اوسے برکت دونگا اور اوسی برومند کرونگا
اور اوسی بہت بڑہاؤنگا اور اوس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور مین اوس سے بڑی قوم بناؤنگا ایضاً باب ۱۷ ورس ۲۳
تب ابراہام نے اپنی بیٹی اسماعیل اور سب خانہ زادون اور اپنے سب زرخریدون
کو لیکے ابراہام کی گہر کے لوگون مین جتنے مرد تہے سب کو لیا اور اوسی روز اونکا
ختنہ کیا جس طرح خدا نے اوسکو فرمایا تہا جس وقت ابراہام کا ختنہ ہوا ننانوے برس
کا تہا اور جب اوسکی بیٹی اسماعیل کا ختنہ ہونا تب وہ تیرہ برس کا تہا ان بشارات
مطلقہ سے قطع نظر کرکے بشارات اسحاقی و اسماعیلی کو میزان عدل مین رکہہ کر

نظر ڈالی اور دیکھیے کہ کس کا پلہ بھاری ہے بشارت اسحاقی مین ہے مین اوسے برکت دونگا اور بشارت اسماعیلی مین ہے دیکھہ مین اوسے برکت دونگا اور بہرہ مند کرونگا الخ اس بیان برکت مین بشارت اسحاقی مین عموم برکت کو اپنے عموم پر چھوڑا اور بشارت اسماعیلی مین اوس برکت کو بذات پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلیفون اثنا عشر کے ساتھ مخصوص کیا کما بینا ہ اور وجہ اوسکی یہہ ہے کہ اولاد اسحاق علیہ السلام مین انبیا بکثرت پیدا ہونے والے تہے پس کس کس کا نام لیتے اور یہان فقط پیدایش ایک رسول عظیم باعث ایجاد کل سید رسل صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدر تہی اور آپ کے خلیفہ اثنا عشر بہی بہرہ ور نور نبوت سے مثل ستارون کے ہین اس سبب سے اپکا اور آپ کے خلیفون کا ذکر فرمایا اور جو بشارت اسحاقی مین ہے مین اپنا عہد اوس سے اور اوسکی نسل سے جو ہمیشہ کا عہد ہے قائم کرونگا معنے اسکے یہہ نہین ہوسکتی کہ اسحاق عـــہ کے آل مین ہمیشہ نبوت رہی اسلئے کہ اوسکی بعد موجود ہے کہ اسماعیل حق مینے تیری سنی دیکہہ مین اوسے برکت دونگا الخ اور اس بشارت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک محمد بہی مذکور کردیا انتہی البشارات یہہ ہونا ختم نبوت کا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسماعیلی قیداری پر ثابت ہے پہر حضرت اسحاق کی اولاد مین کسطرح نبوت ہمیشہ رہ سکے پس یا تو لفظ ہمیشہ اپنے معنی مشہور پر نہین ہے بلکہ بمعنے مدت کثیر ہی اور یا لفظ عہد سے نبوت مراد نہین ہے بلکہ بمعنے عہد ایمان نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ہی جسکا ذکر صحف انبیاء علیہ السلام مین بہت جگہہ ہے اور یعقوب علیہ السلام اور داود علیہ السلام نے اپنی وفات کے وقت اپنی ساتھہ بنی اسرائیل کو جمع کرکے وصیت فرمائی اور سیدنا مسیح علیہ السلام نے وقت رفع اوسکی ساتھہ تاکید کی اور قرآن شریف مین

بھی یحییٰ اسکی کر دیا ہے مگر وہ امر باعتبار رسالت ہو بلکہ باعتبار لقا ذات رسول و رعیسی
علیہ السلام [illegible] کبری قیامت زندہ رہینگے گو اوس وقت مین یعنے وقت خروج
دجال [illegible] ہونگے بلکہ ایک امتی سرور رسل محمد رسول اللہ علیہ وسلم
کے ہونگے اور اس تقریر پر کوئی خدشہ نہین وارد ہوتا ہے نہ بشارات احمدی کی منافی
[illegible] مگر جو کچھ مین نے بیان کیا
اسماعیل [illegible] ایک بہت بڑی قوم بناؤنگا یہہ تو بمقابلہ عہد مذکور
ہے اور اوسکے سوا اوس لڑکی کی آواز جہان وہ پڑا ہے خدا نے سنی یہہ بیان
[illegible] رسالت اسماعیلی ہی تنبیہہ
حضرت اسماعیل علیہ السلام سبط اکبر ابراہیم علیہ السلام کو جیسا کہ قصہ ختنہ مین اور خاندان
سے [illegible] ذکر فرمایا ہے یہی قاعدہ اس توریت مین ہر جگہ مرعی ہے پس تخصیص فقرہ
تیری نسل اسحاق سے کہلاویگی کی نہ از روی نسب ٹھیک نہ باعتبار حسب درست مگر ہان یہہ معنی
ہو سکتے ہین [illegible] مین تیری نسل اسحاق سے کہلائیگی یعنے سلسلہ وار برابر
نبوت حقیقی ہے یعنے نبوت آل اسحاق مین ہوگی لیکن زمانہ اخیر مین خاتم النبیین اور خاتم
الانبیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اوسکے امت کو کرونگا اور یہہ مضمون اوس
[illegible] ہے جو اس فقرہ کے بعد ہے لیکن مین اوس لونڈی کے بیٹے سے بھی ایک قوم پیدا کرونگا
اور اس معنی پر نہ کوئی اعتراض وارد اور نہ کوئی خرابی فخر اسحاقی مین آوے انصاف وہی
ہے کہ [illegible] حضرت اسماعیل سبط اکبر تھے پس موافق توریت
[illegible] اول خاندان اسماعیلی مین ہونا چاہئے تھا خاندان اسحاقی مین کیون
ہوا [illegible] مقتضائی اکبریت یہہ ہے کہ حکم انکا مانا جاوے یعنی وہ حاکم ہون اور برادر
محکوم ہون [illegible] ضرور ہوا کہ شریعت حضرت اسماعیل علیہ السلام کی خاندان
[illegible] شریعت خاندان اسحاقی سے ہوا اور سبطین کا لحاظ [illegible]

یعنی سبط اصغر میں کبھی نبوت ہونی چاہئے پس ان دونوں لحاظ سے سبط اصغر کو مقدم
لیا یعنی انکی اولاد کو اولاً کارخانہ نبوت عطا کیا اور سبط اکبر کو سرفراز کیا اونکی آل کو حکم نسخ احکام شریعت
خاندان سبط اصغر دیا و ہو عین الصواب سوال ہزاروں سبط اکبر کی متقضی اس امر کی تھی کہ اونکی اولاد
میں پیغمبر بکثرت ہوں پس ایک ذات پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کیوں بس ہوا جواب سید المرسلین
خاتم النبیین اور ناسخ تمام ادیان ایک ہی رسول ہو سکتا ہے اور چونکہ انبیا کی حفاظت میں ہی
ہی لگی تھی خداوند کریم نے حفاظت قرآن شریف اور دین احمدی کا اپنے ذمہ لی اور اجماع امت
ہی قائم مقام ایک نبی کے ہے اور نہیں مریگا قیامت تک اللہ کے فضل سے زندہ ہے سوال
غلام امامت نماز کی لیے عمدہ امام نہیں ہے اور نیز غلام کسی شی کا مالک نہیں ہوتا خلیفہ حاکم نہیں
ہو سکتا نکاح وغیرہ تصرفات حریت بذات خود نہیں کر سکتا اور حکم اولاد کا مثل اوسکی اصل
کا ہوتا ہے پس اب ثابت ہے کہ حضرت ہاجرہ لونڈی حضرت سارہ کی تھیں اور اونکا حضرت سارہ
کی لونڈی ہونا عند الفریقین مسلم الثبوت ہے اور حکم فرع کا مثل اصل کے ہوتا ہے یعنی اگر اصل غلام ہے تو
غلام اور اگر آزاد ہے تو آزاد اور یہاں اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کی اصل غلام نکلی تو فرع میں
ہی یہ غلامی سرایت کر گئی اور تمام حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کو غلام اور باندی سارہ اور اونکی
اولاد کا کردی گئی نبوت تو نبوت لائق امامت نماز و خلافت وغیرہ نہ سمجھے گئے اور تمام فخر اکبریت
کو کہو دیگی **جواب اول** یہ اعتراض جب وارد ہوتا ہے کہ ہاجرہ کا باندی اصطلاحی ہونا ہمارے نزدیک
مسلم ہو جاتا لیکن یہی امر ہے کہ ہاجرہ تو ایک امیر کی بیٹی تھیں اور اس ظالم نے انکو بھی مثل سارہ کے چھین لیا تھا مگر عصمت
الٰہی سے اوس شیطان لعین سے محفوظ رہیں اور وہ انپر قابو نہ پا سکتا تھا اور اوس وقت رخصت کر دیا تو
انکو بھی آپکی ساتھ کر دیا کہ اوس ظالم کے نزدیک مثل انکی سارہ معلوم ہوتی تھیں اور تاریخ سمرقندی میں
مذکور ہے کہ حضرت اسحاق علی نبینا علیہ السلام نے ایک مرتبہ حضرت اسماعیل کو کوئی کلمہ حقارت کا بیان کیا تھا
تھا اسوقت وحی الٰہی سے یہ کل قصہ انپر منکشف ہوا اور حدیث شریف میں اخدمہا ہاجرہ وارد ہوا ہے
اور اس لفظ مبارک سے عبدیت اصطلاحی لازم نہیں آتی نہیں تو جہاں لفظ غلامی صراحتہ کہو رہی ہے

دونون کیا ہوگا جواب اسکا ہم لکھتے ہیں باب ۱۶ کتاب پیدائش کی ہی درس ۳ سو ابرام کی جورو سری نے بعد
اسکے کہ ابرام کنعان کی زمین میں دس برس رہا تھا اپنی مصری لونڈی ہاجرہ کو لیکے اپنے شوہر ابرام کو دی کہ اسکی
جورو ہووے اس درس سے یہ ثابت ہوا کہ سارہ علیہا السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت ہاجرہ
کو دے دین یعنی ملکیت سارہ علیہا السلام سے جدا ہو گئی اور اگر یہ ہوتا کہ ابراہیم سے ہمبستری ممکن تھی نہ بغیر نکاح کے نکاح ا
کر لیا کہ لونڈی سے صحبت جائز نہیں ہے بلکہ حرام ہے اور نیز نکاح بھی لونڈی سے غیر کے جائز نہیں البتہ اگر یہ
کہو کہ حضرت سارہ نے پہلی ہبہ کر دیا اور پھر حضرت ابراہیم نے حضرت ہاجرہ کو اولا آزاد کیا اور پھر نکاح
کیا تو ہو سکتا ہے اور ترجمہ فارسی میں ہے درس ۳ و سارہ زن ابراہیم ہاجرہ مصری کنیز خود را بعد ازانکہ
ابراہیم دہ سال در زمین کنعان بسر برد گرفتہ او را با ابراہیم در نکاح در آورد اور حضرت ابراہیم علیہ السلام
کا بعد حمل ہاجرہ علیہا السلام کی حضرت سارہ سے یہ کہنا کہ ہاجرہ تیری لونڈی ہے جو چاہے اوسے
کر وہ باعتبار اصل کی ہے اور نیز بموجب ہل جزاء الاحسان الا الاحسان کے اسلئے کہ یہ قول اپنے حقیقی معنی پر
محمول نہیں ہو سکتا کہ بعد آزادی پھر غلامی کی کوئی وجہ نہیں پائی جاتی پس یہ اعتراض کہ حضرت ہاجرہ
علیہا السلام کی اولاد سارہ علیہا السلام کی غلام ہوئی اصل سے اٹھ گیا اور انکی آزادی بھی
متحقق ہو گئی اور آزاد کی اولاد میں امامت اور خلافت جائز ہے کذا الرسالۃ والنبوۃ اور یہ جواز
رسالت حضرت ہاجرہ ع کی اولاد کی بشارات سے ایک رسول عظیم کا انکی اولاد میں پیدا ہونا بعد
اسماعیل ع کے واجب ہو گیا اور دلیل جواز رسالت آل امۃ یہ ہے کہ یعقوب ع کی بلہہ اور زلفہ سے جائز بیٹے
ہیں اور یہ دونوں باندیاں ہیں اور ان چاروں کی اولاد منجملہ اسباط اثنی عشر ہے اور مثل اوروں کی مکرم
ختم گنی جاتی ہے اور انسے نسبت کو کوئی معیوب نہ جانتا تھا فکذا بنی ہاجرہ اور قصہ حضرت یوسف ع کا
مشہور و معروف ہے اور فضیلت باطنی میں تو حضرت ہاجرہ شاید حضرت سارہ سے بھی آگے قدم رکھتی ہیں اور
کتاب پیدائش سے یہ ظاہر ہے سوال اگر ہاجرہ علیہا السلام باوجود یہ کہ حضرت ابراہیم ع کی ملک ہو کر اور پھر
آزاد ہو کر سارہ علیہا السلام کے ساتھ ہم مساوات بہت ہی رکھتی تھیں مگر آخر ان پر لفظ غلامی کا تو
عاید ہو گیا جواب لفظ غلامی ان پر کیا بطور تشنیع ہو گی تمام اولاد بنی اسرائیل پر یہ

[illegible] رسالت اسماعیل علیہ السلام کی بھی بشارات سے ثابت ہے ۲ امۃ مسلمہ

الیاس ہے کتاب پیدائش باب ۱۵ ورس ۱۲ — جب آفتاب غروب ہونے لگا
تو ابراہیم پر بڑی نیند غالب ہوئی اور دیکھو ایک بڑی ہولناک تاریکی اوس پر آئی ۱۳
اور اوسنے ابراہیم سے کہا یقین جان کہ تیری اولاد ایک ملک مین جو اونکا نہین پردیسی
ہونگے [illegible] وہان کے لوگون کے غلام بنینگے اور وے چارسو برس تک
اونہین دکھ دینگے یہ ذکر خدمت فرعون والیکا ہے جو بنی اسرائیل نے مصر مین رہکر
کی اور لفظ غلامی یہان موجود ہے اور اب بوجہ غضب پر غضب معاملہ برعکس ہوا
اور بشارات مین اسکا بہی ذکر ہے تیسری دلیل بشارت ثلاثیہ کتاب استثنا
باب ۱۸ ورس ۱۵ خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی
بہائیون مین سے میری مانند ایک نبی برپا کریگا تم اوسکی طرف کان دہریو ۱۶ اوس
سب کے مانند جو تونے خداوند اپنے خدا سے مجمع کے دن مانگا اور کہا کہ ایسا
ہو کہ مین خداوند اپنے خدا کی آواز پہر سنون اور ایسی شدت کی آگ مین پہر دیکہون
تاکہ مین مر نہ جاون ۱۷ اور خداوند نے مجہے کہا اونہون نے جو کچہ کہا سو اچہا کہا ۱۸
مین اونکے لئے اونکے بہائیون مین سے تجہسا ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام
اوسکے منہ مین ڈالونگا اور جو کچہ مین اوسے فرماؤنگا وہ سب اونسے کہیگا
۱۹ اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتونکو جنہین وہ میرا نام لیکر کہیگا نہ سنیگا
تو مین اوسکا حساب اوس سے لونگا ۲۰ لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ
کوئی بات میرے نام سے کہے جسکے کہنے کا مین نے اسے حکم نہین دیا اور معبودونکے نام سے
کہے تو وہ نبی قتل کیا جاوے ۲۱ اور اگر تو اپنے دل مین کہے کہ مین کیونکر جانون
کہ یہہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہین ۲۲ تو جان رکہہ کہ جب نبی خداوند کے نام سے
کچہ کہے اور وہ جو اوسنے کہا ہے واقع نہو یا پورا نہو تو وہ بات خداوند کی نہین
ہی بلکہ اوس نبی نے گستاخی سے کہی تو اوس سے مت ڈرا انتہی اور اس بشارت سے

اپنا مدعا ثابت کرنے کے لیے چند شاہد پیش کرتا ہوں شاہد اول قول پطرس
مسیح علیہ السلام کے حواری کا ہے اور انکا قول تمام نصرانیوں کے لیے کافی ہے
کتاب اعمال باب ۳ ورس ۱۷ اب اے بھائیو میں جانتا ہوں کہ تمنے یہہ نادانی سے
کیا جیسا تمہارے سرداروں نے بھی ۱۸ پر جن باتوں کی خدا نے اپنے سب نبیوں کی
زبانی آگے سے خبر دی تھی کہ مسیح دکھ اوٹھاویگا سو پوری کین ۱۹ پس توبہ کرو
اور متوجہ ہو کہ تمہارے گناہ مٹائے جاویں تاکہ خداوند کے حضور سے تازگی بخش
ایام آویں ۲۰ اور یسوع مسیح کو پھر بھیجے جسکی منادی تم لوگوں کے درمیان آگے سے
ہوئی ۲۱ ضرور ہے کہ آسمان اوسے لئے رہے اوس وقت تک کہ سب چیزیں جنکا ذکر
خدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی شروع کیا اپنی حالت پر آویں ۲۲ کیونکہ موسی
نے باپ دادوں سے کہا کہ خداوند جو تمہارا خدا ہے تمہارے بھائیوں میں سے
تمہارے لئے ایک نبی میری مانند اوٹھاویگا جو کچھ وہ تمہیں کہے اوس کی سب سنو
اور ایسا ہوگا کہ جو اوس نبی کی نہ سنیگا وہ قوم سے کٹ جائیگا ۲۴ بلکہ سب نبیوں
نے سموئیل سے لیکے پچھلوں تک اندنوں کی خبر دی ہے ۲۵ تم نبیوں کی اولاد ہو
اور اوس عہد کے ہو جو خدا نے باپ دادوں سے باندھا جب ابراہام سے کہا تیری
اولاد سے دنیا کی ساری گھرانی برکت پاوینگی ۲۶ تمہارے پاس خدا نے اپنے بیٹے
یسوع کو اوٹھا کے بھیجا کہ تم میں سے ہر ایک کو اسکی بدیوں سے پھیر کے برکت دی
اس شاہد نے چند امر بیان کیے پہلی یہہ کہ مسیح علیہ السلام کی بشارات میں تکلیف
اوٹھانی مسیح علیہ السلام کا بھی بیان کیا ہے اور دکھ اوٹھانا اور مٹنے سے اور صلیب
اور مٹنے دوسری یہہ کہ تازگی بخش ایام آنے والے ہیں اور وہ دن ہیں کہ مسیح علیہ السلام
پھر نازل ہوں اور پھر حجت بہ احاطہ کرنے جمیع نوع انسان کو کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کی سے کما ورد فی الحدیث تیسری یہہ کہ آپ آسمان پر ہیں اور آسمان جو محض نہیں ہے

چوتھی یہہ کہ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ اعتدال ہوگا اور پہلی شریعتون
مین جو دو آئین تلخ بسبب تغیر مزاج کے ملائی گئی تہین یعنے احکام سخت مقرر
تہے وہ موقوف ہوجاوینگی پانچوین یہہ کہ اس اعتدال سے اعتدال شریعت
مراد ہے اور نبی مطہر اور معصوم ہوتی ہین چہوتہے یہہ کہ موسی علیہ السلام نے ایک بشارت
بنی اسرائیل کو دی تہی کہ خداوند تمہارا خدا تمہارے بہائیون مین سے ایک نبی میرے مانند اوٹہاویگا —
ساتوین یہہ کہ سوای موسی علیہ السلام کے سموئیل سے پچہلی نبیون تک سب نبیون نے زمانہ اوس
نبی علم کی خبر دی ہے آٹہوین یہہ کہ وہ عہد جو خدا نے ابراہیم سے کیا تہا کہ تجہسے دنیا کی ساری
گہرانی برکت پاوینگی وہ اس نبی کے وقت مین پورا ہوگا نوین یہہ کہ وہ نبی اب تک
نہین ہوے دسوین یہہ کہ حضرت عیسی علیہ السلام پہلی ان نبی سے واسطے تصفیہ
باطن بنی اسرائیل کے آئے تہے کہ اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین کہین بی دینی
سے ہلاک نہوجاوین اور بشریت بہی ایک جزو اسی تعلیم کا ہے گیارہوین یہہ کہ بشارت
موسوی مین جملہ تمہارے بہائیون مین سے ہے اور جملہ تیرے درمیان نہین ہے اگر ہو تو تحریف
الحاقی ہے پس ان امور سے مدعا میرا بہ شئی زائد ثابت ہوگیا والحمد للہ اور یہہ شاہد بہی ایک
بشارت ہے اور نام اسکا بشارت پطرس ہے جواب سوال بنی عیص اور بنی انبیا اخر ابراہیم
علیہ السلام بہی بنی اسرائیل کے بہائی مثل بنی اسماعیل کے ہین لیکن اس شاہد سے پیدا ہونا
اوس نبی کا کسی ایک کی اولاد سے بالتخصیص بنی اسماعیل کے ثابت ہوا اور مدعا ثبوت بعثت اوس
نبی کا بہ تخصیص بنی اسماعیل کے ہے جواب تخصیص اور آیات سے ہوگئی ہے بنو عیص اس
عموم سے بوجہ مبغوضیت اور تنافی بغض و محبت خارج ہوئی اور سند مبغوضیت کی تمہارے
رسول پولس کا قول ہے رومیون کا نوان خط درس ۱۳ جیسا لکہا ہے کہ مین نے یعقوب
سے محبت رکہی اور عیص سے عداوت اور نیز بوجہ بیچ ڈالنے اپنے حصہ نبوت کو جو
بوجہ بڑائی آپکو حاصل تہا یعقوب علیہ السلام کے ہاتہ اور مساکت تیغ دشمنی کا یہہ بہی کتاب

پیدایش باب ۲۵ درس ۲۹ - اور یعقوب نے لپسی پکائی اور عیسو جنگل سے آیا اور
وہ ماندہ ہوگیا تہا ۳۰ - اور عیسو نے یعقوب سے کہا اس لال لال مین سے مجھے بھی کچھ
کہانے کو دے اسلیے اوسکا نام ادوم ہوا - ۳۱ تب یعقوب نے کہا آج ہی اپنے
پہلوٹھی ہونیکا حق میرے ہاتھ بیچ ۳۲ عیسو نے کہا دیکھ مین تو مرنے جاتا ہون
پہلوٹھا ہونا میرے کس کام آویگا ۳۳ تب یعقوب نے کہا آج ہی مجھہ پاس قسم
کہا اوس نے اوس پاس قسم کہائی اور اوس نے اپنی پہلوٹھی ہونیکا حق یعقوب کے
ہاتھہ بیچا ۳۴ یعقوب نے عیسو کو روٹی اور مسور کی دال دی اوسنے کہایا اور پیا اور
اوٹھہ کر چلا گیا سو عیسو نے اپنی پہلوٹھی ہونیکا حق ناچیز جانا اور نیز سبب اوڑا لینے
یعقوب علیہ السلام کے حق بالقی عیص علیہ السلام کو اسحاق علیہ السلام سے اور سند
اس امر کی یہہ ہے کتاب پیدایش باب ۲۷ - اور یون ہوا کہ جب اضحاق بوڑہا ہوا
اور اوسکی آنکہین دہندہلا گئین ایسا کہ وہ دیکہہ نسکتا تہا تو اوسنے بڑے بیٹے عیسو
کو بولایا اور کہا ای میرے بیٹے وہ بولا دیکہہ مین حاضر ہون ۲ تب اوسنے کہا اب دیکہہ
مین بوڑہا ہوا اور مین اپنے مرنے کا دن نہین جانتا ۳ سو اب مین تجہہ سے منت
کرتا ہون کہ اپنے ہتہیار اپنا ترکش اور اپنی کمان لے جنگل کو جا اور میرے لیے شکار
کر ۴ - اور میرے لئے لذیذ کہانا جیسا کہ مین چاہتا ہون تیار کر اور میرے آگے
لا کہ مین کہاؤن تا کہ مین جی سے اپنے مرنے کے آگے تجہے برکت بخشون ۵
اور جب اضحاق اپنے بیٹے عیسو سے باتین کرتا تہا تب ربقہ نے سنا اور عیسو جنگل
کو گیا کہ شکار مارے اور لے آوے ۶ تب ربقہ نے اپنے بیٹے یعقوب سے ہمکلام ہو کر
کہا کہ دیکہہ مین نے تیرے باپ کی بات سنی کہ تیرے بہائی عیسو سے ہمکلام
ہو کر کہا کہ ۷ میرے لئے شکار لا اور میرے واسطے لذیذ خوراک طیار کر تا کہ مین
کہاؤن اور اپنے مرنے سے پیشتر خداوند کے آگے تجہے برکت بخشون ۸ سو اب

اب میرے بیٹے اوس حکم کے مطابق جو مین تجھے دیتی ہون میری بات کو مان ۹ اب گلی
مین جا کے وہان سے بکری کے دو اچھے اچھے بچے میرے پاس لا اور مین تیرے باپ
کے لئے اوسکا لذیذ کہانا جیسا کہ وہ چاہتا ہے پکاؤنگی ۱۰ اور تو اوسے
اپنے باپ کے پاس لیجیو تاکہ وہ کہاوے اور اپنے مرنے سے پیشتر تجھے برکت بخشے
۱۱ تب یعقوب نے اپنی ماں ربقہ سے کہا کہ دیکھ میرے بہائی عیسو کے بدن پر بال
ہین اور میرا بدن صاف ہے ۱۲ شاید میرا باپ مجھے ٹٹولے اور مین اوس پاس
دغا باز سا ٹھہرون اور برکت نہین بلکہ لعنت اپنے اوپر لون ۱۳ اوسکی ماں نے
اوس سے کہا کہ تیری لعنت مجھپر ہووے ای میرے بیٹے تو صرف میری بات مان
اور جا کے میرے لئے اونہین لا ۱۴ تب وہ گیا اور اونہین اپنی ماں پاس لے آیا
اور اوسکی ماں نے لذیذ کہانا جیسا کہ اوسکا باپ چاہتا تہا پکایا ۱۵ اور ربقہ نے اپنے
بڑے بیٹے عیسو کی نفیس پوشاکین جو گہر مین اوس پاس تہین لین اور چھوٹے بیٹے یعقوب کو
پہنائین ۱۶ اور بکری کے بچون کی کہال اوسکے ہاتہون اور اوسکی گردن پر جہان بال
نہ تہے لپیٹی ۱۷ اور اوس لذیذ کہانے اور روٹی کو جو اوس نے طیار کی تہی اپنے بیٹے یعقوب
کے ہاتہ دی ۱۸ تب وہ اپنے باپ پاس آکے کہا اے باپ میرے وہ بولا دیکہ
مین ہون تو کون ہے میرے بیٹے ۱۹ یعقوب اپنے باپ سے بولا کہ مین عیسو ہون
تیرا پلوٹہا جیسا تو نے مجھے کہا مین نے ویسا کیا اوٹہہ بیٹہہ اور میرے شکار مین سے
کچہہ کہائیے تاکہ تو جی سے مجھے برکت بخشے ۲۰ تب اضحاق نے اپنے بیٹے سے کہا کہ یہ کیونکر
ہوا کہ تو نے ایسا جلد پایا ہے اے میرے بیٹے وہ بولا اسلئے کہ خداوند تیرا خدا میرے
آگے لایا ۲۱ تب اضحاق نے یعقوب کو کہا کہ اے میرے بیٹے نزدیک آ مین تجھے ٹٹولون
کہ تو میرا بیٹا عیسو ہی ہے کہ نہین ۲۲ اور یعقوب اپنے باپ اضحاق کے پاس گیا اور
اوس نے اوسے ٹٹولکے کہا آواز تو یعقوب کی ہے پر ہاتہہ عیسو کے ہین ۲۳ اور اوسنے

اور اوس نے اوسے نہیں پہچانا اسلیئے کہ اوسکے ہاتھوں پر اوسکے بہائی عیسو کی طرح
بال تھے سو اوسنے اوسے برکت دی ۲۴ اور کہا تو میرا وہی بیٹا عیسو ہے وہ بولا کہ مین وہی
ہون ۲۵ تب اوسنے کہا کہ تو میرے پاس لا کہ مین اپنے بیٹے کے شکار سے کچھ کہاؤن تاکہ جی سے
تجھے برکت دون سو وہ اوس پاس لایا اور اوس نے کہایا اور وہ اوسکے لیئے مے لایا اور
اوسنے پی ۲۶ پہر اوسکے باپ اضحاق نے اوسے کہا کہ اے میرے بیٹے اب نزدیک آ
اور مجھے چوم ۲۷ اور وہ نزدیک گیا اور اوسے چوما تب اوسنے اوسکے لباس کی باس
پائی اور اوسے برکت دی اور کہا کہ دیکہہ میرے بیٹے کی بو اوس کہیت کی بو کی مانند ہے جسمین
خداوند نے برکت بخشی ہے ۲۸ خدا آسمان کی اوس اور زمین کی چکنائی اور اناج اور
مے کی زیادتی تجھے بخشے ۲۹ قومین تیری خدمت کرین گروہین تیرے آگے جھکین تو اپنے بہائیون
کا خداوند ہو اور تیری مان کے بیٹے تیرے آگے خم ہوویں ہر ایک جو تجھپر لعنت کرے ملعون ہووے
مگر وہ جو تیرے لیئے برکت چاہے مبارک ہووے ۳۰ اور یون ہوا کہ جون اضحاق یعقوب
کو برکت دے چکا اور یعقوب اپنے باپ اضحاق کے حضور سے آگے چلا وہ نہین اوسکا بہائی
عیسو اپنے شکار سے پہرا ۳۱ اوسنے بھی لذیذ کہانا پکایا تہا اور اوسے اپنے باپ
پاس لایا اور اپنے باپ سے کہا کہ میرا باپ اٹھے اور اپنے بیٹے کا شکار کہائے
تاکہ آپ جی سے مجھے برکت دیوین ۳۲ اوسکے باپ اضحاق نے اوس سے پوچھا
کہ تو کون ہے وہ بولا مین عیسو تیرا پہلوٹہا بیٹا ہون ۳۳ تب اضحاق بشدت کانپا اور وہ
بولا وہ کون تہا اور کہان ہے جو شکار کر کے میرے پاس لایا اور مین نے سب
مین سے تیرے آنے سے آگے کہایا اور اوسے برکت دی ہان وہ مبارک
ہوگا ۳۴ عیسو اپنے باپ کی باتین سنتے ہوے شدت سے چلا چلا اور
پہوٹ پہوٹ کر رویا اور اپنے باپ سے کہا مجھے بھی برکت دیجیے ۳۵ وہ بولا کہ تیرا بہائی
دغا سے آیا اور تیری برکت لے گیا ۳۶ تب اوسنے کہا کیا اوسکا نام یعقوب ٹہیک نہین کہ اوسنے دوبارہ

اڑنگا مارا اوسنے میری پہلوٹھی ہونیکا حق لے لیا اور دیکھو اب وسنے میری برکت لے لی
پھر اوسنے کہا کیا تو نے میرے لئے کوئی برکت نہیں رکھ چھوڑی ۳۷ اسحاق نے
عیسو کو جواب دیا اور کہا کہ دیکھ مینے اوسے تیرا خداوند کیا اور اوسکے سب بھائیون کو اوسکی
چاکری مین دیا اور اناج اور مے اوسے بخشی اب میرے بیٹے تیرے لیئے مین کیا کرون ۳۸
تب عیسو نے باپ سے کہا کیا آپ پاس ایک ہی برکت تھی اے میرے باپ مجھے بھی برکت
دیجیئے اے میرے باپ اور عیسو چلا چلا کر رویا ۳۹ تب اوسکے باپ اسحاق نے جواب دیا
اور اوس سے کہا کہ دیکھ زمین کی چکنائی سے اور اوپر کے آسمان کی اوس سے
تیرا قیام ہوگا ۴۰ اور تو اپنی تلوار سے زندگانی بسر کریگا اور اپنے بھائی کی خدمت
کرے گا اور یون ہوگا کہ جب تو تردد مین پڑے گا تو اوسکا جوا اپنی گردن پر سے
توڑ کر پھینک دے گا ۴۱ اور عیسو نے یعقوب سے اوس برکت کی سبب جو اوسکے
باپ نے اوسے بخشی کینہ رکھا اور عیسو نے اپنے دلمین کہا کہ میرے باپ کی غم کے دن نزدیک
ہین تب مین اپنے بھائی یعقوب کو مار ڈالونگا ۴۲ اور ربقہ کو اوسکے بڑے بیٹے عیسو کی
یہہ باتین کہی گئین تب اوسنے اپنے چھوٹے بیٹے یعقوب کو بلا بھیجا اور اوس سے کہا کہ دیکھ تیرا بھائی عیسو
تیرے لئے اپنی تسلی کرتا ہے کہ تجھے مار ڈالے ۴۳ سو اسلیئے اے میرے بیٹے تو میری بات مان اور اوٹھ
حاران مین میرے بھائی لابن کے پاس بھاگ جا ۴۴ اور تھوڑے دنون اوسکے ساتھ رہ جبتک کہ تیرے
بھائی کی جھنجلاہٹ جاتی نرہے ۴۵ اور تیرے بھائی کا غصہ تجھسے نہ پھرے اور جو تو نے اوس
کیا ہے سو بھول جاوے تب مین تجھے وہان سے بلا بھیجونگی مین کیون ایکہی دن تم دونون کو کھوؤن
پس سبب اس تزید وغصب کے حضرت تخصیص اس عموم سے خارج ہوئی اور اولاد ابراہیم
علیہ السلام کی بوجہ اخراج ابراہیم علیہ السلام کی خارج ہی ہین پس سبب ان دلائل کے اس
لفظ عام سے وہی خاص بنی اسماعیل ہے مراد ہونگے وہو المطلوب دوسرا
بشارہ انجیل یوحنا پہلا باب ورس ۱۹ اور یوحنا کی گواہی یہہ ہے کہ جب یہودیون نے

یہہ وسلم سی کاہنون اور لاویون کو بہیجا کہ اوس سے پوچہین تو کون ہے اور اوسنے اقرار کیا اور انکار نکیا بلکہ اقرار کیا کہ مین مسیح نہین ہون ۲۱ تب اونہون نے اوس سے پوچہا کہ تو الیاس ہے اوس نے کہا مین نہین ہون پس آیا تو وہی نبی ہے اوسنے جواب دیا نہین الخ یوحنا حضرت یحیی ہین اور یہودیون نے ان سے تین سوال کئے سوال اول دعوی مسیحیت سے تہا دوسرا سوال دعوی الیاسیت سے اور ان دونون سے حضرت یحیی نے انکار کیا۔ تیسرے ایک نبی سے ساتہہ لفظ وہی کے سوال کیا اور یہہ لفظ مخبر ہے کہ وہ نبی اہل کتاب مین مشہور تہا اور اوسے ترجمہ ہندیہ مطبوعہ امریکہ مین اس لفظ وہی پر اسی بشارت مثلیہ کی طرف اشارہ کیا ہے پس حضرت یحیی اور علماء یہود اور پادریان امریکہ کے نزدیک مبشر بہ بشارت مثلیہ ایک رسول غیر مسیح ہے اور وہ سوای محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کون ہے اور تیسرا سوال یہود کا باوجودیکہ بعثت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بنی اسماعیل اور خصوص قیدار اور مکہ معظمہ مین پہلے اور مشہور تہے اونکے زعم باطل کے موافق تہا کہ وہ نبی ہم مین پیدا ہونگے اور آیات اللہ کی مخالفت سے اونکو کیا غرض تہی حضرت علیہ السلام کی بہی بشارتین کتاب الہی مین موجود تہین مگر ایمان نلائے اور آیات اللہ کی مخالفت ہی نہ ڈرے یا امتحانا سوال کیا کہ اگر یہہ دعوی کرینگے کہ مین وہ نبی ہون تو اون بشارات سے جنمین مقام پیدائش اور زمان پیدائش اور قومیت اوس رسول کا بیان ہے انکی تکذیب کرینگے تیسرا اشارہ اس بشارت مین ایک کلمہ میری مانند ہے اور یہہ کلمہ اس امر کو بیان کیا ہی کہ یہہ رسول موسی علیہ السلام کے مثل ہونگے پس اظہار اس مثابہت کا یہہ ہے کہ موسی علیہ السلام کے بعد حضرت عیسی علیہ السلام تک بنی اسرائیل مین بہی انبیا ہی گذرے اور بنی اسماعیل مین سوای ذات مطہر کوئی ایسا نبی اول و آخر سوای نہین اور یہہ انبیا موسی علیہ السلام کے مثل ہو ہی نہین سکتے کہ تابع کو متبوع سے کیا نسبت اور نہ کوئی اسکا مدعی رہے ذات پاک سیدنا عیسی علیہ السلام سو نکار خانہ عیسوی اول سے آخر تک کا پہلا موسوی

برخلاف ہی تثلیث کا کیا ذکر ہے کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام بے باپ پیدا ہوئے آپ سے
نزدیک مصلوب ہوئے آپ کے رسول پولس کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو واسطے
عبد رحمت ثابت ہے اور نیز آپکے نزدیک تین روز تک دوزخ میں رہے اور وہاں
اہل لوگوں کے واسطے شکایتیں اور شہادتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سزا و جزا کے لئے
ہیں اسی طرح آپ شریعت عیسوی میں سوائے ایک دو حکم کے تمہارے رسول پولس نے
کوئی حکم باقی نہیں چھوڑا حکم ختنہ کی نسبت قیامت تک کی جو ہے اور یہ بہی کتاب
الہی میں مذکور ہے کہ جو اس حکم کو بجا نہ لاوے گا وہ اپنی قوم سے کٹ جائیگا تمہارے
رسول پولس نے یکلخت موقوف کر دیا آپ نے نکاح نہیں کیا اگر آپکی امت نے آپکی خدا
کہا آپ سے کوئی معجزہ جس سے دریا کا پانی پھٹ جاوے یا کم ہو جاوے یا سوکھ جاوے نہیں ہوا
بطور معجزہ آپ نے کسی شی سے پانی جاری نہیں کیا آپ نے ہجرت مستقلہ نہیں کی آپکی امت
میں کوئی فرعون نہ تھا آپکے بعد زمین میں کوئی خلیفہ نہیں ہوا انتقال سے پہلے آپ کو
کوئی زمین نہیں دکھلائی گئی کیونکہ آپکی وفات ہی نہیں ہوئی آپکی قوم کا کوئی معجزہ نہیں ہوئی آپ برابر سایہ میں
کو رہتا تھا آپ کے یہاں حصار اعجاز نہ تھا آپکے یہاں دشمن سے قتل ہوں کے بعد انتقام
لینے کی صورت نظر نہیں آتی اور پارگاہ موسوی میں تمام کارخانہ اسکے خلاف ہی اسلئے کہ
کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ماں باپ سے پیدا ہوئے نہ مصلوب ہوئے اور نہ منسوب
بعبد رحمت دوزخ میں داخل نہیں ہوئے صاحب سزا و جزا ہیں ہزاروں حکم شریعت
موسوی میں اور کتاب احبار میں یہ احکام منقول ہیں حکم ختنہ شریعت موسوی میں
باقی ہے اور یہود اس حکم کو بجا لاتے ہیں آپ نے نکاح کیا اور آپ کی اولاد ہی ہوئی
اور دس برس تک ظاہر ہو جو نکاح شعیب علیہ السلام کی خدمت میں رہی آپ کی
امت نے آپکو عبد اللہ ہی کہا کو کلمہ خدا اس توریت میں آپ کی نسبت لکھا ہے
ہے کہ خداوند نے موسیٰ سے کہا دیکھ میں نے تجھے فرعون کے لئے خدا سا بنایا

اور تیرا بھائی ہارون تیرا پیغمبر ہوگا اس درس مین باوجودیکہ حضرت موسی علیہ السلام کو فرعون
کا خدا سا بولا اور آپ سے کہے لیے پیغمبری ہارون علیہ السلام کی ثابت کی گئی تھا اسکے وجود
نے بوجہ محال ہونے معنی حقیقی اور کالحقیقی کے اوس لفظ کو معنی مجازی پر حمل لیا جیسا کہ
لفظ ابن سا اس امر کیطرف مشیر ہے اوران ناوانون نے حضرت عیسی علیہ السلام کے خدا ایک
بے باپ پیدا ہونیکی وجہ سے آپکو خدا کا بیٹا قرار دیدیا اور رحمان کے غضب سے نہ ڈرے
نہ معلوم کہ جب حضرت عیسی علیہ السلام فقط بے باپ پیدا ہونیکے سبب سے خدا کے بیٹے
ٹھیرے حضرت آدم علیہ السلام جنکی نہ ماں ہے نہ باپ اور انکو اپنی ہاتھ سے اللہ نے بنایا اور بنفخ
اپنی روح ہونگی کیا ٹھیرین گی معجزہ شق قلزم اور خشکی راہ قلزم مشہور ہے اور حجر موسوی
سے پانی کا جاری ہونا بھی مثل از بام ہے انکا فرعون مشہور ہے اور مکر فرعون تو بھی
ضرب المثل ہے اور آپ نے ہجرت مدین کی طرف بسبب اوسکے ہی کی تھی حضرت یوشع
علیہ السلام آپکے بعد خلیفہ ہوئے وقت رحلت زمین شام آپکو دکھلائی گئی کہ آپکی
امت کو بشرط اطاعت یہہ زمین عطا ہوگی کتاب استثنا باب ۳۴ - اور موسے
مواب کی میدانون سے نبو کی پہاڑ پر پسکہ کی چوٹی پر جو یریحو کی مقابل ہے چڑھ گیا اور
خداوند نے ساری زمین جلعاد سے لیکے دان تک اوسکو دکھلائی جس دن قلزم خشک ہوا
- اوسکی خشک کرنیکے واسطے آپکے لئے ہوا مسخر ہوئی اور سلوی بھی ہوا ہی لاتی تھی
اور تیہ مین ابر سایہ کیے رہتا تھا مدین سے دس برس کے بعد آکر فرعون سے انتقام لینا
شروع کیا قارون کو بحکم موسوی زمین نگل گئی آدب جیسی بارگاہ موسوی مین یہہ امور
موجود ہین بواسطہ اسی مماثلت کی جسکو کلمہ سیر ہے مانند بیان کرہی ہی بارگاہ احمدی مین
بھی موجود ہین آنحضرت دو مندون سے پیدا ہوئی اور ذکر صلب و رضد رحمت دو دھونی
علیہم سے اللہ بچانے شریعت احمدی مین سزا و جزا ہی انا رسول العدبالسیف زبان مبارک سے حیات
سے ارشاد ہے کتب فقہ مین احکام دیکھ لو اکثر احکام کا سیدہی اس حکم مین سے شریعت کی کرہین

اور جو خلافت تو وہی باطل ہے جیسا ماوین میں شادی جنہ مقرر ہے اور اگر مثال اسماعیل
علیہ السلام کی شیر خوری پس اس حکم کو بجالاتے ہیں متعہ نکاح میں حدیث النکاح من
سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی وارد ہے اور آپ نے نکاح بھی کیے اور آپ کی آل شریف میں
اگر ہے دراں اسے موجود ہے یا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ہمارا کلمہ ہے
اور الحمد للہ ایسی ہے ہمارے جان آخر ہوگی اور تشنگی ہے یا اور جاری ہونا پانی کا الشہر خرق عادت
آپ کا ایک امتی علا ابن حضرمی ہے خلافت صدیق رضی اللہ عنہ میں ہوا اور وہ یہ ہے کہ سیلہ
پکڑا ہوا اور مرتد ہو گئے ہی جو کی خلافت حضرت صدیق میں بعد انتقال منذر بن ساوی کے
لوگ بحرین کے مرتد ہو گئے اور کہتے تھے کہ اگر آپ نبی برحق ہوتے تو موت آپ پر طاری نہ ہوتی نبوت
کو خدائی سمجھتے تھے اور بعد ارتداد کے موضع جوانا کے جو دار الاسلام تھا محاصرہ کیا حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ نے بعد اطلاع پانے کے حضرت علاء ابن حضرمی کو سپہ سالار مقرر کر کے لشکر
اوس طرف روانہ فرمایا ایک روز اس سفر میں وقت قیام لشکر کے جو فرش بچھے تھے مع اونٹ
مع اسباب دانہ پانی بہاگ گئے لشکر کو بہت تکلیف ہوئی آخر حضرت علاء ابن حضرمی بعد نماز
صبح کے طلوع آفتاب تک مشغول بدعا رہے تیسری مرتبہ اوس نے بازو نیچے چشمہ جاری پایا
سے ایک زمین پر پانی موجود ہوا علی اختلاف الروایتین اور اوس سے سب لوگوں نے پی
لیا اور اونٹ بھی مع سامان واسباب کے آگئے ایک تو یہ کرامت مثل معجزہ موسیٰ علیہ السلام
جاری ہونا پانی کے پتھر سے ضرب عصا یا مثل من و سلوی کے ہوئی اور دوسری کرامت
یہ ہوئی کہ مرتدوں پر فتح پائی وہ بہاگ کر بعض دارین میں مقیم ہوئے حضرت سپہ سالار نے
لشکر کو پیچھا کیا راستہ میں دریائے عمیق پڑا اور اس کے کشتی میں نہ تھی خوف بہاگ جانے لشکر
کا ہوا پس حضرت علاء نے اپنا گھوڑا دریا میں ڈال دیا اور یہ پڑھتے تھے یا رحمن
یا رحیم یا کریم یا واحد یا صمد یا حی یا قیوم لا الہ الا انت یا ربنا انا عبیدک فی سبیلک اجعل
لنا السبیل اللہم دریا کا پانی اتنا ہی رہا کہ جانوروں کے کہر بھی بہیگ جاویں اسیطرح

تمام لشکر دریا سے پار ہوا اور بہت سے اکثر [illegible] پاکر ایسی طور پر [illegible] کے اثر مشابہ ہیں
ڈھیر دار کیا اور حضرت یوشع علیہ السلام سے یہ معجزہ ہوا [illegible] اور [illegible] حضرت
موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ تھے اور دریان حضرت [illegible] کے وقت میں [illegible] ہوئی اور [illegible]
سا یا نامی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں ہزاروں
آدمیوں میں کئی دفعہ یہ معجزہ ہوا کہ آپ نے ایک پیالہ میں پانی لیا اور اس میں اپنا ہاتھ مبارک رکھ دیا
اور انگلیوں مبارک سے مثل چشمہ کے پانی بہنے لگا اور تمام لشکر سیراب ہو گیا حضرت صدیق آپ کے
بعد خلیفہ ہوئے اور تا قیامت انشاء اللہ [illegible] تمام زمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
سامنے مثل گیند کے زمین رکھکر دکھلا دیا اور آپ نے فرمایا وسیبلغ ملک امتی ما زوی لی منہا
اور ویسا ہی ظہور ہوا [illegible] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ [illegible]
رہتا تھا اور آپ کے یہاں [illegible] تھا جس وقت دکھلایا گیا قریش کی سلطنت جاتی رہی
ہجرت ہی [illegible] کے بعد کہتا [illegible] الانتقام [illegible] فتح کیا [illegible] وجود شامت
ہوئے امثال [illegible] بشارت [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] اور
مخالفت کا [illegible] موسیٰ و عیسیٰ [illegible] شروع کی تین امر کافی ہے اور وجہ یہ ہے
کہ عیاذاً باللہ خدا یا ابن خدا اور [illegible] کیا مناسبت [illegible] بشارت مذکور
کا [illegible] ہے لیکن [illegible] ایسی گستاخی کہ [illegible] کوئی بات [illegible] سے کہے جس کی
نہیں تا میں نے اوسے حکم نہیں دیا یا [illegible] دونوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جاوے
[illegible] کا نظیر فرض کر لیا [illegible] سلام اللہ علیہم اجمعین پر بطور
حمل ہو سکتا ہے مگر [illegible] سے کہ قصد [illegible] کے [illegible] لینے کا اور پھر اونکے
باوجود [illegible] کا [illegible] اور [illegible] وقت [illegible] ہوئے [illegible] جیسا
حمل نہیں ہو سکتا ہے اور بصورت تحقیق ہمارے نزدیک یہی حمل نہیں ہو سکتا ہے اور
اس حمل پر بصورت فرض کوئی فائدہ اسکی ذکر کا نظر نہیں آتا اور [illegible] کلام

الیٰ ہین کما اتہاد پس ان جو ہو اس [illegible] میں انبیا انکا ہین دہالین کا بیان ہے
اور حق [illegible] بہت ہوئی ہین کر اس سے زیادہ ارکیا جیسے ہو گی کہ بغیر رسالت عقد
رسالت کے نہیں اور [illegible] ہم عقد سے ہا مسیح علیہ السلام کی بشارت کیونکر ہو سکتی ہے
کر ہی [illegible] اونہون نے اپنی خدائی اور روح قدس سے خدائی کا دعوی کیا اور اپنی اور
روح القدس کی طرف دعوت کی اور روح القدس کی نا صرح کچھ کہا کہا ایس نعوذ باللہ
من ہذا القول اتنی بہتی شہرہ اور بہر تخم کہتی ہر کہ وہ قتل بہی کیے گئے تو وعدہ الہی بہی پورا نہو
اب کیا شبہ ہے کی توان پہلا ہی میں باقی رہتا ہے پس وہ تو اس ادعی کی مطابق نبی بہی حق سے
نہ ہوا اور اور کوئی نبی موسی علیہ السلام کی مثل ہو ہی نہیں سکتا پس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہی سے یہ بشارت ظاہر ہوئی وہو المطلوب سوال بالتحقیق اکثر مفسرین کا نزدیک آنحضرت مسیح
علیہ وعلی نبینا السلام رسول برحق ہیں اور آپکی والدہ صدیقہ حق ہیں واسطہ صدیقہ کلام اللہ [illegible]
میں نازل ہوا اور روح القدس ہے جو فرشتہ مقرب اللہ کی نسبتی ہیں اور اونہون نے نہ دعوی
اپنی خدائی کا کیا اور نہ روح القدس کی طرف دعوت کی بلکہ [illegible] یہ فرماتا
شروع کیا انی عبد اللہ آتانی الکتاب وجعلنی نبیا وجعلنی مبارکا اینما کنت واوصانی
بالصلوٰۃ والزکوٰۃ ما دمت حیا اور نہ مصلوب ہوئی بلکہ بل رفعہ اللہ الیہ آپکی حق میں
قرآن شریف میں نازل ہوا اور نہ اونہون نے آپکو خدا کا بیٹا کہا بلکہ بشارت [illegible] میں
برات اونکی اس دعوی سے موجود ہے اور کلام اللہ شریف میں سورہ مائدہ کا رکوع اخیر
اذ قال اللہ یا عیسی ابن مریم اسی برات میں نازل ہے اور اور جا بجا کلام اللہ شریف
اور احادیث میں نبوت انکی ثابت ہے اور بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک
[illegible] کلام یہ بہی تہا کہ یہ عقیدہ باطل ہے اس وجہ سے علی التحقیق حضرت مسیح علیہ السلام
کی حق میں یہ درس نہیں ہو سکتا تو اسی کہ کا کمال ہے اور کیون یہ درس
ٹہرایا گیا جواب ہے قول مشہور ہے کہ گل است خار است سر جا [illegible] است [illegible]

ہمیشہ مقابلہ حق لشکر باطل سے ضرور ہوا ہے مگر ان الباطل کان زہوقا ایسے ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مقابلہ حق و باطل تھا باطل نے بھی اپنا سامان لشکر
و سردار بنا کر مقابلہ کیا اور آخر ہلاک ہوا سردار اس لشکر باطل کے مسیلمہ کذاب اور اسود
عنسی تھے اور انہوں نے شروع شروع میں بہت کچھ زور شور کیا اسود عنسی نے جسکا نام
عبہلہ تھا اخیر زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بعد ارتداد دعویٰ نبوت کیا اور شیاطین نے اوسکو
سامنے کرکے مقابلہ چاہا اور بہت کچھ شعبدے ظاہر کئے اور بعض الناس کالانعام نے اوسکی
اطاعت قبول کی اور سات سو آدمی جمع کرکے لڑائی شروع کی اور تھوڑے زمانہ میں ملک
یمن لے لیا پس اسی اثنا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امرا یمن کو فرمان واجب الاذعان
لکھا کہ اسکو قتل کرنا چاہئے چنانچہ فیروز اور قیس اور داذویہ نے اوسکو دار البوار میں پہونچایا
اور ہر چند شیطان نے ساتھ دیا مگر اللہ کے سامنے کیا پیش جاوے چند بار اونکے ارادہ سے
خبر دی اور جسوقت نقب دیکر اوسکے گھر میں گھس گئے تب بھی اوسے جگا دیا مگر وعدہ الٰہی پورا
ہونا تھا کیونکر بچتا اور پس اوسکا سر کٹتے ہی تمام لشکر باطل جسنے اوسے اپنا سپہ سالار بنایا
تھا ادھر گیا اور آوازہ حق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بلند ہوا الحق یعلو ولا یعلی مسیلمہ کذاب
سے مقام عقربا میں لڑائی ہوئی اور حضرت خالد خلدہ اللہ فی دار الخلود سردار لشکر اہل اسلام
تھے اول باطل نے بہت کچھ زور مارا مگر حق کب ہل سکے آخر حق نے غلبہ پایا اور باطل مغلوب
ہوا اور مسیلمہ کذاب کو جبیر ابن مطعم کے غلام وحشی ابن حرب نے اپنے سانگ سے زخمی
کیا اور سماک ابن خراشہ نے سر اوسکے تن ناپاک سے جدا کرکے دار جہنم کو پہونچایا کہ
دس ہزار یا اکیس ہزار کا علی اختلاف الروایتین جو اس لڑائی میں کفار وہاں پہونچے
اور انکا سردار بنی پس یہ دو سرداروں کا بیان حال ہے تا کہ تمیز حق و باطل میں ہو جاوے
اور مسیلمہ کی نحوست تو ایسی تھی کہ جہاں ملک عراق تک پہونچ گیا پہونچتا سیدھا
دوزخ میں گیا اور چند اوسکی خرق عادات میں جن بچوں کے سروں پر ہاتھ پھیرا

زبان باہر نکل پڑی کوئی مر گیا کسیکا تشنج ہو گیا ایک شخص کی آنکہ مین درد رہتا برکت ہاتہہ
مبارک سے ہو بہو گئی ایک درخت سبز کے نیچے اپنے وضو کی خشک ہو گیا اور مختار سے جو پہلا
بنی تہا بعد زمانہ خلافت نبوت ہوا اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی
تہی ہو بہو اسیطرح ما آکیا من اصدق من اللہ قیلا سوال اس درس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی سرجوع قتل
نہین ہوتا اور ہو تو وہ مبطل نبوت ہے جواب اول مبطل نبوت قتل مع دعوت الی
غیر السحر نہ فقط قتل جواب دوم یہان نبی بمعنی رسول ہے اور کوئی رسول قتل نہین ہوا
اور نہ ہوسکے البتہ بعض نبی برجوع شہید ہوے ہین سوال مایہ الامتیاز شہادت نبی اور رسول
مین کیا شی ہے کہ اول جائز ہے اور دوسرے ممنوع جواب شبہہ حقیقت شریعت و عدم سبب قتل
رسول اللہ سے شبہ پڑتا ہے اور قتل نبی سے کہ جو تابع شریعت ہے شبہہ نہین پڑسکتا اور سوای
دلیل عقلی کی استقراء تام اور تمام فرقان مجید میری اس دعوے کی دلیل ہے سوال پانچوین
باب انجیل یوحنا مین ہے درس ۴۶ کیونکہ اگر تم موسی پر ایمان لاتے تو مجہپر بہی ایمان لاتے کہ
اوسنے میرے حق مین لکہا ہے ۴۷ لیکن جس حال کہ تم اوسکی نوشتونکو یقین نہ کروگے تو میری
باتونکو کیونکر یقین کروگے جواب یہہ بشارت بقول پطرس اسکا مشار الیہ نہین ہوسکتے
اور مشار الیہ اسکا بشارت طلوعی ہے اور وہ استثنا کی باب تینتسوین مین اسطرح مکتوب
ہے اور یہہ وہ برکت ہے جو موسی مرد خدا نے اپنے مرنے سے آگے بنی اسرائیل کو بخشی اور اوسنے
کہا خداوند سینا سے آیا اور سعیر سے طلوع ہوا اور فاران کے ہی پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا اور
اسمین جملہ سعیر سے طلوع ہوا مین بیان رسالہ مسیحی کا ہے اور یہہ قول موسوی ہے جو جملہ میری
حق مین لکہا ہے کی مناسب ہے چوتہی دلیل بشارت بڑی قوم یہ کتاب خروج باب ۳۲ درس ۷
تب خداوند نے موسی کو کہا اوتر جا کیونکہ تیرے لوگ جنہین تو مصر کے ملک سے چہڑا لایا خراب
ہوگئے ہین ۸ وے اوس راہ سے جو مین نے اونہین فرمائی جلد پہر گئے ہین اونہون نے اپنے لیے
ڈہالا ہوا بچہڑا بنایا اور اوسے پوجا اور اوسکے لیے قربانی ذبح کر کے کہا کہ اے اسرائیل یہہ

تمہارا معبود نہ ہوتا ... مصر کی مالک ... ۱۹ ... خداوند نے موسی سے کہا کہ میں اس قوم کو
دیکھتا ہوں کہ ایک گردن کش قوم ہے تو مجھ کو چھوڑ کہ میرا غضب ان پر بھڑکے اور میں انہیں نابود
کروں ... قوم بناؤنگا انتہی یہ بڑی قوم سے بھی انہیں کے سبب ہیں ... سے
... بنی اسرائیل میں جو کہ ان سے بڑی قوم خراب کرینگی اور انکو ... امت
... دوسری ... بشارات بنی اسرائیل ... کلمہ بڑی قوم سوای
اس امت کے ... صادق نہیں ہو سکتا تیسری برہان کا یہ بڑی قوم بناؤنگا ... اسماعیل
جو ... علیہ السلام ... اس قوم میں ... اور یہہ امر اسی امت پر صادق آتا ہے
چوتھی برہان ... اسکو بیان کر دی ہے ... اس قوم کو پہلی ہی ایسا گمان
... اس قوم کو پیدا کرونگا اور وہ اسی امت پر صادق ہے اور برہان
اس مضمون کا اور بشارات میں ... آیا ہے پانچویں برہان ... بشارت اس بات کو
... خلافت اسوقت میں بنی اسرائیل سے چھین لیا جاویگا اور وہ کال ...
... اسی زمانہ میں ہوا اور اس کا بیان بھی اور بشارات میں صراحۃً آیا ہے ۔
دوسری ... کہ جیسی یہہ بات ثابت ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام
... ایک ... ہوگا ایسی ہی یہہ بھی ثابت ہے کہ وہ نبی اسماعیلی قیداری
ہوگا اور انکا قیداری ہونا کئی دلیل سے ثابت ہے دلیل اول صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام
اس بشارت ... اور یہہ بشارت تین نسخون عربی و فارسی اور اردو سے ...
... نقل ہوگی اور اوسکی ... فقط نسخہ ترجمہ ... مطبوعہ ...
نقل ہوگی ... اور ترجموں سے نقل کرنیکی اس ... ضرورت نہیں ہے نسخہ عربی مطبوعہ
... ہے اور نسخہ فارسی مطبوعہ ... اور نسخہ ہندی مطبوعہ ۱۸۲۵ء ... ہندی ... ہوا و
... فرمایا کہ ... فارسی ... خداوند ...
... فارسی ... ترجمہ ... عربی قال ... الرب

[illegible] ہندی ورس [illegible] اور [illegible] دیکھی [illegible]
[illegible] فارسی [illegible]
[illegible] تمام [illegible] است [illegible] فارسی [illegible]
[illegible] اور [illegible] کی [illegible]
[illegible] اپنی [illegible] تمام دن او تمام شب اپنے مکان [illegible] رہا فارسی [illegible]
[illegible] و گفت [illegible] است خود تمامی روز [illegible] و تمامی شب [illegible] در مکان
خود [illegible] عربی در دعا [illegible] الرب قال [illegible] كل حين [illegible] وعلى [illegible] آنا
الليل كله ہندی ورس [illegible] اور دیکھا [illegible] سواروں سے ایک آدمی آتا ہے اور کہتا ہے بابل گر گیا
بابل گر گیا اور [illegible] کھودی ہوئی مورتیں زمین پر توڑی گئیں فارسی [illegible]
سوار [illegible] در جواب میگوید [illegible] اشکال [illegible]
زمین [illegible] عربی واذا هوذا راكب من الاثنين فاجاب وقال سقطت سقطت بابل [illegible]
وكل منحوتات الهتها [illegible] على الارض ہندی ورس ۱۰ اے میری کھلیان [illegible]
میرے انبار [illegible] جو کچھ میں نے [illegible] اسرائیل کا خدا ہے تجھ سے کہہ دیا فارسی
ای خرمن [illegible] آنچه من از خداوند خدای افواج خدای اسرائیل شنیده ام
برشما آشکار کردم عربی [illegible] المنحوتين [illegible] اسمعوا ما سمعت من قبل رب الجنود من
اله اسرائيل اخبركم ہندی ورس ۱۱ ادوم کا بوجھ وہ مجھے [illegible] سے بلاتا ہے ای نگہبان
رات کی کیا خبر ہے ای نگہبان رات کا کیا حال فارسی آیت در باب دومہ ندای از سعیر [illegible]
من رسید [illegible] شب [illegible] ادوم [illegible]
[illegible] ہندی [illegible] اور رات
[illegible] در جواب میگوید که صبح میرسد و شب نیز [illegible]
[illegible] عربی [illegible] ہندی ورس ۱۳ عرب کا بوجھ [illegible]

دیا پانی قافلو تم عرب کی میدان میں رہو فارسی آیت در باب عرب ہی کاروانہای ددانی
بوقت شام منزل کنید عربی النبوۃ فی العرب وبنی قیدار وعندی اسکن من النباب
لیشعیع مسار آنی طریق وادان ترجمہ ہندی مطبوعہ مرزاپور [illegible] عرب میں [illegible] پانی لیکر
پیاسی کا استقبال کرو اے تیما کی سرزمین کے باشندو روٹی لیکر بھاگتے والے کی ملاقات کو نکلو
کیونکہ وے تلوار ننگی سامنے سے ننگی تلوار سے اور کھینچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے
ہیں کہ خداوند نے مجھے یوں فرمایا ہنوز ایک برس ہاں مزدور کی ٹھیک ایک برس میں
میں قیدار کی ساری حشمت جاتی رہیگی اور تیر اندازوں کے جو باقی رہے قیدار کے بہادر لوگ گھٹ جائینگے
کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا ہے انتہی یہہ بشارت سید الرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی بہت بڑی ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام کی رسالت کی بھی اسمیں بشارت
ہے اور دلیل اس دعوی کی یہہ ہے کہ متی کی انجیل کے اکیسویں باب میں یہہ قصہ مذکور ہے اور جب
یروشلم کے نزدیک پہنچکے بیت فگا میں زیتون کے پہاڑ کے پاس آئے تب یسوع نے دو شاگرد
کو یہہ کہکے بھیجا کہ سامنے کی بستی میں جاؤ اور وہاں ایک گدہی اور اوسکے ساتھ بچہ پاؤگے
کھول کے میرے پاس لاؤ اور اگر کوئی تمکو کچھ کہے تو کہو کہ خداوند کو یہہ درکار ہیں کہ وہ اوسیدم
اونہیں بھیج دیگا سو یہہ سب کچھ ہوا تاکہ جو نبی نے کہا تھا پورا ہو کہ صیہون کی بیٹی کو کہو
دیکھہ تیرا بادشاہ فروتنی سے گدہی پر بلکہ گدہی کے بچے پر سوار ہوکے تجھہ پاس آتا ہے انتہی اور
اس سے معلوم ہوا کہ راکب حمار کیسا یہ کتب انبیاء بنی اسرائیل علیہم السلام میں حضرت مسیح
علیہ السلام کی خبر ہے اور صیہون کی بیٹی کو یہی علامت بتلائی گئی ہے اور اسی لئے حضرت
مسیح علیہ السلام نے اس گدہی اور اوسکے بچے کو منگوایا تو اب یہاں بھی ذکر راکب حمار سے
وہی ذات فیض آیات مراد ہوگی اور خواب بشارت ہوگی نہ اضغاث احلام ٹھہری دوسری
شتر سوار بھی رسول الہی ہونگے اور وہ بمقابلہ رسالت مسیح کی بجز ذات اطہر سیدنا محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کون ہے اور یہہ ورس ۱۱ النبوۃ فی ادوم الخ میں بھی

بیشمار [illegible] تمام رسولوں کی خبر کی قصص [illegible] تمہارے اور [illegible] واسطے تمہاری تسلی کے نازل

اسی بشارت راکب الحمار کی تصریح کی اور فرمایا النبوۃ فی ادوم و اہل بابل عین الذی دھم
تبو عیسی یعنی راکب الحمار سے رسول الٰہی حضرت مسیح علیہ السلام مراد ہین اور یہہ سوار ہی گویا ایک
آیت تھا اس سے تھوا اور درس سنہ ۱۳ النبوۃ فی العرب بنی قیدار مین تصریح الت راکب الجمل
کی فرمائی یعنی وہ رسول السابقین نہین جو عربی مولد اور قیداری النسب ہونگے اور قیدار ایک
فرزند اسماعیل علیہ السلام کا نام ہی اور آپکو بارہ بیٹے تھے اور بشارت مصطفائیہ مین
بیان اونکا ہوگا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عربی قیداری ہین عربی ہونا تو معلوم
ہی اور ثبوت قیداریت کی لیے نسب نامہ سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا انشاء اللہ آگے منقول
ہوگا اور اس تقریر پر آپ لفظ نبوت کو بمعنی نبوۃ اور رسالۃ الٰہی کہیے یا خبر فرمائیے لیکن اوپر
درسون سے قطع نظر فرمائیے اور اگر بالفرض قطع فرمائیگا تو فقط عبارت خبط ہو جائیگی
اور صریح بناہم تو عیسی کا ترجمہ دینا درصورت ہونے نبوت کے بمعنی خبر لغو ہوگا مگر
ہمارا کچھ ضرر نہو گا اسلیے کہ درس النبوۃ فی العرب وہی قیدار کے قبل و بعد حالات سید الرسل
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بہت مذکور ہین اول یہہ کہ نزدیک ورس نبوت تھی بابل افتاد
الخ اور یہہ خبر خرابی بابل زمانہ فاروقی کی ہے اور وجہ اسکی یہہ ہی کہ لفظ افتاد اس بات پر
دلالت کرتا ہی کہ وہ بالکل نیست و نابود ہو جاوے اور پھر کبھی آباد نہو جیسا کہ اور جگہ
مصرح ہی اور بابل کی ایسی خرابی زمانہ خلیفہ ثانی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مین ہوئی
اور ایسے ہی جملہ و ہمہ اشکال تراشیدہ برزمین ریزہ ریزہ شدند اس بات پر دلالت کرتا
کہ یہہ بتا ہی بابل کی ہو جاوے الٰہی سے نہو اور وہ بت شکنی کو وہان کارفرمائین اور تمام
اوسکی بتونکو توڑ ڈالا جاوے اور یہہ صفت خرابی بابل سے سوای حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کی اور کسی مین نہین پائی جاتی اور نیز دو حال سے خالی نہین کہ بشارت دینی والی
خرابی بابل کی یا مسیح علیہ السلام ہین اور یا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
شق اول بسبب قول مسیح کے ہی نہین سزا اور خرابی کی لیے نہین آیا صحیح نہین ہے لیس لاید

دوسری بھی صحیح ہی اور اب سیاق عبارت حالات زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سی بہی مفہوم ہوتا ہی کہ یہہ خرابی بابل ہی آپکی زمانہ مین ہو چنانچہ زمانہ خلافت مین ہوئی
ہوئی اور بشارت بابلیہ مین انشاء اللہ ذکر اسکا آئیگا دوسری یہہ کہ درس ہ میں بائبل
مین ذکر ہجرت سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم طیبہ یعنی مدینہ منورہ کیجانب کا ہی اور آپ کو اس سفر
مین شدت تشنگی پیش آئی تہی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بکری کا دودہ بہی
ہوا کر پیا کر جانعالم حیات بخش انس و جان کو پلائی ہی اور موافق ارشاد اسی درس کے
تیما کی سرزمین کی باشندہ روٹی لیکر بہاگنے والے کے ملنے کو نکلو اور پیاسی کا استقبال کرنے
جن دنون مین کہ آپکی ہجرت کی خبر گرم تہی تہا یعنی طیبہ والے ہر روز آپکے استقبال
کی واسطے آتے اور راستے مکہ معظمہ پر طلوع روشنی جمال احمدی کے پہر دن چڑھے تک
منتظر بیٹھے رہتے اور جس دن آپ رونق افروز ہوئی ہر گروہ واسطی مشاہدہ سو کے لڑکیان بنی النجار
بہی استقبال احمدی کو آئی تہین اور وہ اس شعر کے ساتہہ مترنم تہین شعر نحن جوار من بنی النجار
یا حبذا محمد من جار ؛ اور پردہ نشین مستورات انصار دروازون اور بالاخانون وغیرہ پر
چڑہ کر یہہ شعر پڑہتی تہین شعر طلع البدر علینا من ثنیات الوداع ؛ وجب الشکر علینا
ما دعا للہ داع ؛ تیسری یہہ کہ یہہ درس ۱۵ کیونکہ وی تلوارونکی سامنی سی الخ مین بیان
سبب ہجرت کا ہی اور وہ یہی تہا جو کہ بیان فرمایا اسلیئے کہ تمام قبائل عرب کے آپکی ہلاکت مین
جو محال ہی شریک ہو گئی تہی اور وہ ہزارون تلوارین گویا کہ تلوار واحد بنگئی تہی اس سبب
سی جمع کو صیغہ واحد کے ساتہہ تعبیر کیا اور نیز لفظ جمع بہاگی ہین مشعر معیت صدیق رضی اللہ
عنہ اور رہادی اسکے بہی ہی ؛ چوتہی یہہ کہ درس ۱۶ سو لہ خدا نے الخ مین مشعر اس ارادہ
بد کلیان ہی اور وہ یہہ ہی کہ یہہ لوگ ہجرت سی برس روز کے بعد ہلاک ہونگی چنانچہ ٹہیک برس روز
کیسی ایک برس کی بعد ہجرت سے غزوہ بدر ہوا اور اسمین ستر سردار قیدار مارے گئے اور ستر
قید ہوئی نکتہ اس بیان زمانہ غزوہ بدر سے ساتہہ ہجرت کی معلوم ہوا کہ امتہ احمدی کی

سن ہجری تمام ہوا کرین گے تنبیہ اس بشارت مین بعضون ترجمون مین بہت اختلاف
ہی مگر مخل اصل مقصود نہین ہے اور ہمین اس مقام پر اسکے اختلافات بیان کرنے کچہ
مطلب نہین ہے تنبیہ جیسی اس بشارت دینے فتح بابل آئی حضرت مسیح علیہ السلام سیدنا
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہی ایسی ہی فتح اسکندریہ مین حضرت مسیح
علیہ السلام نے انکی نسبت مین ارسطوالیس بادشاہ اسکندریہ کو نصیحت کی اور حکم اطاعت اسلام
فرمایا واقدی مین ہی روایت ہی کہ بادشاہ اسکندریہ ارسطوالیس ذکائی باقی اپنی رات
دراسکا لیکہ وہ غمگین تہا پس جب غرق ہوا وہ دریای خوابین اور بند ہوگئین انکہین اوسکی
دیکہا اوسنے اپنی خواب مین کہ سامنے آیا اوسکی ایک شخص سرخ وسفید خوبصورت سیدہی کا
چہرا اور اوسکے ساتہہ ایک شخص اور بہی ظاہر خوبی اور پاکیزگی کا بہت نور والا تہکین صورت
نیک پیدایش نورانی صاحب ہیبت بزرگی پس کہا اس مرد سرخ وسفید نے ارسطوالیس
سے کہ ای بادشاہ مین مسیح عیسی بیٹا مریم کا ہون اور یہ جو میری پہلو مین ہی نبی عربی مین جنکی
مینے بشارت دی تہی قبل مبعوث ہونیکے محمد عربی سردار پیغمبرونکے اور نور آگے ہونیوالے پیغمبرون
کی ہین جو اونپر ایمان لاویگا ہدایت پاویگا اور جو انکار کریگا اونکا وہ گمراہ ہوگا اور
بہٹکا پہریگا اور تحقیق آئی ہین تا ہم واسطے مدد دینے اونکے اصحاب کو اور مقام ہمارا اوس قبہ مین ہے
جو بیچ مین ہی پس اگر ہے تو میری امت سی ایمان لا تو اون پر صلعم مصری دلیل بشارت
مصطفائیہ کتاب یسعیاہ باب ۴۲ دیکہو میرا بندہ میرا برگزیدہ جس سی میرا جی راضی ہے
مین نے اپنی روح اوس پر رکہی وہ قومون کے درمیان عدالت جاری کرایگا ۲ وہ
نہ چلائیگا اور اپنی صدا بلند نہ کریگا اور اپنی آواز بازار مین نہ سناویگا ۳ وہ مسلی ہوئی
نیٹہے کو نہ توڑیگا اور دہکتی ہوئی بتی کو نہ بجہادیگا وہ عدالت کو جاری کرایگا کہ
دایم رہی ہے ۴ اوسکا زوال نہوگا اور نہ مسلا جائیگا جب تک راستی کو زمین پر قایم نکرے
اور بحری ممالک اوسکی شریعت کی راہ تکین ۵ خداوند خدا جو آسمانون کو خلق کرتا اور

اور اوسین تاتھا جو زمین کو اور اونکو جو اوسمین سی نکلتے ہین پہیلاتا اور اون لوگون کو جو اوسپر ہین سانس دیتا اور اونکو جو اوسپر چلتی ہین روح بخشتا یون فرماتاہی ۶ مین خداوند نے تجہے صداقت کیلیے بلایا مین ہی تیرا ہاتہ پکڑونگا اور تیری حفاظت کرونگا اور لوگونکی عہد اور قومونکی نورکیلیے تجہی دونگا ۷ کہ تو اندہونکی انکہین کہولی اور بندہونکو قید سی نکالی اور اونکو جو اندہیرے مین بیٹہی ہین قیدخانے سی چہڑا دی ۸ یہوواہ مین ہون یہی میرا نام ہی اور اپنی شوکت دوسری کو نہ دونگا اور وہ ستایش جو میری لیے ہی کہدی مورتون کیلیے ہونے نہ دونگا ۹ دیکہو تو سابق پیشین گوئیان برآئین اور مین نئی باتین بتلاتاہون اوس سے پیشتر کہ واقع ہون مین تمسی بیان کرتا ہون ۱۰ خداوند کیلیے ایک نیا گیت گاو اے تم جو سمندر پر گذرتی ہو اور تم جو اوس مین بستی ہو اے بحری ممالک اور اونکی باشندو تم زمین پر سرتاسر اوسکی ستایش کرو ۱۱ بیابان اور اوسکی بستیان قیدار کی آباد دیہات اپنی آواز بلند کرینگی سلع کی بسنیوالی ایک گیت گاتین سگے اور بحری ممالک مین اوسکی ثناخوانی کرینگی ۱۳ خداوند ایک بہادر کی مانند نکلیگا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اوسکائیگا وہ چلائیگا ہان وہ جنگ کیلیے بلائیگا وہ اپنے دشمنون پر بہادری کریگا ۱۴ مین بہت مدت سے چپ رہا اور مین خاموش رہا اور آپکو روکتا گیا پر اب مین اوس عورت کی طرح جسی دردزہ ہو چلاؤنگا اور ہانپونگا اور زور زور سی ٹہنڈی سانس بہی لونگا ۱۵ مین پہاڑون اور ٹیلون کو ویران کرڈالونگا اور اونکی سبزہ زار اونکو خشک کردونگا اور اونکی ندیان بنی کی لائق زمین بناونگا اور تالابونکو سکہا دونگا ۱۶ اور اندہونکو اوس راہ سی کہ جسی وی نہین جانتی لیجاونگا مین اوہنین اون رستون پر جنسے وی آگاہ نہین لیچلونگا مین اونکی آگے تاریکی کو روشنی اور اوونچی نیچی جگہونکو میدان کردونگا مین اونسے یہہ سلوک کرونگا اور اوہنین ترک نہ کرونگا ۱۷ اونہ پیچہی ہٹینگے اور نہایت پشیمان ہونگے جو کہودی مورتون کا بہروسا کرتے ہین

اور ڈبالی ہوئی تیونکو کہتے ہین تم ہماری المرعوبہ اسنواری بہروا وزناکو اپنی اندہو تاکہ
تم دیکہو ۱۹- اندہا کون ہے مگر میرا بندہ اور کون ایسا بہرا ہے جیسا میرا رسول جسے مین
بہیجونگا اندہا کون ہے جیسا کہ وہ جو کامل ہے اور جیسا خداوند کا خادم
کے مانند اندہا کون ہے ۲۰ تو نے بہت چیزین دیکہی ہین پر اونپر لحاظ نہین رکہا اور
کان تو کہلے ہین پہ کچہ نہین سنتا ۲۱ خداوند اپنی صداقت کے سبب راضی ہوا وہ شریعت کو
بزرگی دیگا اور اوسی عزت بخشیگا ۲۲ لیکن یہہ ایک گروہ ہے جو لوٹی گئی اور غارت
کی گئی وے سب زندانون مین بندہ ہوئی اور قیدخانون مین چہپائی گئی ہین وے شکار ہوے
اور کوئی نہین بچاتا وے لوٹی گئی اور کوئی نہین کہتا پہیر دو ۲۳ کون ہے تمہارے درمیان
جو اس پر کان دہرے اور جی لگاوے اور آیندے مین سنا کرے ۲۴ کس نے یعقوب کو حوالہ
کیا کہ غنیمت ہووین اور اسرائیل کو کہ لوٹیرون کے ہاتہہ مین پڑی کیا خداوند نے نہین
جسکے مخالف ہوگئی اونہون نی گناہ کیا کیونکہ اونہون سے نہ چاہا کہ اوسکی راہون پر چلین
اور نہ اوسکی شریعت کی شنوا ہوئی ۲۵ اسلئے اوسنے اپنے قہر کا شعلہ اور جنگ کا
غضب اوسپر ڈالا سو اوسین یہہ گردا گرد آگ لگی پر وہ او سے دریافت نہین کرتا
وہ اوس سے جل جاتا پر خاطر مین نہ لاتا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم واضح ہو کہ یہہ بہت بڑی
بشارت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور قبل بیان کرنی اس
دعوی کی چند امر واجب العرض ہین اول یہہ کہ یہ کتابین یعنی مجموعہ بیبل محرف ہے اور کوئی
قول اوسکا ہم پر حجت تمام نہین ہو سکتا اور تیسری فصل مقدمہ رسالہ ہذا مین یہہ دعوی
مدلل ہو چکا پس اب کوئی قول کسی حواری کی طرف منسوب ہو یا قول پولوس کا کہ یہہ بشارت
عیسی کی ہے علاوہ دلائل اُخری کی جو انشاء اللہ آگی ذکر ہونگی ہم پر حجت تمام نہین دوسری
یہہ کہ اس بشارت مین کچہ تحریف بہی ہے مگر موجب بیان فصل اول مقدمہ رسالہ
ہذا کے کہ اگر کسی بشارت مین دشمنون سے نے تحریف بہی کی ہو لیکن مطلب اصلی خراب

ہنوا ہو تو وہ بشارت ساقط الاعتبار نہین ہوتی یہہ بشارت ساقط الاعتبار نہین
نمبر دوم یہہ کہ اصل مین سوای تحریف کی ایک اور ایسا جعل ہے کہ جس سے فہم اصل
مطلب مین دقت ہوتی ہی اور وہ ناموں کا ترجمہ ہے یا عداوت سے جیسا کہ سرور
رسل صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں مبارک مین بالسبب جہل یا از رہ عداوت کے جیسا اکثر اور
مقاموں مین اور اس ترجمہ سے اصل مطلب غالباً خبط ہو جاتا ہی اور تعیین مسمی مین تو دقت
ہو ہی جاتی ہے کہ سوای ذات کی عوارض شخصیہ کا لحاظ کرنا پڑتا ہی اور براہین اس دعوی
کے بیشمار ہین بشارات احمدیہ مین بجا دو ما دا اور لغوی تعادل کا ترجمہ کر کے مطلب
اصلی کو خراب کیا پیدایش کی باب ۲۲ کا ورس ۱۴ ہے اور ابراہام نے اوس
مقام کا نام یہواہ یری رکھا چنانچہ یہا تک کہا جاتا ہی کہ خداوند کی پہار پر دیکھا جائیگا یہواہ
یری کا ترجمہ کر کی اصل مسمی کا نام مٹا دیا لیکن اصل نام کا ترجمہ عین اسم کی جگہہ ہی اب چند
تہ یہہ ذکر براہین ہی برہان اول پہلا ورس ہے میرا بندہ جسکا مین سہارا تہا میرا برگزیدہ
برگزیدہ ترجمہ مصطفی ہی اور مصطفے لقب خاص محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور میرا بندہ مشہور
نام عبد اللہ ہی جو آپ کا اور آپ کی والد ماجد کا لقب اور نام ہی اور بمقابلہ اسرائیل کی کبللہ
بنوت حقیقی کی ابراہیم علیہ السلام سے یہہ لقب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا برہان
دوم بشارت مسطور کی اسی ورس کا دوسرا جملہ ہے جس سے میرا جی راضی
ہے اور وجہ اسکی یہہ ہے کہ بعد حضرت یسعیا علیہ السلام مبشر اس بشارت کے بشرط
رسالہ مینہ اس بشارت کی جملہ میرا رسول جسے مین بھیجونگا یہہ جملہ اور کسی پر صادق نہین
آتا کہ باتفاق بعد بشر کے رسول اللہ یا مسیح علیہ السلام ہین یا محمد رسول اللہ
صلی اللہ وسلم اور موافق قول پولس کے مخبر رضا کی مسیح علیہ السلام کیواسطی ثابت نہی
خطوط گلتیوں کی تیسری خط کا تیرہوان ورس ہے مسیح نے ہمین مول لیکر شریعت
کی لعنت سی چہڑایا کہ وہ ہماری بدلی لعنت ہوا کیونکہ لکہا ہی کہ جو کوئی کاٹہہ پر لٹکایا گیا

سو نسخ ہے اور ایسا ہی قول باطل ہے رفع الہی کے بعد دعوی رضای الہی کا محال
ہے پس مصداق اسکی بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اور اللہ عزوجل انسے بھی راضی
ہے بلکہ آپ کے طفیل سے مومنین سے بھی راضی ہوا اور لقد رضی اللہ عن المومنین اخیر تک
آیتیں نازل فرمایا وہو المطلوب برہان سوم تیسرے ورس کا ایک جملہ ہے
وہ عدالت کو جاری کرایگا کہ دائم رہو اور مصداق اسکی بھی ذات پاک مسیح علیہ السلام
اور ذات اطہر سید الرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کوئی نہیں ہے
اسلئے کہ تمام انبیا بنی اسرائیلیہ سوای حضرت عیسی علیہ السلام کے تابع عہد العتیق یعنی شریعت
موسوی تہے پس انپر کلمہ اجرای صادق نہیں آتا اور پھر دوام کہاں پس شعیا اور ارمیا
صلوات اللہ علیہما باقی رہے لیکن خود خاصہ بشریت منافی دائمیت کو ہی اور دوسری
فصل مقدمہ میں ثبوت اسکا گذر گیا اس سبب حضرت مسیح علیہ السلام ہی مصداق اسکی ہوئے
اور حضرت سید الرسل شافع کل محمد رسول اللہ صلعم خاتم النبین ہیں کہ انکی شریعت دائم جسکی خبر دی گئی
اور گواس دعوی کا ثبوت مجملاً گذر گیا مگر تفصیلاً انشاء اللہ آگے آتا ہے پس آپ ہی مصداق
اسکی ٹہرے وہو المطلوب برہان چہارم چوتھی ورس میں ہے اوسکا زوال نہو گا اور
نہ مسلا جائیگا جب تک راستی کو زمین پر قائم نکرے اور مصداق اسکے یہی
یا مسیح علیہ السلام ہیں یا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مگر مسیح علیہ السلام نہیں ہو سکتے
اسلئے کہ تمہارے نزدیک تو مصلوب ہوئے پھر نہ مسلا جائیگا کہاں رہا اور ہمارے نزدیک
گو انکی شان پاک میں وما صلبوہ نازل ہے لیکن زوال رفع ہی جسکا بل رفعہ اللہ مبین
ہے صادق ہے اور یہاں عدم زوال ہے پھر دونوں کسطرح جمع ہو سکیں اور
یہہ زوال شرط کے پورا ہونے سے پہلے ہوا اور وہ راستی کا قائم کرنا ہے کہ شرع ساتھ حکومت لوگوں
شریعت کے ہو اور نیز قیام شریعت عیسوی کما ینبغی ساتھ قتل مسیح کذاب اور یہود
کی بہبود کے ہے اور وہ اسوقت میں نہیں ہوا بلکہ اپنے وقت پر ہوگا خیر یہہ صورت

مسیح علیہ السلام پر صادق نہین ہے تو اب غیر ذات احمدی باقی نرہی اور آپ ہی اسکی مصداق ہین اور آپ ہی کا نہ زوال ہوا اور نہ مسلی گئی جبتک کہ راستی یعنی شریعت کو زمین پر قائم نکیا اور اپنی دشمنون یعنی کفار قریش کو تیغ نکیا اور ام القری مکہ فتح ہوا اور اسی بابین سورہ نصر نازل ہوئی و للہ الحمد نکتہ یہہ فقرہ چوتھی ورس کا اوسکا زوال نہوگا اور نہ مسلا جائیگا جبتک راستی کو زمین پر قائم نکرے ایک اور امر یعنی خلافت صدیقی کی خبر دیتا ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرض الموت ظاہری مین جبتک راستی علی طریقہ زید عدل یعنی راست اعنی صدیق رض کو نماز کیواسطے جو اشارہ بیان خلافت ہے قائم نکر لین گو حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا چند بار درخواست امامت حضرت فاروق رض فرماوین لیکن آپ جبتک اون کی عرض قبول نفرما کر اسکام کو نکر لین اوس وقت تک آپ کی وفات نہوگی چنانچہ آپ نے اسکام کو اوسی مرض مین کیا اور آپکی وفات ہوئی پس اس تقریر پر یہہ ورس بیان عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیتا ہے وللہ الحمد اور سال مولد شریف و سفر شام قبل بعثت انشاء اللہ آگے ثابت ہوگا پانچوین برہان چھٹی ورس ہے کہ مین تیری حفاظت کرونگا تمہارے قول کے موافق آپ مصلوب ہوے پس حفاظت کہان ہوئی اور ہمارے نزدیک گو محفوظ تو رہے مگر اور شرائط مثل عدم زوال و اجراے حکومت وغیرہ نہین پائی جاتی اور آنحضرت ہر ادنی خطرے کی محفوظ رہے پس آپ ہی مصداق اسکی ہوئے وہو المقصود چھٹی برہان نور ہی لقب توصیفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور جملہ قومون کی نور کے لئے سمجھے جاوینگے اس طرف اشارہ ہے ساتوین برہان بیابان اور اسکی بستیان قیدار کی آباد دیہات اپنی آواز بلند کرینگے قیدار حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ایک بیٹی کا نام ہے کتاب پیدایش باب ۲۵ ہے اور بنی اسماعیل کی بیٹون کے نام ہین مطابق اونکے نامون اور پشتون کی فرزند اسماعیل کا پلوٹھا نبیت اور قیدار اور ادبئیل اور مبسام ۱۳ اور مشماع اور

اور دومہ اور مسا اور حدار اور تیما اور یطور اور نفیس اور قدمہ یہ ہیں بیٹے اسماعیل علیہ السلام کے
ہین اور ورس گیارہوین مع الفین کے نزدیک بھی قیدار سے بیابان وہی قیدار ابن اسماعیل ہی مراد ہین پس بیابان انکا
مسکن جسکا بیان بہی کتاب پیدایش مین ہے مراد ہوگا پیدایش باب ۲۱ ورس ۲۱ اور
وہ یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام فاران کے بیابان مین رہا اور اوسکی مان نے ملک مصر
سے ایک عورت اوسکی بیاہنے کو لی اور بالاتفاق بیابان زمزم قصہ اسماعیل علیہ السلام و ہاجرہ
علیہا السلام پہلے وقت تشریف لانے حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے ہمراہ اسماعیل
علیہ السلام کے مکہ معظمہ مین ظاہر ہوا اور آپ مسکن انکا وہی ہے یعنے مکہ معظمہ ہی ہوگا اور وہی یعنی
مکہ مقدسہ بشارت متعلقہ مین مراد ہوگا پس معنی اس ورس کے یہ ہوئی کہ اہل
مکہ معظمہ وغیرہ اپنی آواز بلند کرینگے اور آباد دیہات بہی اس بیابان قیدار مین مکہ معظمہ جسے
ہے اور وہ ہین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئی اور سب نے اپنی
آوازین بلند کین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ہر طرف شور وغل ہونے لگا اور
آوازہ دین بلند ہوا اور میری نزدیک اباد دیہات بالتحقیق ام القری کا ترجمہ کیا ہے
اور کلام مجید مین تسمیہ ام القری بہی اسلئے شاید فرمایا ہے تنبیہ مین نے یہہ بشارت
اس جگہ نبوت قیداری ہوئی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نقل کی ہے
اور تقریب تمام اوسکی یہہ ہی کہ ثابت ہو گیا کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بارہ بیٹے
تہی اور بڑی نبیت تہی اور قیدار اوس سے یقینا چہوٹی تہی اور بڑی کا حق انکی بیان بہت بڑا
ہے پس اگر اس لحاظ سے انکا نام ذکر کرتی پس اونکا نام ترک کرنا وجہ الترجیح اور چہوٹی کا نام ذکر کرنا
بلحاظ الکلام الہی دلیل صاف ہے لمن یدعا کی جو قیداریت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی
بہ العلوم ہے آپ قیداری ہین چنانچہ انکی نقل نسب نامہ سرور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی آتی ہے
آٹھوین میں بیان گیارہوین ورس مین ہی سلع کے بستی والے انگلیت کی چوٹی
سلع نام ایک پہاڑ مدینہ منورہ علی صاحبہا الف صلوات وتسلیمات کا ہے اور وہی پہاڑ کی جانب

تفسیر وہ خندق مین جسکا ذکر بشارات قبل سے بیان غزوات مین از بشارۃ
آپکا خندق کہدی تہی اور یہ پہاڑ مدینہ مشہور ہے نام بکسیت خصم کی لئی ہی
ضرور ہے قاموس کی باب العین فصل السین مین ہے وسلع جبل فی المدینۃ
سلع ایک پہاڑ ہے مدینہ منورہ مین اور بخاری شریف کی باب الاستسقا مین
یہ حدیث منقول ہے عن انس بن مالک ان رجلا دخل المسجد یوم الجمعۃ من باب کان
نحو دار القضاء ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم یخطب فاستقبل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قائما ثم قال یا رسول اللہ هلکت الاموال وانقطعت السبل فادع اللہ یغیثنا فرفع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ ثم قال اللہم اغثنا اللہم اغثنا اللہم اغثنا قال انس ولا واللہ ما نری فی السماء
من سحاب ولا قزعۃ وما بیننا وبین سلع من بیت ولا دار الحدیث بخاری مین جملہ ما بیننا وبین سلع پر لکہا ہے
بفتح سین وسکون لام جبل بالمدینۃ پس معنی اس فقرہ کی یہ ہوئے کہ گیت [illegible]
کلام الٰہی کما ہو فی محاورات ہم مدینہ منورہ مین ہی نازل ہوگا اور رسول اللہ
وہان ہجرت فرماوین گے اور ثبوت ہجرت اور بشارات سے ہے انشاء اللہ آئیگا
گا چنانچہ آپنے ہجرت فرمائی اور کلام اللہ وہان ہی نازل ہوا اور بیان
اسکا انشاء اللہ باب دوم رسالہ ہذا مین آویگا **نوین** بشارت یسعیاہ
(۱۳) خداوند ایک پہادر کی مانند نکلیگا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو
اکسائیگا الخ مین بیان ہوا ہے اور وہ بقید لفظ کما ہو مذکور فی ہذہ البشارۃ
بعد غور بشارت ہذا ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے **دسوین** بشارت یسعیاہ
ورس (۱۹) اندھا کون ہے [illegible] اور کون ایسا بہرا ہے جیسا میرا رسول جسے مین بھیجونگا اندھا کون
ہے جیسا کہ وہ جو کامل ہے [illegible] خداوند کے خادم کی مانند اندھا کون ہے (۲۰) تو نے بہت چیزین
دیکہیں پر تو نے لحاظ نہین رکہا اور کان تو کہلے ہین پر کچہہ نہین سنتا ظاہر اس عبارت کی ترجمہ مین غلطی ہوئی ہے
اور مین نے جناب مولوی محمد یعقوب صاحب نانوتوی سے سنا ہے کہ عبرانی مین ساطم ہے کہ لفظا [illegible] تہا اور یہ دونو طرح پڑہا جا سکتا ہے

اور دونون معنی مشتاء ہین اول بکسر معروف الف و میم اور وہ ہم معنی الحمی کی ہے اور
دوسرا بکسر مجہول الف کرتے اور وہ بمعنی امی یعنی ناخواندہ کی ہے پس امی اس وزن
مین بکسر مجہول الف کی بمعنی ناخواندہ کی تہا جو صفت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہے اور تفسیر حسینی مین تحت آیہ کریمہ وما کنت تتلوا من قبلہ من کتب ولا تخطہ بیمینک
اذا لارتاب المبطلون کی تفسیر اذا لارتاب المبطلون مین لکہا ہے یا یہود شک مین پڑتی کہ ہم نے
پہلی کتابون مین پڑہا ہے کہ پیغمبر آخر الزمان قاری و کاتب نہوگا اور یہہ نبی قاری
و کاتب ہی اور مترجمین نے ترجمہ لفظ امی بکسر معروف الف و میم کا کردیا پس اس تقدیر
پر ثبوت اس وصف کا بہی معہ قید رسالت ہوجائیگا ورنہ رسالت تو میرا رسول
سے ثابت ہے وہو المطلوب اور یہہ بشارت انہوں نے اپنی انجیل مین مسیح علیہ السلام
کیطرف منسوب کی ہے اور قطع نظر از جعل سازی جو نقل بشارت ہذا مین ناقل
نے فرمائی ہے کما سیظہر لک الان وہ نسبت ان شواہد حقہ عشرہ و معہ عدم معصومیت
اوشان و معہ جواز کذب تبلیغی قصدی انبیاء کے اونکے نزدیک مردود ہے اور نیز
مع ہذہ الشواہد یہہ بشارت ہمارے ہان بہی سید الرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کیطرف منسوب ہے صحیح بخاری شریف مین ہے باب کراہیۃ الصخب
فی الاسواق حدثنا محمد بن سنان ثنا فلیح ثنا ہلال عن عطاء بن یسار قال
لقیت عبد اللہ بن عمرو بن العاص فقلت اخبرنی عن صفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی التوریۃ قال اجل واللہ انہ لموصوف فی التوریۃ ببعض صفتہ فی القرآن یا ایہا النبی انا ارسلناک
شاہدا و مبشرا و نذیرا الخ قال فی التوریۃ یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا و مبشرا
و نذیرا و حرزا للامیین انت عبدی و رسولی سمیتک المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا
سخاب بالاسواق ولا یدفع السیئۃ بالسیئۃ ولکن یعفو و یصفح ولن یقبضہ اللہ حتی یقیم بہ الملۃ العوجاء
بان یقولوا لا الہ الا اللہ فیفتح بہا اعینا عمیا و اذانا صما و قلوبا غلفا - فقط کلمہ توحید اور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احمد اور ذکر وہ بزرگ ہے اس بات سے نکال ڈالا ہی اور بعد
ان دونون دعوونکا اختصار آگی آیگا اور واسطے اظہار حیلہ سازی انجیلی نے عبارت
انجیل متی سے بھی نقل کرتا ہون اور دعوی اس نسبت کا سوای ان شواہد کے جو اوس
طرح باطل کرتا ہون باب ۱۲ اتب فریسیون نی باہر جاکر اوسکے ضد پر صلاح کی کہ اوسی
کیونکر مار ڈالین ۱۵ یسوع یہہ جانکی وہان سے چلا اور بہت سی جماعتین اوسکی پیچھے
ہولین اور اوس نے اون سب کو چنگا کیا ۱۶ اور اونہین تاکید کی کہ مجھی ظاہر نکرنا ۱۷
تاکہ وہ جو یسعیاہ نبی نی کہا تھا پورا ہو ۱۸ کہ دیکھو میرا خادم جسی مین نے چنا اور میرا
پیارا جس سے میرا دل خوش ہے مین اپنی روح اوس پر ڈالونگا اور وہ غیر قومون
سے شرع بیان کریگا ۱۹ وہ جھگڑا اور شور نکریگا اور بازارون مین کوئی اوسکی آواز
نہ سنیگا ۲۰ وہ مسلی ہوئی سرکنڈا نتوڑیگا اور دہوان اوٹہتی ہوئی سن کو
نہ بجہاویگا جب تک انصاف کو غالب نکراوی گا ۲۱ اور اوسکی نام پر غیر قومین
اسرار رکہین گی اوکے یہہ ربط ایسا ہی رہا ہی کہ جسکا ٹہکانا نہین دوسرے یہہ کہ بالتمامی
فرمائی کہ تمام باب تو نقل نہین فرمایا مگر تبدیل و تحریف وحذف کو ان درسون مین بھی
ہر جگہ بکام فرمایا مین اپنی روح اوس پر رکہونگا کی جگہہ مین اپنی روح اوس پر ڈالونگا اول
معنی نزول حضرت جبرئیل و وحی ہی اور دوسرا اشعر بمعیت روح القدس تہا اس سبب
اوسکو اسکی جگہہ تجویز کیا اور قومونکی درمیان عدالت جاری کرائیگا جو شعر بحکومت ظاہر
تہا خلاف مقصود سمجھ کر اوسکی جگہہ وہ غیر قومون سے شرع بیان کریگا بنایا اور یہہ عبارت
وہ عدالت کو جاری کرائیگا کہ دائم رہی اور اوسکا زوال ہو گا اور نہ مسلا جائیگا جب تک
راستی کو زمین پر قائم نکری بسبب نقیض مدعا ہونی کی حذف فرمایا لیس جاعل کی نسبت کا کیا
اعتبار ہوگا اور خاص کر جسوقت وہ نسبت بھی کذب و افترا محض ہو تنبیہ ورس مین کہ تو اندہی آنکہین
کہولی اور بندہو وکو قید نکالی اور ونکو جو اندہیرے مین قید جاتی ہی بیان مقام محمود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

درخت خانہ ویران ہو جلتا نہ کرے حجر اعاذنا اللہ منہا ہے اور ان سیری اوس
بیت خانہ کو بھی ثابت کرتی ہے کما قال فی الحق تفسیری و لعل یسعیاہ علیہ السلام
کی کتاب کی باب ۱۲ میں البشارت کعبہ شریف کی قبلہ قیام ہونیکی اور تیسری باب میں الشعیاء ۱۶
منقول ہو گی اور اوس میں بہت سے کچھ کعبہ شریفہ کے حالات بیان کیے ہیں اون
ساتواں درس ۔ اوسکا یہ ہے قیدار کی ساری بھیڑیں تیری پاس جمع ہوں گی
نبیت کی مینڈھے تیری خدمت میں حاضر ہوں گے وے میری منظوری کے لئے
میری مذبح پر چڑھائی جاوینگی اور میں اپنی شوکت کی گھر کو بزرگی دونگا ۔۔۔ دو ایس
درس میں فقط دو صاحبزادوں حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علی نبینا و علیہ السلام
کی اولاد کا ذکر کیا اور قیدار کو نبیت سے مقدم کیا اور وہ نبیت سے چھوٹی
تھی اور بنی اسرائیل میں پہلوٹھی ہونیکا بڑا حق تھا کہ حضرت یعقوب نے حضرت
عیص سے اس حق کو خرید لیا تھا اور یہ حکم بڑوں کا اتنا حق تو ضروری تھا کہ اس بڑائی کی
لحاظ سے اسکا نام پہلے ذکر کیا جاوے پس باوجود اس مخصص تقدیم کے پھر جو کلام الٰہی
میں مقدم نکیا اسکی ضرور کوئی وجہ ہونی چاہیے اور وہ اسکی سوائی اور کیا ہے کہ
یہ وہ نبی علیہ السلام جنکی وقت میں کعبہ شریف کو یہ فضائل عطا ہوں گے
انکی یعنی حضرت قیدار کی اولاد میں پیدا ہوں اور شبیہ نام حضرت موسیٰ ہو حاصل ہو کہ وہ حضرت
اسحاق علیہ السلام کے چھوٹے بیٹے یعنی حضرت یعقوب کی اولاد میں پیدا ہوئے تھے اور وہ نبی اسماعیلی یعنی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور نسب نامہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یہ ہے محمد صلعم بیٹے عبداللہ کے وہ بیٹے عبدالمطلب کے وہ بیٹے ہاشم کے وہ بیٹے عبد مناف کے وہ بیٹے قصی کے وہ بیٹے
کلاب کے وہ بیٹے مرہ کے وہ بیٹے کعب کے وہ بیٹے لوی کے وہ بیٹے غالب کے وہ بیٹے فہر کے وہ بیٹے مالک کے وہ بیٹے نضر کے
وہ بیٹے کنانہ کے وہ بیٹے خزیمہ کے وہ بیٹے مدرکہ کے وہ بیٹے الیاس کے وہ بیٹے مضر کے وہ بیٹے نزار کے
وہ بیٹے معد کے وہ بیٹے عدنان کے وہ بیٹے اد کے وہ بیٹے ادد کے وہ بیٹے ہمیسع کے وہ بیٹے سلامان کے وہ بیٹے نابت کے وہ بیٹے حمل

وہ بیٹے تھے ایک بیٹا اسماعیل کے دوسرے ابراہیم کے علیہ السلام اور ان سب نامہ کی مشابہت ہے انکا اسماعیلی ملک
ہونا ماہر ہے **تیسری فصل** بیان میں بنی اسماعیل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان بشارت
سے چند بشارات سے ثابت ہے **اول بشارت** بشارت دانیال ہے بخت نصر بادشاہ
ایک خواب دیکھکر بھول گیا تھا اور اوسنے اپنی ملک کے حکیما اور منجم جادوگر وغیرہ کو حکم دیا
کہ وہ میری خواب بتلاوے کہ مینے کیا دیکھا تھا اور اوسکی تعبیر بھی بتلاوے وہ سب حکیم
جادوگر آخرکو وہ سب عاجز آگئے لیکن خداوند علیم نے وہ خواب اور تعبیر اوسکی حضرت
دانیال علی نبینا وعلیہ السلام کو بتلادی چنانچہ وہ یہ ہے اور وہی بشارت زبان
محمدی ہے دانیال باب (۲) ورس (۳۱) تونے اے بادشاہ نظر کی تھی اور دیکھ
ایک بڑی مورت جسکی رونق بے نہایت تھی تیرے سامنے کھڑی ہوئی اور اوسکی صورت
ہیبتناک تھی (۳۲) اوس مورت کا سر خالص سونے کا تھا اوسکا سینہ اور اوسکی بانہیں
چاندی کی اوسکا شکم اور رانیں تانبے کی تھیں (۳۳) اوسکی ٹانگیں لوہے کی اور اوسکے
پانوں کچھ لوہے کی کچھ مٹی کی تھے (۳۴) اور تو اوسے دیکھتا رہا یہانتک کہ ایک پتھر بغیر اسکے
کہ کوئی ہاتھ سے کاٹ کے نکالے آپسے نکلا جو اس شکل کے پانوں پر جو لوہے اور مٹی کے تھے لگا اور
اونہیں ٹکڑے ٹکڑے کیا (۳۵) تب لوہا اور مٹی اور تانبا اور چاندی اور سونا ٹکڑے ٹکڑے ہوکر
اور تابستانی کھلیانکی بھوسی کی مانند ہوئی اور ہوا اونہیں اوڑا لیگئی یہانتک کہ اونکا پتا نملا اور
وہ پتھر جسنے اوس مورت کو مارا ایک بڑا پہاڑ بنگیا اور تمام زمین کو بھر دیا (۳۶) وہ خواب
یہ ہے اور اوسکی تعبیر ہم بادشاہ کے حضور بیان کرتا ہوں (۳۷) تو اے بادشاہ بادشاہوں کا
بادشاہ ہے اسلئے کہ آسمان کے خدا نے تجھے ایک بادشاہت اور توانائی اور قوت اور شوکت بخشی ہے
(۳۸) اور جہاں کہیں بنی آدم سکونت کرتے ہیں اوسنے میدان کے چوپائے اور ہوا کے پرندے تیرے قابو میں
کرکے تجھے اون سبکا حاکم کیا ہے تو ہی وہ سونیکا سر ہے (۳۹) اور تیرے بعد ایک اور سلطنت برپا
ہوگی اوسکے بعد ایک تیسری سلطنت تانبے کی جو تمام زمین پر حکومت کریگی (۴۰) اور چوتھی سلطنت لوہے کی مانند مضبوط ہوگی

اور جس طرح کہ لوہا توڑ ڈالتا ہے اور سب چیزون پر غالب ہوتا ہے ہان لوہے کی طرح جو سب
چیزونکو کہ ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے اوسی طرح وہ ٹکڑے ٹکڑے کریگی اور کچل ڈالیگی (۴۱) اور جو کہ
تو نے دیکھا کہ اوسکے پاؤن اور انگلیان کچھ تو کمہار کی ماٹی کی اور کچھ لوہے کی تہین تو اوس
سلطنت مین تفرقہ ہوگا اور جیسا کہ تو نے دیکھا کہ اوس مین لوہا گلاوے سے ملا ہوا تہا تو لوہے کی
توانائی اوسمین ہوگی (۴۲) اور جیسا کہ تو نے دیکھا کہ پاؤن کی انگلیان کچھ لوہے کی کچھ ماٹی
کی تہی سو وہ سلطنت کچھ قوی اور کچھ ضعیف ہوگی (۴۳) جیسا تو نے دیکھا کہ لوہا
گلاوے سے ملا ہوا تہا وے آپکو انسان کی نسل سے ملاوینگی لیکن جیسا لوہا مٹی سے میل نہین
کہاتا ویسا وے میل نکہاوینگے (۴۴) اور اون بادشاہون کے ایام مین آسمانونکا خدا ایک
سلطنت برپا کریگا جو تا ابد نیست نہووے گی اور وہ سلطنت دوسری قوم کی قبضہ مین
نہ پڑیگی وہ اون سب سلطنتونکو ٹکڑے ٹکڑے اور نیست کریگی اور وہی تا ابد قایم رہیگی
(۴۵) جیسا کہ تو نے دیکھا کہ وہ پتہر بغیر اسکے کہ کوئی اوسکو ہاتہ سے پہاڑ سے کاٹ نکالے آپ سے
آپ نکلا اور اوسنے لوہے اور تانبے اور مٹی اور روپے اور سونیکو ٹکڑے ٹکڑے کیا خدا تعالی نے وہ
جو کچھ کہ آگے کو ہونیوالا ہے ظاہر کیا اور یہہ خواب یقینی ہے اور اوسکی تعبیر یقینی انتہی پس واضح ہو کہ پہلی
سلطنت بخت نصر کی ہے بادشاہت ہے چنانچہ تعبیر مین اسکی تصریح موجود ہے اور دوسری سلطنت
سے مادیونکی بادشاہت مقصود ہے اور اس سلطنت کا شروع ہی مار ڈالنے بلشضر سے ہے جو کہ
بخت نصر کی اولاد سے ہوا اور بلشضر بسبب بے ادبی کرنیکی بیت المقدس کے برتنونکی ساتہہ
مارا گیا اور صحیفہ دانیل علیہ السلام کی پانچوین باب مین یہہ قصہ مذکور ہے اور قصہ یہہ ہے کہ
جس وقت اون برتنون مین بادشاہ اور اوسکے امرا شراب پی رہے تہے غیب سے ایک ہاتہہ ظاہر
ہوا اور اوسنے دیوار پر کچھ لکھا اور وہ یہہ تہا منی منی تقیل اوفرسین اور اسکے کوئی
معنی نہ بتا سکا حضرت دانیل نے ہی اسکے معنی بتلائے اور فرمایا لفظ منی
کے یہہ معنی ہین کہ خدا نے تیری مملکت کا حساب کیا اور اوسے تمام کر ڈالا

تحقیق کی یہ معنی ہین کہ تو ترازو مین تولا گیا اور کم نکلا اور پہرسین کی یہ معنی ہین کہ تیری بادشاہت
منقسم ہوئی اور مادیون اور فارسیون کو دی گئی اور یہ سلطنت بہ نسبت نصر کی سلطنت سے
ضعیف تہی لہذا اسکو اس سے چہوٹی فرمایا اور تیسری سلطنت سے کیانیون کی بادشاہت
مراد ہے اور اس سلطنت کا شروع پانسو چہتیس برس پہلے مسیح علیہ السلام کی پیدایش سے ہے اور
اور پہلا بادشاہ اسکا کورش ہے جو بابل پر مسلط ہوا اور یاد ریون کی زعم کے موافق وہ بخت
اور اس سبب سے کہ وہ سلطنت ایسی قوی تہی کہ روی زمین پر اوسوقت مین کوئی
اوسکے ہم پلہ نہ تہی سلطنت روی زمین کے ساتہہ اوسکو موصوف کیا اگرچہ وہ فقط
ملک ایران ہی مین تہی اور چوتہی سلطنت لوہے سی بادشاہت اسکندر بن فیلقوس الرومی
کی مراد ہے اور تین سو تینتیس برس پیشتر میلاد مسیح علیہ السلام سے یہ بادشاہ تمام فارس پر
مسلط ہوا اور شروع اس سلطنت کا مثل لوہے کی تباہی اور کوٹنا اوسکا بہی ظاہر
من الشمس ہے اور پہر اسکندر نے تمام زمین فارس کو طوائف ملوک پر منقسم کر دیا
اور فارس کی بادشاہت اسی طرح ظہور ساسانیان تک باقی رہی اور مصداق
مقولہ ضعیف ہو گئی کا ہوئی اور بعد ظہور ساسانیان کے پہر قوی ہوئی اور مصداق
مقولہ قوی ہو گئی کا ہوئی اور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ مین زمانہ
نوشیروان ساسانی مین پیدا ہوے اور اللہ جل شانہ وجل جلالہ نے
آپ کو سلطنت ظاہری و باطنی عطا فرمائی اور ایران و شام وغیرہ پر آپکو مسلط فرمایا
اور یہی خلافت قایم ہے اور قایم رہی گی اور دوسری کی قبضہ مین انشاء اللہ القدیر
تا قیام قیامت نہ پڑیگی اور یہی پتہر مبارک ہے کہ قدرت معبود برحق سے بغیر اوسکی کہ پہاڑ سے کوئی
ہاتہہ سے کاٹے ظاہر ہوا اور پہر بڑہتی بڑہتی تمام روی زمین کو گہیر لیا الحمد للہ اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی وصف مین اٹہاذین زبور مین یہ ہے کہ وہ پتہر جسے معمارون نے رد کیا کونی کا سرا ہوا اور نیز آپکی
نسبت یشعیاہ علیہ السلام کی کتاب کی اٹہائیسوین باب مین یہ ہے کہ یا خود اسکے خدا وند

یون فرماتا ہے کہ چھتیسوین ہفتہ مین بنیاد کے لئے ایک پتھر رکھونگا اور ان درسون مین انکی صفت بعینہ اسی لفظ کے ساتھ ادا کیا ہے دوسری بشارت بشارت ثانیہ الخ

کتاب دانیال علیہ السلام باب ۸ درس ۱۳ اور مین نے ایک قدوسی کو بولتے سنا اور دوسرے قدوسی نے اوس فلانے قدوسی سے جو کلام کرتا تھا پوچھا کہ وہ رویت دائمی قربانی کی بابت اور اوس اوجاڑنے والی شرارت کی بابت کہ مقدس اور لشکر دونوں دلی کے پامال ہوئیں کب تک ہوگی ۱۴ اوسنے مجھے کہا کہ دو ہزار تین سو دن تک تب مقدس پاک کیا جاویگا ترجمہ فارسی مطبوعہ ۱۸۳۱ء درس ۱۳ پس شنیدم مقدسی متکلم بود و مقدسی دیگر از آن مقدس پرسید کہ این رویا در باب قربانی دائمی و گناہکاری مہلک بہ پامال کردن مقدس و فوج تا کی باشد ۱۴ مرا گفت تا دو ہزار و سہ صد روز بعدہ مقدس پاک خواہد شد ترجمہ عربی مطبوعہ ۱۸۴۴ء درس ۱۳ و سمعت قدیسا من القدیسین متکلما فقال قدیس واحد للآخر المتکلم لا اعرفہ حتی متی الرویا والذبیحۃ الدائمۃ وخطیئۃ الخراب الذی قد صار و یداس القدس والقوۃ ۱۴ فقال لہ حتی المساء والصباح الفین وثلاث مائۃ یوم ویطہر القدس۔ پس واضح ہو کہ اس بشارت کی مصداق مین مفسرین یہود حیران و سرگردان ہین اور اسنادی اقوال واہیہ کو اظہار الحق مین نقل فرماتے ہین انتہی ترجمہ اوسکا یہ ہے قول مشہور جمہور مفسرین یہود یہ ہے کہ اس خبر کا مصداق حادثہ انٹیوکس بادشاہ روم کا ہے اور یہ بادشاہ اورشلیم پر ایکسو اکسٹھ برس پہلے مسیح علیہ السلام کی پیدایش سے مسلط ہوا اور دو ہزار تین سو دن خبر مذکور مین یہی دن معروف ہین اور یوسفس نے بھی اسی قول کو اختیار کیا ہے لیکن در حقیقت یہ توجیہ اس خبر کی صحیح نہین ہو سکتی اسلئے کہ بحساب شمسی تقریباً ایام مذکورہ کی چھ برس تین مہینے اور ... ہوتے ہین پس اگر مصداق اسکا حادثہ مذکور ہوتا تو یہ حادثہ اس مدت تک رہنا چاہئے حالانکہ حادثہ مذکورہ کل ساڑھے تین برس ہی رہا چنانچہ یوسفس مذکور نے اپنی تاریخ

کی پانچوین کتاب کے نوین باب مین اس امر کی تصریح کی ہے اور اسیوجہ سے مفسرین مثل اسحاق نیوتن کے کہا ہے کہ اس خبر کا
مصداق انتوکس کا حادثہ نہین ہے اور اخبار آیندہ جیمس پر طامس نیوتن کی ایک
تفسیر ہے اور ۱۸۰۳ع مین یہ تفسیر لندن مین چھپی ہے اور بعضی اس تفسیر کے پہلی جلد مین اولا
مثل اسحاق نیوتن کے اقوال و اپنے مفسرین کو نقل کرکے رد کیا ہے اور کہا ہے کہ
مصداق اسکا انتوکس کا حادثہ نہین ہو سکتا ہے چنانچہ یہ بات تامل سے ظاہر
ہوتی ہے پھر بگمان غالب کہا کہ سلاطین روم اور پوپ اس خبر کے مصداق مین
اور سنہ جاری کی بیت کی بہی حوادث اتیہ مندرجہ انجیل پر ایک تفسیر ہے اور اسنے
دعوی کیا ہے کہ مین نے اس تفسیر کو بہت سی تفسیرون سے ملخص کیا ہے اور ۱۸۴۴ع مین یہ
تفسیر چھپی ہے پس وہ بہی اس خبر کی تفسیر مین لکہا ہے کہ یقینیہ سے مقرر کرنا مدت ابتدا
اس خبر کا علما کے نزدیک نہایت درجہ مشکل رہا ہے اور مختار اکثر مفسرین کا یہ ہے کہ زمانہ
مبدا اس خبر کا چار زمانون مین سے ایک زمانہ ہے جسمین چار فرمان سلاطین ایران کے
صادر ہوئے پہلا پانسو چہتیس برس پہلے میلاد مسیح سے اور اوسوقتمین قورش کا فرمان صادر ہوا دوسرا
پانسو اٹھارہ برس پہلے میلاد مسیح سے اور اوسوقتمین دارا کا فرمان صادر ہوا اور تیسرا چارسو اٹھاون
برس پہلے مسیح علیہ السلام کی میلاد سے اور اسوقتمین اردشیر کا فرمان عزرا کو ساتوین برس جلوس مین
حاصل ہوا چوتہا چارسو چوالیس برس پہلے میلاد مسیح سے اور اسوقتمین نحمیا کو اردشیر کا فرمان بیسوین
سن جلوس مین حاصل ہوا اور دو ہزار تین سو دن سے آخر برس اہین اور باعتبار مبادی مذکورہ کے منتہی
اس خبر کا اس تفصیل پر ہوگا پہلے اعتبار پر ۱۷۶۵ع دوسرے اعتبار پر ۱۷۸۲ع تیسرے اعتبار پر ۱۸۴۲ع چوتہے
اعتبار پر ۱۸۵۶ع لیکن پہلی مدت اور دوسری مدت تو گذر گئی اور تیسری اور چوتہی باقی ہے اور میرے نزدیک تیسرا
قوی ہے اور چوتھا میرے نزدیک یقینی ہے اور بعض مفسرین کے نزدیک مبدا اس خبر کا خروج اسکندر رومی کا
ملک ایشیا پر ہے اور اس بعض کے قول کے موافق منتہی اس خبر کا سن انیس سو چہاسٹہ مین آوے کلام
اس مفسر کا چند وجہ سے مردود ہے پہلے یہ کہ اوسنے لکہا کہ اس خبر کی

مبدء کی تعیین شخص سے ہی مردود ہے اسلئے کہ لا بد مبدء اوسکا خواب کے وقت سے ہوگا
نہ اون رسالون اور دیتون سے جو اوسکے بعد ہین ان اوقات سے اوسکو مبدء کو کیا علاقہ
اور کیا واسطہ اور نیز دو ہزار تین سو دن سے دو ہزار تین سو برس مراد لینے مین
اگر زبردستی نہین تو کیا ہے اسواسطے کہ دن برس کو نہین بولتے ہین اور بیبل مین
بہی جہان کہین بیان مدت مقصود ہے دن برس کے معنون مین نہین آیا ہے اور
اگر کسی اور موقع مین آیا بہی ہے تو مجاز ہوگا اور مجاز پر بغیر قرینہ کے حمل نہین ہوسکتا ہے اور
یہان کون سا اس امر کا قرینہ ہے کہ دن سے برس مراد ہے اور یہ دن متعارف مراد نہین
پس کسیطرح یہ حمل صحیح نہین ہوسکتا ہے اور اسی لئے جمہور مفسرین بیبل نے ایام کو معنی حقیقی پر
رکہا اور وہ توجیہ کی جسکو اسحاق نیوتن اور طامس نیوتن اور اکثر متاخرین نے جو بعد ہین
یہ مفسرین سے ہوے رد کیا اور نیز اگر بالفرض ہم اغماض ابحاث مذکورہ سے قطع نظر کرین تب بہی تو یہ
چارون احتمال اور چارون مبدا اسکے صحیح نہین ہین اسلئے کہ پہلا اور دوسرے مبدء کا غلط ہونا
تو اسکے ماننے ہی مین ظاہر ہوگیا تہا چنانچہ خود اوسنے اس امر کا اقرار کیا ہے اور تیسرے مبدء کا جہوٹ
بہی اب ظاہر ہوگیا اور یہی اوسکے زعم مین بہت قوی تہا بلکہ وہ اوسکے ساتہہ مین جازم تہا
اور ایسے ہی چوتہے مبدء کا کذب بہی ظاہر ہوگیا اور یہ بات ظاہر ہوگئی کہ اکثر متاخرین کی توجیہ
قدما کی توجیہ سے زیادہ نکمی ہے رہا پانچوان مبدء مگر چونکہ یہ قول اوسکے نزدیک بہی ضعیف ہے اور وہ
اعتراض بہی اس پر وارد ہوتے ہین پس اسلئے وہ ساقط الاعتبار ہے اور انشاء اللہ اپنے وقت مین اسکا بہی
جہوٹ کہل جائیگا اور ہی مولف نے سنہ ۱۸۲۸ع مین مطابق سنہ ۱۲۴۴ ہجری کے بہی لکہتے مین اگر دعوی کیا
کہ سنہ ۱۸۴۷ع مین عیسی علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائین گے اور اس دعوے کی اسی خبر کو اور اپنے
جہوٹے الہام کو سند گردانتا تہا اور اس خبر کی شرح مین کہتا تہا کہ مبدء اس خبر کا حضرت دانیال
علیہ السلام کی وفات ہے اور دو ہزار تین سو دن سے دو ہزار تین سو برس مراد ہین اور دانیال
علیہ السلام کی وفات چار سو تریسٹھ برس پہلے میلاد مسیح سے ہوئی ہے پس جبکہ چار سو تریسٹھ برس کو

دو ہزار تین سو کم کر دیں تو ایک ہزار آٹھ سو سینتالیس برس رہتے ہیں اب
کہتا ہوں کہ عیسیٰ علیہ السلام اس سال میں نزول فرماویں گے اور اس سے بعضے علمای
اسلام نے مباحثہ بھی کیا اور کلام اوسکا بہت سی وجوہ سے مردود ہے مگر چونکہ
ظاہر ہو گیا اور سنہ ۱۸۴۷ گذر چکا ہے [illegible] اور اب اٹھائیس برس گذر گئے
عیسیٰ علیہ السلام نے نزول نہ فرمایا ایسا [illegible] وجوہ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں اور نہایت
باور ہے کہ [illegible] کو شراب کے نشے میں کوئی خیال بندھ گیا ہوگا اوسکو الہام سمجھ لیا اور
دوانی [illegible] کی تفسیر میں ہے کہ اس خبر کی مبدا کا مقرر کرنا پہلے اس سے کہ مصداق اس کا
ظاہر ہو نہایت مشکل ہے اور بعد ظاہر ہونے مصداق کے مبدا اور منتہی کی تعیین ہو جاوے گی اور
یہ بات ایسی ہے کہ ہر شخص کو پیشین گوئی کرنے پر قادر کرتی ہے اسلیے کہ ہر فاسق و فاجر بھی اس بات پر
قادر ہے کہ اس قسم کی خبریں دیوے اور کہدے کہ تعیین مبدا و منتہی اس خبر کا وقت ظاہر ہونے
مصداق کے ہو جاویگا اور انصاف یہ ہے کہ یہ لوگ معذور ہیں اور کلام اہل سے واقف نہیں ہیں اور
کسی نے خوب کہا ہے ع لن یصلح العطار ما افسد الدهر انتہی اقول جو کچھ استاد مرحوم نے
اقوال واہیہ کے رد میں فرمایا وہ عین صواب ہے اور توجیہیں سب غلط اور [illegible] اہل یہود اور [illegible]
الغریق یتعلق بکل حشیش ہیں مگر ان مفسرین پر جو سبب ہماری [illegible] ہے لیکن کلام اہل سے [illegible]
اور توجیہ اوسکی یہ ہے کہ دو ہزار تین سو دن سے دو ہزار تین سو برس مراد ہیں تا کہ مجاز ہو جاوے
اور یہ واہیہ ہے کہ مجاز بغیر قرینہ کے محمول نہیں ہو سکتا اور باوجود اس مجاز لینے کے پیشین گوئی
مبدا کا اور منتہی صحیح نہیں اور نہ شبانہ روز مراد ہیں تا کہ وارد ہو کہ زمانہ [illegible] بھی
اور قید حتی الصباح والمساء ترجمہ عربی کی لغو ہو جاوے بلکہ اون ایام سے ایام [illegible]
مراد ہیں اور یہ دن اکثر ایام اس عالم کے ہیں اور جانب شمال و جنوب میں ہوتے ہیں اور قرینہ اس مجاز کا
وہی قید حتی الصباح والمساء ہے جو ترجمہ عربی میں ہے اور اس خبر کا مبدا جیسا استاد نے فرمایا ہے
وقت خواب کا ہے اور یہ خواب پانسو تریپن برس پہلے میلاد مسیح سے دانیال علیہ السلام نے دیکھا ہے

اور جو کچھ کہ وہ بشارت میں ہے حضرت مسیح نے اپنی امت سے فرمایا ہے سو تفصیل اسکی ساتھ ہی کیا رہ
بیس تجھ میں نیتی بشارت یا انسو ستانو جو عیسی نے اور وہی ہیں محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بعثت مثال حضرت مسیح علیہ السلام کے اسطرح پر ہوئے کلام الہی کی بہری تمام کو بشر
ذکر کیا ہے کہ آپ کے حق میں جو خبر انقال کی یا انسوالنز عیسوی میں ہے جیسا کہ صاحب بدل الاسلام نے
لکھا ہے اور پچیس برس کی ہوئے تب کہ اس سنہ کا اتفاق ہوا اور پچیس کو یا انسو اکنز کی ساتھ
جمع کریں تو ہوتی ہیں یا انسو ستانو ہی جو حضرت نے بشارت دی کہ وہ کاہی ہو تو دین اور کفر و شرک جہان کا
کہ اکا اوسوقت سے او نہ کیا تھا کہ ظہور او سکا خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں ہوا
بیسوین بشارت یا بشارت یا یہ یعنی ۲۳ ای باب کی پہلی جو چار زنگی سے مبارک وہ ہے جو تجھسے
اوس سلوک کو جو تو نے ہمسے کیا ہے بدلہ دیگا مبارک وہ جو تیرے لڑکون کو پکڑ کے پتھر پر دے مارے
پٹکے بیو تو کتاب اشعیاہ باب ۱۳ کی بابت الہام بابت جسکو اموص کی بیٹی یسعیاہ نے رویا میں
دیکھا تم ننگے پہاڑ پر ایک جھنڈا کھڑا کرو اونکو بلند آواز سے پکارو اور ہاتھ ہلاؤ وے
سرداروں کی دروازوں کے اندر جاویں میں نے اپنے مخصوص کئے ہوؤں کو حکم کیا میں نے
اپنے بہادروں کو جو میرے خداوند ہیں مسئلے میں بلایا ہے کہ وہ میرے قہر کو انجام دیویں پہاڑوں
میں ایک ہجوم کی آواز ہے ایک بڑے لشکر کا شور ہے مملکتوں اور قوموں کی آواز ہے جو فراہم ہوتیں
رب الافواج جنگی لشکر کی موجودات لیتا ہے ۵ وے دور ملک سے آسمان کی انتہا کی طرف سے آتے ہیں
یعنی خداوند اور اوسکے قہر کے ہتھیار تاکہ ساری مملکت کو برباد کریں ۱۹ - اور بابل جو مملکتوں کی
حشمت اور کسدیوں کی بزرگی کی رونق ہے سدوم اور عمورہ کی مانند ہو جائیگی جسکو خدا نے اولٹ دیا
۲۰ وہ ابد تک آباد نہ ہوگی اور پشت در پشت کوئی اوسمیں نہ بسیگا وہاں ہرگز عرب لوگ خیمے کھڑے نہ
کرینگے اور وہاں گڈریے گلوں کو نہ بٹھاوینگے ۲۱ پر وہاں جنگلی درندے وہاں بیٹھینگے اور اونکے گھروں میں
الو بھرے ہوئے ہونگے وہاں شتر مرغ بسینگے اور بکرے وہاں کودینگے اور بھیڑیے اونکے عالیشان
مکانوں میں اور اژدہے اونکے رنگ محلوں میں چلائینگے اوسکا وقت نزدیک آ پہنچا ہے اور اوسکے دن بڑہائے نہ جائینگے

بست دن۔ تیسونکو ایضاً باب ۱۴ درس ۲۲ کیونکہ رب الافواج فرماتا ہی کہ مین اون پر
چڑھونگا اور مین بابل کا نام مٹا دونگا اور اونہین جو باقی ہین بیٹون اور پوتون سمیت کاٹ
ڈالونگا خداوند فرماتا ہی ۲۳ رب الافواج کہتا ہی مین اوسی خارپشت کی میراث اور ڈابر کی سرزمین
کر دونگا اور مین اوسی فنا کی جہاڑو سے جہاڑ ڈالونگا ۲۴ رب الافواج قسم کہا کر فرماتا ہی کہ
یقیناً جیسا مین نے چاہا ہی ویسا ہی ہو جائیگا اور جیسا مین نے ارادہ کیا ہی ایسا ہی واقع ہوگا کتاب
یرمیاہ باب ۵۰ درس ۱۸ اسلیئے رب الافواج اسرائیل کا خدا یون کہتا ہی کہ دیکہہ مین بابل کے
بادشاہ اور اوسکی سرزمین کو سزا دونگا جس طرح مین نے اسور کی بادشاہ کو سزا دی ہی ۲۹ تیراندازون کو
بلا کے اکٹہا کرو کہ بابل پر جاوین اے سارے کمان کشو ہر طرف سے اوسکے مقابل خیمہ کہڑا کرو کہ
بچنی کی جگہ نہو اوسکی کام کی موافق اوسے بدلا دو سب کچہہ جو اوس نے کیا اوس سے کرو کیونکہ اوس نے
خداوند اسرائیل کی خدا کی آگے بڑی شیخی کی ۳۰ اسلیئے اوسکے جوان بازارون مین گر جائینگے
اور سارے جنگی مرد اوس دن کاٹ ڈالی جائینگے خداوند کہتا ہی ۳۹ اسلیئے دشتی درندے
گیدڑون کی ساتہہ وہان بسینگے اور شتر مرغ اوسمین بسیرا کرینگے اور وہ ابد تک پہر آباد نہوگی
پشت در پشت کوئی اوسمین سکونت نکریگا ۴۰ جسطرح خدا نے سدوم اور عمورہ اور اوسکے نواح
شہرون کو اولٹ دیا خداوند کہتا ہی اوسی طرح کوئی آدمی وہان نہ بسیگا نہ آدمزاد اوسمین رہیگا
۴۱ دیکہہ ایک قوم وہان ایک بڑی گروہ اوتر سے اویگی اور بہتیرے بادشاہ زمین کی سرحدون
برپا کیئے جاوینگے ۴۲ وے کمان اور نیزہ اونہین پکڑینگے وے سنگدل ہین اور رحم نکرینگے اونکی آواز
سمندر کی جوشش کی مانند ہولناک ہی اور وے گہوڑون پر چڑہینگے اور جنگی مردون کی مانند
تیری مقابل اے بابل کی بیٹی صف آرائی کرینگے ایضاً باب ۵۱ درس ۳۶ اسلیئے خداوند
یون کہتا ہی دیکہہ مین تیری حجت کو ثابت کرونگا اور تیرا انتقام لونگا اور اوسکی بحر کو سکہا دونگا
اور اوسکی سوتون کو خشک کر دونگا ۳۷ اور بابل کہنڈر ہو جائیگا اور گیدڑون کا مقام اور حیرانی
اور سنسنی کا باعث ہوگا مشاہدات یوحنا باب ۱۸ اوسکے بعد ان چیزونکی مین نے ایک فرشتے کو آسمان پر سے اوترتے

ہوئی جسکو بڑا اختیار تہا اور زمین اوسکی جلال سے روشن ہوگئی ۲ اور اوس نے زور سے چلا کے
اونچی آواز سے کہا کہ بڑی بابل گر پڑی وہ دیوون کا گہر اور ہر ایک گندی روح کی چوکی
اور ہر ایک ناپاک اور مکروہ پرندیکا بسیرا ہوگئی ۲۰ ای آسمان اور ای مقدس رسولو
نبیو اوس پر خوشی کرو کیونکہ خدا نے اوس سے تمہارا بدلا لیا ۲۱ پہر ایک زورآور فرشتے
نے ایک پتہر بڑی چکی کے پاٹ کی مانند اوٹہایا اور یہ کہتے ہوے سمندر میں پہینکا کہ بابل جو بڑا
شہر یون زور سے پہینکا جائیگا اور پہر کبہی پتہ پایا نہ جائیگا ۲۲ اور بربط نوازون اور
مطربون اور بانسلی بجانیوالون اور نرسنگا پہونکنیوالون کی آواز اس مین پہر نہ
سنی جائیگی اور کسی طرح کا پیشے والا کوئی پیشہ کیون ہو تجہمین پہر پایا نہ جائیگا اور
چکی کی آواز تجہہ مین پہر نہ سنی جائیگی ۲۳ اور پہر تجہہ مین کبہی چراغ روشن نہ ہوگا
اور پہر تجہہ مین دولہا دلہن کی آواز کبہی نہ سنی جائیگی کیونکہ تیرے سوداگر زمین کی
اشراف تہے اور تیرے سوداگروں سے زمین کی سب قومین دغا کہا گئین ۲۴ اور نبیون
اور مقدس لوگون کا اور جتنے زمین پر قتل کیے گئے اونکا لہو اسمین پایا گیا الیضا باب ۱۹
۱ ان چیزون کی بعد مین نے آسمان پر بہت لوگون کی بڑی آواز یہ کہتے ہوے سنی
ہللویاہ نجات اور جلال اور عزت اور قدرت خداوند ہمارے خدا کی ہین ۲ کیونکہ اوسکی عدالتین
راست اور برحق ہین اسلیے کہ اوسنے اس بڑی کسبی کی جسنے اپنی زناکاری سے زمین کو خراب کیا عدالت
کی اور اپنے بندون کی لہو کا بدلا اوسکے ہاتہہ سے لیا الیضا باب ۱۶ ۱۷ اور جب اوس
ساتوین فرشتے نے اپنا پیالہ ہوا مین اونڈیلا تب آسمان کی ہیکل کے تخت کیطرف سے ایک بڑی
آواز یہ کہتے ہوئی نکلی کہ ہو چکا ۱۸ تب آوازین اور گرجین اور بجلیان ہوئین اور بڑا بہونچال
آیا ایسا کہ جب سے آدمی زمین پر ہین ایسا بڑا اور سخت بہونچال کہین نہ ہوا تہا ۱۹ اور وہ
بڑا شہر تین ٹکڑے ہو گیا اور قومون کی شہر گر گئے اور بڑے بابل کی خدا کی حضور یاد ہوئی تاکہ اوسے اپنے
شدت غضب کی مے کا پیالہ دیوے ۲۰ تب ہر ایک ٹاپو ٹلگیا غائب ہو گیا اور پہاڑ کہین پائے نہ گئے

یہ سی اومیون پرمت مین گرادی کرتی اور اولون کی آفت آسمون سے خدا بر کفر لگا کیونکہ وہ مکر اور ذکر زمانہ ہی سخت آفت تھی اور جو موافق ادہر ملائق نے شیخ کی انبیای سابق کے روز میلاد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایوان کسری ہلا اور چودہ کنگرے اوس کے نیچے گرتے اور تالاب ساوہ جو ایک بہت بڑا تالاب تھا خشک ہوگیا اور وادی سماوہ کہ ہزار برس سے خشک تھی جاری ہوگئی اور آتشکدہ فارس جو کہ ہزار برس سے نہ بجھا تھا سرد ہوگیا اور نوشیروان نے خواب مین دیکھا مین ملاون ... اونکی ایک تا ... بزرجمہر ... کا آتشکدہ ... فردوسی

خواب دیدن نوشیروان و گزارش بزرجمهر آمدن پیغمبر محمد صلی الله علیه وسلم

درین سال یکشب ببالین کنان ‏ ‏ بخواب اندرون شد بشادی کنان ‏ ‏ چنان دید روشن روانش بخواب

که در شب برآمد یکی آفتاب ‏ ‏ چهل پایه نردبان از برش ‏ ‏ که میرفت تا اوج کیوان سرش

برآمد براین نردبان از حجاز ‏ ‏ خرامان خرامان بکشتی دراز ‏ ‏ جهان قاف تا قاف پر نور کرد

بهر جا که بد راتمه سور کرد ‏ ‏ در آفاق هر جا نزدیک و دور ‏ ‏ نه بدکان نه از فر او یافت نور

بهر جا که بد نور نزدیک راند ‏ ‏ جز ایوان کسری که تاریک ماند ‏ ‏ چو بجست آنگه از خواب شید دو شب

بکس بر این کار نگشاد لب ‏ ‏ چو بر قع برافگند از چهر مهر ‏ ‏ بخواند پس پیش خویش بوزرجمهر

بدانا شهنشاه آنچه بخفت ‏ ‏ ز خوابی که او دید یکبار گفت ‏ ‏ چو بشنید بوذرجمهر این سخن

نگه کرد آن خواب تا از بن ‏ ‏ چنین گفت که ای خسرو کامران ‏ ‏ همانا که رازیست اندر نهان

بدو گفت خسرو که بر گوی راز ‏ ‏ که اندیشه گشتم زرنج دراز ‏ ‏ از ان پس چنین گفت بوذرجمهر

که ای رای تو برتر از ماه و مهر ‏ ‏ نگه کردم این خواب را سر بسر ‏ ‏ تو اندر جوابش شگفتی نگر

تعبیر کردن بوزرجمهر خواب نوشیروان را

ازین روز تا چند چهل سال بیش ‏ ‏ نهد مردی از تازیان پای پیش ‏ ‏ که پیش گیرد ره راستی

بپیچد ز هر گونه کاستی ‏ ‏ بهم بر زند دین زردشت را ‏ ‏ همه چون نماید سر انگشت را

بدو نیمه گردد ز انگشت او ‏ ‏ بکین نشکند کسی پشت او ‏ ‏ جهود و مسیحی نماند بجای

سرآرد همه دین پیشین بپای ‏ ‏ به تخت مهی پایه برآید بلند ‏ ‏ دهد مر جهان را بگفتار پند

چو بگشاد زین سر گوهر سنج ۔۔۔ ازو باز ماند بگفتار گنج
شود زرد چهان مه تاج و تخت شاد ۔۔۔ خبر ایوان شه کاخ برباد

پس از دی زبوی یکی شیر بود ۔۔۔ گر بابل گویی و بس شیر بود
سیاهی ببارد بمرد از جهان ۔۔۔ اگرچه بنالد بصلح جهان

بتخت اندر آرد همی او نگون ۔۔۔ زگردان کند مر جهان را نگون
بنفشه بسیم جشن و سند ۔۔۔ شود خاکدان جمله آتشکده

آتش پرستی دهی آفتاب ۔۔۔ سر تخت گردان درآید بخواب
نگه تا شب سیاه چو گفته بود ۔۔۔ از این راز آگاه داور نبود

چو بشنید کسری ز بوزرجمهر ۔۔۔ از ایشان بگردید از رنگ چهر
سه روز باد در غم بود و جفت ۔۔۔ نه اندیشه چون شب آمد نخفت

چنان شد که از شب سیاه تر ۔۔۔ یک آواز آمد جهان پر ز بیم
که گفتی جهان را سر آمد نشست ۔۔۔ پس آنگه یکی گفت ایوان شکست

برآمد همی شاه را دل ز جای ۔۔۔ ندانست آن کار را سر ز پای
به بوزرجمهر آنکه آواز کرد ۔۔۔ ز طاق شکسته بس آغاز کرد

چو آن دید دانا هم اندر زمان ۔۔۔ چنین گفت کای شاه نوشیروان
بتخت اندرون هر چه بد بود گشت ۔۔۔ از آن مهر شب برانداز دشت

چنین ملک ایوانت افگنداد ۔۔۔ که آن ماه پیکر ز مادر بزاد
سواری رسد کهتون باد و با ۔۔۔ که برباد شد کار آن کیست

چنین بود کار سو گروه گرد ۔۔۔ که آزرگی این بانگ گشت سرد
از ینکار دل تنگ شد شاه را ۔۔۔ همین بد زمان شهید اوراه

بدو گفت بوزرجمهر آن زمان ۔۔۔ که زین کار شاها چه باشی تو آن
زمان همی تیغ از جهان کی درود ۔۔۔ پس ایم تو چهار زجه با تجه سود

پس این شاه دیر زیست ۔۔۔ بمرد و برو بر جهانی گریست
پس آن شه پیکار بوزرجمهر ۔۔۔ بپوشید در پرده خاک چهر

برفت و بجا ماند این سخن یادگار
تو هم یادگارش نیز هشیار دار

اور ایک اور یہہ خواب دیکہا کہ اونٹ سرکش عربی گہوڑونکو کہینچتے ہین یہانتک کہ دجلے سے اوتر کر شہرون مین پہیل گئے پس نوشیروان نے ان خوابون کے بعد واسطے تحقیق حال کے کاہنون کے پاس اپنے قاصد بہیجے اور سطیح کاہن کی پاس جو اپنا نظیر اس فن مین نرکہتا تہا قاصد نوشیروان پہونچا اور او سوقت سطیح سکرات موت مین تہا پس قاصد نے اون سب حوادث اور نوشیروان کی خوابونکا بیان کیا پر وہ بولا اور اوسنے بہی بابل کی خرابی کا ذکر کیا اور کہا اذا ظہر التلاوة وبعث صاحب الہراوة وفاض وادی السماوة وغاضت بحیرة ساوة وخمدت نیران فارس فلیس بابل للفرس مقاما ولا الشام للسطیح شاما

یعنے جسوقت تلاوت قرآن شریف کی ہونی لگی اور بہت ہو چکین وصاحب عصا
در جاری ہو جاوے وادی سماوہ اور خشک ہو جاوی بحیرہ ساوہ اور بجھہ جاوی آگ
فارس کی نہ ہی گا بابل فارسیون کا مقام اور شام سطیح کا ہو جائیگا اور یہہ کلمات کہکر
جان بجان آفرین سپرد کے پس اب واضح ہو کہ یہ سب بشارات نبوی ہین اور اوس خرابی بابل کی جو
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت مین ہوئی ہی خبریں اور اوس وقت کی چند شاہد ہین پہلا
شاہد یہہ ہی کہ اولاً داود علیہ السلام نے میلاد مسیح علیہ السلام سی ہزار برس پہلی خبر دی
کہ بابل خراب ہوگا اور اوسکی مخرب کو مبارک فرمایا اور حضرت یسعیاہ علیہ السلام نے قریب
اٹھ سو برس کی پہلی میلاد مسیح سے خبر دی اور فرمایا کہ بابل خراب ہوگا اور مانند سدوم اور
عمورہ کی یعنے قریٰ قوم لوط کی ہو جائیگا اور پہر کبھی آباد نہ ہوگا اور پشت در پشت کوئی اسمین
نہ بسیگا اور پہر ہرگز عرب لوگ وہان خیمے اپنا نہ لگاوینگی اور پہر قریب پانسو برس کی پہلی
میلاد مسیح سی یرمیاہ علیہ السلام نے خبر دی کہ بابل خراب ہوگا اور پشت در پشت کوئی
اسمین نہ بسیگا اور وہ مانند سدوم و عمورہ کے ہو جائیگا اور پہر یوحنا حواری عیسیٰ علیہ السلام کے
یوحنا اونکی حواری نے اپنی مکاشفہ سے بیان کیا کہ بابل ہی بلاشبہہ خون انبیا اور رسولوں
کا لیا جائیگا اور وہ ہمیشہ کو ویران رہیگا اور پہر سطیح نے وقت ولادت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے خبر دی کہ بابل خراب ہوگا پس ان خبروں کے مطالعہ سی معلوم ہوا کہ محمد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی ولادت تک وہ خرابی بابل کی حسب حیثیت پیرا انبیاء کرام نے بیان کی تھی
نہین ہوئی اور اب ہوگی وہو المطلوب چنانچہ زمانہ خلیفہ ثانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت مین سولہوین سنہ ہجری مین بابل اسطرح ہاتہہ مومنون
برگزیدہ سی خراب ہوا اور پہر آجتک آباد نہوا اور نہ انشاء اللہ تعالیٰ تا قیامت آباد ہوگا
والحمد للہ اور یہہ بشارت اس سبب سی کہ حضرت داود علیہ السلام نے مخرب بابل کو
مبارک فرمایا ہی دلیل حقیقت رسالت و خلافت ہی والحمد للہ دوسرا شاہد یہ ہی کہ داود

علیہ السلام نے خرابی بابل بارگ کو فرمایا اور لفظ بابل کی مخبروں میں سے حضرت
مسیح کے سوا اور کسی پر صادق نہین آسکتا تیسرا شاہد یہ ہے کہ یسعیاہ علیہ السلام نے
جو بشارت مثنوی و احمدی راکب الحمار و راکب الجمل کے ساتھ دی ہی اور جسکی
اوس بشارت کا نام بشارت جمسایہ بدیہ رکھا ہی اور اوس بشارت مین راکب الحمار سے
سیدنا عیسی علیہ السلام کی ذات پاک کی طرف اشارہ کیا ہی اور راکب الجمل سے سیدنا محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان فرمایا ہی اوسمین ہی کہ ایک نے اون دو سوارون مین
سی کہا کہ بابل گر پڑا گر پڑا اور اوسکے تمام بت ریزہ ریزہ ہوئی پس اس خبر کی صادق آنے
ذکر بت شکنی سے مفہوم ہوتا ہی کہ یہہ اوس خرابی کا ذکر ہی جسکو ایسی ہی لوگ انجام دین
بلکہ زمانہ احد الراکبین السابقین کا ذکر ہے اور عیسی علیہ السلام تو سزا و جزا کی لئے آئی
ہی نہین تھی اور اونکی حواریون نے جہاد بھی نہین کیا پس اسلئے وہ احتمال اوٹھہ گیا
اور احتمال ثانی یعنی وہ کہ یہہ خبر خرابی بابل زمانہ محمدیہ تک ہو قائم ہو گیا وہو المطلوب
چوتھا شاہد یہہ ہی کہ اس بشارت مین یرمیاہ علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ بڑی قوم اوتر
سی آویگی اور وہ اوسی خراب کریگی اور کتاب پیدائش سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ لقب اسماعیل
علیہ السلام کی بعض اولاد مکرم معظم کا ہی اسلیے کہ اوسمین اونکی نسبت فرمایا ہی کہ مین اوسی
بڑی قوم بناونگا پس اس وجہ سی لابد ہی کہ یرمیاہ علیہ السلام کی کلام کی یہہ معنی ہون کہ
اسماعیل ذبیح اللہ کی بعض اولاد حسبۃ للہ بحکمہ ان بابلیون کو ذبح کریگی پس اب دیکھو کہ
کس اولاد سی آپکی یہہ امر ہوا اور کسنی اللہ عزوجل کی احکام کا انجام دیا سوای صحابہ کی
اور کسی کو نہین پاوے گے پس اونہین کی یہ خبر ہے وہو المطلوب
پانچوان شاہد یہ ہے کہ یوحنا حواری عیسی علیہ السلام نے
جنکو آپ رسول کہتی ہین مشاہدہ مین دونون قصون یعنی خرابی بابل و رجم اصحاب
فیل کو ایکدفعہ مین عالم غیب سی دیکھا اور اس سے یون معلوم ہوتا ہی کہ عالم

ظہور مین بھی یہہ قریب قریب ہونگی اور یہہ تو سب جانتے ہی ہین کہ قصہ حجم اصحاب
فیل تھا زمانہ حمل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ہوا پس دوسرے قصہ کا یعنی خرابی
بابل جسکے حواری نے خبر دی ہے اسی زمانہ کے آس پاس مین ظہور ہونا چاہیئے جیسا کہ زمانہ
خلافت نبوت مین اسکا ظہور ہوا اور بابل جس حیثیت سے کہ یوحنا حواری نے خبر دی
تھی خراب ہوا والحمد للہ حبقوق شعیاہ یہہ ہے کہ یسعیاہ علیہ السلام نے فرمایا وہان
پھر کر عرب لوگ خیمے استادہ نہ کرینگے اس جملہ مین اشارہ اوس قصہ کی طرف کیا ہے جو
قصہ صفین مین واقع ہوا اور وہ یہہ تھا کہ جب وہان لشکر امیر المومنین سیدنا علی ابن ابیطالب
کرم اللہ وجہہ پہنچا آپ نے حکم فرمایا کہ تم یہان خیمے نہ کھڑے کرو اسلئے کہ اس جگہہ پر قہر الٰہی نازل
ہوا ہے اور اس سے بھی حقیت خلافت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اور خبر قصہ صفین ثابت
ہوتی ہے والحمد للہ اور اب یہہ کھلا کہ وہ بابل یہہ بابل فرس نہین ہے بلکہ کوئی اور ہی جو ابھی
خراب نہین ہوا سوای اسکے بہت دہری اوربی الضافی کی کیا ہے پہلی یہہ کہ کوئی بڑا بابل ہوای
اس بابل کے جسکا چاہ مشہور ہے سننے مین نہین آیا دوسری یہہ کہ ایسی بابل جسمین انبیا و رسل
کرام کا خون ہوا ہو سوا اسکی اور نہین جانا جاتا ہے تیسری یہہ کہ خرابی بابل کی بشارت
جلیلہ نہین مسیح علیہ السلام نے یا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی اور اوسکی
بیخ کنی کا حکم فرمایا اور حضرت مسیح علیہ السلام تو جزا و سزا کے لیے آئے نہین تھے
لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اس کام کے لیے آتے تھے اور سیاق عبارت سے بھی
معلوم ہوتا ہے گویا کہ یہہ فرماتی ہین کہ ہم اس کام کو انجام دلوینگے اور پھر زمانہ خلافت نبوت
مین ہی وہ خراب ہو جاوے تعجب ہے چوتھی یہہ کہ سطیح نے اپنی حالت جان کندنی مین
بعثت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ خرابی شام و بابل کی خبر دی اور
ملک شام تو خراب ہوا اور قتل ہوا ہے اور وہ اوسکی خبر صادق نکلی پھر بابل کیسے اس زمانہ
مین خراب نہوتا اسلئے کہ جب ایک دفعہ کئی خبرین دین اور سب سچی نکلین تو ایک جو

موافق وحی انبیاء کرام ہو تو وہ کیسی ہوئی ہو سوال بیان پیش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ساتھ بابل کی خرابی کیون شروط ہوئی جواب خرابی بابل کی جس حیثیت سے کہ
خبرون مین مذکور ہی گویا کہ شعبہ خرابی قیامت سے تھی پس اوس زمانہ مین کہ جو نمونہ قیامت
تھا اور قریب قیامت ہونی چاہیے اور وہ زمانہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
ہی اسلئے کہ آپ سزا و جزا کو لیکے ہے اور آپ مظہر اتم صفات الہی کے ہین ور انکا زمانہ نمونہ
قیامت تھا کہ جس کسی نے آپکے آبا و اجداد و برادران کو تکلیف دی تھی اوسکا بدلا
آپ کی زمانہ مین اوسی لیا گیا اور بابل بھی منجملہ اونہین شہرون کی تھا اسلئے کہ اوس نے حضرت
ابراہیم علیہ السلام کو آگ مین ڈالی گئے ہے اور یہی بنی اسرائیل وہان ستر برس تک قید رہے
اور بیت المقدس سے اونہین بابلیون نے خراب کیا ہے پس اسلئے آپ کے زمانہ پر یہہ سزا بھی
بابل کی موقوف و منحصر تھی اور آپ کی زمانہ مین ہی ہوئی والحمد للہ اور واقدی نے فتوح
عراق مین شہر بہرسیر کی بیان مین ہے کہا واقدی رحمہ اللہ نے اور جب کہ پہنچی سعد موضع
کوثار مین تو اوتری اوس مکان مین کہ قید کیا تھا وہان ابراہیم علیہ السلام کو سو نماز پڑھی
اوسمین اور رحمت کی اللہ کی اور درود بھیجا آنحضرت پر اور پڑھا وتلک الایام نداولہا بین
الناس ولیعلم اللہ الذین امنوا ویتخذ منکم شہداء واللہ لا یحب الظالمین الترجمہ اور یہہ
دن بدلتے لاتے ہین ہم لوگون مین اور اسواسطے کہ معلوم کرے اللہ جسکو ایمان ہی اور کر لی
بعضی تم مین شہید اور اللہ نہین چاہتا ناحق والونکو [illegible] بشارت نہم مزمور زبور
۹ ورس ۷ لیکن خداوند ابد تک تخت نشین ہے اوسنے عدالت کے لئی اپنی مسند تیار کی ہے
۸ اور وہ صداقت سے جہان کا انصاف کریگا اور راستی سے قومونکی عدالت کریگا۔
۱۹۔ اوٹھ اے خداوند کہ انسان غالب نہووے قومون کی عدالت تیرے حضور کیجاوے
۲۰ اے خداوند انکو ڈرا کہ قومین اپنی تئین بشر ہی جانین انتہی اور بیان ہے کہ اللہ تعالی نے
اپنی مسند تیار کی ہی اور وہ صداقت سے جہان کا انصاف کریگا پس یہ مسند انصاف

ڈالنی تیار کرنا۔ بیان روز قیامت نہین ہو سکتا اسلیے کہ ڈرانا اور بشارت دینا اس
دنیا مین ہی نہ آخرت مین اور اس دنیا مین وہ زمانہ جسمین ڈرانا اس امر سے ہو کہ تثلیث
اوٹھ جاے اور توحید قائم ہو جاے وہ زمانہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو پس اسلیے تفسیر
آپ کی زمانہ کی اس بشارت اور نذیر سی ہو گئی والحمد للہ پانچوین بشارت
قدیم الایام صحیفہ دانیال باب ۷ شاہ بابل بلشضر کی پہلی سال دانیال نے اپنے بستر پر
ایک خواب اور اپنی سر کی رویتین دیکہین تب اوسنی اوس خواب کو لکہا اور اوسکا احوال
مفصل بیان کیا (۲) دانیال بولا اور کہا کہ مین رات کو ایک رویا دیکہی اور کیا دیکہتا ہون
کہ آسمان کی چار ہوائین بڑی سمندر پر باہم زور سے چلین (۳) اور سمندر سے چار بڑے
حیوان جو ایک دوسری سے متفرق تہی نکلی (۴) پہلا شیر ببر کی مانند تہا اور عقاب
کی سے پنکہ رکہتا تہا اور مین دیکہتا رہا جب تک کہ کرسیان رکہی گئین اور قدیم الایام
بیٹہ گیا اور آدمی کیطرح پانون پر کہڑا کیا گیا اور انسان کا دل اوسے دیا گیا (۵) اور
کیا دیکہتا ہون کہ ایک دوسرا حیوان ریچہ کی مانند تہا اور وہ ایکطرف سیدہا کہڑا ہوا
اور اسکی منہ مین اوسکے دانتون کی درمیان تین پسلیان تہین اور اونہون نے اوسے
کہا کہ اوٹہہ اور بہت گوشت کہا (۶) بعد اسکی مین نے نظر کی اور کیا دیکہتا ہون کہ ایک اور
حیوان تیندوے کی مانند اوٹہا جسکی پیٹہہ پر پرندے کیسی چار پر تہے اور اوس حیوان کے چار سر تہے
اور سلطنت اوسی دیگئی (۷) اوسکی پیچہی مین رات کی رویتون کی وسیلی دیکہا اور کیا دیکہتا
ہون کہ چوتہا حیوان ہولناک اور ہیبتناک اور نہایت زبردست اور اوسکے دانت
لوہے کی تہے اور بڑی بڑی تہی اور وہ نگل جاتا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا اور بچتی کو اپنی پانون سے
لتاڑتا تہا اور یہ اون سب حیوانون سے جو اوسکی آگے تہے متفرق تہا اور اوسکو دس
سینگ تہے (۸) مین نے اون سینگون پر غور سے نظر کی اور کیا دیکہتا ہون کہ اونکی بیچ مین
سے ایک اور چہوٹا سا سینگ نکلا جسکے آگے پہلی تین سینگ جڑ سے اوکہاڑے گئے اور

کیا دیکھتا ہوں کہ اوس سینگ میں آنکھیں تہیں انسان کی آنکھوں کے مانند اور ایک موہنہ تہا جو بڑی بڑی باتیں بول رہا ہے ۹ میں دیکھتا رہا یہاں تک کہ کرسیاں رکھی گئیں اور قدیم الایام بیٹھ گیا اوسکا لباس برف سا سفید تہا اور اوسکے سر کا بال صاف اون کے مانند اوسکا تخت آگ کے شعلہ کے مانند تہا اوسکے پہیے آگ کے مثل تھے ۱۰ ایک آتشی سیلاب بہہ رہا جو اوسکے آگے سے نکلا تہا ہزاروں ہزار اوسکے خدمت میں حاضر تھے اور لاکھوں لاکھ اوسکے آگے کہڑے تہے عدالت ہو رہی تہی کتابیں کہلی ہوئی تہیں میں نے دیکھا یہاں تک کہ اوس سینگ کی آواز کے سبب جو بڑی گھمنڈ کی باتیں بولتا رہا آن میں یہاں تک دیکھتا رہا کہ وہ حیوان مارا گیا اور اوسکا بدن ہلاک کیا گیا اور شعلہ زن آگ میں ڈالا گیا اور باقی حیوانوں کی سلطنت بہی اون سے لے لی گئی پر اونکی زندگی قائم رہی ایک مدت اور ایک ساعت تک ۱۳ میں نے رات کی رویتوں کے وسیلے دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص آدم زاد کے مانند آسمان کے بادلوں کے ساتھ آیا اور قدیم الایام تک پہونچا وے اوسے اوسکے آگے لائے ۱۴ اور تسلط اور حشمت اور سلطنت اوسے دیگئی کہ سب قومیں اور مختلف زبان بولنے والے اوسکی خدمت گذاری کریں اوسکی سلطنت ابدی سلطنت ہے جو جاتی نہ رہیگی اور اوسکی مملکت ایسی جو زائل نہ ہو گی ۱۵ امجہہ دانیال کی روح میرے بدن میں ملول ہوئی اور میرے سر کی رویتوں نے مجہے گہبرا دیا ۱۶ میں اون میں سے جو نزدیک کہڑے تہے ایک شخص کے پاس گیا اور اوس سے اون ساری باتوں کی حقیقت پوچہی اوسنے مجہسے کہا اور ساری حقیقت مجہے بتلائی ۱۷ ای چار بڑے حیوان چار بادشاہ ہیں جو زمین پر برپا ہوں گے ۱۸ لیکن حق تعالی کی مقدس لوگ سلطنت لے لینگے اور ابد تک ہاں ابد الاباد تک اس سلطنت کے مالک رہینگے ۱۹ تب میں نے چاہا کہ چوتھے حیوان کی حقیقت جانوں جو اون سبہوں سے متفرق تہا کہ نہایت ہیبت ناک تہا جسکے دانت لوہے کے اور ناخن پیتل کے تہے جو نگلتا اور ٹکڑے ٹکڑے کرتا اور بچے ہوئے کو اپنے پانوں سے لتاڑتا تہا

۲۰ اور دس سینگون کی جو اوسکی سر پر تہے اور اوس ایک کی جو نکلا اور جس کی آگے تین
گر گئے ۲۱ ان دس سینگ کی جسکی آنکہین تہین اور ایک منہہ جو بڑی گھمنڈ کی باتین بولتا
تہا اوسکا چہرہ اوسکی ساتہیون کی نسبت زیادہ مہیب تہا ۲۱ مین نے دیکہا کہ وہی سینگ
مقدسون سی جنگ کرتا تہا اور اون پر غالب ہوتا رہا ۲۲ جب تک کہ قدیم الایام آیا اور حق تعالیٰ
کی مقدسون کا انصاف کیا گیا اور وقت آپہونچا کہ مقدس لوگ سلطنت کی مالک ہووین
۲۳ وہ یون بولا کہ جو چوتہا حیوان چوتہی سلطنت ہی جو دنیا مین ہوگی ساری سلطنتون سی
متفرق ہوگی اور ساری زمین کو نگلیگی اور اوسی لتاڑیگی اور اوسی ٹکڑی ٹکڑی کریگی ۲۴ اور
وہی دس سینگ جو ہین سو دس بادشاہ ہین جو اس سلطنت مین اوٹہینگے اور اونکی بعد ایک اور اوٹہیگا اور وہ پہلون سے متفرق
ہوگا اور تین بادشاہون پر غالب آویگا ۲۵ اور وہ حق تعالیٰ کی مخالفت مین باتین کہیگا اور حق تعالیٰ کی مقدسون کو تصدیع دیگا
اور چاہیگا کہ وقتون اور شریعتون کو بدل ڈالی اور وے اوسکی قبضہ مین دی جاوینگی
یہان تک کہ ایک مدت اور مدتین اور آدہی مدت گذر جاویگی ۲۶ پر عدالت بیٹہیگی اور وے
اوسکی سلطنت اوس سے لے لینگے کہ اوسے ہمیشہ کی لیے نیست و نابود کرین ۲۷
اور تمام آسمان کی تلی کی ساری مملکتین اوسکی بندگی کرینگی اور فرمانبردار ہووینگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین تنبیہ لکہی ہین ہر ورس ۱۷ ایسی بڑی چار حیوان
چار بادشاہین جو زمین مین برپا ہونگی لیکن حق تعالیٰ کی مقدس لوگ سلطنت لیینگی ورس ۲۳
وہ یون بولا کہ چوتہا حیوان چوتہی سلطنت ہی جو دنیا مین ہوگی الخ پس اس
تفسیر فرشتہ معصوم سی چارون حیوان شیر ریچہہ تیندوا اور ایک حیوان ہیبتناک غیر
مسمی چار سلطنتین معلوم ہوئین اور چوتہی حیوان غیر مسمی کی دس سینگ دس بادشاہ اولو العزم
جنکو کلمۃ اوٹہنیکی بیان فرمایا ہی معلوم ہوئی اور گیارہوان سینگ بہی اس سلطنت کا ایک
بادشاہ نکلا اور تین اوسمین ورس کو دیکہنی کی بہی تین بادشاہ نکلی مگر یہہ سینگ اونکو اکہاڑ ڈالیگا
اور یہہ سینگ یعنی بادشاہ باتین گھمنڈ کی بولیگا اور مقدسون سی جنگ کریگا مضمون

تعبیر مدت دوم ۲ اور ہپر ہفتہ معدوم کیا السیح معلوم ہوا کہ اس سینا کے ابتدا اسکی مدت اور ہپر نا ایک نا آدہی مدت تو یہ سلطنت اور رہیگی اور پہر مشتبہ ہو کر اوسکی سلطنت کو زوال ہو جاویگا پس ایسے اولا تفسیر و تطبیق تعبیر معدودہ کوتہ ہوا پس یہ خواب میں فارس میں دیکھی گئی جس زمانہ میں بنی اسرائیل وہان تہا اور اسی کتاب دانیل میں شروع سے اسکا بیان ہے اور شروع بشارت ہزار ادریشاہ بابن بلشفر کی پہلی سال میں موجود ہے پس زمین سے اس تعبیر میں وہی زمین مراد ہی اور وہانکی ہی سلطنت کا یہ خیال ہے اور بیان ان سلطنتونکا یہ ہے سلطنت اول بلشفر کی ہے جسکے پہلے سال جان میں یہ خواب دیکھی گئی اور بادشاہ بسبب بی ادبی ظروف بیت المقدس کی قتل ہوا اور ماویونکی سلطنت شروع ہوئی اور بشارت دانیلیہ تحریر میں بیان اسکا گذر گیا دوسری سلطنت ماویون کی ہے اور اسی دارا ماوی ہے اوسکا شروع ہے اور پہر تیسری سلطنت کیانیونکی ہے اور شروع اس سلطنت کا پانسو تیس برس پیشتر میلاد مسیح سے ہوا اور پہلا بادشاہ اس سلطنت کا قورس ہے اور چوتہی سلطنت ساسانیون کی ہے اور پہلا بادشاہ اس سلطنت کا اردشیر بابکان ہے اور نوشیروان تک جنکی سلطنت ایکسو تیس یا ایکسو تیس برس سے زیادہ رہی تہا اور کلمہ اوٹینگے اور نیز صادق آئے اس سلطنت میں دس بادشاہ ہوئے یعنی اردشیر بابکان ۱۴ سال شاپور بن اردشیر ۳۱ سال بہرام بن بہرام بن بہرام ۱۳ سال شاپور بن ہرمز ۷۲ سال بہرام بن شاپور اول ۱۴ سال یزدگرد ۲۲ سال بہرام گور ۲۳ سال یزدگرد ثانی ۱۸ سال قباد ۴۳ سال نوشیروان ۴۸ سال پس یہ اولین دس سلاطین کا جنکو ہفتہ معدودہ فی بیان فرمایا تہا کہ دس سینگ یعنی دس بادشاہ مراد ہوئے ہو گیا اور پہر تفرقہ سر خر کی بادشاہ اس سلطنت کا خسرو پرویز ہے اور خسرو پرویز نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمانکہ ساتہ بہی ادبی پیش آیا اور نامہ مبارک کو چاک کر کر اپنی سلطنت کا فرمان چاک کرایا اور بواسطہ بادشاہ حاکم یمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دارسلمین بلوانا چاہا تہا اور بیان اسکا یہ ہے کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے سات برس

من تحریری فرامین محمدی سلاطین کو لکہی اور دعوت الی اللہ کی منجملہ اونکی ایک نامہ شاہ فارس
بد نصیب نسل کسری کو تحریر فرمایا جسکا ترجمہ یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ سے
بجانب کسری بزرگ فارس کے سلام اوس شخص پر جو اتباع راہ راست کرے اور اللہ تعالی
کی طرف پہرے اور گواہی دے اس بات کی کہ خدا ایک ہے اور محمد اوسکے بندے اور رسول
ہین مین تجہے اسلام کی طرف بلاتا ہون تحقیق مین اللہ کا رسول ہون تمام آدمیون کی طرف
تا ڈراؤن اور الزام حجت کرون کافرون پر مسلمان ہو تاکہ تو سلامت رہے اور اگر انکار اور سرکشی
کریگا تو بہ تحقیق مجوسیون کا وبال تیرے اوپر ہوگا پس بمجرد شرف نزول نامہ گرامی و بعد حصول مطالعہ
نامہ نامی شیطان لعین آگ بگولا ہو گیا اور تکبر کی باتین بولا اور کہا کہ محمد باوجود میری رعیت
ہونیکے ایسا لکہیں اور اپنا نام میرے نام سے اوپر لکہیں اعوذ باللہ من الجہل المرکب اور رسول رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی بات بہی نہ پوچہی بلکہ جواب بہی نہ لکہا اور گرامی نامہ چاک کر دیا اور ایسے
لکہا تہے فمزق کتابی مزق اللہ ملکہ یعنی جسنے میرا نامہ چاک کیا اللہ اوسکی سلطنت کو چاک کرے
یا بلکہ اوسکی سلطنت کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور بعد ازان اوس بدبخت ازلی و شقی لم یزلی نے باذان کو
جو اوسکی طرف سے حاکم یمن تہا لکہا کہ سنا گیا کہ کوئی شخص عرب مین دعوی پیغمبری کرتا ہے لازم
ہے کہ بواسطہ چند اشخاص معتمد کی اسطرف روانہ کرو باذان نے موافق اوسکے حکم کے بابویہ اور خرخرہ
کو خدمت نبوی مین تحقیق حال کے لیے بہیجا اور خدمت بابرکت مین لکہا کہ ان دونون کے
ساتہہ کسری کے پاس جانا چاہیے پس وہ اول طائف مین آئے اور پہر مدینہ منورہ مین خدمت
نبوی مین حاضر ہوئے اور سبب حضوری بیان کیا آپ نے اونکی شوخی تکلف سے تبسم فرماکر
اول دعوت اسلام کی اور پہر فرمایا کل اسکا جواب ملیگا بروز آیندہ آپ نے فرمایا کہ باذان
کو خبر دو کہ میرے پروردگار نے رات گذشتہ سات بجے شیرویہ سے خسرو پرویز کو مروا ڈالا اور
شیرویہ نے خسرو پرویز کا شکم چاک کر دیا اور باذان کو بوساطت اونہین رسولان کسری کے
دعوت اسلام کی اور خوشخبری شیوع اسلام کی ملک فارس مین دی اور بصورت اسلام

باذان کو حاکم مین مقرر فرمایا چنانچہ باذان لعد تصدیق خبر قتل خسرو پرویز اور
تحقیق شریعت کی اون کو کہہ بہی خبر دی تہی کہ تعرض نکرو تو صحابہ ہوا حتی ان مسلمان ہوئے
پس اتفاق این قصہ سے تصدیق درس ۲۵ کلام معصوم اور وعدہ حق تعالی کی مخالفت
مین باتین کریگا ہو جایگا کہ وقتون اور شریعتون کو بدل ڈالے ہو گئی اوس سے زیادہ
اور کیا بلند ہوگا کہ صاحب شریعت سے بہی مواخذہ کرنیکا ارادہ کیا اور نیز قتل خسرو پرویز
سے تصدیق درس امین ذریعہ یہانتک کہ اوس شیاء کی اوانکی سبب جو بڑی گہمنڈ
کی باتین بولتا رہا مین یہان تک دیکہتا رہا کہ وہ حیوان مار گیا اور اوسکا بدن ہلاک
کیا گیا اور شعلہ زن آگ مین ڈالا گیا ہو گئی اور یہہ وزن خسرو پرویز کہ جہتی ہوئیکی بہی خبر دی ہے اور
خسرو پرویز نے تین بادشاہون پر غالب ہوا اول ہرمز پر کہ اوس سے سلطنت لی لی
دوسری بہرام چوبینہ پر جو بادشاہ ہو گیا تہا تیسری گستہم پر اور وہ بہی گویا کہ بادشاہی تہا
اور کلام ملک معصوم مین ہے وے اوسکی تبصیر ڈیڑہ جا وینگی یہان تک کہ ایک مدت اور
مدتین اور آدہی مدت گزر جائیگی ۲۶ پر عدالت بیٹہیگی الخ اور تفسیر اس کلام کی یہہ ہے
کہ بعد ہلاکت اس شخص کے یہہ سلطنت قرن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرن شیخین یعنی
حضرت ابوبکر الصدیق خلیفہ اول و حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ثانی اور نصف قرن حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ وارضاہ تک رہی کہ یزدگرد بادشاہ سلطنت مذکور کا اوس وقت تک
زندہ رہا اور کہین کہین سامان فساد برپا کرتا رہا گو دار السلطنت خلافت حضرت عمر
رضی اللہ عنہ مین تحت حکومت مسلمانون کی آگیا تہا اور مسلمان مالک ہو گئے تہے اور
سن انتیسوین ۲۹ ہجری مین ٹہیک نصف خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مین وہ ہلاک
ہوا اور وعدہ الہی پورا ہوا تنبیہ کعب احبار رضی اللہ عنہ نے جو زمانہ لوہی مین حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کی عمر بیان کی تہی شاید اسی بشارت سے اخذ کر کے بیان کی تہ تفسیر و تطبیق
کلام ملک معصوم پوری ہوئی اب چند امور متعلق اصل کلمات خواب ضروری البیان تہ

نوین ورس مین آپ نے یہان تک دیکھا کہ کرسیان رکھی گئین اور قدیم الایام شیرکی
قدیم الایام یا مصداق اول ما خلق اللہ نوری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کرسیان
بمشابہ مساجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے
وقت بیٹھنے تخت سلطنت پر یزید پلید کی یہی دیکھا تھا کہ منبر حضرت معاویہ رضی اللہ
عنہ اولٹ گیا اور معاً دیکھتی ہی اس خواب صادق کی اپنے وطن مالوف مدینہ منورہ
یا ہی حرم مکہ مو ذ تہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفید لباس کو دوست رکھتے تہے اور
خاص بروز جلوس تخت یعنی منبر روز جمعہ لباس نو یا شستہ ملبوس کے ساتھ زینت فرماتے
اور امت کو بھی یہی حکم فرمایا ہے اور آپکی موی مبارک صاف سنہری اون کی مانند تہے حلیہ شریف
آپکی موی مبارک کو بکریونکی بالونکی ساتھ تشبیہ دی ہے اور آپ اکثر سر مبارک مونڈتی تہے اور شانہ
کرتے تہے اور مانگ بہی نکالتے تہے اور موی پریشان سے آپ ناخوش ہوتے دسوین
ورس مین بہی ایک آتشی سیلاب بہہ رہا جو اوسکے آگے سے نکلا تہا ہزار ہا
ہزار اوسکی خدمت مین حاضر تہے لاکھون لاکھہ اوسکے آگے کہڑے تہے آتشی
سیلاب وہی حکم تہا دینے جسمین احراق نخل وغیرہ ہوا اور تمام زمین اور آسمان
دست بستہ آپکی خدمت مین موجود اور بظاہر لاکھون ہزارون خدمتمین حاضر تہی غزوہ تبوک
مین بعض روایات کے موافق ستر ہزار آدمی کی قریب تہی حجۃ الوداع مین بی شمار آدمی تہے تو
عدالت ہو رہی تہی ظاہر ہی قولہ اور کتابین کہلی ہوئی تہین بصورت فرقان مجید کو ایک کتاب
ہے اور نزول کا نام مجید سے تمام کتابین ماضیہ کہل گئین تیرہوان ورس ہی مینی رات
رویتون کے وسیلے دیکہا اور کیا دیکہتا ہون کہ ایک شخص آدم زاد کی مانند آسمانکی بادلون کے
ساتھہ آیا اور قدیم الایام تک پہونچا وے اوسے اوسکے آگے لائے یہہ بیان نزول
وحی الہی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بواسطہ جبرئیل عم کے شروع رسالت کا ہے
اور حضرت جبرائیل بشکل انسان نورانی اسوقت آئے تہے اور بادلون میری سی آئی تہی

اور ان حضرت کو باولدین پر بھی انتزاع چودھوان درس ہی اور تسلیا اور حشمت اور شان
ادسی دیگئی کہ سب قومین اور امتین اور مختلف زبان بولنی والی اوسکی خدمتگذاری
کرین اوسکی بادشاہت ابدی سلطنت ہی جو جاتی نرہیگی یہہ درس بیان کرتا ہی کہ
اپکی رسالت تمام ہی کسی ملک اور کسی زمانہ کی ساتھ مخصوص نہین ہی اور ایسی ہی ساتھ خلافت باطنی
کی خلافت ظاہری کی بھی خبر دی ہی اور ختم نبوت اور دوام سلطنت ظاہری کو بیان کری ہی
آٹھوان درس یہ نہ دیکہا کہ ہی سینگ مقدسونسی جنگ کرتا اور اونپر غالب ہوتا رہا جبتک کہ
قدیم الایام آیا اور وقت آپہونچا کہ مقدس لوگ سلطنت کی مالک ہون یہ بیان تحریر ناممی
نامی بسوی خسرو پرویز ہی اور آنا قدیم الایام کا قدیم الایام کی رسول کا آنا ہی اسلئے کہ رسول کا
گویا کہ رسول کا حکم ہوتا ہی جیسے **بشارت** بشارت تنزیلیہ صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۲۸ - درس
(۹) وہ کسکو دانش سکہاویگا اور کسکو وعظ کرکے سمجہاویگا اونکو جنکا دودہ چہڑایا گیا جو
چہاتیونسی جدا کئی گئی (۱۰) کیونکہ حکم پر حکم قانون پر قانون قانون پر قانون ہوتا جاتا تہوڑا یہان تہوڑا اوہان
(۱۱) ہان وہ وحشی کی سی ہونٹہون اور اجنبی زبانسی اس گروہ کی ساتھ باتین کریگا
(۱۲) اور اونسی اوسنی کہا کہ یہہ وہ آرامگاہ ہی تم اونکو جو تہکی ہوئی ہین آرام دیجیو اور یہہ چین
کی حالت ہی پر وی شنوا نہوویں (۱۳) سو خداوند کا کلام اونسی یہہ ہوگا حکم پر حکم
حکم پر حکم قانون پر قانون قانون پر قانون تہوڑا یہان تہوڑا وہان تاکہ وی چلی جاوین
اور پچہاڑی گرین اور شکست کہاوین اور دام مین پہنسین اور گرفتار ہووین (۱۴)
پس ای ٹہٹہا باز آدمیو جو اس گروہ کی یروسلم مین ہی حکمرانی کرتی ہو خداوند کا کلام
سنو (۱۵) از بسکہ تم کہا کرتی ہو کہ ہمنی موت سی عہد باندہا اور عالم غیب سی پیمان
لیا جب مہلک تازیانہ بیچ سی ہو کی چلیگا ہمپر نہ پڑیگا کہ ہمنی جہوٹہ کو اپنی پناہ کیا ہی اور
دروغگوئی کی آڑ میں اپنی تئین چہپایا ہی سو (۱۶) باوجود اسکے خداوند یہوواہ یون
فرماتا ہی دیکہو مین صیہون مین بنیاد کیلئے ایک پتہر رکہونگا ایک آزمایا ہوا پتہر کونی کے سر کیلئے

کونے کی سیر کا مضبوط نیو ڈالا ہے اور جو ایمان لاویگا اوتاولی نکریگا یعنی شرمندہ نہوگا ۱۷ لیکن
اور مین سوت پر عدالت اور ساہول پر صداقت رکہونگا اور اولے جہوٹہ کی پناہ کو جہاڑ ڈالینگے
اور پانی چہپنے کی مکان بہا لیجاینگے ۱۸ اور تمہارا عہد جو موت سے ہوا ٹوٹیگا اور تمہاری
موافقت عالم غیب سے قایم نرہیگی جب وہ مہلک تازیانہ بیچ سے ہو کے چلیگا تب تم
اوسکے پہاڑ ڈالنے کے نیچے پایمال ہوجاوگے ۱۹ جس وقت وہ گذرتا ہو وے تمہیں لے جائیگا
ہر ایک صبح کو گذریگا اور دن و رات کو بھی بلکہ اوسکا چرچا سنتا ہی گہبرانیکا سبب ہوگا
کہ خداوند اوٹھیگا جیسا کوہ پراصیم میں اور وہ غضبناک ہوگا جیسا جبعون کی وادی میں تا اپنا
بلکہ غیر معمولی کام کرے اور اپنا عمل کرگذرے ہاں اپنا انوکھا عمل ۲۲ سو اب تم ٹہٹھا مت
کرو نہو کہ تمہاری بندین سخت ہوجاوین کیونکہ مین نے خداوند رب الافواج سے سنا ہی کہ
اوسنے کامل اور مصمم ارادہ کیا ہے کہ ساری زمین کو تباہ کرے ۲۳ کان دہرکر میری آواز
سنو متوجہ ہوکر میری بات پر دل لگاو ۲۴ کیا کسان بونے کے لیے سب دن ہل چلایا کرتا
کیا ہر وقت وہ اپنی زمین کو چاسا کرتا اور اوسکے ڈہیلے پہوڑا کرتا ہے ۲۵ جب وہ اوسکو
ہموار کرچکا سو کیا وہ اجواین کو نہین چہینٹتا اور زیرا کو نہین ڈالتا اور گیہون کو پانت پانت
مین نہین بوتا اور جو کو اوسکے تعین مکان مین اور دیو کدم کو اوسکے خاص کیاری مین نہین
بوتا ۲۶ کیونکہ اوسکا خداوند اوسکو تربیت کرکے تمیز بخشتا اور اوسی سکہلاتا ہے ۲۷ اور
اجواین کو داونی کی ہلنگی سے نہین داونتے اور زیرے کی اوپر گاڑی کی پہیہ نہین پہراتے
بلکہ لاٹھی سے اجواین جہاڑتا ہی اور زیرے کو چہڑی سے ۲۸ روٹی کی غلہ پر داون چلایا جاتا ہے
لیکن وہ ہمیشہ اوسی کو داونتا نہین رہتا اور اپنی گاڑیکی پہیہ اور گہوڑونکے ٹاپ اوسپر پہراتا
نہین رہتا وہ اوسے سراسر نہین کچلیگا ۲۹ یہ بہی رب الافواج سے مقرر ہوا ہے
جسکا انتظام عجیب اور اوسکے دانائی بڑی ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم واضح
ہو کہ یہ بشارت یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور یا مسیح علیہ السلام کی ہے۔

ہمارے نزدیک یہہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم است۔ اور دلائل ہماری دعوی
کی یہ ہین دلیل اول در بین ۱۴ است ۱۴ ایک یہ مضمون ہے کہ جس رسول کے
زمانہ مین دعوی یہود تمنا ہی موت جو نسبت دعوی مقبولیت اور محبوبیت عند اللہ
کرتی تہی رد ہو چکا اور نقض کے لیے ضروری ہے کہ الٹی اس دعوی کی انکی طلب ہونا کہ اس صورت
مین بسبب نکرنے اس دعوی کی باوجود سہل ہونے نقض دعوی مذکور معلوم ہوا اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی زمانے مین یہہ نقض دعوی یہود ہوا نہ زمانہ مسیح مین اور آیۃ
کریمہ قل ان کانت لکم الدار الآخرۃ عند اللہ خالصۃ من دون الناس فتمنوا الموت
ان کنتم صادقین ولن یتمنوہ ابدا بما قدمت ایدیہم واللہ علیم بالظالمین اسی باب مین نازل
ہے تنبیہ اس معجزہ سے صاف صدق دعوی یعرفونہ کما یعرفون ابناءہم ثابت ہے ورنہ
تکذیب کیا مشکل تہی اور دو طرح تکذیب اس جگہہ ممکن تہی ایک باتیان ما طلب اللہ
دوم تکذیب پیشین گوئی ولن یتمنوہ ابدا بما قدمت ایدیہم قتل و استرقاق و جلاے
وطنی وغیرہ اختیار کیا اور فقط لفظ تمنی الموت نکہا کیونکر کہتے کہ اس وقت
اوس سے زیادہ کم بختی آتی **دلیل دوم** ورس ۱۰ اور ۱۲ مین نزول الہی کتاب کا جو
جامع احکام الہی ہو اور منہ متعدد اور مقامات مختلفہ مین نازل ہو بیان ہے اور نزول
قرآن شریف بجا بجا اسکا مصداق ہے نہ نزول انجیل کہ ہمارے موافق انجیل مکتوب حواریین ہے
نہ منزل من اللہ اور ہمارے نزدیک انجیل عیسوی منزل من اللہ مرۃ واحدۃ ہے اور اسی
باب مین آیۃ کریمہ وقرآنا فرقناہ لتقرءہ علی الناس علی مکث ونزلناہ تنزیلا قل آمنوا بہ
او لا تؤمنوا ان الذین اوتوا العلم من قبلہ اذا یتلی علیہم یخرون للاذقان سجدا و یقولون
سبحان ربنا ان کان وعد ربنا لمفعولا ویخرون للاذقان یبکون و یزیدہم خشوعا
نازل ہوئی ہے لتقرءہ علی الناس علی مکث گویا کہ فائدہ صیغہ نون ورس بشارت
مذا کی طرف اشارہ ہے اور آگے ان الذین اوتوا العلم من قبلہ مین اشارہ گویا کہ طرف

اس بشارت کی ہی اور جواب شبہ واہیہ قریش کا بھی جسکا بیان صراحتہ اس آیۃ کریمہ
مین ہے وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً كَذَٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ
وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا اور حاصل جواب یہ ہے کہ منشاء
قبح نزول کذائی کی ہے اور بیان ثبوت فائدہ تثبیت فواد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اور تربیت شیرخوارگان استعداد اور بیان کرنا اس امر کہ خاصہ اس کتاب کا نزول
کذائی ہے اور اشارہ اسکی اہل علم مین بلکہ یہ نعمت تنزیل موجب سجدات شکر ہے اور صحابہ کرام نے
بھی تنزیل کلام الٰہی کو بڑی احسانات الٰہی سے شمار کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم لوگ پابندی
شریعت کی نہ تھی پس اگر اس صورت سے ہمین یہ تمام شریعت نہ بتلایا جاتا تو ہم متحمل اسکے
نہوتے اور یہی صحیح ہے دیکھو یہود نے وقت نزول توریت کیا [illegible] کی کس صورت
سے مانا تھا پہاڑ سر پر کھڑا کیا گیا تھا جب ناچار ہوکر قبول کر لیا تھا اور قریش کا
کیا ذکر تھا البتہ طالب اور غیر طالب کا فرق بہت ہے یہ نکتہ شروع بیان تنزیل درس
دہم سے ہے اور تیرہوین درس پر ختم اگر دس اور تیرہ کو جمع کرو تیئیس ۲۳ برس مدت
نزول کلام مجید کیطرف اشارہ نکلی **دلیل سوم** درس - ۱۱ مین ہے یہان وہ
وحشی گدھے ہونٹوں الخ اور پیدائش کے سولہوین باب کی درس ۱۲-۱۱ مین نسبت
اسماعیل علیہ السلام کی مذکور ہے کہ وہ وحشی آدمی ہوگا اوسکا ہاتھ سبکے اور سبکے ہاتھ اوسکی خلاف
ہونگے اور وہ وحشی نعوذ باللہ من التحریف یعنی اسماعیل علیہ السلام عربی اللسان تھے اور کلام اللہ
اور کلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عربی ہے نہ ایلی ایلی اور نہ زبان مسیح علیہ السلام
دلیل چہارم درس ۱۳- مین بیان ہجرت یسوع کی آرامگاہ [illegible] مدینہ منورہ کی دلیل
پنجم درس ۱۶ مین ہے دیکھو صیہون مین بنیاد کے لئے ایک پتھر رکھونگا ایک آزمایا ہوا
پتھر کونے کا سر الخ اور بشارت دانیال کی تحریر مین بھی بسبب صفت ہمیشگی یہی لفظ
آیا ہے وقت مراد کعبہ شریف کو بنیاد [illegible] علیہ السلام نے بشارت توریت مین کیا

اور حضرت داؤد نے لبابت وبیتر ... نے رد کیا جو کہ ... کا ... بالتحقیق ... اس بشارت میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کہ بعثت آپ کی گویا کعبہ شریف کی سے ہوئی ہے دلیل ششم اس بشارت کی چند ورسون مین بیان تادیب ... اور رد دین محمدی مین ہی ہے دلیل ہفتم ورس اسے آخر تک تحت ثارق کا ذکر ہے اور آپکی ایک کرامت عہد خلافت کا این کلمات جب مہلک تازیانہ بج سے ہوگی جلیگا الخ بیان ہی اور اس کرامت کو حضرت مولنا مرشدنا وہادینا قطب العارفین سند الواصلین امام المتقین سند المدققین حضرت مرشدی سمی حبیب اللہ مولنا شیخ محمد صاحب نوری ... معنوی میں باین اشعار نقل کیا ہے

نظم

ان یکی روزی امیر المومنین	بود بر مسند الت شاہ دین	ہیبت حق سایہ بر سر کردہ بود
پوششش انصاف در بر کردہ بود	جملہ و کلای سران ایران و روم	الغرض یکم فراز بہر مرد بوم
بو حاضر ہر یکی ہمچون صدر	... بیجان بود ہمچون نقش در	جملہ بداوراق دفتر باپیش
بعد میزان کل خراج از پیش پیش	چون ... زیر مہرش خم سیر روم	گفت با بانگ بلند ای مرد شوم
اینقدر تاخیر در حکم خدا	اینقدر گستاخی نائب خدا	اینقدر تاخیر در احکام رب
اینقدر گستاخی ای بی ادب	... زید در رگ جانش رسید	طایہ ہوشش ...
با ہزاران خوف او اورد صدر	یک ... مقبول ... دیگر	بانگ زد با غصہ ...
غیرت حق کرد یک جوش و خروش	در کف خود کرد درہ استوار	سمت قیصر ضرب گردان ...
گردنش را از سرش کردم جدا	نائبم ... دست من دست خدا	بعد ازان بر خلعت ...
مستند شد بر ظرایف ...	چون رسول روم در اقصا روم	رفت پرسان گشت ...
مردمان گفتند تاریخ فلان	بود قیصر حکم ان بر سران	ناگہان پیدا شد ...
گردن آن شاہ روم از ہم شکست	در کف آن دست بد یک درہ	کہ ز خوفش ...

اور درس سولہوین سفر شام فاروقی کا بیان ہے مہلک تازیانہ دو معنون سی اسجگہہ استعمال کیا ہے ایک معنی ہشمو اور تطبیق اور بیان اسکا ابہی ہوا دوم معنی صاحب عدل وداد قامع کفر رافع دین فارق بین الباطل والیقین فی زمنہ الیہ عمر الفاروق رضی اللہ عنہ اور یہہ معنی اس درس سولہوین اثبات کیا ہے اور باعث سفر ہذا یہی تہا کہ جس وقت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین خیمہ زن ارض مبارک بیت المقدس پر ہوے شہر والون نے دروازے بند کرکے لڑنا شروع کیا چند ماہ لڑے آخر محاصرہ سے تنگ ہو کر اپنے پیشوا کے پاس آئے اور اوس سے اپنی تکلیف اور سرگردانی بیان کی وہ جو کو دیا اقلیم پر اکی مسلمانون سے متوجہ ہوا اور یہہ کہا تم جانتے ہو یہہ شہر بلد اللہ اور حرم محترم الہی اور ارض مقدس اسی شہر کا نام ہے اور ہمیشہ سے یہہ شہر معزز ہا اور اس شہر کو اب کوئی فتح نکریگا سوای ایک شخص کی جسکی صورت سے ہم واقف ہین اگر حاکم تمہارا وہی ہے تو ہمین دکہلا دو کہ ہم دروازے کہولدین اور اگر تمہارا حاکم وہ نہین تو اگر سو برس تم پڑے رہو تب بہی یہہ شہر تمہاری قبضہ مین نہ آئیگا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت خالد کو جو شبیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تہی پیش کیا اوسنے غور سے دیکہا اور دیکہنے کے بعد کہا یہہ وہ نہین ہین کسی جگہہ فرق تہا پایا گیا اور بی فکر خوشی تمام لوٹ کی چلا گیا صحابہ کرام نے اس بات مین ایک عرضی خدمت شریف امیر مین روانہ کی آخر کار بعد مشورہ وقرارداد عزم سفر شام صمم کیا اور راہی سفر شام ہوئے اور منازل طی کرکے شہر بیت المقدس پر پہونچے اور اوسکے پیشوا اونکی نے جمال فاروقی دیکہکر دروازے شہر وا کرادئے اور صحابہ کرام اس آیہ کریمہ یقوم ادخلوا الارض المقدسۃ التی کتب اللہ لکم ولا ترتدوا علی ادبارکم فتنقلبوا خسرین کو پڑہتی ہوئے شہر مین داخل ہوئے والحمد للہ ولیل مشلکم بشارت سیلانیہ کتاب پیدائش باب ۴۹ یعقوب نے اپنے بیٹون کو بولایا اور کہا اپنے کو اکٹہا کرو تا کہ مین اوسے جو پچہلی دنون مین تم پر بیتیگا خبر دون ورس ۱۰ یہودا سے ریاست کا عصا جدا نہوگا اور نہ حاکم

اوسکی پانون کی درمیان سے جاتا رہیگا جب تک کہ سیلاہ اوی اور قومین اوسکے
پاس اکٹھی ہونگی دوسری مقدمہ مین ثابت ہو گیا ہی کہ زمانہ اخیر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا ہی یعنی خاتم النبیین آپ ہین نہ مسیح علیہ السلام اور یحیی دونون بہی زمانہ اخیر ہی اور نیز یہود
مین بعد غضب اول یعنی انکار رسالہ عیسی علیہ السلام فی الجملہ حکومت اور ازادی باقی تہی
عرب مین خیبر وغیرہ جسمون عدیدہ مستقل رکہتی تہی مگر بعد غضب علی غضب یعنی بعد انکار رسالہ
آنحضرت علیہ السلام مثل انکار رسالہ عیسوی حکومت و ازادی مطلقاً تمام روی زمین پر سے یہود کے
مٹ گئی اور تمام روی زمین پر بطور عبرت الابد ہین

چوتھی فصل

سن ولادت نبوی کے ثبوت کے بیان مین بشارت میلادیہ مکاشفات یوحنا باب ۱۶ ورس ۱۷ ایک
ساتوین فرشتے نے اپنا پیالہ ہوا مین انڈیلا تب آسمان کی ہیکل کی تخت کی طرف سے
ایک بڑی آواز یہ کہتے ہوئے نکلی کہ ہو چکا ۱۸ تب آوازین اور گرجین اور بجلیان ہوئین
اور بہونچال آیا ایسا کہ جب سے آدمی زمین پر ہین ایسا بڑا سخت بہونچال کبھی نہ آیا تہا ۱۹
اور وہ بڑا شہر تین ٹکڑے ہو گیا اور قومون کی شہر گر گئی اور بڑی بابل خدا کی حضور یاد آئی
تاکہ اوسے اپنی شدت قہر کی مے کا پیالہ پلا دی ۲۰ تب ہر ایک ٹاپو جھٹکی غائب ہو گیا اور پہاڑ
کہین پائے نہ گئے اور آسمان سی آدمیون پر من من بھر کی اولے گرے اور اولون کی
آفت سی آدمیون نے خدا پر کفر بکا کیونکہ اوس اولی کی نہایت ہی سخت آفت تہی تقریر ورس
۱۷ مین سے کہ وہ ہو چکا یعنی نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عالم مین ظہور فرمایا
اور وہ ظہور دو دفعہ ہوا مرتبہ اول اپکی والدہ ماجدہ حضرت خاتون منہ کے شکم مبارک مین
اور مرتبہ دوم اس عالم مین اور ظہور ثانی چونکہ باعتبار ظہوریت کے مقدم تہا ذکر مین بہی مقدم کیا
اور فرمایا تب اوازین اور گرجین الخ اور اوازکعبہ شریف تمام عالم کو ہوئی اور بہونچال اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ چودہ کنگرے قصر کسری
کے گر گئے اور ایوان بہی شق ہو گیا اور تمام ہی جا بجا آگ فارس کی بجھ گئی اور تخت شاہی گرا اور بڑا بابل کی خرابی
کا زمانہ قریب آیا و حضرت عمر کے زمانہ مین یہ شہر خراب ہوا اور ظہور اول مین جو باعتبار ظہوریت نہی گو ظہور

تو تہامی موخر فرماکر فرمایا فرمایا آسمان سے آدمیون پر مین مین بہہ سے آوتی کریں اور بلاؤن کی آفت سی آدمیون ای خدا بر گذر لگاو اور اس قدر بیان واقعہ اصحاب فیل گا ہی اور سورہ فیل مین انہین کا بیان ہی اور بیان اس واقعہ عبرت انگیز کا یہہ ہے کہ ابرہہ شاہ یمن نی ایک کنیسہ نام قلیس صنعا مین بناکر ارادہ کیا تہا کہ حج اوسکا ہوا کری اسی اثنا مین ایک شخص نی قبیلہ کنانہ سی اوسمین رات کو بول و براز کیا بعد واقفیت اس شخص کے اوسنے یہ قسمیہ کہا کہ مین کعبہ شریف کو منہدم کر دونگا اور اسی ارادہ خبیث سے لشکر کشی مکہ معظمہ کو کی اور اوسکے ہاتہی بہت تہی اور سردار اونکا محمود نامی ایک فیل تہا پس حد حرم کے قریب پہونچ کی چاہتا تہا کہ داخل حد حرم محترم ہوا اور اس فیل کو آگی رکہتی تہے ناگاہ اوس منزل مین اوسنی موہنہ پہیرا اور قدم آگی نہ اوٹہایا اور بیٹہہ گیا ہر چند اوسکو مارا اور زخمی کیا مگر اوسطرف قدم نہ بڑہایا اگر اور طرف کو لیجاتی تو دوڑ جاتا اور حرم کی طرف کو قدم نہ اوٹہاتا مگر وہ مردود باوجود اس خرق عادت ظاہر و باہر کی نہ سمجہا آخر الامر حامی حرم محترم نی پرند ابابیل بہیجے ہر ایک کے پاس تین سنگریزی تہے ایک ایک منقار مین دو دو دونون پنجون مین اور اون طایرون نی لشکر کی سر پر آکر چہرہ کی بوچہار کرنی شروع کی ایسی نشانہ باز تہی کہ جسکی مارتی تہی سر مین گہسکر پاخانی کے رستی نکلجاتی اسیطرح اونہون نے اس چہرہ الہی سے اوس تمام لشکر کو ہلاک کیا ایک شخص مخبر بچکر بادشاہ کے پاس پہونچا جب خبر دی چکا اور اوسنے پوچہا کہ وہ کیسی جانور تہے ایک جانور کہ گویا ملک الموت اوسکا تہا اوسکی سر پر اڑ رہا تہا اوسنے اس جانور کو دیکہہ کر کہا ایسی جانور تہے اوسی وقت اوس جانور نے وہ سنگریزہ جو نام زد اوسکے تہا مارا اوسے ہلاک کیا اور کویہہ سنگریزی چہرہ کی ہی برابر تہے مگر برچہ گولی کا کام دیتے تہی اسے سبب سی باعتبار عظمت باطنی انکو من بہجے کے اوسنے فرمایا اور یہہ قصہ زمانہ حمل سید الرسل مین ہوا ہی اور یہہ خرق عادت دو جہتین سے ایک جہتہ سے حرمت محترم سی علاقہ رکہتا ہے اور دوسری جہتہ سی حرمت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اور یہ شاہد ہے کہ یہ باتیں فرمان بردار الہی ہے جسے نام حبیب ہی مشہور تھا کتہ بیسی کہ تاریخ ولادت مسیح علیہ السلام سے سنہ عیسوی لی جاتی ہین ولادت محمدی سے بھی سن محمدی شمار ہونے چاہیے تھین لیکن بعام الفیل مشہور ہوئی سن محمدی کتاب یسعیاہ علیہ السلام کی موافق سن ہجری ہین پانچوین فصل بشارت شب میلاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان مین پہلی سند بشارت میلاد محمدیہ صحیفہ حبقوق علیہ السلام باب ۳ ورس ۳ خدا تیمان سے اور وہ جو قدوس ہے کوہ فاران سے آیا یعنی اسجگہ خداوند کریم کی آنا اوسکی رسول کی بعثت ہے اور فاران مکہ معظمہ کا نام ہے خلاصہ تواریخ ملک و فصل اسماء مین ہے اور نام رکھا گیا فاران اور پیدایش کی اکیسوین باب مین اسماعیل علیہ السلام کے حق مین مسطور ہے درس ۲۱ اور وہ فاران کی بیابان مین رہا اور وہ باتفاق مؤرخین رہتی ہے اور تیماء سے تیمان ہوا اور تیمامہ نام مکہ معظمہ کا ہے قاموس مین ہے تھامہ بالکسر مکتہ شرفہا اللہ تعالی اور طیبہ حرم مدینہ ہے م اوسکی شوکت سے آسمان چھپ گیا اور زمین اوسکی حمد سے معمور ہوئی ش یعنی احمد حامد محمد محمود و صاحب لواء حمد صلی اللہ علیہ وسلم بعدد لبری والنوری والسری پیدا ہوئی م ۴ اوسکی جھکاہٹ نور کی مانند تھی ش بیان نور میلاد نبوی ہے شفاء مین بیان آیات وقت ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین ہے و مارایہ من النور الذی خرج معہ عند ولادتہ و مارأتہ افذاک ام عثمان بن ابی العاص من تدلی النجوم وظہور النور عند ولادتہ حتی ما ینظر الا النور م پیر وہان بھی اوسکی قدرت در پردہ تھی ش ظہور قدرت الہی بظہور نور احمدی شب معراج مین ہوا کہ نور عرش بھی نور احمدی سے مقابل نہو سکا م ورس ۵ مری اوسکے آگے چلی اور اوسکے قدمون پر آتشی و با روانہ ہوئی ش ملاکت عامہ خاص اور عام دونون بہ برکت قدم نبوی اس عالم سے اوٹھائی گئین م ورس ۶ وہ کہڑا ہوا اور اوسنے زمین کو لرزا دیا اوسنے نگاہ کی اور قومون کو پراگندہ

اور قدیم پہار ریزہ ریزہ ہو گئے اور پرانی پہاڑیان اوسکے اگے دہس گئین اوسکے قدیم پرانے پہی ہین، مین نے دیکہا کہ کوہ شان کی خیمون پر بیبت تہے اور زمین بدیان کی پردی کانپ جاتی تہی شن ذکر مین تقدم زمانی نہین ہے بلکہ تقدم رتبہ کا لحاظ ہے یعنی وہ کہڑا ہوا اور اوسنے زمین کو لرزا دیا گو معنی اسکے رعب عامہ اور خوف ہے کہ جس سے زمین کبھی ہل جاوے اور اپنی عقل کہو بیٹہے لیکن ظہور مصداق بعینہ اسکا جبل احد وغیرہ پر ہوا اور ہلنا پہار کا ہلنا خیمہ کا ہی اور اس جبل احد پر آپ اوس وقت کہڑے تہے قولہ اوسنے نگاہ کی الخ ظہور ہوگا یوم الاحزاب ہوا قولہ قدیم پہار ریزہ ریزہ ہو گئے اور پرانی پہاڑیان اوسکے اگے دہس گئین شن مراد پہار سے وہ شرائع ماتقدم ہین جو کسی پہار پر عطا ہوئین مثل شریعت موسوی اور پرانی پہاڑیان صحف انبیاء کرام علیہم السلام اور بوجہ اسکی کہ شریعت اونکی پہار پر عطا ہوئی تہی اونکو پہاڑیان کرکی تعبیر کیا گو پہاڑ ہی پر وہ صحیفہ نہ ملا ہو اور دہس جانا اونکا منسوخ ہو جانا احکام اونکی کا ہے اور منع ہونا مطالعہ اونکی کا مگر بضرورت شعر نہ ازلات وغیرہ بر او رو گردید کہ توریت و انجیل منسوخ کردہ مین اسی کا بیان ہی تنبیہ اس فقرہ سے ثابت ہو گیا کہ لوازم نبوت نبینا صلی اللہ علیہ وسلم سے نسخ شرائع ماتقدم ہی وللہ الحمد قولہ مین نے دیکہا کہ کوشان کی خیمون پر بیبت تہی اور زمین مدیان کی پردی کانپ جاتی تہی شن مدیان اگر اصل مین مداین ہی تو اوسکے پردی اسی شب میلاد مین اس عالم ظہور مین کانپ گئی جسکی سبب سے زلزلہ ایوان کسری مین آیا شعر چو پیش در افواہ دنیا فتادہ تزلزل در ایوان کسری فتادہ اسی ارہاص نبوی کو بیان فرماوی ہی اور اگر اصل مین مدین ہی یعنی مدین شعیب علیہ السلام جہان حضرت موسی چند سال مقیم رہی اور رسالت لوٹتے وقت وہان سے عطا ہوئی تو ہلنا اور کانپنا اوسکے پردون کا وہی نسخ ہونا شریعت موسوی کا ہے اور اگر حقیقت مین یہہ کلمہ مدیان ہے اور کسی شہر ثالث کا نام ہی تو البتہ وہان بہی زلزلہ وغیرہ شب میلاد مین ہوا ہوگا

اورکا شان پوران مین ایک شہر تہا اور وہان کبھی زلزلہ ہوا ہوگا۔ ص ہ کیا تو ندیون پر
بیزار تہا ای خداوند کیا دریاؤن پر تیرا قہر تہا کیا سمندر پر تیرا غضب تہا کہ تو اپنے
گہوڑون پر اور نجات کی گاڑیون پر سوار ہوا ۹ کمان تیری بالکل ننگی کی گئی جیسا کہ
تو نے فرمایا بان قومون کے ساتھ قسم ہی کی۔ ش۔ حضرت جبرئیل اور میکائیل علیہما
السلام فرشتہ مقرب ہین اور لایعصون اللہ ما امرہم ویفعلون ما یؤمرون ملایک کی
شان مین نازل ہے اور ظہور صفات الہیہ مثل احیاء واماتہ ورزاقیت واعجاز فرشتگان
مین زیادہ ہے یعنی یہہ ان کامون پر مقرر ہین عزرائیل قبض ارواح پر اسرافیل احیاء
وبیہوشی وازہاق ارواح وفساد عالم پر جبرئیل امانت داری وحی ومدد رسل پر اور
میکائیل بارش پر ایسی وجوہ سے جو انکو قرب کبریائی زیادہ ہے اونکی کامون کو اللہ پاک
کی طرف نسبت کرتی ہین جیسی کہ حضرت مسیح علیہ السلام سے جو ابراء اکمہ وابرص واحیاء اموات
ہوتا تہا تو گو وہ یقیناً بحکم الہی محی ومیت تہا مگر آخر معجزہ تو انکا ہی شمار ہوا اور مسیحائی وقت
مثل ہوئی ایسی ہی یہان سوار ہونی حضرت جبرئیل علیہما السلام اور اور ملایک کو ساتھ سواری
اللہ عزوجل کی تعبیر کیا ہے اور یہہ دونون صاحب روز بدر سوار تھی نہی اور مضمون
اس تمام فقرہ کا یہہ ہے کہ پہلی زمانہ ہو سوی مین تو خشکی سمندر وغیرہ کی تہی سوار ہو
تہی اب بہی کیا ویسا ہی ارادہ ہے م۔ تونے زمین کو چیرکر اوسکی ندیان کردیا۔ ش۔ وادی
سماوہ جو ہزار برس سے خشک تہی جاری ہوئی م۔ پہاڑون نے تجہے دیکہا اور کانپ
گئی ش۔ مظہر اسکا احد وغیرہ ہے م۔ پانی کے باڑہ پہلی گذر گئی ش۔ خشکی بحیرہ طبریہ کو
اگر مصداق اسکا قرار دیجئی تو بجا ہے اور وادی سماوہ کا جاری ہونا اور بحیرہ طبریہ کا
خشک ہونا شب میلاد نبوی صلعم مین ہوا ہے م۔ گہراؤ نے اپنی آواز بلند کی اور اپنے
ہاتہ اوپر کو اوٹہائی۔ ش۔ کہرا و کعبہ معظمہ اور وقت میلاد شریف صلی اللہ علیہ وسلم
کعبہ معظمہ کی چارون کونون سے یہہ آواز ہوئی فقد جاءکم رسول من انفسکم جب سے

تمام قریش گھبرا گئی ہم اسوقت اور چاندنی ابر میں چھپ گئی تھی تیرون کی
روشنی کی باعث جو اوٹہی اور تیرہی بہالی کی چمچماہٹ کی سبب اش گو معنی اس کلام کہ
بیان شدت حرب ہے مگر مظہر بعینہ ہی اسکا غزوہ خیبر کی منزل صہبا مین حضرت
علی رضی اللہ عنہ کی لئی اور ہے روز غزوہ خندق علی بعض الروایات حضرت سرور عالم
کی لئی اور قصہ تصدیق آمد قافلہ قریش مین تو رد شمس و حبس شمس دونون ہوا
او بیان ان تینون معجزون کا یہہ ہی بیان معجزہ اول جنبری مدارج النبوت مین آیا اور
ایک وقائع اس غزوہ سے یہہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے رجوع فرما کر
صہبا مین خیمہ زن ہوی اور حضرت صفیہ ام المومنین کی ساتھہ زفاف کیا اسی منزل مین
بعد نماز عصر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک کنار حضرت علی رضہ مین تہا کہ آثار
وحی آنحضرت پر ظاہر ہوئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نی نماز عصر ادا نکی تہی اور زمان
وحی کا غروب آفتاب تک دراز ہوا بعد غروب آفتاب کی آثار نزول وحی منقطع ہوی اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم کیطرف متوجہ ہوی پس حضرت علی رضہ سی
استفسار ادای نماز عصر فرمایا حضرت علی رضہ نی عرض کیا کہ مین نی نماز عصر ادا نہین کی پس
آپنی واسطے نماز حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی دعا کی کہ الہی علی تیری اور تیری رسول کی اطاعت
مین تہا آفتاب کو اوسکی واسطے لوٹا دی تا کہ نماز عصر ادا کری پس خداوند کریم نے بہ برکت دعای نبی
علیہ الصلاۃ والتسلیم آفتاب کو بعد غروب طالع فرمایا کہ شعاع اوسکی پہاڑون اور جنگلون پر پڑی اور
خلق نی اپنی آنکھون سے دیکہا اور حضرت علی رضہ نے وضو کیا اور نماز عصر ادا کی اور معجزہ
حبس شمس بروز خندق بہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز عصر کی لئی روایت
کیا گیا ہی مگر مشہور یہہ ہی کہ آپ نے بعد غروب نماز عصر قضا کی ہی اور بیان معجزہ
سوم یہہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی صبح شب معراج کی حال معراج بیان
کیا اور فرمایا کہ قافلہ قریش شام سی آنیوالی کو مین نی راستی مین دیکہا اور یہہ نشان تہا

بیان کیا کہ اوسوقت ایک اونٹ ہلاک کیا تھا بعض قافلے
اسکے اونٹ کے پیچھے دوڑنے تھے قریش نے اوسوقت کہا کہ
قافلہ کدہ قافلہ کب یہان ہوئیگا آپنے فرمایا چہارشنبہ
کو پس چہارشنبہ کو قریش بانتظار آمد قافلہ نہی اور دن قریب غروب
کے ہوا اور قافلہ نہ آیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی ایک
ساعت دن اور بڑہ گیا اس عرصہ مین وہ قافلہ آگیا اور اس حدیث کو
یونس بن ابی بکر نے مغازی مین ابن اسحاق سے روایت کی ہے اور غزوہ
خیبر اور غزوہ خندق یوم نیزہ بازی اور تیر اندازی تھا جہا اور چاند بیچارہ
شق ہوا اور اتنی دیر اوسکی حرکت مین بہی توقف رہا ہوگا ہم ۱۲ اقوم
کے ساتھ زمین پر کعبہ گر گیا تو نے نہایت غصہ ہو کے قومون کو روند ڈالا
ہے ۱۳ اپنے قوم کو رہائی دینے کے لئے ہان اپنے مسیح کو رہائی
دینے کے لئے نکل چلا ش ذکر ہجرت ہے اور مسیح آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم اور وہی تیرہوین آیت ہم تو بنیاد کو گردن تک ننگا کرکے
شریر کی گہر کی سر کو کچل ڈالے گا ش بیان فتح مکہ معظمہ اور بنیاد کعبہ
معظمہ اور قید گردن تک ننگا کرنے کی بوجہ قبولیت ایمان ہے۔
قسم وَأَنتَ حِلٌّ بِهَٰذَا الْبَلَدِ سے معلوم ہوتا ہے پہلی سے اسکا بیان
صحیفون مین ہے اور شریر بوجہل اور اس دعوی کا ثبوت آگے انشاء
اللہ تعالی آجاوے گا نکتہ کلام مجید شریف مین فرمایا ہے إِلَّا
تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ
يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا اگر تم نہ مدد کروگے رسول کی تو اوسکی
مدد کی اللہ نے جسوقت اوسکو نکالا کافرون نے دو جان سے
جب دونون گئے غار مین جب کہنے لگا اپنے رفیق کو تو غم نکہا اللہ ہمارے

ساتھ ہے یہ آیت بیان ہجرت مین ہے اور اس آیت سے
معلوم ہوتا ہے کہ ہجرت ہے باعث فتوحات ہے اور ان صحیفون
سے بھی یہی مضمون ثابت ہوتا ہے بشارت جلیلہ مدینہ مین اسی ہجرت
کو نصرت غزوہ بدر کی وجہ قرار دی ہے اور یہان اسی ہجرت کی
ساتھ فتح مکہ معظمہ کو ذکر کیا ہے اور انہین دونون غزوون بزرگ پر
مدار کار حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا پہلی کے شان مین
لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ نازل ہے اور دوسرے
مین سورہ اذا جاء نصر اللہ والفتح وارد دوسری سند بشارت سنجاہ
زبور ۹ خداوند سلطنت کرتا ہے زمین خوشی کری چھوٹے بڑے
جزیری شاد ہودین ۲ بدلیان اور کالی گھٹا مین اوسکے آس
پاس ہین صداقت اور عدالت اوسکی تخت کی بنیاد ہین ۳ ش
طرز بیان اور قرائن سے ثابت ہے کہ یہ بشارت ہے اور استقبال بلکہ
حال بلکہ بزمانہ ماضی بوجہ یقین اکثر تعبیر کرتی مین بشارت جلیلہ مدینہ مین بابل
کی خرابی کی نسبت یہ فقرہ ہے پھر اوسے بابت بڑا سمجھے کھا
بابل گر پڑا گر پڑا اور اوس فقرہ مین خرابی بابل کو جو صدہا برس کے
بعد اس بشارت سے ہوئی بصیغہ ماضی بوجہ یقین تعبیر کیا اور ایسی ہی اور
بہت جگہہ ہے اب بعد تمہید مقدمہ ہذا سنئیے سلطنت خداوندی منشور رسالت ہو خلافت
مرضیہ کی ہے اور یہہ دونون امر بشارت ہذا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ہی مجتمع
ہین اور نیز فقرہ خداوند سلطنت کرتا ہے اور فقرہ دوم چھوٹے بڑے جزیرے
شاد ہودین رسالت عامہ کو بیان فرماوے ہے اور رسالت عامہ بھی آپ ہی
صادق ہے کہ آپ رسول الثقلین مین درس دوم بدلیان الخ مین بیان معجزہ سحابی

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور وہی تہا کہ آپ کے سر پر بدلی سایہ کی رہتی تہی
یعنی بطور اعجاز شفا مین بیان آیات عند مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مین ہی و
من ذلک اظلال اللہ تعالیٰ لہ بالغمام فی سفرہ یعنی آیات سے ہے سایہ کرنا اللہ تعالیٰ
کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بادل سے سفر مین وفی روایتہ ان خدیجۃ ونساءہا
رأینہ لما قدم وملکان یظلانہ فذکرت ذلک لمیسرۃ فاخبرہا انہ رای ذلک منذ خرج
معہ فی سفرہ یعنی ایک روایت مین ہی کہ خدیجہ اور اونکی اور عورتون نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو وقت مراجعت سفر شام سے دیکہا کہ دو فرشتے آپ پر سایہ کر رہی تہی
پس خدیجہ رضی اللہ عنہ نے اس امر کا میسرہ سے ذکر کیا پس میسرہ نے کہا کہ تمام سفر مین جب سے مین آپکی
ساتہہ گیا تہا یہہ امر دیکہا ہی وقد روی ان حلیمۃ رأت غمامۃ تظلہ وہو عندہا اور
تحقیق روایت کیا گیا ہی کہ حلیمہ آپکی دائی نے دیکہا ایک بدلی کو کہ آپ پر سایہ
کرتی تہی اور آپ اوسوقت حلیمہ کی ہی پاس تہی اور فقرہ دوم در مدح عدالت الخ مین
آپکی دونون خلیفون ابوبکر الصدیق اور عادل عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہی اور حضرت
صدیق بمنزلہ ہارون علیہ السلام کی تہے اور حضرت عمر کی شان مین وارد ہی کہ اسلام عمر سے
شوکت اسلام بڑہی اور اونکی اخیر وقت تک برابر دبدبہ اسلام بڑہتا رہا اور دونون آپکی
تخت پر یعنی منبر پر آپکی بعد جانشین ہوی اور اون دونون صاحبون کے انتقال کی بعد
بعض قسم کی بند و بست مین فرق آگیا اور اطلاق تیغ عدل مشہور ہی م ۳ ایک
آگ اوسکی آگی جاتی ہے اور اوسکی دشمنون کو ہر طرف جلاتی ہی ش آپکی دشمن
شیاطین اور آگ شہاب ثاقب شفا مین بیان آیات مولد نبی صلعم مین ہی ومن ذلک
حرست السماء بالشہب اور انہین آیات ولادت سے ہی حفاظت آسمان کی ساتہہ
شہاب ثاقب کے م ۴ ہم اوسکی بجلیون نے عالم کو روشن کیا زمین دیکہتی ہی کہ بجلیا
گئی ش فقرہ اول مین اوس نور کا بیان ہے جو وقت ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

ظاہر ہوا آیات مولد نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین شفا مین سے وما رأته من النور الذی خرج معه عند ولادته ۔ ترجمہ اونہین آیات سے دیکھنا آپکی والدہ کا ایک نور کا جو آپ کی ساتھ ظاہر ہوا و ما رأته اذ ذاک ام عثمان بن ابی العاص من تدلی النجوم وظہور النور عند ولادته حتی ما تنظر الا النور ترجمہ اونہین آیات سے ہے وہ شی کہ دیکھی عثمان بن ابی العاص کے ماں نے لٹکنے اور نزدیکی ستارون اور ظہور نور سے آپکی پیدائش کی وقت یہانتک کہ سوای نور کے اور کچہ نظر نہ آتا تہا و قول الشفا ام عبد الرحمن بن عوف لما سقط علیہ السلام علی یدی واستهل سمعت قائلا یقول رحمک اللہ وضاء لی ما بین المغرب والمشرق حتی نظرت الی قصور الروم ترجمہ اور اونہین آیات سے ہی وہ کہنا کیا شفا مادر عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نی کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے اپنی ہاتہون پر لیا اور آپ رونے لگے سنا مین نے ایک قائل سے کہتا تہا رحمک اللہ اللہ تجہپر رحم کرے اور روشن ہوا میرے لیے مشرق سے مغرب تک یہان تک کہ مین نے محل روم کی دیکہے اور فقرہ ثانی مین اوس زلزلہ عالم کا بیان ہے جس سے ایوان کسری متزلزل ہوا شفا کی فصل مذکور مین ہے وما جرے من العجائب لیلة مولده من ارتجاج ایوان کسری وسقوط شرفاته وغیض بحیرة طبریة وخمود نار فارس وکان لها الف عام تخمد ترجمہ اور اونہین آیات سے ظہور عجائب کا جو شب میلاد تہی یعنی ظاہر ہونی ہلنا محل کسری کا اور گرنا کنگرون کا اوسکی کا اور سوکہ جانا بحیرہ طبریہ کا اور بجہنا آگ فارس کا اور ہزار برس سے نہ بجہی تہی ام دہ بہار خداوندی حضور سے موم کی مانند پگہل گئی ساری زمین کہ خداوند روبروش ایکی اقضاء مبارک کی نقش پتہرون مین ہو جاتی ہی غزوہ خندق مین خندق کہودتی وقت ایک پتہر کسی سے نہ ٹوٹ سکا آپ ہی نی اوسی توڑا سہیر قوت باطنی ہی سی تہا اور زمین تو قصہ سراقہ مین پگہل گئی اور اسیلئے اوسکی گہوڑی گڑ دہنا ہی لیا تہا اور آپکی خلیفہ ثانی عادل عمر رضی اللہ عنہ سے بہی کرامت اطاعت زمین ہوئی ہے اور وہ بہی آپکا معجزہ ہے اور وہ قصہ یون ہے یا لکہا ہے کہ زمانہ خلافت عمری

ہین وہی ایک برہما کی زمین من جشاب ہو گیا اور وہ بہاری بہ بہیا خدمت مین امر ہو نے
مین حاضر ہوتی اور راستہ بادی کا زمین کو کیا آپ نے بحکم اللہ عزوجل زمین سے وہی دکہوا
م ورس ۶ - آسمان اوسکی صداقت کی شہادت کرتے ہین اور سارے آستین اوسکی جلال کو دیکہتی
ہین یہی فقرہ اول کا بیان تہا اس قائم رحمت الہی بیان شفا زمین گذر گیا اور بیان فقرہ دوم
یہہ ہی کہ آپ کو پیدایش کے وقت تمام عالم کی سیر کرائی گئی جیسا کہ احادیث مین وارد ہی
بعد ثبوت آپکا جلال ساری خلقت دیکہتی ہی رہ گئی م ۷ شرمندہ ہو وین وہی سب
جو کہ کہوی ہوئی بت پوجتی ہین اور مورتون پر پہولتی ہین ای ساری معبود تم اوسکو
سجدہ کرو تیر یوم ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ معظمہ سی آواز نقد جاءکم رسول من انفسکم
آئی اور بت سرنگون ہوی جس سی تمام قریش گہبرائے اور بر وزن فتح مکہ معظمہ سی سقوط اصنام
باشارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوا اور سجدہ کی ساتہ مین اگر اس سقوط کو تعبیر کیجیے
تو بیجا ہی اور بہت شیشہ وغیرہ سے مضبوط کیے ہوی تہے اور یہہ امر زمانہ نبوت اور
قبل نبوت زمانہ ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ہوا ہی

دوسری سند بشارت میلاد سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

مکاشفات یوحنا باب ۱۲) اور ایک بڑا نشان آسمان پر نظر آیا ایک
عورت سورج کو اوڑہی ہوئی اور چاند اوسکی پانون تلے اور اوسکی سر پر بارہ ستارون کا
تاج تہا (۲ م) اور وہ حاملہ تہی اور درد سے چلاتی اور جننی کو اینٹہتی تہی (۳ م) پہر
ایک اور نشان آسمان پہ دکہائی دیا اور دیکہو ایک بڑا سرخ اژدہا جسکے سات سر
اور دس سینگ اور اوسکے سرون پر تاج تہی ظاہر ہوا (۴ م) اور اوسکے دم نے
آسمان کی تہائی ستارے کہینچی اونہین زمین پر ڈالا اور وہ اژدہا اوس عورت کے
آگے جو جننی پر تہی جا کہڑا ہوا تاکہ جب وہ جنے تو اوسکے بچے کو نگل جاوے (۵ م) اور وہ
فرزند نرینہ جنی جو کہ لوہے کا عصا لیکے سب قومون پر حکومت کریگا اور اوسکا لڑکا خدا

کی آگی اور اوسکا تخت کی آگی اوٹھا لیا گیا (۶) اور وہ عورت بیابان مین جہان اوسکی
جگہہ ہی جو خدا نے طیار کی تہی بہاگ گئی تا کہ وہان وی ایکہزار دوسو ساٹھہ دن اوسکی
پرورش کرین (۷) پہر آسمان پر لڑائی ہوئی میکائیل اور اوسکے فرشتے لڑے اور
اژدہا اور اوسکے فرشتی لڑے (۸) لیکن غالب نہوئی اور نہ آسمان پر اونکی پہر جگہہ
ملی (۹) سو بڑا اژدہا نکالا گیا وہی پرانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے
اور جو ساری جہان کو دغا دیتا ہے وہ زمین پر گرایا گیا اور اوسکے فرشتی بہی اوسکے
ساتھہ گرائی گئے (۱۰) پہر مینے ایک بڑی آواز کو آسمان سے یہ کہتی سنا کہ اب نجات اور
قدرت اور ہماری خدا کی سلطنت آ چکی اور اوسکی مسیح کا اختیار ہی کیونکہ بہائیون پر
تہمت لگانیوالا جو رات دن ہماری خدا کے آگی اونپر تہمت لگاتا تہا گرایا گیا (۱۱) اور
اونہون نے برہ کی لہو کے سبب اور اپنی گواہی کے باتکے باعث اوسکو جیت لیا اور
اونہون نے اپنی جانونکو مرنے تک عزیز نہ جانا (۱۲) اسواسطے تم اے آسمانون اور
اونپر کی رہنیوالو خوشی کرو افسوس اونپر جو خشکی اور تری کے رہنیوالے ہین اسلیے کہ
ابلیس بڑی غصی سے تمپر اوترا کہ وہ جانتا ہی کہ اوسکے لئے تہوڑی مہلت ہی (۱۳) اور جب
اوس اژدہے نے دیکہا کہ مین زمین پر گرایا گیا تو اوس نے اوس عورت کو جو فرزند نرینہ
جنی تہی ستایا (۱۴) اور اوس عورت کو بڑی عقاب کے دو پر دئے گئی تا کہ وہ اوس سانپ
کے سامنی سے بیابان کو اپنی مقام تک اڑ جاوے جہان ایک زمان اور دو زمان اور
نیم زمان تک اوسکی پرورش مقرر کی گئی (۱۵) پہر اوس سانپ نے اپنی منہہ سے
پانی کی ندی کی مانند اوس عورت کے پیچھے بہایا تا کہ ایسا ہووے کہ اوسی ندی بہا
لیجاوی (۱۶) پر زمین نی اوس عورت کی مدد کی کہ زمین نے اپنا منہہ کہولا اور
اوس ندی کو جو اژدہے نے اپنی منہہ سے بہائی تہی پی لیا اور اژدہا عورت پر غصہ
ہوا اور اوسکی باقی اولاد سے جو خدا کی حکم مانتی اور یسوع مسیح کی گواہی رکھتے

[illegible] میں یہ بشارت ولادت سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب
سیف وعصا کی ہی اور آپکی بیچ ولادت کے وقت کا ذکر ہے اور وہ عورت آپکی دایہ
ماجدہ ہیں اور وقت ولادت شریف کے نور فزا انکو گھیر لیا تھا اور تمام مکان نور سے
منور تھا اور یہ بشارت میلاد محمدیہ کی شرح میں سند اسکی شفا میں قاضی عیاض سے
منقول ہو چکی ہے اور آپکی ہی سر پر وہ تاج تھا جسمیں بارہ ستارے تھے یعنی اقطاب
وقت از امام حسن تا امام مہدی رضی اللہ عنہم اجمعین تھے اور وہ تاج رسالت
محمدی تھا اور در وزہ کا آپکی ہی ذکر ہے اور وہ فرزند نرینہ شفیع المذنبین نا
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب سیف وصاحب عصا ہیں اور حکومت آپکی
اظہر من الشمس دو جہان کے گویا مالک آپ ہی ہیں اور آپہی کو شیطان پلید اور
اسکی لشکر کی شر سے اللہ جل جلالہ نے بچایا اور حفاظت فرمائی ولہ الحمد الکافی
اور آپکی پیدایش کی وقت سے ہی پھر بار شہاب ثاقب کی شیطان لعین پر ہوئی جیسے
گویا کہ تہائی ستارے زمین پر آ پڑے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقت ولادت
شریف ابر غیبی میں غائب ہو گئے اور عرش عظیم کیطرف اوٹھا لے گئے اور تمام مشارق
ومغارب کو آپکی جمال باکمال سے منور فرمایا گیا اور اپنی ہی بیابان میں یعنی محال
بنی سعد میں حلیمہ سعدیہ اپنی والدہ رضاعیہ کی گھر اکہتر ادوسو ساٹھ دن جو آپکی
پرورش کے لئے مقرر تھی پرورش پائی اور بعد گذرنے اس مدت کی بعد شق صدر اور
املا سکینہ کی پوری بارہ سو ساٹھ دن یعنی ساڑھے تین برس کی بعد پھر مکہ معظمہ
میں آپ رونق افروز ہوئی اور اپنی والدہ ماجدہ یعنی حضرت خاتون آمنہ کی آغوش
مبارک میں قیام پکڑا اور یہ عورت دائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حلیمہ
سعدیہ ہیں اور آپکی ہی گوش دراز کو گویا کہ عقاب کی پر دی گئی تھی کہ بعد حصول
شرف مرکبیت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل ہو لے جاتا تھا اور تمام

زمان بنی سعد کے سواریون سے اگر ہر جایا تہا اور آپکی ہی ایک زمان ابر و زمان و نیم زمان یعنے ساڑہے تین برس بیابان بنی سعد مین پرورشس پائی جبرائیل و میکائیل کیواسطے مقرر تہی اور آپکی ہی پیدایش کے بعد شیاطین کو جگہہ نہ ملی آسمان پر اور میکائیل غزوہ بدر کیدن مثل جبرئیل علیہ السلام کے غزا مین ہمراہ تہے اور آپکی ہی پیدایش کے ساتہہ سلطنت خداوندی جل جلالہ زمین پر آئی اور حضرت مسیح علیہ السلام کی سلطنت کا بہی وقت قریب آیا اسلئے کہ جو موقوف علیہ نزول تہا وہ ہوچکا اور شیطان بہی تہمت لگانے والا تہا وہ گر آیا گیا اور امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مصدقہ ذبیح اللہ و ابن ذبیحین علیہما السلام ہوئی بعد تہ شہادت وحدانیت و رسالت کی شیطان سے بازی جیت لی اور صحابہ نے ہی مرنے کو قبول کیا اور اپنے جان کو عزیز نجانا اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ الآیہ اسی بارہ مین اللہ جل جلالہ نے نازل فرمایا ہے اور شیطان اب نہایت درجہ پر غضب ہوا اور پر غضب سے مگر کیا کرسکتا ہے مصرعہ دشمن اگر قویست مہربان قوی ترست ۔ شعر چہ غم دیوار امت راکہ باشد چو تو پشتیبان ۔ چہ باک از موج بحر آنراکہ باشد نوح کشتیبان ۔ اور شیطان نے واقعی کوئی ندی اپنے مونہہ سے بہائی ہو گی تاکہ خاتون آمنہ کو ضرر پہونچاوے مگر اللہ کے حکم سے زمین اوسے نگل گئی اور اوس کا حال ظاہر نہوا اور اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکی امت جو گواہی دیتی ہین اس بات کی کہ بیشک جیسے مسیح علیہ السلام بے باپ پیدا ہوئے اللہ جل جلالہ نے مثل آدم علیہ السلام کے اونکو بے باپ پیدا کیا اور اونکو رسول بنی اسرائیل کیا اور معجزات بینہ اونکو عطا فرمائے اور روح

سچے رسول اسکے اللہ نے مثل اپنے تمام رسولوں کے اونکو بھی خبر کی بشر نے مخفوظ کہا اور شیطان غزوہ بدر مین کفار قریش کے ساتھ ہوکر مدد کو تیار ہو آیا اور شیخ نجدی کی شکل ظاہر کیا اور کہا لا غالب لکم الیوم من الناس انی جار لکم لشکر اونکا مددگار تھا اور جب اوپر فرشتے اوترنے لگے اور جبرئیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام سوار ہوکر اپنے اپنے لشکر ملائک کو لیکر مدد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپہونچے اور عدو اللہ نے جانا کہ اب کچھ بس نہین چلیگا ایڑیون کے بل ہٹا اور یہ کہکر انی اری مالا ترون انی اخاف اللہ چلدیا اور ہم سب سے ازعد جانتے ہین کہ ہم صراط مستقیم پر ہین اور صراط مستقیم کی طرف بلاتے ہین اور افراط نصاری اور تفریط یہود سے نکالکر لوگون کو راہ راست پر لاتے ہین گو کسیکو راہ راست پر لانا کسی شخص کے اختیار مین نہین ہے بلکہ جسکو اللہ ذوالجلال چاہتا ہے وہی راہ راست پر آتا ہے چنانچہ فرمایا واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم — فصل

سابق اس بیان مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ملک عرب شہر مکہ معظمہ مین پیدا ہونگے پہلی سند بشارت جلیہ مین ہے النبوۃ فی العرب یعنی قیدار دوسری سند بشارت مصطفائیہ مین ہے اور اوسکی بستیاں قیدار کی آباد دیہات اپنی آواز بلند کرینگے سلع کی بستی والے ایک گیت گاوینگے تیسری سند بشارت تنزیلیہ مین ہے یا وجہ اسکے خداوند یہوواہ یون فرماتا ہے دیکھو مین صیہون مین بنیاد کے لئے ایک پتھر رکھونگا ایک آزمایا ہوا پتھر کونے کے سرے کا مضبوط نیو والا پتھر اور جو ایمان لاوے اوتاولی نکریگا سلع عرب عرب ہے اور آباد دیہات ترجمہ ام القری سلع پہاڑ مدینہ منورہ کا ہے جیسے ام القری نام ام القری کا ہے اور بستیان ترجمہ بینہ کا ہے اور بیتہ مکہ معظمہ کا نام ہے قاموس مین ہے البنیۃ کغنیۃ الکعبۃ

اور شواہدان و عادی کی اپنے اپنے مواضع مین گذر گئے چوتھی سند بشارت
طلوعی استثنا باب ۳۳ اور جملہ وہ برکت ہے جو موسیٰ مرد خدا نے اپنے مرنے سے
آگے بنی اسرائیل کو بخشی اور اوسنے کہا خدا وند سینا سے آیا اور سعیر سے طلوع ہوا
اور فاران کی پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا خدا کا سینا سے آنا حضرت موسیٰ
علیہ السلام پر توریت کا نازل کرنا اور اونکو رسالہ عطا کرنا اور اوس سے ہم کلام ہونا
اور اللہ عز و جل کا طلوع ہونا ساعیر سے حضرت مسیح علیہ السلام پر انجیل کا
انزال فرمانا اور اونکو عطا فرمانا ہے اور اللہ عز و جل کا جلوہ کرنا فاران سے پیدا کرنا
محمد رسول اللہ کا جنکا لقب نور ہی ہے فاران میں سے اور اونکو رسالہ بھی و کتاب
عطا ہوئی ہے اور یہ دونوں امر مسلم الثبوت عند الفریقین ہیں پس الیسا ہی
تیسرا امر بھی واجب التسلیم ہے اور اسمٰعیل علیہ السلام کے قصہ میں آچکا اور وہ
فاران کے بیابان میں رہا مدارج النبوت میں ہے توریت میں باوجود اس تحریف
و تبدیل و تغیر کے ہے کہ حق سبحانہ نے تجلی کی سینا سے اور طلوع کیا ساعیر سے
اور ظاہر ہوا فاران سے سینا ایک پہاڑ کا نام ہے جسے طور سینا اور طور سینین
بھی کہتے ہیں اور اوسی پر تجلی کی حق تعالے نے اور کلام کیا موسیٰ علیہ السلام سے
اور ساعیر بھی ایک جگہ کا نام ہے موضع ناصرہ میں کہ جہاں حضرت مسیح علیہ السلام
رہتے تھے اور ظاہر ہوئے اوسمین نبوت آپکے اور نازل ہوئے اون پر انجیل اور
فاران اسم عرانی ہے اور بنی ہاشم کی پہاڑونکا نام ہے کہ ایک میں اونمیں سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبادت کرتے تھے اور وحی بھی آپ پر اونہیں میں نازل ہوئی
اور وہ تین پہاڑ ہیں ایک ابو قبیس کہ مکہ اوسکے نیچے آباد ہے اور اوسکے مقابل ہے قعیقعان
ہے لیکن وادی تنگ و قیقعان کی شرق کی جانب متصل شعب بنی ہاشم ہے اور بقول مشہور وہ ہی
مولد رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھی اور ابن قتیبہ نے کہ علماء امت سے ہے اور خواندہ کتب پیشین اور

تھے جلوہ دکھا اور ظاہر ہوا اثنا تین بیان فرمایا کہ آیا کہ تمثیل میں جو کچھ ہی ہو اور خصائص میں تو پہلی تو سینا تو
تو کہ تجلی خدا کی سینا پر انزال توریت کا موسیٰ علیہ السلام پر طور سینا پر ہے اور اشراق اوس کا
ساعیر پر انزال انجیل کا عیسیٰ علیہ السلام پر ہے اور عیسیٰ علیہ السلام ساعیر میں بہت کثرت سے رہتے تھے ساعیر وطن آپکا
اور یہ جلیل موضع ناصرہ میں ہے اور ساعیر کی تاویل بالعین کو لیتا ہے تا کہ تاویل دیسا تو ثابت ہو اگر اوس
ساتھ اشراق حق سبحانہ کی تاثیر سے انزال انجیل عیسیٰ علیہ السلام پر ساعیر ہی پر ثابت ہو اگر چہ وہ اوسکا
وفات ہے اور انزال قرآن شریف کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے اور وہ جبال تہامہ میں اور مسلمین و اہل کتاب
میں فاران کی مکہ ہونے میں خلاف نہیں اور اگر دعویٰ کریں کہ فاران غیر مکہ ہے اور اوسکی اقرار اور
ورود تو کوئی مکہ ... نہیں ہم کہیں گے کیا توریت میں یہ نہیں ہے کہ ابراہیم نے ساکن کیا ہاجرہ
اور اسماعیل علیہ السلام کو دشت فاران میں اور کہیں گی کہا جانا کہ کوئی اور جگہ شہر و
کہ جلوہ خدای تعالیٰ کا اوس پر ہوا ہو اور اوس جگہ کا نام فاران ہو اور شہر و بعثت کسی اور پیغمبر ہو
جن پر اوسی کتاب نازل فرمائی ہو اور بعد عیسیٰ علیہ السلام کے ہوئی ہوں پانچوین سند بشارت
قدوسیہ فارانیہ ہے اور وہ جو قدوس ہے کوہ فاران آیا سنش آمد قدوس با نعت
رسول مقدس معصوم مغفور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور تحقیق فاران ابھی ہوئی ہے
چھٹی سند بشارت رحیمیہ کا شروع ہوا ہے ای بانجھ تو جو نہیں جنتی تھی خوشی سے چلا اور جید
کر کے کا یشی مخاطب بخطاب بیت العتیق کعبہ معظمہ ہے اور بیان بعثت و ولادت
رسول ام القری میں ہے اور تیسری باب میں انشاء اللہ تعالیٰ یہ بشارت آئیگی ساتوین سند
بشارت طلوع جلال الٰہی میں ہے کتاب یسعیاہ باب ١٦ ورس ٢ کہ دیکھ تاریکی زمین پر چھا گئی
اور تیرگی قوموں پر لیکن خداوند تجھ پر طالع ہوگا اور اوسکا جلال تجھ پر نمود ہوگا یعنی
طلوع خداوند کعبہ معظمہ پر بدلیل بشارت طلوعی ولادت اور بعثت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ معظمہ میں خبر دی ہے
اور تیسرے باب میں آویگی ساتوین فصل ثبوت ہجرت

وجہ احمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ برس
برس کے بعد نبوت سے ہجرت کی ہے اسلئے انکی ہجرت کا ذکر توریت میں بھی اور قرآن میں
آیا ہے اور دیباچہ رسالہ ہذا میں مذکور ہو چکا کہ باعث تالیف رسالہ ہذا ارشاد نبوی صلی
اللہ علیہ وسلم ہے کہ میری بشارت کلیم کے کلام توریت میں ہے اور بشارات مسیح و نبیین
ہیں اور اکثر ایسی ہیں کہ انپر بہت کا صادق آسکتا ہے اور تعین کیسے بشارت کے بغیر بیان رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے زغیت دعوی علم غیب ہے پس اس سبب سے تمام بشارات منیعہ
کو اس جگہ جمع کر دینا مناسب ہوا تاکہ ناظر کو آسانی ہو اور دلائل مثبتہ ان بشارات کے
اپنی اپنی مواضع میں مذکور ہیں مگر اول مبشرات ہجرت کا ذکر مناسب ہے بشارت قدوس
فاران سے بینہ باب سوم صحیفہ حبقوق علیہ السلام ورس ۱۳ تو اپنی قوم کو رہائی دینے کے لیے
ہاں اپنے مسوح کو رہائی دینے کے لیے نکل چلا بشارت مصطفایہ بینہ باب ۴۲ صحیفہ اشعیاہ
علیہ السلام ورس ۱۳ خداوند ایک بہادر کی مانند نکلے گا وہ جنگی مرد کے مانند اپنی غیرت کو
اوسکائیگا وہ چلائیگا ہاں وہ جنگ کے لئے بلائیگا وہ اپنے دشمنوں پر بہادری کریگا
بشارت مباہلہ مرقومہ باب ۴۳ صحیفہ اشعیاہ ورس ۱۳ اوس وقت سے کہ دن ہوا ہوں
میں ہی ہوں اور کوئی نہیں کہ میرے ہاتھ سے چھڑا سکے میں کام کرونگا کون ہے
جو اوسمیں حرج کر دے بشارت جلیہ بمذکور صحیفہ اشعیاہ علیہ السلام ورس ۱۳ النبوۃ فی
العرب ہی تیما ۱۴ پانی لیکے پیاسے کا استقبال کرو اے تیما کی سرزمین کی باشندو
روٹی لیکے بھاگنے والے کی ملنے کو نکلو ۱۵ کیونکہ وے تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار
سے اور کھنچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں ۱۶ خداوند نے مجھے
یوں فرمایا ہنوز ایک برس ہاں مزدور کے سے ٹھیک ایک برس میں قیدار کی ساری
حشمت جاتی رہیگی ۱۷ اور تیراندازوں کی جو باقی رہے قیدار کے بہادر لوگ گھٹ
جاوینگے کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا ہے اس بشارت میں گو ذکر ہجرت صریح ہے

درس میں ہے مگر شروع اس کا دن کا تیرھوین درس توریت بشارت توریت سفر پیدائش درس
۱۳ اور اوس درس میں لونڈی کی بیٹی سے بہی ایک قوم پیدا کرونگا اسلیئے کہ وہ بہی تیری نسل
ہے گو ذکر ہجرت بظاہر اس درس میں نہیں مگر کامل قوم اوسکو بیان کرتی ہے کتاب انبیاء
میں قبیل بشارت قدیم الایام درس ۱۳ آیت میں نے رات کی رویتوں میں دیکہا اور
کیا دیکہتا ہوں کہ ایک شخص آدم زاد کی مانند آسمان کی بادلوں کے ساتھ آیا اور قدیم الایام
تک پہنچا وی اسے اوسکی آگی لائے ۱۴ اور تسلط اور حشمت اور سلطنت اوسے دیگئی
کہ سب قومیں اور جماعت زبان بولنے والی اوسکی خدمتگذاری کرین اوسکی سلطنت ابدی
سلطنت ہے جو جاتی نرہیگی اور اوسکی مملکت ایسی جو زائل ہوگی اور اس درس میں گویان
تعالی رسالت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے مگر یہہ درس سیزدہم اور بیان تسلط و حشمت ہجرت
میں سیزدہمی کا اشارہ فرماتا ہے یعنے یہہ سلطنت اور حشمت روز ہجرت سے گویا اس طرح
ہوئی بشارت تنزیلیہ درس ۱۲ اور وسی اونسی کہا کہ یہہ وہ آرام گاہ ہے تم اونکو جو تہکی ہوئی
ہیں آرام دیجیو اور یہہ چین کی حالت ہے پر وہ شنو ہوئے ۱۳ سو خداوند کا کلام اون پیے
یہہ ہوگا حکم پر حکم حکم پر حکم قانون پر قانون قانون پر قانون تہوڑا یہان تہوڑا وہان
تاکہ وی چلی جاوین اور پچہاڑی گرین اور شکست کہاوین اور دام میں پہنسیں اور گرفتار
ہووین اور گو بظاہر ہجرت کا اس بشارت میں ذکر نہیں ہے مگر آرام گاہ یعنی مدینہ منورہ
اور بیان سفر نزول کلام مجید مدینہ منورہ میں سفر ہجرت کو بیان فرماتا ہے بشارت
تمام نور یہ صحیفہ شعیاہ باب ۱۵ درس ۴ میری سنو اے میری امت میری طرف کان دہر
اے میری گروہ کہ ایک شریعت مجہہ سے رائج ہوگی اور اپنی شرع کو قوموں کی روشنی
کے لیئے قایم کرونگا ۵ میری راستبازی نزدیک ہے میری نجات چل نکلی ہے اور
میری بازو قوموں پر حکمرانی کریگی جزیری مملکتیں میرا انتظار کرینگے اور میرے
بازو پر اونکا توکل ہوگا ۶ اپنی آنکہیں آسمان کی طرف اوٹہاؤ اور نیچے زمین پر نگاہ کرو

کہ آسمان دہوئین کی مانند غائب ہوجاینگے اور زمین کپڑی کیطرح پورانی ہوگی اور
وی جو اوس پر بستی ہین اوسیطرح مرجاینگے پر میری نجات ابد تک رہی گی اور میری صداقت
موقوف نکیجایگی (۷) میری سنو اے تم سب جو صداقت شناس ہو اے لوگو جن کے
دل مین میری شریعت ہی انسان کی ملامت سے مت ڈرو اور اونکی طعنہ زنی سی ہراسان
نہو (۸) کیونکہ کیڑا اونہین کپڑی کیطرح کہائیگا اور کرم اونہین پشمینی کیطرح کہا جائیگا
پر میری صداقت ابد تک رہی گی اور میری نجات پشت در پشت (۱۱) سو وی خدا
جنہین خریدا ہی پہرینگے اور گاتی ہوئی صیہون مین آوینگے اور ابدی خوشی اونکا
سر پر ہوگی وی خوشی اور خورمی حاصل کرینگے اور غم اور الم بہاگ جائینگے
(۱۲) جو تمہین تسلی دیتا ہی مین ہی ہون تو کون ہی کہ انسان سی جو مر جاتا ہی
اور بنی آدم سی جو گہاس کی مانند ہوجاتا ڈرتا ہی (۱۳) اور خداوند اپنی خالق
کو بہول جاتا ہی جس نی آسمان پہیلائی اور زمین کی بنیاد ڈالی اور تو ہر روز
ظالم کی جوش وخروش سی کہ گویا کہ وہ ہلاک کرنیکو طیار ہی ڈرتا ہی پر ظالم کا
جوش وخروش کہان ہی (۱۴) جہکا ہوا بند ہوا جلدی سی آزاد کیا جائیگا
وہ غار مین نہ مریگا اور اوسکی روٹی کم نہوگی (۱۵) مین خدا تیرا خدا ہون
جو سمندر کو تہما دیتا ہون جسوقت اوسکی لہرین جوش مارین اوسکا نام رب الافواج ہے
(۱۶) اور مینی اپنی باتین تیری مونہہ مین ڈالین اور تجہی اپنی ساٸی کے تلی چہپا
رکہا تاکہ افلاک برپا کرون اور زمین کی بنیاد ڈالون اور صیہون کو کہون تو میری
گروہ ہی بعض یہ بشارت پہلی منقول نہین ہوئی اس سبب اوسکی شرح بہی نہین ہوئی چاہیے پس تمام
سننے کو کلمہ ایک شریعت لفظ بیان خود اسبات کو بیان فرماتی ہی کہ یہ شریعت عظیم الشان بطرز عجیب
کارخانہ جدید قایم ہوگی اور پہلے سلسلے تعلیم اور دستور کا عدیم ہوگی اور وہ شریعت
میری طرف سی ہوگی یعنی شریعت سی مراد طریقہ حسنہ نبی الہ نبیین اور نیز لفظ نیا اسفار ہی منسوخ کردینہ شرعی

دنیا تک جاری ہوگی بلکہ اوروں میں سے ہوئی اور حضرت نبوت منجانب ان ابراہیم
اور محمدی انبیاء اغراب ابراہیم علیہ السلام کا سیدنا اسماعیل و اسحاق علیہما السلام
اور مبعوثیت آل عیسیٰ علیہ السلام کی اور بقیۃ النبی الثانی کا یہی حصہ کو اور عطاء ہونا بجز
و کرامت کا یعقوب علیہ السلام کو اسحاق علیہ السلام کی طرف سے اس غیر کو نبی اسمٰعیل
کے ساتھ خاص کی گئی ہی اور فقرہ دوم ورس ہذا میں انکی شریع کو قوموں کی
روشنی کے لیے قایم کرونگا عموم بعثت اُس رسول ہند کی طرف مشیر ہے اور وہ
اس مبشر علیہ السلام سے کے بعد ہماری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے
اور نور ہی لقب توصیفی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور ظہور نور کا وقت
ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ہماری دعوی کا موید ہی ورس
(۵) **قولہ** میری راستبازی نزدیک ہی **ص‍ش** علی قولکم تمام انبیاء کرام بنی
اسرائیل علیہم السلام راستباز نہ تھی تبلیغ میں نہ اور امور میں کسی طریقہ نبی یا رسول
بنی اسرائیل پر یہ کلمہ صادق نہیں آسکتا اور آنحضرت کا لقب نبی صادق ہی کذب انبیاء
کرام سے محال ہی **قولہ** میری باز و قوموں پر حکمرانی کریگی **ص‍ش** بیعت غزوہ حدیبیہ کے
شان میں ید اللہ فوق ایدیہم نازل ہی یعنی اللہ کا ہاتھ اونکی ہاتھوں پر ہے اور متشابہ ہوتی ہیں
دونوں برابر ہیں **شعر** بیعت خدا سی ہی مجھی بی واسطہ نصیب ہے دست خدا ہی نام محمد
دستگیر کا ہے اسی معنی میں ہی اور ومارمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی بھی اسی مضمون کو ادا کرتی
ہی اور مسیح علیہ السلام کب حکمران تھی **قولہ** بحری ممالکین میرا انتظار کرینگے اور میری بازو پہ
اونکا توکل ہوگا **ص‍ش** صداقت پیشین گوئی شیوع ملۃ السلام کی شرقاً غرباً جنوباً شمالاً
کی خبر دیتی ہی ورس (۶) **قولہ** پر میری نجات ابد تک رہیگی اور میری صداقت
موقوف نکیجائیگی **ص‍ش** مضمون انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون ہی اور شریعت عیسوی تو
تحریف پولس وغیرہ کیساتھ یعنی ابد تک پہلی ہی منسوخ تھی اور منسوخ ہو گئی اور میری صداقت موقوف کیجائیگی خلاف ابو بکر الصدیق

کبھی شاید شریعی حدیث شریف یابی اللہ والمومنون الا ابابکر یعنی اللہ اور مومن
سوا ابی صدیق کے اور کسی کو کیسری بعد خلیفہ بلا فصل نکر سکیگے اسی مضمون میں ہے
اور ورس ۸ مین فقرہ میری امت ابد تک رہے گی اور میری نجات بشیت درپشت
ختم رسالت و نبوت کو بیان فرما دی ہے اور بقا اہل سنت وجماعت کی قیامت
تک خبر دی ہے ورس ۱۰ مین قولہ ہان خدا نے خرید ا ہے ان اللہ اشتری من المومنین
انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ الایہ کے بشارت دی ہے اور مہاجرین کی جنتی ہونیکو
بیان فرما دے ہے قولہ ہان بہر نکلی اونکا تی ہوے صیہون مین اونکی در ابدی خوشی
اونکی سر پر ہوگی بیان حجۃ الوداع ہے اور صیہون لقب مکہ معظمہ کا ہو کما بنیاہ مرارا او
کلمہ بہر نکلی اس امر کو بیان کرتا ہے کہ اول ہجرت ہوگی اور بعد ہجرت مہاجر سے لوٹکر
آئین گے اور مکہ معظمہ مین بخوشی داخل ہون گے اور لبیک کہتے ہوئے داخل ہوے
تھے اور اسی کو گانے کے ساتھ تعبیر کیا ہے بارہوین اور تیرہوین ورس مین بیان
باعث ہجرت ہے اور ظالم ابوجہل اور اوسکا جوش وخروش ہجرت سے
اگلی ہی سال تک رہا اور پھر تمام ہوگیا اور اوسی کو انسان کے ساتھ تعبیر
کیا ہے اور بعض مفسرین نے تفسیر آیہ کریمہ وان لیس للانسان الا ما سعی مین بھی
انسان سے ابوجہل ہی مراد لیا ہے مدارج النبوت مین خواص امت محمدیہ کے بیان مین
تحت تفسیر اس آیہ کریمہ کی ہے واز مفسران بعض گفتہ اند کہ مراد باین انسان ابوجہل
است ورس ۱۴ قولہ جہکایا ہوا اسیر ہوا جلدی سے ازاد کیا جائیگا وہ غار مین نہ مریگا
شش ہجری غار ثور مین جسکا ذکر اس آیہ کریمہ مین ہے الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ
اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا فانزل
اللہ سکینتہ علیہ وایدہ بجنود لم تروہا وجعل کلمۃ الذین کفروا السفلی وکلمۃ اللہ ہی العلیا واللہ
عزیز حکیم اور وہ غار مین نہ مریگا پیشین گوئی صادق ہے اور نہو فی کسی حیلہ کے حیات الثانی

کی اس غار مین صبر ہی سے اور وہ سانپ بجہا کہ جسنے بار بار تمارکی پاؤن مین کاٹا لیکن معیت
ان اللہ معنا یہ وعدہ غار مین نہ رہنگا بار غار کو ساتہہ ہی پورا ہوا قولہ اور اوسکی رو نقی
کم نہ ہوگی چونکہ ہجرت ترک وطن جدائی اعزہ و احباب و جائداد و مال و تغیر کا جا اسباب
حیثیت الظاہر ہے یہان سب کا نام ہے اسلئے یہان بہی ذکر فرمایا کہ اوسکی ہجرت سے رونق
کم نہوگی اور کلام اللہ شریف مین دربارہ ہجرت فرمایا ہے ومن یہاجر فی سبیل اللہ یجد فی
الارض مراغما کثیرا وسعة وغیرہ قولہ مین وانپی باتین تیری موہنہ مین ڈالین درسل اس اجمال
کو بیان کرتا ہے کہ قران شریف قلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے امت کو پہونچی نہ یہہ کہ مثل توریت کے
مکتوب ملجاوی قولہ اور تجہی اپنی ہاتہہ کی سایہ تلے چہپا رکہا تا کہ افلاک کو برپا کرون
اور زمین کی بنیاد ڈالون مضمون حدیث شریف لولاک لما خلقت الافلاک سے یہہ
بشارت سیزدہمین بیان ہجرت مین ہی اور باقی بشارت سیزدہمین ہجرت سے بظاہر علاقہ نہین رکہتی اس لئے
وہ بشارات بعد ذکر ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقل ہونگی بیان ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کہلی سند بشارت مصطفائیہ ورس ابیابان اور اوسکے بستیان
قیدار کی آباد دیہات اپنی آواز بلند کرین گی سلع کے بسنے والے ایک گیت گاوین گے
خداوند ایک بہادر کی مانند نکلیگا وہ جنگی مرد کے مانند اپنی غیرت کو اسکائیگا الخ
یہان بشارت ہذا مین ثابت ہوگیا ہے کہ سلع پہاڑ مدینہ کا نام ہے
جسکی طرف غزوہ احزاب خندق کہودی گئی تہی جسکی وجہ سے غزوہ احزاب
کو غزوہ خندق بہی بولتی ہین اور اس ورس گیارہوین کے یہہ معنی ہین کہ کلام اللہ شریف
ام القری اور مدینہ منورہ مین نازل ہوگا اور جو کہ اس بیان سے یہہ خدشہ پیدا ہوا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ام القری مین پیدا ہونگے اور رسالت بہی اونکو وہین
عطا ہوگی پہر مدینہ منورہ مین کلام مجید کی نازل ہونیکی کیا معنے لیس واسطے رفع

اس خوشہ کے تیرہوین درس مین فرمایا خداوند ایک بہادر کی مانند نکلیگا الخ یعنی محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واقعی ایک خدا مین سے پیدا ہوں گے اور وہین مبعوث
ہوں گے اور تیرہ برس تک برابر وہین پر کلام مجید نازل ہوتا رہیگا اور آپ وعدہ وعید
سناوینگے اور چند معجزات بینہ اور آیات قاہرہ دکھاوینگے مگر وہ ایک نہ سنینگے
بلکہ پیمبر خاموش ہونگے اور چاہینگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی شہید کر دین
اوس وقت خداوند کریم حکم ہجرت آپ کو عنایت کریگا اور آپ ہجرت
کرینگے اور ہجرت ہی باب فتح کا کھل جائیگا اور جہاد مع کفار کا حکم ملیگا
دوسری بشارت بادشاہ زبور ۴۸ خداوند بزرگ ہے اور لائق ہے کہ ہمارے
خدا کی شہر مین اوسکی مقدس پہاڑ پر اوسکی ستائش بہت طرح سے کیجاوے ۲ بلندی سے
خوب صورت تمام زمین کی خوشی کوہ صیہون ہے اوسکی اوتر اطراف مین بڑے بادشاہ
کا شہر ہے ۳ اوسکی محلون مین مشہور ہے کہ خدا جائے پناہ ہے ۴ کیونکہ دیکھ بادشاہ ساتھ
آئے اور ایک ساتھ گذر گئے ۵ وے دیکھکر فوراً دنگ ہوئے وے گھبرائے اور بھاگ گئے
۶ کپکپی نے اونہین وہان پکڑا اور ایسے درد جیسا جننے کے وقت عورت کو ہوتا
ہے ۷ اوس پوربی ہوا سے جو ترسیس کے جہازون کو توڑ ڈالتی ہے ۸ جیسا ہمنے سنا ویسا
ہی لشکرون کی خداوند کے شہر مین ہم نے دیکھا خدا اوسے ابد تک برقرار رکھیگا [illegible]
بشارت صبا ما خرانی کی بعد شہر ہے جس سے خداوند کریم نے ہزارون کفار کو جو گرد
گھیرا ہوئے مدینہ منورہ علی صاحبہا الصلوات والتسلیمات غزوہ احزاب مین حالت یہ ہاری
ہوئی تھی اوکھاڑ پھینکی اور مسلمانون کو ہوا چونہ لگنے دی اور یہہ بشارت فی الحقیقت
مبین ایسی نصرت الہی غزوہ احزاب کی ہے اور مسوق لہ اوسکی واسطے سے لیکن اوسکی
شرح بیان غزوات مین مناسب تھی مگر اس وجہ کہ بسبب بیان معراج احمدی صلی
اللہ علیہ وسلم یہان مذکور ہوئی کچھ شرح اوسکی یہان بھی کیگئی فاسمع رحمک اللہ

جسمیں لقب ام القری ہی وقت براور کیونکہ جسمیں شہ یثرب اور کرا دیا کسی ایسی بات تعظیم
کو دولا ہی اور یثرب بادشاہ سید عالم محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم اور جنہ جنہات نا ثبت
ملین نعت خلافت ظاہری کی رسالت عامہ کے ساتھ اس نام کے ساتھ آدمی کیا ہی اور جا کے
تخصیص کی نسبت ہی خلافت کی جہان ملک ہی خلافت ہے آپ کے شہر کا خصیب
بہی لیتی تہی باعث دار الہجرہ یعنی آپ کی ہی مدینۃ الرسول بلی سے ہی نام سمجھا
اور وہ منعلیت بطرف اوتر یعنی شمال کے واقع ہے اگر شاب ہو نقشہ موجود ہو
تا مدینہ منورہ کی نسبت انکی طرف ہوتا کہ آپکی نام ہے پہلے سے مشہور
تہا اطراف بہی مشہور ہے کہ سرور انبیاء علیہ وعلیہم السلام ہجرت ہوگا درس ۳۲ اور
مخلوق میں مشہور ہے کہ خدا جای پناہ سے ہم کیونکہ دیکھ بادشاہ ہم ای النحبیان
غزوہ احزاب ہی اور خدای جای پناہ سے ترکیب مقلوب ہے دراصل جای پناہ خدا
ہے یعنی خداوند کریم نے اپنی حبیب کا دار الہجرۃ و دار الامن مدینہ منورہ کو قرار
دیا ہی اور یہہ بات مدینہ منورہ میں مشہور ہے اور یہہ درس اس تجربہ کی طرف بھی
شہید جسکو انصار نے غزوہ احد میں بیان کیا تہا کہ اس شہر پر جب کوئی غنیم آتا ہے
اگر مدینہ منورہ میں رہکر اپنے شہر میں سے اوس سے لڑتے ہیں تو ہمیشہ فتح پاتی ہے
اور اگر باہر جاکر لڑتے ہیں تو شکست اوٹھاتی ہی اور غزوہ احد میں تصدیق اسکی
ہوگئی اور نیز عدم رضاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احد کی دن باہر نکلنے کو اسی
درس اور اس تجربہ کی تصدیق فرماتی ہے اور قول دیکھ بادشاہ با ہم ای احزاب
کا گویا کہ ترجمہ ہے یعنی بہت قبیلہ اور سردار ملکر چڑھ آتے چنانچہ انشاء اللہ مکان
اوسکا غزوات میں آئیگا اور اونکے بہاگ جانے کی نسبت کا بیان ہی جو باد صبا کا چلنا تو
لوگ ہوا بہی کہتی ہیں نادر سی چلنا جس سے خیمے اوکھڑ گئے آگ بجھ گئی گھوڑے
چھوٹ گئے آخر دق ہوکر بہاگ گئے الغرض کون لڑ سکے اگر پھر تی تو مثل قوم

قوم عاد کی ہلاک ہونے اور آٹھوان درس اس بشارت کی تعیین ہونی کو بیان فرماتا ہی گویا کہ اس بشارت کا یہ
حضرت داؤد کی نزدیک عین الیقین کا ہے اور قولہ خدا اوسی ابد تک برقرار رکھیگا اس امر کو بیان کرتی ہی کہ یہ شہر
مدینۃ الرسول قیام قیامت تک آباد رہیگا بیان بشارات سیزدہمیہ غیر متعلقہ ہجرت ظاہر اسکا
مکاشفات یوحنا باب ۱۹ درس ۱۳ اور خون مین ڈوبا ہوا لباس پہنی ہوی تھا اور اوس کا نام کلام خدا ہی
انجیل یوحنا باب ۱۶ درس ۱۳ فاذا جاء روح الحق ذاک فہو یعلمکم جمیع الحق لانہ لیس ینطق من عندہ بل یتکلم بکل ما یسمع
ویخبرکم بما سیاتی ترجمہ اردو مطبوعہ مرزاپور لیکن جب وہ روح آوی وہ تمہین ساری سچائی کی راہ بتاویگی اسلئے
کہ وہ اپنی نکہیگی بلکہ جو کچھ وہ سنیگی سو کہیگی اور تمہین آیندہ کی خبرین دیگی صحیفہ ایسعیاہ باب ۵۲ درس ۱۳
میرا بندہ اقبال مند ہوگا اور ستودہ ہوگا یعنی آپ کی تمام حرکات سکنات قابل تعریف کی ہون گی اور زیادہ بلند
اسکا مجد ہوگا آٹھوین فصل سراپای محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان مین غزل الغزلات باب ۵
درس ۸ ای یروشلم کی بیٹیو مین تمہین قسم دیتی ہون کہ اگر تمہین میرا محبوب ملجائی تم اوسی کہیو کہ مین
عشق کی بیمار ہون ۹ تیری محبوب کو دوسری محبوب کی نسبت کیا فضیلت ہے ای تو جو عورتون مین
جمیلہ ہی تیری محبوب کو دوسری محبوب سی کیا فوقیت ہی جو تو ہمین ایسی قسم دیتی ہی ۱۰ میرا محبوب سرخ و سفید
دس ہزار آدمیونکی درمیان وہ جھنڈی کی مانند کہڑا ہوتا ہی ۱۱ اسکا سر ایسا جیسا چوکھا سونا اوسکی زلفین
پیچ در پیچ ہین اور کوی کی سی کالی ہین ۱۲ اوسکی آنکھین ان کبوترونکی مانند ہین جو لب دریا دودھ مین
نہائی تمکنت سی بیٹھتی ہین ۱۳ اوسکی رخسارین پھولونکی چمن اور بلسان کی ابھری ہوئی کیاریونکی مانند ہین
اسکی لب سوسن ہین جن سی بہتا ہوا مر ٹپکتا ہی ۱۴ اوسکی ہاتھ ایسی ہین جیسی سونی کی کڑیان جن مین
ترسیس کی جواہر جڑی گئی اسکا پیٹ ہاتھی دانت کا میناکام ہی جس پر نیلم کی گل بنی ہون ۱۵ اسکی پیر ایسی
جیسی سنگ مرمر کی ستون جو سونی کی پایون پر کہڑی کیئی جاوین اسکی قامت لبنان کی سی ہے
وہ خوبی مین دشنگ سرو سی ۱۶ اسکا موہنہ شیرینی ہی ہان وہ سراپا عشق انگیز ہی ای یروشلم کی بیٹیو
یہ میرا پیارا ہی یہ میرا جانی ہی ایضاً باب ۴ دیکھ ای میری جانی تو شکیل ہی دیکھ تو خوبصورت ہی
تیری آنکہین تیری چادر کی بیچ کبوترون کی سی ہین تیرا بال بکریون کی گلی کی مانند ہی جو کوہ

بالیدہ تیری چھاتیان ہرنون کے جوڑا دو بچونکی مانند ہین جو سوسنون کے درمیان چرتی ہین تیرے دانت بہیڑون کی گلی کی مانند جنکے بال کترے گئی اور جو نہلائی گئی ہین ہر ایک دو دو بچے جنتی ہے اور ان مین ایکبھی بانجھہ نہین ہے تیرے لب لال ڈوری جیسی ہین تیرا موںہہ خوب ہے تیرے رخسار تیری چادر کی بیچ آدہی انار کی مانند ہین ۴ تیری گردن داؤد کا برج ہے جو سلاحخانہ کی لئی بنا ہے اسپر ہزار سپرہان لٹکائی گئی وہی سب کی سب پہلوانونکی سپرہین ۵ تیری دو چھاتیان دو آہو بچون کی مانند ہین جو ایکساتہہ پیدا ہوی ہین جو سوسنونکی درمیان چرتی ہین ۶ جب تک دن ڈہلی اور سایہ ہٹ جائی مین مرکی پہاڑ اور لبان کی ٹیلہ کو جا رہونگا ای میری پیاری تو سراسر جمال ہے تجہہ مین کوئی عیب نہین الفصل باب ۷ تیری پانوکہ کرگابیان پہنی ہوی ای شاہزادی کیا خوب معلوم ہوتی ہین تیری کولہون کی گولائی جواہر کی لڑی کی مانند ہے جیسا کسی استاد کا ریگر نے بنایا ہے ۲ تیری ناف گول پیالہ ہے جس مین ملائی ہوئی می کی کمی نہین ہے تیرا پیٹ گیہون کے ایک ڈہیری ہے جس کی آس پاس سوسن لگی ہین ۳ تیری دو چھاتیان دو آہو بچونکی مانند ہین جو ایکساتہہ پیدا ہوی ہین ۴ تیری گردن ہاتہی دانت کی برج کی مانند ہے تیری آنکہین حسبون کی تالابون کی مثل ہین جو بت ربیم کی پھاٹک پر ہین تیری ناک لبنان کی برج کی مثال ہے جو دمشق کی رخ بنا ہی ۵ تیرا سر تجہہ پر کرمل کی مثل ہی اور تیری سر کا بال ارغوانی مانند ہین بادشاہ تیری کاکلونسی الجہا ہی ۶ ای محبوبہ تو کیسی جمیلہ ہی عیش کی لئی کیسی جان فزا ہی ۷ یہ تیرا قد کہجور کی مثال ہی اور تیری چھاتیان انگور کی گچھون کی مانند ہین اور تیری سانس کی رائحہ سیب سا ہو وی بسم اللہ الرحمن الرحیم والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین اما بعد مژدہ ہو کہ ان تینتالیسون مین تمام سراپای محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہوا اب پانچوین باب کی ان دو درسون مین درس ۸ ای یروشلم کی بیٹیو مین تمہین قسم دیتا ہون کہ اگر تمہین میرا محبوب ملجائی تم اوسی کہیو مین عشق کی بیمار ہون ۹ تیرا محبوب دوسرے محبوب سی کیا فضیلت ای تو جو عورتون مین جمیلہ ہی تیرا محبوب کو دوسری محبوب سی کیا فوقیت ہی جو تو ہمین قسم دیتی ہی اور وہ عاشق اور وہ معشوق نکا بیان ہے اور آسمین وہ عاشقونکی کلام ہی

اور ذکر اوصاف محبوب ہی اور وہ دو عاشق قبلتین یعنی کعبہ معظمہ اور مسجد اقصی صخرۃ اللہ
قبلہ بنی اسرائیل کی اور دو محبوب محبوب الہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت روح اللہ
مسیح علیہ السلام محبوب الہی منظور نظر کعبہ معظمہ مین اور مسیح علیہ السلام محبوب صخرہ مسجد اقصی
کعبہ شریف نے صخرۃ اللہ سے کہا کہ اگر تمہین میرا محبوب یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ملجائین تم اوس سے کہیو کہ مین عشق کی بیمار ہون صخرۃ اللہ نے جواب دیا کہ یہی میری اور تیری محبوب
دونون پیدا نہین ہوی ہین پس تو بھی اپنے محبوب کا سراپا سنا دے تاکہ مین شناخت کر
لون پس کعبہ شریف نے تمام سراپای نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
صخرۃ اللہ سے ملی اور سولہ مہینے تک وہ قبلہ آپکا رہا اور پھر وہ حکم منسوخ ہوا اور محبوب الہی
اپنی جان نثار کی طرف متوجہ ہوگئے اور آیہ کریمہ قد نری تقلب وجہک فی السماء فلنولینک
قبلۃ ترضہا فول وجہک شطر المسجد الحرام نازل ہوی اب کعبہ معظمہ نے بیان سراپای نبوی کا
پہلی آپکی جسم مبارک کی رنگت کا بیان کیا بیان رنگت جسم مبارک باب ۵ ورنہ
میرا محبوب سرخ و سفید ہی کعبہ شریف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جسم کی رنگت
سرخ و سپید بیان کی اور واقعی آپکی جسم پاک کی یہی رنگت تھی اسلیے کہ آپکی جسم مبارک کی
رنگت کی بیان مین مدارج النبوۃ مین ہی سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے ایک روایت مین
ابیض مشرب اور دوسری روایت مین ابیض مشرب بحمرۃ آپکی جسم مبارک کی رنگت کی بیان مین
وارد ہوا ہی اور ابیض مشرب بحمرۃ اسے ہی کہتی ہین جو سرخ و سپید ہو یعنی سپیدی مین سرخی
دہکتی ہو اور نیز مدارج النبوۃ مین ہی نسائی شریف مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ ایک روز
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صحابہ مین تشریف رکھتی تھی ایک بدوی نے آکے پوچھا ابن عبد المطلب
کہان ہین عبد المطلب کے بیٹے یعنی جو اللہ عز وجل کی رسول ہین صحابہ نے کہا ہذا الامغر المرتفق یہ سرخ
و سفید ہین جو تکیہ لگائے ہوئے بیٹھی ہین قاموس مین ہی امغر وہ شخص ہے کہ جسکی چہری کی سپیدی مین
سرخی دہکتی ہو اور سیدنا عیسی علیہ السلام کا رنگ مبارک بہت ہی سرخ تھا شعر رگسار و ہای اجار

تھا سپید ہی اور کچھ سرخی کی سات ؛ انکی چہری کی چمک کچھ اور تھی اور رنگت مین ملک کچھ اندیشہ
بیان حسن احمدی غزل الغزلات باب ۳ دیکھ ای میری جانی تو شکیل ہی دیکھ تو خوبصورت ہی
اس در مثل مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حسن کا بیان ہی اور درحقیقت حسن ظاہری بھی
انکا تمام عالم کی حسینون سے بڑہا ہوا تھا اسلیئے کہ سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ بہی آپکی حسن کی بیان مین
روایت ہی لم ار قبلہ ولا بعدہ مثلہ نہین دیکھا مینی پہلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور نہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپکا مثل اور نظیر یعنی حسن و خوبصورتی مین
اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ حسن احمدی کی بیان مین روایت ہی ما رایت من ذی لمۃ
فی حلۃ حمراء احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان الشمس تجری فی وجہہ نہین دیکھا مینی
کسیکو سرخ جوڑی والی کو جسکی کانون کی لوتک بال ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
زیادہ خوشنما گویا کہ سورج آپکی چہری مبارک مین پہرتا تھا اور جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ آپکے
حسن کے بیان مین فرماتی ہین رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ اضحیان وعلیہ حلۃ حمراء
فجعلت انظر الیہ والی القمر فلہو عندی احسن من القمر چاندنی رات مین سرخ جوڑا پہنی ہوئی
مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پس تہا مین کہ دیکھتا تہا مین آپکو اور چاند کو پس تہی
آپ میری نزدیک چاند سی زیادہ خوشنما ہی اور اس حدیث کا اس رباعی مین ترجمہ کیا ہے
رباعی در حلہ سرخ دیدم اورا شب ماہ ؛ در ماہ و در و چونیک کردیم نگاہ ؛ حسن رخ آن یار بخشیم واللہ
احسن ز قمر بود خدا ہست آگاہ ؛ اور حضرت عایشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نی آپکی حسن بیان مین فرمایا
کہا ہی کہ زنان مصر کی حضرت یوسف صدیق علیہ السلام دیکھکر اپنی ہاتہ کاٹ لیی تہی اگر ہمارا
حبیب کو کہین دیکھ پائین تو اپنی دلونکی ٹکڑی ٹکڑی کر دین قسم ای زلیخا چہری یوسف کو نسبت
اپنی یوسف کی ندی اسپہ سر کٹی ہین اسیر انگلیان ؛ بیان قامت مبارک
غزل الغزلات باب ۵ ورس ۱۰ اوس ہزار آدمیونکی درمیان وہ جھنڈی کی مانند ہزار دہ ہی
ورس ۱۵ اوسکی قامت لبنان کی سی ہی وہ خوبی مین رشک سرو ہی باب ۶ ورس ۲

یہ تیسری قامت تاڑ کی مثال ہی پیش حضرت مسیح علیہ السلام کی قد مبارک کی بیان مین حدیث
شریف مین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کلمہ ربعہ آیا ہی اور ربعہ
میانہ قد کو بولتی ہین اور سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نی قد مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فوق الربعہ بیان فرمایا ہی یعنی آپکا قد مبارک میانہ قد سی کچھ بلند تھا پس آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اور مسیح علیہ السلام کی قد مین فرق ہوا مگر چونکہ یہ فرق قلیل تھا اور شاید مخاطبین
مشتبہ ہوتا اس لئی اس سی سکوت فرما کر ایک اور معجزہ قامت مبارک کا بیان کیا اور وہ آپکی ہی
قامت شریف کی ساتھ خاص ہے اور مسیح علیہ السلام کی قامت مبارک مین نہین پایا گیا ہے
اور فرمایا وہ دس ہزار آدمیونکی درمیان جھنڈی کی مانند کھڑا ہوتا ہی یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی قامت زیبا کا یہ اعجاز ہوگا کہ اگر ہزاروں آدمیونکی درمیان آپ ہونگی تو اون سبھی
آپکا ہی قد مبارک اونچا رہیگا اور بلند نظر آویگا اور درحقیقت آپکی قامت مبارک کا یہی حال تھا
کہ کوئی آپ سی بلند نہین ہو سکتا تھا اس لئی کہ سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سی روایت
لیس بالذاہب طولا وفوق الربعۃ اذا جاء مع القوم غمرہم ترجمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بہت لانبی نہ تھی مگر میانہ قد سی آپکا قد مبارک بلند تھا اور آپ جب قوم مین تشریف رکھتی تو انکو
ڈھانپ لیتی یعنی آپ انسی بلند نظر آتی اور وہ پست اور کوتاہ دکھلائی دیتی اور ایسی ہی ام المومنین
سیدتنا عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نی بیان کیا ہی کہ اگر آپ تنہا ہوتی میانہ قد نظر آتی
اور قوم مین منسوب بطول ہوتی اور اگر دو آدمیونکی درمیان ہوتی تو دونوں سی بلند نظر آتی
اور مجلس مین دونوں شانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اونکی شانونسی بلند اور ابھری
ہوئی رہتی تھی اور ساتوین باب کا جملہ تیسری قامت تاڑ کی مثال ہی یہی اسی مضمون کو ادا کرتا ہے
یعنی جیسی کوئی درخت تاڑ کی برابری نہین کر سکتا ہی ایسی ہی کسی اور کی قد مبارک محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی برابری نہین کر سکیگا بیان عظم جسم مبارک اور جملہ اوسکی قامت
البنان کی سی ہی عظم اور رفعت ہی اور قامت جسم مبارک کو بیان فرمایا ہی لبنان ملک شام مین

بسبب درازی اور بڑائی کی ساتھ تشبیہ دیتی ہی معلوم ہوا کہ آپ قوی الجثہ اور عظیم الجثہ ہونگی اور درحقیقت آپ عظیم الجثہ تھی چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہوا ہی بیان راستی قامت مبارک اور میانہ پن کا چھبیسوان باب کا یہ تیرہ ووصف مین شک سرو دیتی آپکی قامت مبارک کی راستی کو بیان فرماتا ہی اور آپکا قد مبارک ہمیشہ سیدہا رہا بڑہاپی مین بہی آپ باعتبار راستی قامت مبارک کی جو انکی

شعر بہ حمل علی قد شریف | وہ میانہ معتدل موزون لطیف | وان درازی بہی نہ کوتاہی کچھ ان
تھا خدا تعالی بجا اعتدال | قامت رعنا کا یہ اعجاز تھا | ہم جلیسون سے وہ قد ممتاز تھا
جس جگہ ہوتی تہی شاہ امم | جلوہ فرما مسند ارشاد پر | محفل غرت مین اعلی آپ تہی
ہم نشینون سی دوبالا آپ تہی رباعی | آن سرو کہ سر کشیدہ بود از گلشن راز | بود دست میانہ قد نہ کوتاہ نہ دراز
باشیم ہوای قامتش ای قمری | داریم بخاک قدمش روی نیاز

بیان سر مبارک

ستائیسوان باب بیان مین ہی آپکا سر تشبیہ کرمل کی مثل ہی قاموس مین ہی کرمل ایک قلعہ ہی دریای شام کی کنارے اور اس تشبیہ سی عظمت اور بزرگی سر مبارک کی ثابت ہوتی ہی اور درحقیقت آپ عظیم الہامہ تہی یعنی آپکا سر مبارک بڑا اور بزرگ تھا اور حلیہ ابن ابی ہالہ وصاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین یہ لفظ وارد ہوا ہی اور پوری حدیث یہ ہی عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہما قال سألت خالی ہند بن ابی ہالة وکان وصافا عن حلیة النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا اشتہی ان یصف لی منہا شیئا اتعلق بہ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخما مفخما یتلألأ وجہہ تلألؤ القمر لیلة البدر اطول من المربوع واقصر من المشذب عظیم الہامة رجل الشعر ان انفرقت عقیقتہ فرقہا والا فلا یجاوز شعرہ شحمة اذنیہ اذا ہو وفرہ ازہر اللون واسع الجبین ازج الحواجب سوابغ فی غیر قرن بینہما عرق یدرہ الغضب اقنی العرنین لہ نور یعلوہ یحسبہ من لم یتاملہ اشم کث اللحیة سہل الخدین ضلیع الفم مفلج الاسنان دقیق المسربة کان عنقہ جید دمیة فی صفاء الفضة معتدل الخلق بادن متماسک سواء البطن والصدر عریض الصدر بعید ما بین المنکبین ضخم الکرادیس انور المتجرد موصول ما بین اللبة والسرة بشعر یجری کالخط عاری الثدیین والبطن مما سوی ذلک اشعر الذراعین والمنکبین

واعالى الصدر طويل الزندين رحب الراحة شثن الكفين والقدمين سائل الاطراف او قال شائل الاطراف خمصان الاخمصين مسيح القدمين ينبو عنهما الماء اذا زال زال قلعا يخطو تكفيا ويمشي هونا ذريع المشية اذا مشى كانما ينحط من صبب واذا التفت التفت جميعا خافض الطرف نظره الى الارض اكثر من نظره الى السماء جل نظره الملاحظة يسوق اصحابه يبدر من لقي بالسلام روايت كى امام باصفائے نے

حسن سبط رسول مجتبانے
کہ ہند بن ابی ہالہ میرا خال
رسول اللہ کا تھا واقف حال
کیا میں سوال اوس باخبر سے
خبر دی حلیۂ خیر البشر سے
کہ ہوں مشتاق ان باتوں کا بجد
بیان کر کچھ تو حال جد امجد
غرض میری یہ سنکر وہ اوال
کروں جو ہو سکی اسناد احوال
تہا بس ہنسکے یوں مجھسی اوسدم
رسول اللہ تہے فخیم مفخم
نگاہوں میں وہ یعنی خوش سیر تہے
دلوں میں بھی بزرگ و نامور تہے
تجلی روی انور کی تہی یہ
قمر ہو جیسا جودہویں کو
میانہ کب قد خیر الوریٰ تہا
میانہ پن سی بہی زیادہ قد جدا تہا
اگر کوتاہ کہیں تہا نہ کوتاہ
غرض کم کیفیت کی یہاں راہ
قد و بالا کا تہا اونکی یہ عالم
میانہ سی دراز و طول سی کچھ کم
بزرگی تہی سر عالی میں پیدا
نہایت حسن مع زینت ہویدا
خم و پیچ عیان بالوں میں کچھ تہی
بچہ اک تہ و لیکن بہم تہی
بکہرتی تہی جو فرق پاک پر بال
دو فرقہ اونکو کر دیتی تہی فی الحال
اگر از خود نہ بال اونکی بکہرتے تہے
تکلف سی نہ ہرگز فرق کرتے
بحال وفرہ بکہر بال اونکے
گذرتی نرمہائی گوش سی تہے
درخشانی کا عالم رنگ میں تہا
کشادہ تہی جبین عالم آرا
مقوس دونوں ابرو مقدس
مقدس دونو ابرو مقوس
باندازِ مناسب طاق ابرو
نہ تہی پیوستگی آپسمیں اونکو
عجب خمدار و باریک و مطول
بجز بی طاق تہانی ہوا لی
میان ابروان اک رگ ہویدا
بہت ہوتی غضب کے وقت پیدا
کہوں کیا جبہۂ عینی کا عالم
کہ تہی انوار کی شعلے جس سی توام
معلّی بینی خیر البشر تہی
باندازِ بلندی جلوہ گر تہی
جو کوئی ذی تامل دیکہتا تہا
بلندی کا گمان ہوتا تہا پیدا
ملایم آپکی رخسار تہے ینکو
بہلا تشبیہ دوں میں کس سی اونکو
بزیبائی کشادہ وہ دہن تہا
کشادہ وہ دہن اور تہا

لبون و دانتون کو کیا حسن بیان
اوپر سینے سے تھا تا ناف کے خط
سے عیان یعنی وہ گردن تھی ایسی
بوضع خود مناسب اور زیبا
شکم سینہ صفائی مین برابر
سر ہر استخوان مین تھی بزرگی
گلوئے پاک سے تا ناف والا
معرا مو سے تھا صاف بے مو
وہ اونکے صدر عالی کی بلندی
کشادہ تھی کف دست مصفا
کشیدہ تھین وہ انگشتان والا
کہ حاصل انگلیونکو تھی بزرگی
کف پا مین گہرائی تھی یہ خوبی
کہ تھی پای مبارک نرم و املس
زمین پر جب خرامان آپ چلتے
بڑی راہ جاتی سرور دین
تہا اور قدم تھی عیان یہ صفا معنی
لشکر تھی تھی ... جایا
زمین اکثر مشرف تھی نظر سے
نمایان تھا لحاظ اونکی بصر مین
تو یہ ارشاد فرماتی تھی حضرت

سپید و صاف ایسی تھی کشادہ
وہ گردن شایان مثل لج
بشکل نقرہ با نور و ضیا تھی
بجلی تھی تناور خیر عالم
کہ سینہ عریض تھی بہن خوشتر
بدن جو کچہ کہ کہلا پوشاک سے تہا
خط مو تھا کہ جا باریک زیبا
کلائی دو نو نشانی اور بازو
خط مو سے رکہی تھی ارجمندی
بزرگی اوس کف پا مین عیان تھی
لقب ہے سائل الاطراف جنکا
یہان جو سائل و شایل کو لایا
کہ رہتی تھی زمین سے جو وہ اونچی
جدا رہتی زمین سے یون کف پا
قدم کو اپنے بر کندہ اوٹھاتے
ہوا یہ حال ہے وارد جنابکا
بلندی سے ہے گویا میل پستی
بہت نیچے تھی انکہونکو جہکاتے
فلک سا کم بہرہ ور ہوتا بصر سے
بیان کرتا ہے راوی بعد اسکے
چلو تم مجہسے آگے کرکے یہ تنبیہ

دقیق المسربہ یعنی خط مو
تہا اعضا کی شکل و صورت سے ظاہر
تہون کیا عضو عضو اونکے بیان کر
تمامی عضو تن مربوط با ہم
فراخی دونون شانونمین عیان تھی
درخشندہ وہ نور پاک سے تہا
سوا اسکے شکم سینہ برابر
برہنہ تن تھی بے زیبا کنندہ
طویل اونکے دونون دست والا
نمایان تھا انکے قدمون مین بزرگی
تہا یا شایل الاطراف کافی
ہوا تہا شک مگر راوی کو پیدا
ہوا وارد یہ وصف پائے اقدس
کہ پانی اونکے نیچے سے گذرتا
اونہین ہوتا خیال میل پستی
کہ جس دم آپ جاتے تند رفتار
اونہین جب دیکھتا منظور ہوتا
نظر یعنی جسکو باطن لگاتے
تامل سے جو تہا کیا سی نظر سے
کہ جب سنا تہہ آپ اپنے اصحاب کو
عجب خلاق تھی خیر الورا کے

کہ ہون مخدوم بھی خادم آپکے　　سنو اے ہر عادت مصطفیٰ کی　　کہ ہوتا جو کہیں اور نبی طاقی

جناب پاک کرو اوسکو خوشگام　　بتقدیم سلام دین اسلام　　رباعی ان سر کہ ہے محمد خوش اسلوب

گوئی کہ سپہر عالم خوبی بود　　المختصر آن دلبر شیرین حرکات　　سر تا بقدم جلوۂ محبوبی او دید

بیان ہوئی سر مبارک باب ۴ ورس تیرا بال بکریوں آپکے کلی کی مانند ہی جو کوہ جلیعاد پر بیٹھی ہون باب ۵ ورس ۱ اوسکی زلفین پیچ در پیچ ہین اور کووی کی سی کالی ہین باب ۷ ورس ۵ تیری سر کا بال ارغوانی مانند ہو بادشاہ تیری کاکلون سی اٹکا ہی ان جلوون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سر مبارک کے بالون کا بیان ہے بیان کمیت موی شریف باب ۴ ورس ۱ تیرا بال بکریون کے گلی کی مانند ہے جو کوہ جلیعاد پر بیٹھی ہون اس ورس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موی مبارک کو بکریون کی گلی کے بالوں کی ساتھہ تشبیہ دی یعنی کثرت وقلت مین اور اس تشبیہ سے کثرت موی مبارک کا پتا ملا اور در حقیقت محبوب خانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سر پر بال بہت زیادہ تھے چنانچہ بخاری شریف کی کتاب الغسل مین یہہ حدیث مروی ہے اور اس سے کثرت موی مبارک کا حال معلوم ہوتا ہے باب من افاض علی راسہ ثلثا عن ابی جعفر قال لی جابر اتانی ابن عمک یعرض بالحسن محمد بن الحنفیۃ قال کیف الغسل من الجنابۃ فقلت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاخذ ثلث اکف فیفیضہا علی راسہ ثم یفیض علی سائر جسدہ قال الحسن انی رجل کثیر الشعر فقلت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر منک شعرا روایت ہی ابو جعفر سے کہا اوسنی کہا مجہہ سے جابر نے آیا میری پاس تمہاری چچا کا بیٹا تعریض کرتے تھی ساتھہ حسن محمد بن الحنفیہ کے کہا اوسنے کیونکر ہی غسل جنابت سے پس کہا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لیتی تھی تین لپ پانی پس ڈالتی تھی اوسکو اپنی سر پر پہر بہاتی تھی اوپر تمام بدن کے پس کہا حسن نے تحقیق مین ایک مرد ہون بہت بالون والا کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجہسی زیادہ بالون والے تھے بیان کیفیت سیاہی و رنگ کی موی شریف باب ۵ ورس ۱ اوسکی زلفین پیچ در پیچ ہین اس ورس مین آپکی زلفون کو پیچدار بیان کیا اور اس سے معلوم ہوا کہ آپکی بال مبارک نہ سیدھی تھی نہ بہت سخت تھے

[illegible] ہوئے ہونگے اور داڑھی میں کچھ تو سفید رہیں ہونگے اور واقعی آپکی سر مبارک کے بال
ایسے ہی تھے اسیطرح حدیث مذکور ابن ابی ہالہ میں [illegible] اشعر آیا ہے اور بعض روایتوں میں
جعد رجل آیا ہے اور مطلب ان دونوں روایتوں کا واحد ہے یعنی آپکی بال گھونگر والے تو تھے
لیکن نہ بہت زیادہ بلکہ اسی قدر تھی کہ جس سے زلفوں میں پیچ پڑ جاتے اور مسیح علیہ السلام کے
سر مبارک کے بال سیدھے تھے یعنی بالکل سیدھے ہی تھے اور داڑھی زولیدہ بیں نہ تھا
اور گھونگر والے نہ تھے چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے بیان زلف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم باب ۵ درس اونکی زلفیں پیچ در پیچ ہیں اس درس سے معلوم ہوا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چہرہ مبارک پر زلف پڑی ہوئی ہونگے اور رات و دن
ایک جگہ جمع ہونگے اور واقعی آپکی زلفیں چھوٹی رہتی تھیں اور جس دن ملاقات عاشق زار
کعبہ شریف سے ہوئی اوس دن چار زلفیں آپکی چھوٹی ہوئی تھیں اور کانوں کی لو اور گردن
اور شانوں تک بال جناب نے چھوڑے ہیں اور بمقابلہ غیر اقوام کے کہ وہ اس طریقہ
بال نہیں رکھتی ہیں تو صورتوں پر اطلاق زلف صحیح اور درست ہے بیان رنگت
موئے شریف عالم طفولیت و شباب باب ۵ درس اونکی زلفیں پیچ در پیچ ہیں اور کوے
کی سی کالی ہیں اس جملہ کی جزو اخیر سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طفولیت
و شباب میں رنگت سر کی بالوں کی مثل کالی بھنڈ کوے کی سیاہ ہوگی اور واقعی
آپکی سر کے بالوں مبارک کی یہی رنگت تھی اور مفسرین کے نزدیک والضحی واللیل
آیا ہے میں ضحی چہرہ مبارک ہے اور لیل سیاہ زلف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہے اور ساتویں باب کا یہہ جملہ بادشاہ تیری کاکلوں نے الگ ہے اسی قسم ادا کی
خبر دی رہا ہے اور اسجگہ بادشاہ سے بادشاہ حقیقی مالک الملک اللہ جل جلالہ مراد ہے
اور انکا گویا کہ ہم معنی قسم کہا تیکی ہے اور مسیح علیہ السلام کے بال لڑکپن سے جیسے
اور سرخ ہونگی کہ اوس ملک والوں کے ایسے ہی بال ہوتے ہیں چنانچہ [illegible]

ساتھہ پس پانچوین باب مین بہی وہی تشبیہ مراد ہوگی اسلئی کہ ایک شی کا دونون جگہہ بیان ہے یعنی آپکی آنکھون مبارک کو کبوتر کی آنکھون کی ساتھہ تشبیہ ہوگی نہ نفس کبوترکے ساتھہ اور مضاف محذوف ہوگا اور قرینہ اسکا وہی ہی کہ چوتھی باب مین اسکی تصریح ہو چوہی پس پانچوین باب کی تقدیر ایہہ عبارت ہوگی اوسکی آنکھین اون کبوترونکی آنکھونکی مانند ہین اور پہر کبوترون کی آنکھین کئی قسم کی ہوتی ہین لیکن صورت اطلاق مین فرد کامل مراد ہوتا ہی اور پہر قرینہ تشبیہ بہی موجود ہی اسلئی کہ اس تشبیہ سی عمدگی کا بیان کرنا منظور ہی اور عمدہ آنکھین کبوترونکی موتی چور ہوتی ہین اور موتی چور اون آنکھون کو کہتی ہین کہ جنمین سرخ ڈوری ہوتی ہین پس اس سی معلوم ہوا کہ خانہ کعبہ کی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھین موتی چور ہونگی اور اونمین سرخ ڈوری ہونگی اور درحقیقت آپکی آنکھین موتی چور تہین اور اونمین سرخ ڈوری تہی اسلئی کہ آپکی آنکھونکی وصف مین اکثر روایات مین اشکل آیا ہے اور بعض روایات مین اشہل آیا ہی اور اشکل ایسی آنکھہ کو کہتی ہین کہ جسکی سپیدی مین سرخ ڈوری ہون اور اشہل اوس آنکھہ کو کہتی ہین کہ جسکی سیاہی مین سرخ ڈوری ہون اور ایسی دونون قسم کی آنکھون کو موتی چور کہتی ہین اور بعض روایات مین جو آپکی آنکھون مبارک کی صفت مین ادعج آیا ہی اور ادعج اوس آنکھہ کو کہتی ہین کہ جسکی سیاہی بڑہی ہوئی ہو وہ اس روایت اخیر کی مخالف نہین ہی بلکہ موافق ہی اسلئی کہ سیاہی مین جہان سرخ ڈوری نہ تہی وہان سیاہی عمدہ تہی اور کبوتر کی آنکھون کی سیاہی بہی بہت ہی زیادہ ہوتی ہی اور ساتوین باب کی اس جملہ مین تیری آنکھین اون کنڈون کی مثل ہین آنکھون مبارک کو حوضون کی ساتھہ تشبیہ دینی سے معلوم ہوا کہ آپکی آنکھین بزرگ اور بڑی اور تر و تازہ ہونگی اور واقعی آپکی آنکھین مبارک بڑہی اور تر و تازہ تہین اسلئی کہ سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ

روایت ہی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشکل العینین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی آنکہیں مبارک بڑی بڑی تہیں شعر کیا بیان ہو خوبی چشم سیاہ ؛ وہ آیت ما زاغ ہی جسکی گواہ ؛
تہی سفیدی اور سیاہی درمیان ؛ شرح : وہ ہی او چشمن شکل البصر سیاہ اور سیاہی کو عیان
تہیں ہم دونوں بحد اعتدال ؛ اشکل العینین بہی وارد ہوا یعنی چشم حضرت خیر الورے کی
اشہل العینین بہی مذکور ہی ؛ وصف میں اوسکی کہ عین حور ہی ؛ نظیر القصہ جو وصف کمال ؛
چشم خوبان جہان کا کمال ؛ وہ سبہی او سنانی حد درمیان ؛ چشم محبوب خدا میں تہی عیان ؛
اور ان سب سی زیادہ خاص ؛ چشم حضرت سی رکہتا اختصاص ؛ یعنی وہ چشم مبارک جو لیبہا
نور تہا یکسان دن میں رات میں ؛ دیکہتی ہیں لوگ جیسی وقت سحر ؛ تیرہ شب میں آپکو آتا نظر ؛
دوسرا ایک اور بہی اعجاز تہا ؛ چشم پاک صاحب اعجاز کا ؛ پیش منظر آپ جیسا دیکہتی ؛
پیٹہ کی پیچہی بہی ویسا دیکہتی ؛ سائبان چشم وہ مژگان دراز ؛ سر فرازانہ حیا و ناز و امتیاز ؛
مردم چشم حیا کیو اسطی ؛ سائبان مژگان کی ہی آراستہ ؛ رباعی
رخشان چو مہر چارہ وجہ منیر ؛ در سلسلہ جعد دل خلق اسیر ؛ ملک ملکوت صید آن چشم سیاہ ؛
ابرو چو کمان کشیدہ مژگان چون تیر ؛

بیان بینی مبارک

اور بینی مبارک کی بیان اس
ساتوین باب میں ہی تیری ناک لبنان کی برج کی مثال ہی جو دمشق کی طرح نیاکم
اس جملہ میں سیدنا محبوب خانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بینی مبارک کو برج کی ساتہ
تشبیہ دی اور برج درمیان سی بلند ہوتا ہی پس اس تشبیہ سی معلوم ہوا کہ محبوب
خانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بینی مبارک درمیان سی بلند ہوگی اور حقیقت میں بلند
تہی اسلئی کہ ابن ابی ہالہ وصاف بینی صلی اللہ علیہ وسلم نی آنکو اقنی العرنین بیان
اور اقنی العرنین اوس شخص کو کہتی ہیں جسکی ناک درمیان سی بلند ہو اور پاکیزگی
مانند الف کشیدہ بود آن بینی ؛ در نور وضیا شمع بود گر بینی ؛ بودا بر آن بلندی از نور پدید
دانیست بلند از نور رشک بینی ؛ شعر ؛ بینی وہ ممتاز پر نور و بلند ؛ باکمال خوشنمائی ارجمند ؛

پیکتا جو بی تامل آن کرہ۔ اوسکو وہ بینی بلندائی نظر + پی نہایت پرتہی یعنی مانند + اعتدال حال ہی تھی ارجمند + وہ جو ظاہر ہی بلندی دور سے + مشتمل تھی ارتفاع نور بینی +

بیان رخسارہ محبوب الٰہی صلی اللہ علیہ وسلم

اس بیان مین چوتھی باب کی ورس (۱۳) مین ہی۔ تیری رخسارہ تیری اجاور کی جیسی آدہی انار کی مانند ہین۔ اور پانچوین باب کی ورس (۱۳) مین ہی اوسکی رخسارے پھولون کی چمن اور بلسان کی اوبہرتی ہوئی کیاری کی مانند ہین۔ پس چوتھی باب مین رخسار مبارک کو انار کی ٹکڑی کے ساتھہ تشبیہہ دی ہی اور حدیث ابن ابی ہالہ وصاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین چاند کی ساتھہ تشبیہہ دی ہی اور دونون تشبیہون سی مقصود واحد کہ جو رخسارون مبارک کا تر وتازہ اور سرخ ونورانی ہونا ہی اور وہ حدیث یہ ہے یتلألؤ وجہہ تلألؤ القمر لیلۃ البدر۔ آپکا چہرہ مبارک روشن اور تابان تہا مثل چودہوین رات کی چاند کی اور ہدیۃ الاسلام مین آپکی نسبت لکہا ہی رخسار سرخ تہی اور پانچوین باب مین رخسارہ مبارک کو کیاری کی ساتھہ تشبیہہ دینی سی معلوم ہوا کہ رخسار مبارک پہلی ہونگی بلکہ ابہری ہوئی ہونگے اور حقیقت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رخسار مبارک ایسی ہی تہی اسلئے کہ حدیث ابن ابی ہالہ مین سرور عالم کی نسبت سہل الخدین واقع ہوا اور سہل الخدین اوسکو کہتی ہین جسکی رخسارہ ہو پہلی نہون اور پست ہوئی بہی نہون

بیان لب مبارک محبوب خانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم

اس بیان مین پانچوین باب مین ہی ورس (۱۳) اوسکی لب سوسن ہین جنسے بہتا ہوا مر ٹپکتا ہی چوتہی باب مین ہی ورس تیری لب ایسے ہین جیسے قرمزی ڈوری ہین۔ پس پانچوین باب مین لبون مبارک کو سوسن کی ساتھہ تشبیہہ دی اور سوسن کے دو قسم ہین۔ آزاد اور ابرسار آزاد سپید ہوتا ہی اور ابرسار آسمانی رنگ اور چوتھی باب مین لبون مبارک کو قرمزی ڈوری کے ساتھہ تشبیہہ دی اور قرمز سے

سے سرخی نیم رنگی تہی لبین ان دونون لبون مین سرخی سفیدی ملی تہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
کی لب مبارک باریک و نرم و ملایم ہونگی اور [illegible] ایسی ہی اور سرخ ہونگی اور تشبیہ
سوسن ابر بہار کی مناسب ہی ہاں اسلئی کہ محبوبان عالم کی لبون کی یہی رنگ ہوتا ہی ۔
خصوصاً اہل عرب کی تو اکثر ایسی ہی لب ہوتی ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی لبون مبارک مین یہہ سب اوصاف ہونگی اسلئی کہ مدارج النبوت مین بحوالہ
اوسط بلفظ طبرانی نقل کیا ہی کہ لب اور دہن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
تمام بشر سی افضل تہی اور یہہ ایسا جامع ہی کہ اوصاف مذکورہ کو معنی اپنی
شامل ہی بیان دہن مبارک محبوب خانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اوسکا
ذکر بہی چوتہی باب مین ہی تیرا موتہہ خوب تہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت
ضلیع الفم وارد ہوا ہی چنانچہ حلیہ ابن ابی ہالہ وصاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین
یہہ لفظ وارد ہی اور ضلیع الفم ایسی کہتی ہین جس شخص کا مونہہ کشادہ ہو پس آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا گو دہن مبارک کشادہ تہا مگر یہہ کشادگی خوبی اور عمدگی کی تہی
اسلئی کہ بحوالہ مدارج النبوت منقول ہو چکا ہی کہ طبرانی نی اوسط مین روایت
کی ہی کہ لب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دہن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی تمام بشر سی عمدہ تہی **رباعی** درج دہنش کردہ دلم شاد سو لخ * تا توان تفتیش کرد تنگی
شاخ * در احادیث فشاند بسیار * شیرین دہن نگار با خوش [illegible] * سقف
تہا کشادہ وہ دہان با صفا * اوسکی واصف نی ضلیع الفم کہا * وہ دہن تہا گفتگو کی خوبی کی ساخت
حسن و زیبائی و اسلوب کی شان * وہ دہان دلربا صلی علی * خوشنما تہا خوشنما تہا خوشنما *

بیان خانہ کعبہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی دانتون مبارک کا

اور یہی دندان مبارک کی صفت مین چوتہی باب مین فرمایا ہی ۔ تیرا دانت بہتر
کلی کی مانند ہین جنکی بال کتری گئی اور جو نہایت نکلتی ہین اونمین ہر ایک

پچھی تھی اور اونکین سی ایک بھی ناتجربہ نہین ہی اس ورس مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی دندان مبارک کو بھیڑیون کی دانتون کی ساتھ تشبیہ دی
اور مابہ التشبیہ سپیدی اور چمک ہی اور درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
دندان مبارک سپید اور چمک دار تھی۔ اسلئے کہ حدیث ابن ابی ہالہ مین آپکی دندان
مبارک کی صفت مین کلمہ اشنب وارد ہوا اور اشنب دانتون کی رونق اور تر و تازگی
کو کہتے ہین اور ہر دانت سی مدلول دانت تھی سال عمر مراد لیکر بیان عمر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا اور قریبا یا جنکی بال کتری گئی یعنی اگر عمر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو ای شخص تو دریافت کرنا چاہی تو ہر دانت کو ایسی بھیڑ فرض کرے جسکی بعد
پیدا ہونیکی بال کتری گئی ہون اور جب بھیڑ کا بچہ پیدا ہوتا ہی تو ایک سال گذرنیکے
بعد اوسکی بال کترتی ہین چنانچہ گڈریون سی یہہ امر تحقیق کیا گیا ہی اور دانت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بتیس ۳۲ تھی تو بتیس برس یہہ ہو گئی اور پھر ہر ایک ایسی بھیڑ
کی واسطے دو حمل بھیڑ کی مدت جو برس روز ہی ثابت کر تو بتیس ۳۲ برس اور ہوئی
اور بتیس ۳۲ کو بتیس ۳۲ کی ساتھ ملانی سی چونسٹھہ برس ہوتی ہین اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی عمر بعض روایات کی موافق پینسٹھہ برس کی ہوتی ہی اور پینسٹھہ قمری
کو اگر شمسی بناو تو وہی چونسٹھہ کی قریب ہونگی اور کسور کو ایسی مواضع مین
نہین لیا کرتی ہین واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم **بیان خانہ کعبہ محبوب**
صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک کا اور گردن مبارک کے
بیان مین ساتوین باب مین ہی کہ تیری گردن ہاتھی دانت کی برج کی مانند ہی اور
چوتھی باب مین ہی تیری گردن ایسی جیسے کہ داود کا برج جو سلاح خانی کی لیی
تھا جسپر ہزار سپرین لٹکائی گئین ہین وی سبکی سب پہلوانون کی سپرین ہین
اس ورس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک کو ہاتھی دانت کی برج

کی برنج کی ساتھ تشبیہ دی ہی اور حدیث شریف مین گردن مبارک کو ہاتھی دانت کی
بت کی گردن کی ساتھ تشبیہ دی اور وہ حدیث ابن ابی ہالہ کی اور الفاظ اوسکی
یہ ہین کان عنقہ جید دمیۃ فی صفاء الفضۃ رسول اللہ صلی اللہ وسلم کی گردن
مبارک چاندی کی شکل صفائی مین تہی اور خوبی مین ہاتھی دانت کی بت کی گردن
کی مانند تہی اور چونکہ آپکی گردن مبارک بہاری تہی اسوجہ سی اوسی برج کی ساتھ
تشبیہ دی ۔ رباعی آن گردن روشن چو سراج و ہاج ٭ از گردن کہان چین بردہ خراج
زیبا و لطیف در صفا النقرۃ خام ٭ چو گردن آن بت کہ تراشند ز عاج ٭
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تام الاذنین تہی یعنی پورے کانون والے
تہی اور آپ کی گوش مبارک چہوٹے نہ تہی بلکہ بڑے اور جوڑے تہے
مگر خوبی اور تمدگی کی ساتھ اور یہ لفظ مدارج النبوۃ مین جامع کبیر سے
آپکی کانون مبارک کی صفت مین نقل کیا ہے لیکن اسلئے اونکو سیپیون کی ساتھ
تشبیہ دی اور وہ دو ہزار کا کام دیتی تہی اور یہان بیٹہی ہوئی آسمان کے
اطیط کی آواز سنتے تہے ۔ بیان محبوب خانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہاتہون مبارک کا ۔ اور اس بیان مین پانچوین باب مین ہی ورس ۲۱
اوسکے ہاتھ ایسے ہین جیسے سونیکی کڑیان جنمین ترسیس سے جواہر جڑے گئی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتہون مبارک پر بال تہے چنانچہ حدیث ابن
ابی ہالہ و صاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین آپکی نسبت وارد ہوا ہے اشعر
الذراعین والمنکبین یعنی آپکی ہاتہون اور مونڈہون مبارک پر بال تہے پس اونکو
جواہر کے ساتھ تشبیہ دی اور چونکہ آپ عبل العضدین والذراعین یعنی
بڑے قوی بازو اور ہاتہون والے تہی اسلئے اونکو سونیکی کڑی بیان کیا ۔
بیان صحیفہ مبارک کا ۔ صحیفہ مبارک کی بیان مین پانچوین باب مین ہی ورس ۱۴ اوسکا

وہ چھاتیان دو آہو بچون کے مانند ہین جو ایک ساتھ پیدا ہوئے اور جو سوسنون کے درمیان چرتے ہین اور ساتوین باب مین بھی ورس ۳ تیری دو چھاتیان دو آہو بچون کے مانند ہین جو ایک ساتھ پیدا ہوئے تھی اور تیرے ساتوین باب کے ورس ۸ تیری چھاتیان انگورون کی گچھون کی مانند ہین سوسن ابرسا رسی یہان بہی غرض ہے اور سوسن یا بر سار مین چرنی کی یہہ معنی ہین کہ دونون پستانون کی گرد اگرد بال ہون چنانچہ تھی اسلئے کہ حدیث ابن ابی ہالہ وصاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین آپکی نسبت اشعر الذراعین والمنکبین واعالی الصدر وارد ہوا ہے اور ترجمہ ان کلمونکا یہہ ہے کہ آپکے دونون بازوون پر اور مونڈھون پر اور سینہ مبارک کی اوپر کے جانب بال تھے اور چونکہ حرکت لطیفہ قلبی اور حرکت لطیفہ روحی دونون پستانون کے قریب ہین اسلئے اونکو آہو برون کی ساتھ تشبیہ دی اور اسلئے کہ سینہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طفلان امت مرحومہ شیرہ شریعت الٰہی پیتے ہین اسلئے اونکو انگور کے گچھے سے بیان کیا اور شق صدر کے بعد حکمت اور ایمان سے بہر جانیکی بہی خبر ہے اسلئے کہ انگور سے شراب بنتی ہے اور جس قسم کا انگور ہوگا اوسی قسم کی شراب ہوگی یعنے اگر انگور دنیا ہے تو بیہوشی عالم آخرت سے اوس سے حاصل ہوگی اور جو انگور اوس عالم کا ہے تو بیہوشی اس عالم سی حاصل ہوگی اور یہان انگور اوسی عالم کا مراد ہے اور اس سے وہی شراب ایمان وحکمت بنیگی اور اوسی سے کنایہ ہوگا واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم بیان شکم مبارک محبوب خانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور شکم مبارک کی وصف پانچوین باب مین وارد ہوا ورس ۱۴ اسکا پیٹ ہاتھی دانت کا سا کام ہی جسپر نیلم کی گل بنی ہون اور ساتوین باب کی ورس ۲ تیری ناف

گول پیالہ ہی جسمین ملائی ہوئی مے کی کمی نہین ہی تیرا پیٹ گیہون کی ایک ڈھیری ہی
جسکے آس پاس سوسن لگی ہین ان جملون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شکم
مبارک کا بیان ہی — **بیان نرمی شکم مبارک** باب ۷ ورس ۲ تیرا پیٹ گیہون
کی ایک ڈھیری ہی آپکا شکم مبارک نہایت نرم تھا چنانچہ مدارج النبوۃ مین
ہی کہ ابن ابی الدنیا بیان کیا ہی کہ مینے شکم مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھا گویا کہ کاغذ تہ پر تہ رکھی ہوئی اور اسی نرمی کو یہ ورس بیان
فرماتا ہی — **بیان سفیدی شکم مبارک** — باب (۵) ورس ۱۴ اوسکا پیٹ
ہاتھی دانت کا سا کام ہی آپکا شکم مبارک سفید اور گورا تھا اور بال اوسپر
نہ تھی چنانچہ حدیث ابن ابی ہالہ مین ہی عاری الثدیین والبطن — دونون پستان
اور شکم بال سے خالی تھی اور اسی گورا پن کا ورس مسطورہ مین بیان ہی — **بیان
ناف مبارک** — باب (۷) ورس ۲ تیری ناف گول پیالہ ہی جسمین ملائی
ہوئی مے کی کمی نہین — آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناف مبارک ابھری ہوئی
نہ تھی جیسی بعض اشخاص کی خاص کر لڑکپن مین ہوتی ہی بلکہ گہری تھی اور
اسی گہرا پن ناف مبارک کا اس ورس مین بیان ہی — **بیان لطیفہ
سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم** — جملہ مذکورہ مین تیری
ناف گول پیالہ ہی جسمین ملائی ہوئی مے کی کمی نہین لطیفہ سر کا بیان ہی
اور مے سے شراب محبت الٰہی مراد ہی — **بیان [illegible] مبارک** باب (۵) ورس (۱۴)
اوسکا پیٹ ہاتھی دانت کا سا کام ہی جسپر نیلم کی ... تھی ہون — آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ناف سے گلو کی مبارک تک نہایت باریک ایک خط باریک
بالون کا تھا چنانچہ ابن ابی ہالہ کی حدیث مذکور مین ہی موصول ما بین اللبۃ والسرۃ
بشعر یجری کالخط ملا ہوا تھا گلے سے ناف تک سیاہ خط بالون کی اور اسکا

اس جملہ مین بیان ہی اور اسیکو ہندی مین بیلی کہتی ہین ۔ رباعی

تا ناف بر آن سینۂ صاف و زیبا بہ بود * ہست خط دقیق از مو پیدا
بر تختۂ سیم بودہ نقش الفی * یعنی کہ حسن احمد آمد یکتا

بیان شق صدر ۔ اور جس جگہ یہ خط نیلی تہا اوس جگہ نشان شق صدر کا بہی تہا اور اس ورس مین اور نیز جملہ تیری ناف گول پیالہ ہی جسمین ملائی بہری ہی کی کمی نہین اسطرف اشارہ ہی **بیان موی مبارک اعالی صدر** تیرا سینہ گیہون کی ایک ڈہیری ہی جسکے آس پاس سوسن لگی ہین ۔ اس ورس مین موی مبارک اعالی صدر کو سوسن کی ساتہ تشبیہہ دی ہی اور یہہ مو مبارک مثل سوسن کی گرد اگرد شکم مبارک کی تہی چنانچہ ابن ابی ہالہ کی حدیث مین وارد ہی ۔

بیان کولون مبارک کا ۔ اور آپکی کولون مبارک کا بیان باب ۷ مین ہی ورس (۱) تیری دونون کولہی گولائی جو ہیرون کی لڑی کی مانند ہی جیسا کسی اوستاد کاریگر نی بنایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جسم مبارک کی وصف مین بادن متماسک احادیث مین وارد ہوا ہی اور بادن پر گوشت کو کہتی ہین اور متماسک اوسی کہتی ہین جسکا بدن گٹہا ہوا ہو اور ڈہیلا نہو اور ایسی بدن مین کولی ضرور گول ہوتی ہین

بیان ساق پای مبارک آپکی پیرون اور پنڈلیونکا بیان باب ۵ مین ہی ورس ۱۵ اوسکی پیر سنگ مرمر کی ستون جو سونیکی پایہ پر کہڑی کی جاوین اس ورس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیون مبارک کو سنگ مرمر کی ستونونکی ساتہ تشبیہہ دی ہی اور حدیث شریف مین شحم النخل کی ساتہ تشبیہہ دی ہی اور تشبیہہ خوبی سپیدی مین ہم سنگ برابر ہین پس تشبیہہ بہی برابر ہوگی اور مطابقت ایسی واقع ہوگی جیسی کہ تہا بلکہ اور مقصود دونون تشبیہون سی پنڈلیونکی سپیدی اور خوبی بیان کرنا ہی اور وہ حاصل ہی اور حدیث مذکور کی سند یہہ ہی کہ مدارج النبوت مین ہی اور حدیث مین آیا ہی و نظرت الی ساقہ کانہا جمارۃ یعنی راوی کہتا ہی کہ مین نی پنڈلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکہا پس گویا کہ وہ شحم النخل کی مشابہ تہی یعنی صفائی اور تر و تازگی مین اور شحم النخل کہجور کی جڑ کی گودا کو کہتی ہین اور وہ سفید نہایت تر و تازہ ہوتا ہی اور شیرین ہوتا ہی اور اہل عرب اوسکو کہاتی ہین ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدم مبارک کو ...

بیان کیا اور اس بیان سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی قدم مبارک عمدہ اور ضخیم یعنی بھاری ہونے کے اور واقعی قدم مبارک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی ہی تھی اسلئے کہ عبد اللہ ابن بریدہ
سے روایت ہے کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ احسن البشر قدما یعنی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدم مبارک تمام آدمیوں سے عمدہ تھی
اس روایت سے عمدگی اقدام مبارک کا ثبوت ہو گیا اور سند بھاری
ہونے قدم مبارک کی یہہ ہے کہ حدیث ابن ابی ہالہ وصاف سے صلی اللہ علیہ
وسلم میں آپ کی نسبت شثن القدمین آیا ہے اور شثن القدمین اوس شخص کو
کہتے ہیں جسکی قدم ضخیم اور بھاری اور پر گوشت ہوں اور بعد بیان حلیہ
مبارک کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق اور شیرین
لبی کا بیان فرمایا بیان خلق محمدی پانچویں باب ہے اوس کا موتہہ شیرینی
ہے اور شیرینی کی دو قسمیں ہیں اور دونوں قسم کی شیرینی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک میں موجود تھی شیرین زبان
تو آپ تھی ہی اور جمیع اقوام عالم کے اس شیرین زبانی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھہ شیرین زبان ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ خلیق اور
چشمہ شیرین تھی اور بحسب مصداق شعر مشہور کہ ہر کجا چشمہ بود شیرین
مردم و مرغ و مور گرد آیند آپکی شیرین زبان ہونیکی وجہ سے تمام مخلوقات
الہی آپکی گرد ہوئی اور یہہ قول انکا اگرچہ سراسر باطل ہے چنانچہ لطائف
اسکا علاوہ دلائل آخر رسالت صادقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
اس رسالہ سے بھی خوب ظاہر ہے مگر شیرین زبانی کا اقرار ہے اور
ایسی لوگوں نے یہہ بھی غنیمت ہے یہہ شیرینی باطنی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا ہے یعنی خوش خلقی کا بیان ہوا اور شیرینی ظاہری آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کا یہہ بیان ہے کہ لب مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا بطور اعجاز اگر کسی کہاری کوہی میں پڑ جاتا تہا تو وہ کواں چشمہ شیرین ہو جاتا
ہوتا چنانچہ انس رضی اللہ عنہ سے جو آپکی خادم تہی روایت ہے کہ ہمارے گہر
میں ایک کہاری کواں تہا ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا آب
دہن اس میں بطور اعجاز ڈالا پس وہ شیرین ہو گیا اور پہر مدینہ منورہ میں اوس سے زیادہ
کوئی کواں شیرین نہ تہا اور بعد بیان خلق و خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے نام مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کیا اسلئے کہ اصل نسخہ عبرانی
غزل الغزلات شش پنجم اس جملہ کی آپکا نام بصیغہ جمع محمدیم بیان کیا ہی اور
اوس بولی میں جمع یا اور میم کے ساتھہ آتی ہے واحد کو تفخیماً جمع بولا کرتے
ہیں اور اس ترجمہ میں عشق انگیز کے ساتھہ ترجمہ کیا ہے اور جو تہہ باب میں
جملہ تجہہ میں کوئی عیب نہیں کے ساتھہ ترجمہ کیا ہے اور کو ترجمہ کرنا ناموں
کا اصل سے بڑے خرابی کی بات ہے لیکن پہر بہی یہہ ترجمہ اقرب
الی الصواب ہے نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر ترجمہ نہ کیا جاتا ہے کہ اردو
زبان ترجمہ محمدی کا یہی ہے پس جو ترجمہ کو دیکہیگا وہ سمجہہ لیگا کہ نام مبارک خانہ
کعبہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا محمد ہوگا اور چوتہی باب کی اس چہٹی
ورس میں جب کہ دن ڈہلی اور سایہ بہری میں مُر کی پہاڑ اور لبان کے ٹیلے
کو جاؤنگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے مقدمہ پیدایش
اور زمان ولادت کا بیان فرمایا ہے اسلئے کہ مُر کی مشہور ہی ہے اور
لبان یعنی عمان اور یمن سے کے پہاڑ دن میں پیدا ہوتا ہے اور باعتبار رسم
دنیا کے جس کا فرد افرادی قیامت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی پیدایش بعد دن ڈہلنے اور سایہ بڑہنے کے ہوئی ہے اور انجیل

مثل کی میں دین باب میں بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی منقول
ہے اور اس میں سیدنا مسیح علیہ السلام نے پیدائش آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی ایک گزشتہ دن سے بیان کی ہے اور وہ بشارت مع اپنی تشریح
کے اس رسالے میں بھی منقول ہوگی اور ساتویں باب کے اس
درس میں ہے مسیح نے کہا میں اس تار پر چڑھوں گا اور اوسکی شاخوں
کو تھام رکھونگا فی الحال تیری دونوں چھاتیاں انگوروں کی گچھوں
کی مانند ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زمانہ شباب سے ایک قصہ
کا بیان ہے اور وہ یہ ہے کہ قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آپکی
عالم جوانی میں کعبہ شریف کی پھر از سر نو تعمیر ہوئی اور واسطے مشابہت اپنے
جد امجد اسماعیل علیہ السلام کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پتھر
کعبہ شریف کا اپنے دوش مبارک پر اوٹھائے پس وہ تار رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ہیں اور بیان اسکا گذر گیا ہے اور پتھروں کعبہ شریف
کا دوش مبارک پر اوٹھانا کعبہ شریف کا اس تار مبارک پر چڑھنا ہے اور دونو
ہاتھوں مبارک سے چونکہ پتھروں کو تھاما اور وہی شاخیں تار مبارک کی
تھیں پس گویا کعبہ شریف نے ہی شاخوں مبارک کو تھام رکھا اور جملہ
فی الحال تیری دونوں چھاتیاں انگوروں کی گچھوں کی مانند ہیں اس امر کو
بیان کرتی ہے کہ اسی وقت سے عالم غیب سے القا ہونا شروع ہوگا
اور سینہ مبارک شریعت الہی سے پر ہونے لگے گا اور ایسا ہی ہوا
اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ پتھر اوٹھانے کے وقت
ازار مبارک کھول کے دوش مبارک پر ڈالی تاکہ پتھر سے کچھ بدن مبارک
کی تکلیف نہ پہنچے پس آپ بیہوش ہو گر پڑے اور جب آپ کو

مقوقس آیا آپ نے انکو طلب کی اور فرمایا کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ یہ منع ہوا
کرون شیشہ مدارج النبوت مین نقل کیا ہے کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ اونہون نے کہا کہ مین مقوقس یعنی شاہ اسکندریہ
کے پاس گیا اور مقوقس نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی رسول ہین اگر وہ تشریف
لاوین قبط و نصاریٰ ہین تو وہ اونکا اتباع کرین پس مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا
کہ لیکے رہین اسکندریہ مین شہر اور تمام کنیسون مین وہان سے کے
گیا اور لیکے اوصاف قبط اور نصاریٰ سے پوچھی اور اسکندریہ
مین ایک پادری تہا اور وہ اونکا بزرگ تہا اور وہ لپنے بچونکو اوسکے
پاس دعا کی واسطے لاتی تہی اور وہ اونکے واسطے دعا کرتا تہا پس مین نے
اوس سے کہا آیا کوئی اور نبی بہی مبعوث ہوگا اوسنے کہا ہان وہ آخر
انبیا ہین درمیان عیسی بن مریم علیہما السلام اور اونکے اور کوئی نبی نہین
ہے ہمکو بلاشک عیسی بن مریم علیہما السلام نے اونکے اتباع کا حکم
کیا ہے وہ نبی عربی امی ہین نام اونکا احمد ہے میانہ قد کوتاہ نہ دراز
دونون آنکی آنکھون مین سرخی ہی نہ سپید و نہ سرخ بلکہ سرخ سپید
اونکی بال بہت ہونگی موٹی کپڑی پہرینگے اور کہانا جو ملجایا کرے گا کہا
لیا کرین گے تلوار حمایل کرینگی آنکی اصحاب ایسی ہون گے کہ اپنی جانونکو
آپ پر فدا کرینگے دوست رکہینگے آنکو لپنے باپ اور بیٹون سے مبعوث
ہون گے ایک زمین مین جہان درخت سلم ہے اور ہجرت کرینگی ایک
حرم سے طرف دوسری حرم کی اور ہجرت کرینگے زمین بشور خرمازار
کی طرف اور پہرینگی ازار نصف ساق تک اور دہوئینگی اطراف اعضا کو
اور مخصوص ہونگی ساتہ ایسی صفات کے کہ پہلی نبیون مین وہ صفات

یعنی ہر نبی اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوا ہے اور وہ مبعوث ہونگے تمام عالم
کی طرف اور اونکے لیے تمام زمین مسجد کی حکم مین ہوگی اور طہور بہی ہوگی
یعنے خاک سے تیمم کرنا قائم مقام وضو کے ہوگا جس جگہہ وقت نماز
آجاتا تیمم کرینگے اور نماز ادا کرینگے انتہی اس روایت کی تصدیق رسالہ
نہا سے ہوگئی ہے اور سراپا نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق ابہی
مزیل الغلطات کی تینون بابون سے ہوگئی تہی للہ الحمد بیان مہر نبوت ××
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ مبارک پر مہر نبوت تہی اور اوسکی اس
مہر نبوت کا بہی جند جگہہ بیان آیا ہے پہلی صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام مین
ہے صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۹ درس ۶ ہمارے لیئے ایک لڑکا تولد ہوا کہ حکمرانی
کا نشان اوسکی کاندہی پر بہی ہوگا اوسکی نام ہونگے عجیب اور مشیر
اور مشورہ عظمی کا بادشاہ اور الہ قوی مسلط اور سرمدی باپ اور سلامتی
کا بادشاہ اوسکی حکمرانی اور سلامتی کی افزائش کی کچہ انتہا نہ ہوگی وہ داود
کے تخت سلطنت پر آج سے لیکے ابد تک عدل و انصاف سے نظم و نسق
کریگا نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی جتنے نبی گذرے ہین
اونکی داہنی ہتہیلی پر نشان نبوت ہوتا تہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی مہر نبوت شانہ مبارک پر ہوئی اور یہہ مہر نبوت پیدائشی ہی تہی
لڑکپن مین بہی ویسی ہی تہی جیسی کہ بڑہاپے اور جوانی مین تہی پس
آپکی ہی یہہ بشارت ہی اور آپکی ہی مہر نبوت کا بیان ہے اور آپکی ہی
اسما ہی شریفہ سے عجیب اور مشیر مین اور آپ کو ہی حکم مشورہ ہوا ہے
اور آپ ہی مشورہ عظمی کے بادشاہ ہین اور رسالت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی جیسی کہ بنی اسماعیل کے واسطے تہی ویسی ہی بنی اسرائیل

کی واسطے تھی اور آپ ہی بڑی حاکم ہیں اور آپ ہی سب کے باپ ہیں تمام
مخلوق آپ کے نور سے پیدا ہوئی ہے اور آپکی ازواج مطہرات
امہات المومنین ہیں اور حکمرانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ
انتہا نہیں ہے آپ سب پر حاکم ہوئے اور آپ پر آپکے بعد یا قبل کوئی
رسل و انبیا سے حاکم نہیں ہے اور جیسے حضرت داؤد علی نبینا و علیہ السلام
نبی اللہ و خلیفۃ اللہ فی ارضہ تھے ایسے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بھی رسول اللہ و خلیفۃ اللہ فی ارضہ ہیں اور سیدنا مسیح علیہ السلام کے
نہ شانہ مبارک پر مہر نبوت تھی اور نہ آپکی نام عجیب و مشیر تھے اور نہ آپ
بادشاہ ہوئے اور نہ اپنی حکومت کی اور نہ آپ پر نبوت ختم ہوئی پس
یہہ بشارت حضرت مسیح علیہ السلام کے ہرگز نہیں ہو سکتی بلکہ یقیناً سیدنا
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت ہے اور آپکی مہر نبوت کا
بیان ہے وہو المطلوب ۔ دوسرے کے اظہار
الحق میں نقل کیا ہے کہ فاضل حیدر علی قریشی نے اپنی
تالیف اردو مسمی بخلاصہ سیف المسلمین میں کہا ہے
پادری اسکان ارشنے صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام کا
۱۶۶۶ سنہ عیسوی میں ارمنی زبان میں ترجمہ کیا ہے اور بیالیسویں باب
میں کتاب مذکور کی اس ترجمہ میں ذکر مہر نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا اس فقرہ میں موجود ہے سبحوا اللہ تسبیحاً جدیداً واثر
سلطنتہ علی ظہرہ واسمہ احمد انتہی اور میری رائی میں یہہ جملہ باب مذکور کے
دسویں درس میں ہوگا اسلئے کہ درس مذکور کی شروع میں ترجمہ جملہ

ایک نیا کیت کا ذکر ہی غزل الغزلات مین بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی مہر نبوت کا بیان فرمایا ہی اسلئیے کہ ساتوین باب مین فرماتے
ہین میری بوا میری زوجہ سے مقفل کیا ہوا ایک باغچہ ہے اور مہر
کیا ہوا ایک سوتا ہی اور پہر ایک چشمہ ہے مہر کیا ہوا اب آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کو ہی اور آپکی چونکہ بدن مبارک سے خوشبوئی تہی اور یہہ
مہر نبوت لگی ہوئی ہی جو قائم مقام قفل نبوت کی تہی اسلئے اس مضمون کو باین الفاظ
ادا کیا مقفل کیا ہوا ایک باغچہ ہی اور چونکہ آپکی انگلیون مبارک سے دریا
اعجاز چشمی جاری ہوجاتی تہی اور یہہ مہر الہی قائم مقام قفل ہی اسلئے
اس مضمون کو باین الفاظ ادا فرمایا مہر کیا ہوا ایک سوتہ ہی اور مہر کیا ہوا
ایک چشمہ ہی اور واسطے چیستان نبائی کی ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو صاف خطاب فرمایا اور کہا اے محبوب سرخ و سفید ہے اور پہر دوسرے
دفعہ بطور مونث تعبیر کیا ہی اور فرمایا تیری پاؤن کا بیان یعنی ہونے کا اشارہ دی کیا جو معشوقہ ہم
اور پہر کبہی بوا فرمایا کبہی بہن فرمایا کبہی زوجہ فرمایا حقیقی معنی کوئی بہی یہان
مراد نہین ہوسکتی اور بطور مجاز بوجہ من الوجوہ واسطے نبانے چیستان
کی جو چاہا فرمایا اور جملہ حکمرانی کا نشان اوسکے کاندہے پر ہے اور اثر سلطنتہ
علی ظہرہ یعنی نشانی حکمرانی کی اسکی پشت پر ہے اور پہر مہر ایک چشمہ سبہہ
یہہ تینون اس امر کا نشان دیتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
درمیان دونون شانون مبارک کی مہر نبوت ہوگی اور اس مہر کو پشت پر
بہی کہہ سکتے ہین اور شانہ بہی کہہ سکتے ہین اور چونکہ جسم مبارک کا جو سوائی
سر مبارک کی تہا ختم یہان اگر ہوا تو مہر ایک چشمہ بہی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی جسم مبارک کو بیان فرما سکتے ہین اور مہر سے مہر نبوت مراد

لی سکتی ہین واللہ اعلم اور چوتھی مکاشفات یوحنا کی اونیسوین باب مین بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کا بیان فرمایا ہے مکاشفات یوحنا باب ۱۹ ادرس ۱۔ اون چیزون کے بعد مین نے آسمان پر بہت لوگون کی بڑی آواز یہہ کہتے ہوے سنی ہللویاہ نجات اور جلال اور عزت اور قدرت خداوند ہماری خدا کے ہین ۲ کیونکہ اوسکی عدالتین راست اور برحق ہین اسلیئے کہ اوسنے بڑی کسبی کی جسنے اپنی زنا کاری سے زمین کو خراب کیا عدالت کی اور اپنے بندون کی لوہو ون کا بدلا اوسکے ہاتہہ سے لیا ۳ پہر دوسری بار اوہنون نے کہا ہللویاہ اور اوسکا دہوان ابدالاباد تک اوٹہتا رہا ۴ اور وی چوبیس بزرگ اور چار جاندار اوندہے موہنہ گرے اور خدا کو جو تخت پر بیٹہا ہی سجدہ کیا اور کہا آمین ہللویاہ ۵ اور تخت سے ایک آواز یہہ کہتی ہوئی نکلی تم سب جو اوسکے بندے ہو اور جو اوس سے ڈرتی ہو کیا چہوٹے کیا بڑے ہمارے خدا کی ستائش کرو ۶۔ اور مین نے ایک بڑی بہیڑ کی آواز اور بہت پانیونکی سی اور آواز اور بڑی گرج کی سی آواز یہہ کہتی ہوئی سنی کہ ہللویاہ خداوند قادر مطلق بادشاہت کرتا ہی ۷ ادر ہم خوشی و خورمی کرین اور اوسکو عزت دیوین اسلیئے کہ برہ کا بیاہ آپہونچا اور اوسکی دلہن نے اپنے تئین آراستہ کیا ہی ۸ اور اوسے یہہ دیا گیا کہ وہ صاف اور شفاف اور مہین کتانی کپڑا پہنے کہ مہین کتانی کپڑا مقدس لوگون کی راستیان ہین ۹۔ اور اوسنے مجہسے کہا لکہہ مبارک وی جو برہ کے جشن مین بلائی گئی ہین اور وہ مجہہ سے کہتا ہے یہہ خدا کی باتین برحق ہین ۱۰ اور مین اوسکے پانون پر اوسی سجدہ کرنیکو گرا اور اوسنے مجہہ سے کہا خبردار ایسا نکر کہ مین تیرا اور تیری بہائیونکا جن پاس یسوع کی گواہی ہی ہمخدمت ہون خدا کو سجدہ کر کیونکہ جو گواہی یسوع پر ہے نبوت کی

اور پہر مینے آسمان کو کہلا ہوا دیکہا اور دیکہو ایک نقرئی گہوڑا اور
اوسکا سوار امانت دار اور سچا کہلاتا ہے اور وہ راستی سے عدالت کرتا اور
لڑتا ہے ١٢ ۔ اوسکی آنکہین آگ کے شعلہ کے مانند اور اوسکے سر پر بہت سے
تاج اور اوسکا ایک نام لکہا ہوا جسے اوسکے سوا کسی نے نہ جانا ١٣ ۔ اور خون مین
ڈوبا ہوا لباس پہنی ہوئی تہا اور اوس کا نام کلام خدا ہے ١٤ ۔ اور وہ فوجین
جو آسمان مین ہین صاف اور سفید اور کتانی لباس پہنے ہوئے نقرئی گہوڑون
پر اوسکے پیچہے ہولین اور اوسکے موُنہہ سے ایک تیز تلوار نکلتی ہے کہ وہ اوس سے
قومون کو مارے اور وہ لوہے کے عصا سے اون پر حکمرانی کریگا اور وہ خود قادر
مطلق خدا کے قہر و غضب کے مے کا کولہو روندتا ہے اور اوسکے لباس اور اوسکی
ران پر یہہ نام لکہا ہے بادشاہونکا بادشاہ اور خداوندون کا خداوند انتہی
اس بشارت سے اس جگہہ مقصود اس جملہ اوسکے لباس اور اوسکی ران پر یہہ
نام لکہا ہے بادشاہونکا بادشاہ اور خداوندونکا خداوند سے ہے اسلئے
کہ اسی جملہ مین مہر نبوت کا بیان ہے اور لباس سے موضع لباس مراد ہے
یعنی جسم مبارک اور مہر نبوت مین بعض روایات کے موافق یہہ لکہا تہا توجہ
حیث کنت فانک منصور ترجمہ توجہ کر جسطرف چاہے تو پس بیشک تو فتح دیا
گیا ہی اور یہہ الفاظ گویا کہ ہم معنے جملہ بادشاہونکا بادشاہ اور خداوندونکی خداوند
کی ہین اور اگر نہو تاہم وہ نشان مہر نبوت قائم مقام لکہنے کے ہی تہا اور ران
پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کچہہ نہ لکہا تہا غالباً ترجمہ مین غلطی ہوئی اور کسی
زبان مین ایسا لفظ مرادف ہوگا جس کی ران اور شانہ دونون معنی ہون اور ترجمہ
اس جگہہ پر شانہ کے ساتہہ ترجمہ چاہیے تہا لیکن ران کے ساتہہ غلطی سے
کردیا اور صدیق یار غار خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی ران پر البتہ مہر نشان

تلافت تہا اور روضۃ الاحباب مین اسکا ذکر کیا ہے اور یہہ بہی بیان کیا ہے کہ قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک راہب نی صدیق رضی اللہ عنہ کے اس تل کو دیکہہ کے بشارت دی تہی کہ تم نبی آخر الزمان کے خلیفہ ہو گی پس اگر یہہ وہ سہی تل کا بیان ہی تاہم کچہ عبارت درمیان سے ساقط ہوئی ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم اور شرح اس بشارت کی یہہ ہے کہ تیر طمک بہی بابل تہا چنانچہ اور بابون مین اس کتاب کی اسکی تصریح موجود ہے اور اوسکی عدالت کی گئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت مین وہ مفتوح ہوا اور انبیاء الہی کے خون کا بدلا اوس سے لیا گیا اور نقرئی گہوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلدل نقرئی کو فرمایا ہے اور امین اور صادق آپکی القاب شریفہ سے ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکہین مبارک سرخ تہین یعنی اونمین سرخ ڈورے تہے اور آپ ہی نی بذات خود قتال فرمایا ہے اور آپ کے سر پر بہت سے تاج تہی اسلیے کہ آپکی امت مرحوم مین ہزارون صاحب تاج ہوتے وہ آپکی ہی طفیل سے ہین اور وہ گویا کہ آپکی ہی سر مبارک پر تاج ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ احد مین سر مبارک سے خون جاری ہو گیا اور تمام لباس آپ کا خون سے تر ہو گیا تہا اور غزوہ بدر مین ہزارون فرشتے گہوڑون پر سوار ہو کر لڑائی کفار کے واسطے میدان مین حاضر تہے اور اسکے پیچہے تہی اور فرشتونکا لباس اسوقت مین سفید ہی تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک کلام خدا ہے یعنی نور احمدی فقط بحکم الہی از کلمہ کن پیدا ہوا اور تمام مخلوق نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیدا ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوشیروانون کو

اپنے موحد کی تیر نیلوار سے یعنی دعا سے ہلاک کیا اور مارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب ہی لشکر بازی کی اور اون پر حکمرانی فرمائی اور بارگاہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک عصا تہا اور وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفا کے پاس چلا آتا تہا جب وہ کہویا گیا یعنی فرش سے خلافت نکل گئی یعنی سلطنت بنی عباس رضی اللہ عنہ غارت ہوگئی اور ترکاون پر غالب ہوگئی رباعی ای خاتم انبیاء و فخر آدم ؛ مقصود تو بودہ ز خلق عالم ؛ از مہر نبوتیکہ داری بر پشت ؛ منشور رسالت تو دارد خاتم۔ بیان ہر عضو جسم مبارک غزل الغزلات کی ساتوین باب مین ہے اور تیری تہنون کا رایحہ سیب سا ہو وے۔ اس جملہ مین فرمایا اور بشارت دی کہ آپکے تہنون سے بہی خوشبو آیا کریگی یعنی تمام جسم مبارک سے خوشبو آیا کریگی اسلئے کہ جب تہنون سے بہی آئی تو پہر اور جسم سے خوشبو نہ آئیگی کیا معنے اور واقعی آپکی تمام جسم مبارک سے خوشبو آیا کرتی تہی چنانچہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر کہین تشریف لیجاتے ہوتے اور پیچہے پیچہے کوئی آپکا عاشق صادق مکان پر حاضر ہوتو بسبب خوشبوی جسم مبارک کے چلا جاتا تہا اور آپکی قدمبوسی حاصل کرتا تہا اور آپکی پسینے مبارک سے بہی خوشبو آیا کرتی تہی انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص چاہتا تہا کہ اپنے لڑکیکو رخصت کرکے سسرالکے شوہر کے گہر پہنچادے اور اوسکے پاس اوسکی خوشبو لگانیکو کچہ نہ تہا پس خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوا تاکہ آپ اوسے کچہ نقد عطا فرماوین تاکہ اوس سے خوشبو خریدے اور آپکے پاس اوس وقت نقد کچہ موجود نہ تہا پس آپ نے عطر کی شیشی طلب فرمائی اور چند قطرے پسینے مبارک کے اوسمین ڈالدیے اور فرمایا کہ اسمین خوشبو سمجہ اور

اپنے لڑکے سے کہہ کہ اسی خوشبو کی جگہہ استعمال کرے پس جب وہ لڑکے
اوسے ملتی تھی تمام مدینہ مین خوشبو پھیل جاتی تھی اور مدینہ والے اسی سونگھتے
تھے اور اوس گھر کا نام بیت المطیبین تھا یعنے گھر خوشبو والونکا اور اسی خوشبو
کی وجہہ سے غزل الغزلات مین ایکو باغیچہ کہا ہی تو بین فصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نامون مبارک
مین انمین میان نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم سنداول اظہار الحق مین ہے پس یہ مقدمہ ترجمہ
کلام اللہ تیسیر یعنی انجیل برنابا سے یہ بشارت نقل کی اور یہہ بشارت حضرت مسیح علیہ السلام نے
برنابا سے دی ہے اور عبارت اوسکی یہہ ہے ای برنابا جان لے کہ گناہ اگرچہ
چھوٹا ہو اور صغیرہ ہو مگر اللہ اوسپر بھی سزا دیتا ہے کہ وہ گناہ سے راضی نہین
ہے اور چونکہ میری مان اور میری شاگردون نے دنیا کی سبب سے خطا کی
اللہ اون سے غصہ ہوا اور بمقتضاے عدل و انصاف کے یہہ ارادہ کیا
کہ اس عقیدہ ناپسندیدہ کی کچھ سزا دنیاہی تاکہ عذاب دوزخ سے اونکو نجات
ہو اور وہان تکلیف مین نہ پڑین اور بلا شبہ اگرچہ مین تو یقیناً بری تھا مگر
بعض لوگون نے چونکہ مجھکو کہا کہ مین اللہ ہون یا اللہ کا بیٹا اللہ نے اس قول کو
برا جانا اور مقتضای اوسکے عدل کا یہہ ہوا کہ قیامت کے دن شیاطین میرے
اوپر نہ ہنسین اور میرا ٹھٹھا نکرین پس بمقتضای اپنی رحمت کے اوسنے مستحسن
سمجھا کہ یہہ ہنسی دنیا مین ہے یہودا کی موت سے ہوئی کہ گمان کرے ہر شخص
مین سولی دیا گیا ہون مگر یہہ ذلت اور ٹھٹھا باقی رہیگا تا آنکہ محمد رسول اللہ کی
ہو آنے اونکی سب لوگون کو اس غلطی سے آگاہی ہوگی اور یہہ شبہ لوگون
کے دلون سے اوٹھ جائیگا انتہی اور اس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام
مبارک محمد رسول اللہ موجود ہے وہو المطلوب اور یہہ بہت بڑی بشارت
اگرچہ نصرانی اس پر یہہ اعتراض کرتے ہین کہ ہمارے پادریان سلف نے

اس انجیل کو رد کیا ہے پادری ہیں کہتا ہوں کہ تمہارے پادریون کو رد وقبول کا کیا اعتبار ہے اور یہ بات جو بیان ہوئی اسکا انیا مولینا کا اونسے زیادہ معتبر نہیں اور یہہ انجیل اناجیل قدیمہ سے ہے اور دوسرے اور تیسرے قرن کی کتابون مین اسکا ذکر موجود ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ یہہ کتاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدایش سے دوسو برس پہلی لکھی گئی ہے اور ہنیز الہام کی دوسو برس پہلی کون ایسی خبر صحیح دی سکتا ہے پس ضرور یہہ مسیح علیہ السلام کا ہی قول ہے اور اگر یہہ دعوی کرین کہ اہل اسلام نے اس کتاب مین تحریف کر دی پس جواب اسکا یہہ ہے کہ یہہ شبہہ مجنونانہ ہے اور دیوانون کی سی بات ہے اسلیے کہ مسلمانون نے ان اناجیل اربعہ کی طرف توجہ کی ہی نہین اور برنابہ کی انجیل ہے جو اس پادری سیل کو بمشکل ایک بڑی کتب خانہ سے دستیاب ہوئی کہان آنا ربط ہوتا اور اگر تحریف بہی ہوئی ہوتی تو یہہ بشارت اکیلے نسخون مین ملتی ساری عالم کے نسخون مین کسطرح درج ہو جاتی دوسرے یہہ کہ نصرانی کہتے ہین کہ علمای اہل کتاب جو مسلمان ہوئے اونہون نے عہدین سے بشارات محمدیہ نقل کین اور اونمین تحریف کی پس اونکے زعم کے موافق مین کہتا ہون ان علمار کبار نے عہدین کی بشارات محمدیہ مین تحریف کی اور اپنی طرف سے بنا کر لکھدین اور پہر بہی تمام عالم کے نسخون مین اونکی تحریف نے اثر نکیا اسلیے کہ تمہاری قول کے موافق بائبل مین کوئی بشارت احمدی نہین ہے پس کیسی اثر کرگئی تحریف بعض مسلمانون کے نسخون انجیل برنابہ مین جو نصرانیون کی پاس موجود ہین پس یہہ احتمال **اَوْهَنُ مِنْ نَسْجِ العَنكَبُوتِ** ہے اور نہایت ہیچ درجہ ہے تنبیہ یہہ خبر ہمنے پہلے اعجاز عیسوی مین ترجمہ مطبوعہ ۱۸۳۱ء سے نقل کی تھی اور اعجاز عیسوی اسنہ ۱۲۸۰ ہجری صلی اللہ

علیہ وسلم مین ایسے ہو لا اقطا منہ بین مشہور ہوئی اور شرحیے اور کتابین انجیل بولا
ہے بہ نسبت پہلے کے دوسری چھاپہ مین متغیر ہو جاتے ہین اور ہر شخص کی
تحریف کو مثل تبدل و زیادتی وغیرہ کو دوسرے چھاپہ مین داخل دیا جاتا ہی
ایسا کہ از دخص ہین اور پولوس نے فتوی محض آزادی کا عطا فرما دیا ہے
اور مین مقدمہ کتاب ہذا مین اس امر سے خبردار کر چکا ہون پس اگر کوئی شخص
اس بشارت کو بعض ترجمون مین جو کہ اور سنہ کی چھپی ہوئے ہین زیادہ
تو تردد اور شک مین نہ پڑے اور میرے ساتھ انصاف ملحوظ رکھے اور اس
سنہ کی نسخہ کو تلاش کرے کہ انشاء اللہ کبھی اس نقل مین سر مو تفاوت
نہ پاوے گا حاصل اگر وہ نسخہ جو عند الناظر موجود ہے چھپا ہوا سنہ مذکور
سے بعد کا ہو اسلئے کہ پادریان پروٹسٹنٹ اگر دوسرے چھاپہ مین ترجمہ
مذکورہ سے ساقط کر دین تو کچھ عجیب نہین بلکہ یہ تو ان کی مثل امر طبعی کی ہی انتہی
فائدہ واضح ہو کہ عقیدہ غیر لائقہ سے عقیدہ تثلیث فی التوحید والتوحید
فی التثلیث مراد نہین ہے اس لیے کہ اس قسم کی گناہ کو بعض الناس کی طرف
نسبت کیا ہے نہ اپنے والدہ ماجدہ صدیقہ مکرمہ معظمہ رضی اللہ عنہا کی طرف
اور نیز عقیدہ مذکورہ اوسکی معتقدین کے اعتقاد کے موافق فرض عین ہے نہ قابل اصلاح
بلکہ شاید وہ امور مراد ہون جو مرتبہ صدیقیت کے خلاف ہین مثلا سمجھتی ہو یہ گمان ہوا ہو کہ
حضرت مسیح علیہ السلام کی خلافت ظاہری ابھی ہو گی اور حواری بعد رفع مسیح علیہ السلام کے
منتظر خلافت ظاہری تہے اور سمجھتے تھے کہ حضرت مسیح علیہ السلام ابھی نزول فرماوینگے اور ہم نقبا
اور وزرا ہونگے اور پطرس نے اس غلطی سے ان کو آگاہ کیا اور بشارت شانیہ سیدنا محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی ذکر کی اور بیان کیا کہ جبتک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہونگے نہین مسیح
علیہ السلام نزول نفرماوینگے اور تیسری باب مین کتاب اعمال یوحنا کی یہ قصہ مذکور ہے اور جملہ دنیا کی

اسی طرح بشیر ہے دوسری سند غزل الغزلات کے پانچوین باب مین
ہے اور وہ بالکل محمد ہی ہے تعریف کیا گیا ہے اور نام بہی آپکا محمد ہے
اور چوتہی باب مین ہے ای میری پیاری تو سراسر جمال ہی تجہہ مین کوئی عیب
نہین ہے اور یہہ بہی ترجمہ نام پاک محمد کا ہے وہو المطلوب تیسری سند
صحیفہ یسعیا علیہ السلام باب ۴۲ ورس ۴۲ دیکہو میرا بندہ اقبال مند ہوگا وہ
بالا اور ستودہ ہوگا ورس ۱۵-اسیطرح وہ بہت سی قومون پر چہڑکیگا اور
بادشاہ اوسکے آگے اپنا منہہ بند کرینگے کیونکہ وہ کچہہ دیکہینگے جو ان سے کہا
گیا تہا اور وہ کچہہ او نہون نے نہ سنا تہا دریافت کرینگے انتہی یہہ بشارت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ہی اور عبدہ ورسولہ آپکی نسبت کلمہ مین پڑہتے ہین اور
عبد اللہ آپکا لقب ہے اور آپکی والد ماجد کا نام ہے اور اقبال مندی
آپکی ظاہر ہے اور قد مبارک آپکا میانہ تہا اور بلند تہا اور آٹہوین فصل مین یہہ
بیان گذر گیا ہے اور آپ مجموعہ تہے تمام اوصاف واخلاق وعادات وافعال
وحرکات وسکنات آپکی ستودہ ہین. ورستودہ ترجمہ محمد ہی اور محمد کا اپ کا
نام ہی اور پندرہوین ورس کا بہی مطلب ظاہر ہے اور چودہوین ورس اس
بشارت کا مطلب خبط کرنے کو بڑہا دیا ہے نہ عَلَیْهِمْ مَا یَسْتَحِقُّوْنَ
چوتہی سند صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۴۹ س خدا نے مجہے دور سے بلایا جبکہ
ہنوز اپنے ماکی پیٹ مین تہا اور اوسنے میرا نام مذکور کیا اور میرے دہن کو تیغ
تیز کی مانند کیا اور اپنے ہاتہ کی سایہ تلے مجہے چہپایا اور مجہے خدنگ درخشان بنایا
اور اپنے ترکش مین مجہے پنہان رکہا اور کہا تو میرا بندہ ہے مین تیرے سبب محمود ہونگا
اور بعضی نسخون مین ہی خدا کے نزدیک محمد ہوا انتہی بشش حضرت یسعیا
علیہ السلام یہہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ارشاد فرما رہے ہین ہر دو سے بلا اسکی [illegible]

یہ معنی ہین کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین شام مین پیدا نہوین بلکہ اور زمین مین جو اوسکے مثل ہو اور اوس سے اور ہو پیدا ہوین اور پھر بلا لیے جاوین اور زمین شام مین تشریف لاوین چنانچہ معراج کی رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلائے ہوئے مسجد اقصے مین تشریف لائے اور وہان انبیا و رسل علی نبینا و علیہ السلام کے امام ہوئے شعر دران مسجد امام انبیا شد صف پیشینیان را پیشوا شد یہ بھی فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان مین ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سے کہ اپنی مان کی پیٹ مین تھے تبھی سے آپکا نام مذکور ہوا کا ہون وغیرہ نے اشارات قرب ولادت احمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دینی شروع کر دین نوشیروان نے خواب دیکھے بتون نے بھی آوازین دینی شروع کر دی کہ محمد رسول اللہ کی ولادت قریب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسپر بد دعا کی وہ ہلاک ہوا اور آپ بڑے فصیح و بلیغ بھی تھے باوجود آپکے امی ہونے کے پھر بھی آپ فصیح و بلیغ تھے اور حمد اپنے ہاتھ کے سائے تلے چھپا رکھا اس امر کو بیان کرتی تھی کہ آپ انبیاء علیہم السلام کے بعد پیدا ہون تاکہ آپ کی شریعت کا کوئی ناسخ نہو اور آپ سب شرائع کے ناسخ ہون اور آپ تیر درخشان بھی تھے آپنے ہزارون اپنے دشمنون کو ہلاک کیا اور تیر درخشان کے مثل اونکے بدنو کو پھاڑ ڈالا اور عبد اللہ آپکا لقب ہوا اور محمد آپکا نام ہے اور محمود بھی آپکا لقب ہے **پانچوین سند** صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۵۵ مین تم سے ابدی عہد باندھونگا اور داؤد کی یقینی رحمتین تم پر کرونگا دیکھو مین اوسی لوگونپر گواہ بناونگا اور خلق کا فرمانروا خدا ایک گروہ کو جسے تو نہین جانتا بلاویگا اور وہ قومین جو تجھے نہین جانتی تیری پیچھے دوڑینگی کیونکہ اوسنے تجھے ستودہ کیا ہے

یعنی اس بشارت مین امت محمدیہ سے اللہ پاک مخاطب کرکے فرماتا ہے اور
اس امت مرحومہ سے اپنی نعمت باندازہ کثرت اتباع اونکو دیگی اور اونسے عہد
ہوا کہ بعذاب جنس مسخ نہوگا اور داؤد علیہ السلام کو جیسے نبوت وخلافت
عنایت ہوئی تھی ویسے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی رسالت وخلافت عطا
ہوئی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدان محشر مین اپنی امت پر گواہ ہونگے
اور آپکی امت اور نبیون کی امتون پر گواہ ہوگی کہ انہون نے اللہ کے احکام اپنی اپنی
امتون کو پہنچائے ہین اور اسمین خیانت نہین کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہزارون امتی مشرق سے مغرب تک ہین کہ وہ آپکے پیچھے دوڑتی ہین اور آپ
اونکو مثل عرب کے نہ جانتے تھے اور آپکا نام محمد ہے اور مشہود محمود کا جو ترجمہ
وہو المطلوب بیان نام مبارک احمد سند اول اظہار الحق مین ہے کہ خلاصہ
بین جو اردو زبان مین مولوی حیدر علی صاحب کی تصنیفات سے ہی نقل کیا ہے
کہ پادری اوسکان ارمینی نے صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام کا سنہ ۱۶۶۶ جو چھپا سنہ
عیسوی مین ارمنی زبان مین ترجمہ کیا ہے اور بیالیسوین باب مین کتاب مذکور کے
یہ فقرہ ہے حمد وا اثر سلطنتہ علی ظہرہ واسمہ احمد یعنی نشان انکی حکومت وقوت کا
اونکی پشت پر ہوگا اور نام اونکا احمد ہوگا دوسری سند بشارت فارقلیط
اظہار الحق مین ہے ترجمہ عربیہ مطبوعہ سنہ ۱۸۲۱ و سنہ ۱۸۳۱ و سنہ ۱۸۴۴ مطبع لندن۔
ترجمہ اردو ترجمہ عربی مذکور چودہوین باب مین ۔ انجیل یوحنا سے اگر تم مجھسے
محبت رکھتے ہو تو میری وصیتون پر حفاظت رکھو اور مین طلب کرونگا باپ سے
پس عطا کریگا وہ تمکو فارقلیط دوسرا تاکہ رہے ابد تک تمہارے ساتھ رہے
روح حق وہ کہ نہین طاقت رکھتا ہے جہان کہ قبول کرے اوسکو اسواسطے
کہ نہین دیکھتا ہے اوسکو اور نہین پہچانتا ہے اوسکو اور تم پہچانتے ہو

کرو مقیم ہے تمہارے نزدیک اور وہ ثابت ہے تم مین (۱۶) اور فارقلیط
وہ روح قدس ہے جسکو باپ میرے نام سے بھیجے گا اور وہ سکھلا دے گا تمکو
ہر شے اور وہ یاد دلاوے گا تمکو جو مینے تمکو کہا ہے اور اب مینے تمکو اوسکے
ہونے سے پہلی کہدیا ہی تاکہ جب وہ ہو وے تو تم ایمان لاؤ اور پندرہوین
باب مین انجیل یوحنا سے اسطرح ہی (۲۶) پس لیکن جب آویگا فارقلیط وہ
کہ بھیجونگا مین اوسکو تمہاری طرف باپ سے روح حق وہ کہ باپ سے نکلتی ہے گواہی
دیگا وہ میری واسطے اور تم گواہی دوگے اسواسطے کہ تم میری ساتھ ابتدا سے ہو
اور سولہوین باب مین انجیل یوحنا سے ہی لیکن مین کہتا ہون تمکو سچ کہ میرا جانا
ہی تمہاری واسطے بہتر ہے اسواسطے کہ اگر مین نجاؤن تو فارقلیط تمہاری پاس
نہ آویگا پس اگر گیا مین تو بھیجونگا مین اوسکو تمہاری طرف پس جب آویگا وہ سرزنش
کریگا دنیا کو اور اوپر بھلائی کے اور اوپر حکم کے لیکن اوپر خطا کے پس اسواسطے کہ وہ
میرے اوپر ایمان نہین لائے اور لیکن اوپر بھلائی کے پس اسواسطے کہ
مین جانیوالا ہون طرف باپ کی اور تم مجھے پھر نہ دیکھوگے اور اوپر حکم کے پس اسواسطے کہ سردار اس
عالم پر حکم کیا گیا ہی اور تحقیق میری بہت سی کلام ہے کہ کہتا مین اوسکو تم سے لیکن تم اوسکے
اوٹھانیکی اب طاقت نہین رکھتے ہو (۱۳) پس جب آویگا روح حق وہ پس رہنما ہوگا
تمکو جمیع حق اسواسطے کہ نہین بولتا اپنی طرف سے بلکہ کلام کرتا ہی ساتھ ہر ایک اوس شئی کی کہ سنتا
اور خبر دیگا ساتھ اوس شئی کی کہ قریب ہی کہ آویگی (۱۴) اور وہ میری بزرگی کریگا اسواسطے
کہ وہ لیگا اوس شئی کو کہ میری واسطے ہی (۱۵) کل وہ شئی کہ واسطے باپ کے پس وہ میرے واسطے
ہے پس اسواسطے کہا مینے کہ وہ میری چیزون سے پاوے گا اور تمکو خبر دیگا
ترجمہ اردو مطبوعہ ۱۸۳۹ع مرزاپور انجیل یوحنا باب (۱۴) اگر تم
مجھے پیار کرتے ہو تو میرے حکمون پر بھی عمل کرو (۱۶) اور مین نبی باپ سے درخواست

کرونگا اور وہ تمہیں دوسرا تسلی دینیوالا بخشیگا کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے (۱۷)
یعنی روح حق جسے دنیا حاصل نہیں کر سکتی ہے کیونکہ اوسے نہ دیکھتی ہے نہ اوسے جانتی ہے لیکن
تم اوسے جانتے ہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتی ہے اور تم میں ہوویگی (۱۸) میں تمہیں
یتیم نہ چھوڑونگا میں تمہارے پاس آونگا ورس ۲۵) میں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ
ہوتے ہوئے تم سے کہیں لیکن وہ تسلی دینیوالا جو روح قدس ہے جسے باپ میرے نام سے
بھیجیگا وہ تمہیں سب چیزیں سکھلا دیگا اور سب باتیں جو کچھ میں نے تمہیں کہی ہیں
یاد دلاویگا ورس ۲۹) اور اب میں نے تمہیں اوسکے واقع ہونے سے پیشتر کہدیا تاکہ
جب وہ وقوع میں آوے تو تم ایمان لاؤ (۳۰) بعد اسکے میں تم سے بہت کلام
نکرونگا اسلیئے کہ اس جہان کا سردار آتا ہے اور مجھہ میں اوسکی کوئی چیز نہیں ایضاً
باب ۱۵ ورس ۲۶) لیکن جب کہ وہ تسلی دینیوالا جسے میں تمہارے
لیے باپ کیطرف سے بھیجونگا یعنی روح حق جو باپ سے نکلتی ہے آوے تو وہ میرے لیئے
گواہی دیگا اور تم بھی گواہی دوگے کیونکہ تم شروع سے میرے ساتھ ہو — ایضاً
باب ۱۶ ورس ۷) لیکن میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ تمہارے لیئے میرا
جانا فایدہ ہے کیونکہ میں اگر نہ جاؤں تو تسلی دینیوالا تم پاس نہ آویگا پر اگر
میں جاؤں تو میں اوسے تم پاس بھیجدونگا وہ آنکر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے
اور عدالت سے تقصیروار ٹھیرائیگا (۹) گناہ سے اسلیئے کہ وہ مجھپر ایمان نہیں لائے
اور راستی سے اس لیئے کہ میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر نہ دیکھوگے
عدالت سے اسلیئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے ورس ۱۲) میری
اور بہت سی باتیں ہیں کہ میں تمہیں کہوں پر اب تم اونکی برداشت نہیں کر سکتے
(۱۳) لیکن جب وہ یعنی روح حق آوے تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتاویگی
اسلیئے کہ وہ اپنی نہ کہیگی بلکہ جو کچھ وہ سنیگی سو کہیگی اور تمہیں آئندہ کی خبریں دیگی

(۱۴) وہ میری بزرگی کریگی اسلئے کہ وہ میری چیزون سے پاویگی اور تمھین دکھاویگی (۱۵) سب چیزین جو باپ کی ہین میری ہین اسلئے مین نے کہا کہ وہ میری چیزون سے پاویگی اور تمھین دکھاویگی تھوڑی دیر اور تم مجھے نہ دیکھوگے اور پھر تھوڑی دیر اور مجھے دیکھوگے کیونکہ مین باپ کو پاس جاتا ہون سحق یہ مسلم فریقین ہی کہ مسیح علیہ السلام کی بولی عبرانی تھی اور یونانی نہ تھی اور فارقلیط کی جگہہ یونانی ترجمون مین ایک لفظ پیریکلیطاس ہی اور اس لفظ کی معنی تسلی دہندہ کی ہین چنانچہ اردو ترجمہ والون نے تسلی دہنیوالی کو ساتھہ ترجمہ کیا ہی مگر یہہ ترجمہ فارقلیط کا صحیح نہین ہی بلکہ صحیح ترجمہ پیریکلوطوس ہی جو ٹھیک بمعنی احمد ہی اور یہہ دعوی کہ فارقلیط کا صحیح ترجمہ احمد ہی عبرانی زبان کی لغت دیکھنے سے ثابت ہو سکتا ہی پس یہہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بنام احمد ہوئی وہو المطلوب پادریان نصاری بسبب تعصب وتقلید آبائی کے اس بشارت سے آنکھہ چھپاتے ہین اور چشم پوشی کرتے ہین اور جو اہلی بہکانے عوام کو کہتے ہین کہ یہہ بشارت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہین ہی بلکہ روح القدس کے نازل ہونیکی خبر ہی اور انکی اس تعریف کو سوای کلمہ فارقلیط ترجمہ نام مبارک احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور الفاظ بھی رد کرتے ہین (۱) یہہ ہی کہ تمھید کی اوس جگہہ ضرورت ہوتی ہی کہ مامور کو طاقت انکار کرنیکی مامور بہ سے ہو اور جب مامور کو مامور بہ سے انکار کرنیکی طاقت ہی نہو تو ایسی جگہہ تمھید بیجا اور خلاف قاعدہ ہی اور اس جگہہ پہلے اس بشارت مین تمھید کی اور فرمایا اگر تم مجھے محبت رکھتے ہو تو میری حکمون پر عمل کرو پس آگے ایسے حاکم کا بیان ہونا ضرور چاہیی کہ حواریین کو اوس سے انکار کی طاقت ہو اور وہ حکم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ خاص ہی نہ روح القدس کی قبول کرنے کا اسلئے کہ روح القدس سے انکار نہین ہو سکتا ہی اسواسطے کہ وہ تو مثل جان کے

تمام شہر مین تہی باقی تہی اور حواریین کو اونکی بولی وعبارت مین بہی بیلادی تہی اور وہ سیکڑون طرح کی بولیان بولنی لگتی تہی (۳) یہہ کہ اس بشارت مین یہہ جملہ ہی کہ مین باپ سی درخواست کرونگا اور روح القدس تمہاری عقیدہ کی موافق خدا کا تیسرا جزو تہی اور شخص خدا ہی اور جب یہہ بات ہی تو پہر درخواست کی خدا سی کیا معنی ہونگے (۴) یہہ کہ اس بشارت مین یہہ جملہ بہی ہی تاکہ وہ ہمیشہ تمہاری ساتہہ رہی اور اس جملہ سی معلوم ہوتا ہی کہ روح القدس اسوقت حواریین کی ساتہہ نہ تہی اور یہہ تمہاری اس عقیدہ کی کہ روح القدس اور خدا اور مسیح تینون متحد ہین مخالف ہی اور اگر بالفرض تینون کا اتحاد نہین ہی بلکہ روح القدس اور خدا ہی متحد ہین تو اس وقت بہی نعوذ باللہ من ہذا القول خدا کی معدومیت لازم آئی اور نیز اگر روح القدس بالفرض نازل بہی ہوئی ہو تو فقط ایک دو مرتبہ نازل ہوئی اور اوسپر کلمہ ہمیشہ کیسی صادق آسکتا ہی اور وہ کوئی کلام نہین لائی تہی کہ اوسکا ہمیشہ رہنا گویا کہ روح القدس کا ہمیشہ رہنا ہی (۴) پہر اس بشارت مین تعریف فارقلیط مین فرمایا کہ وہ تمہین سب چیزین سکہلا دیگا اور یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی تعریف ہی نہ روح القدس کی اسلئے کہ اونہون کچہہ نہین سکہلایا ہی (۵) یہہ کہ اس بشارت مین فارقلیط کی ساتہہ ایمان لانیکا حکم فرمایا ہی اور یہہ حکم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ مخصوص ہی اسلئے کہ روح القدس سی تو انکار کی طاقت نہین تہی وہان ایمان لانیکی حکم سی کیا علاقہ اور نیز لفظ ایمان صاف دلالت کرتا ہی کہ یہہ پیغمبر اللہ کی رسول کی ہی جسپر ایمان لانا فرض ہی (۶) یہہ کہ اس بشارت مین ہی مین تمسی سچ سچ کہتا ہون کہ تمہاری لئی میرا جانا ہی بہتر ہی کیونکہ اگر مین نجاؤن تو تسلی دینیوالا تمہاری پاس نہ آویگا اور اس جملہ سی معلوم ہوتا ہی کہ جسکی یہہ خبر ہی وہ حضرت مسیح علیہ السلام کی زمانہ مین حواریین مین قایم قیامت

بہ نہیں ہوسکتا ہے اور روح القدس مسیح علیہ السلام کی ساتھہ تھی اور اونپر نازل ہوئی تھی اور حواریین پر بھی نازل ہوئی تھی پس یہہ اوسکی خبر نہیں ہوسکتی بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر ہے اسلئے کہ ایسے دو رسولوں صاحب شریعت کا ایک زمانہ میں ہونا ناجایز ہے (۷) یہہ کہ اس بشارت میں سے ہے کہ وہ دنیا کو اسوجہہ سے سزاوار ٹھہرائیگا کہ وہ مجھپر ایمان نہیں لائے اور یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وصف ہے اسلئے کہ آپنے ہی حضرت مسیح علیہ السلام پر ایمان نہ لائینکے وجہہ سے دنیا کو گنہگار ٹھہرایا ہے نہ روح القدس نے (۸) یہہ کہ اس بشارت میں ہی میری اور بہت سی باتیں ہیں پر اب تم اونکی برداشت نہیں کرسکتے ہو لیکن جب وہ روح حق آویگا وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتاویگا اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہیگا بلکہ جو کچھہ وہ سنیگا سو کہیگا اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص جسکی یہہ بشارت ہے کچھہ احکام شریعت مسیحی میں زیادہ کریگا اور بعض احکام میں زیادتی کمی آویگی اور یہہ بات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی صادق ہے اسلئے کہ بہت سے احکام میں شریعت عیسوی سے شریعت احمدی میں کمی زیادتی ہوئی اور بہت سے احکام زیادہ ہوئے نہ روح القدس پر اسلئے کہ روح القدس نے کوئی حکم شریعت عیسوی میں نہیں بڑھایا اور اگر تحلیل اکثر محرمات کی اور تعلیم عقیدہ تثلیث کی اوسکی طرف نسبت کریگی تو وہ روح روح قدس نرہیگی اور نیز روح قدس تمہارے نزدیک متحد تھا ابہی میں سننے کی کیا معنی البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھہ سنتے تھے سو فرماتی تھی و ما ینطق عن الھوے ان ھو الا وحی یوحی آپکی شان میں نازل ہے (۹) یہہ کہ اس بشارت میں ہی کہ وہ تمہیں آیندہ کی خبریں دیگا اور یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف ہے کہ اتنی آیندہ کی خبریں ہزاروں دین اور بال برابر آپکی فرمانیکے خلاف واقع نہیں ہوا

اور روح القدس نبوت کی خبر دیتی تہی (۱۰) یہہ کہ اس بشارت مین ہی کہ وہ میری بزرگی کریگا اور یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام صفت ہی اسواسطے کہ آپنی بزرگی حضرت عیسی علیہ السلام کی ایسی کی کہ دعوی خدائی او جہوٹ سے آپکو بری کیا اور مرتبہ رسالت کہ آپکی تہی ثابت فرمایا یہود و نصاری افراط و تفریط مین تہی اور در حقیقت تعلیم حقہ کوئی نہین کرتا تہا (۱۱) یہہ کہ اس بشارت مین ہی کہ وہ میری چیزون سے پاویگا اور یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وصف ہی کہ آپ اور سیدنا مسیح علیہ السلام اصل رسالت الہی مین برابر ہین اور روح القدس نی کونسی چیز حضرت مسیح علیہ السلام کی پائی اور وہ اور عیسی علیہ السلام تو آپکی نزدیک ایک سے ہین پہر تامل کیا معنی یہہ کیا وہ لیلین سوا اسکے کہ فارقلیط نام مبارک احمد کا ترجمہ ہی اس بات کا ہین کہ یہہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور روح القدس کی نزول کی خبر نہین ہی جو شاید حوارین برابر ہی ہوا اور اس بشارت پہ پادری پانچ خدشے کرتی ہین (۱) یہہ ہی کہ فارقلیط کو اس بشارت مین روح القدس اور روح الحق کی ساتہہ تفسیر کی ہی اور یہہ دونون عبارتین اقنوم ثالث سی یعنی خدا کی تیسری ذات سی معاذ اللہ من ہذا القول نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی (۲) یہہ ہی کہ اس بشارت مین حوارین سے خطاب کرکے فرمایا کہ فارقلیط روح الحق تم پاس آویگا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوارین کی پاس کہان آئی آپ تو اونکی انتقال سے صدہا برس کے بعد پیدا ہوئی (۳) یہہ کہ اس بشارت مین فارقلیط کی وصف مین فرمایا ہے جسے دنیا حاصل نہین کرسکتی ہی کیونکہ نہ اوسی دیکہتی ہے نہ اوسی جانتی ہی اور یہہ وصف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہین ہی اسلئے کہ اونکو دنیا نی دیکہا ہی اور پہچانا (۴) یہہ ہی کہ اس بشارت مین فارقلیط کی وصف مین فرمایا ہے کیونکہ وہ تمہارے ساتہہ رہتی ہے اور یہہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف نہین ہی اسلئے

کہ آپ حواریین کی ساتھہ کہان رہی (۵) یہہ کہ کتاب اعمال حواریین کی پہلی باب مین یہہ عبارت ہی باب ۱ - ورس ۴ اور اونکی ساتھہ اکٹھا ہوکی حکم دیا کہ تم یروشلم سے باہر نجائیو بلکہ باپ کی اوس وعدہ کا جسکا ذکر تم سے ہو چکا ہے راہ دیکھو (ورس ۵) کیونکہ یوحنا کی پانی سی بپتسمہ دیا ہی لیکن تم تھوڑی دنون کے بعد روح قدس سی بپتسمہ پاؤگی اور یہہ عبارت اس بات پر دلالت کرتی ہی کہ فارقلیط سی وہ روح القدس مراد ہی جو یوم الدار معاذ اللہ من القول نازل ہوئی تھی نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسواسطے کہ سو عذاب سے بہی وہی مراد ہی یہہ پانچ اعتراض نصرانیون کی تہی اور پہلے اعتراض کا جواب یہہ ہی کہ پادری فنڈر صاحب میزان الحق فی مفتاح الاسرار کی دوسری باب کی پہلی فصل مین کہا ہی کہ لفظ روح اللہ اور روح فم اللہ اور روح القدس توریت ذکر مین بمعنی واحد مستعمل ہوتی ہین انتہی پس اس جگہہ اونہی دعوی کیا کہ لفظ روح اللہ اور روح القدس بمعنی واحد عہدین مین آتی ہین اور حل الاشکال مین اونہی کہا ہے جس شخص کو توریت وانجیل کا کچھہ شعور ہے وہ جانتا ہی کہ روح القدس اور روح الحق اور روح فم اللہ وغیرہ بمعنی روح اللہ ہین اسلئیے اسکا اثبات ضروری نہ جانا پر اوسکی دعوی کی موافق معلوم ہوا کہ یہہ سب الفاظ بمعنی واحد مستعمل ہوتی ہین پس ہم قطع نظر اس سی کہ یہہ اسکا دعوی بہ نفی نفسہ صحیح ہی یا نہین اس امر کو تسلیم کرتی ہین مگر اسکی منکر ہین کہ یہہ سب الفاظ سب جگہہ بمعنی اقنوم ثالثہ ہی آتی ہین اور اسیکی قول کی موافق ہم بہی کہتی ہین کہ جسکو کچھہ شعور عہدین کا ہے وہ جانتا ہے کہ یہہ الفاظ اور معنون مین بہی مستعمل ہوتی ہین صحیفہ حزقیال باب ۳۷ ورس ۱۴ خداوند یہوواہ اون ہڈیون کو یون فرمایا ہے دیکہو مین تمہاری اندر روح داخل کرونگا اور یہان روح بمعنی نفس ناطقہ ہی نہ بمعنی تیسری اقنوم کی جو انکی زعم کی موافق عین خدا ہی معاذ اللہ اور یوحنا کی چوتھی باب مین پہلی رسالہ کی ہی ای پیارو تم ہر ایک روح کو یقین نکرو بلکہ روحونکو آزماؤ کہ وہی خدا کی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کی تین وجہیں [illegible]

[illegible] روح القدس اور روح الحق بمعنی الواعظ الحق [illegible]

اور روح الحق یوحنا کی پہلی رسالہ میں انہیں معنوں میں ہی اور دوسری شبہ کا جواب

یہ ہی کہ [illegible] شبہ کا یہ ہی کہ جو خطاب کی وقت حاضر ہوں وہی اس خطاب

اور کلام کی ساتھ مخاطب ہوتی ہیں اور یہ صحیح نہیں ہے بلکہ بسا اوقات جو خطاب

کی وقت حاضر ہوتی ہیں وہ خطاب سی مراد نہیں ہوتی ہیں دیکھو متی کی انجیل کی

چھبیسویں باب کی [illegible] ۶۴ آیت میں ہی بلکہ میں تم سی کہتا ہوں کہ اسکے بعد تم

ابن آدم کو قادر مطلق کی داہنی طرف اور آسمان کی بادلوں پر آتی ہوئی دیکھو گی

اور یہ سب مخاطبین مر گئی اور اٹھارہ سو برس سے اوپر ہو گزرے اور کسی

نی [illegible] بادلوں پر آتی ہوئی نہیں دیکھا پس اس جگہ [illegible] وہ لوگ ہیں جو حضرت

مسیح علیہ السلام کی نزول کی وقت میں [illegible]

کی وقت میں ہوں گی چنانچہ [illegible]

[illegible] اور تیسری شبہ کا جواب یہ ہی کہ [illegible]

[illegible]

[illegible] باب میں [illegible] تمثیلوں میں بات

کرتا ہوں کیونکہ وہ دیکھتی ہوئی نہیں دیکھتی اور سنتی ہوئی نہیں سنتی اور سمجھتی

نہیں سمجھتی ہیں اور اس لفظ کی اگرچہ یہ معنی مجازی ہیں پر حقیقت عرفیہ کی قائم مقام

ہوگئی ہین اور سیدنا مسیح علیہ السلام کی کلام مین اور بہت جگہہ یہہ دونون لفظان معنون
مین آئی ہین انجیل مذکور کی گیارہوین باب مین ہی میری باپ سی سب کچھہ مجھی سونپا گیا
اور کوئی بیٹی کو نہین جانتا مگر باپ اور کوئی باپ کو نہین جانتا مگر بیٹا اور جس پر بیٹا
ظاہر کیا چاہی اور یوحنا کی انجیل کی سترہوین باب مین ہی ای عادل باپ دنیا نی تجھی
نہین جانا مگر مینی ہی تجھی جانا ہی اور انہون نی جانا ہی کہ تو نی مجھی بھیجا ہی اور
ایسی ہی اور بہت سی مقامون مین اسی معنی مین یہہ دونون لفظ آئی ہین اور چوتھی
مسئلہ کا جواب یہہ ہی کہ ترجمہ عربی مطبوعہ ۱۶۷۱ اور ۱۸۲۵ مین یہہ فقرہ اسطرح ہی
لانہ مستقر معکم ویکون فیکم اور فارسی کی ترجمہ جو ۱۸۱۶ اور ۱۸۲۸ اور ۱۸۴۱ اور
ایسی ہی اردو کی ترجمہ جو ۱۸۱۴ اور ۱۸۳۹ مین چھپی ہین وہ سب ان دونون ترجمون
عربی کی موافق ہین اور ترجمہ عربی مین جو ۱۸۱۶ مین چھپا ہی یہہ فقرہ اسطرح ہی
ماکث معکم ویکون فیکم مراد ثبوت سی ثبوت بزمانہ استقبال ہی تاکہ سب
ترجمی موافق ہوجاوین اور باقی رہا فقرہ تم مین رہتی ہی اور مقیم عندکم پس اس فقرہ
مین ہی قیام استقبالی اور وہ رہنا مراد ہی جو زمانہ آیندہ مین ہوگا لیکن بسبب
شدت یقین کی اسی حال کی ساتھہ تعبیر کیا ہی ورنہ سب کلام متناقض ہوجاویگی اسواسطی
کہ اور سب کلمات بمعنی استقبال ہین اور وہ کلمات یہہ ہین مین اپنی باپ سے
درخواست کرونگا اور وہ تمہین دوسرا تسلی دینیوالا بخشیگا کہ ہمیشہ تمہاری ساتھہ رہے
اور لیکن وہ تسلی دینیوالا جسے باپ میری نام سی بھیجیگا وہ تمہین سب چیزین سکھلاویگا
اور سب باتین جو کچھہ مینے تمہین کہی ہین یاد دلاویگا بعد اسکے مین کلام نکرونگا اسلیئے
کہ اس جہان کا سردار آتا ہی اور مینے اوسکے واقع ہونی سی پیشتر کہا تاکہ جب وہ وقوع
مین آوی تو تم ایمان لاؤ پس یہہ سب جملی صریحۃ بمعنی استقبال ہین پس ان دونون
لفظون کو بہی بمعنی استقبال سمجھنا چاہئی اور یقین کرلینا چاہئی کہ بسبب شدت یقین کے

بصورت حال تعبیر کیا ہی اور شدت یقین کی وجہ سے حال کو کیا حال بوجہو استقبال کو ماضی
کی ساتہ تعبیر کرتی ہین دیکہو صحیفہ حزقیال علیہ السلام باب (۹) کہ اس باب مین یاجوج
ماجوج کی خبر دیکر اوسکا موقوع تباہی بنی اسرائیل کی پہاڑ بیان کرکی فرمایا ہی دیکہو وہ
پہونچا اور وقوع مین آیا خداوند یہوواہ یون کہتا ہی یہہ وہی دن ہی جسکی بابت مینی
کہا اور ترجمہ فارسی مطبوعہ ۱۸۳۸ء مین یہہ جملہ اسطرح ہی اینک رسید و بوقوع پیوست
اور انجیل یوحنا مین مستقبل کو بصیغہ حال بیان کیا ہی باب (۵) درس (۲۵)
مین تم سی سچ سچ کہتا ہون کہ وہ گہڑی آتی ہی اور اب ہی کہ جس دن مین مردی خدا کے
بیٹے کی آواز سنینگے اور اوسی سنکے جاگین گی پس جیسے اون دونون جگہہ مین شدت یقین
کی وجہ سی مستقبل کو ماضی اور حال کی ساتہ تعبیر کیا ہی ایسی ہی فیما نحن فیہ مین شدت
یقین کیوجہ سے مستقبل کو بصیغہ حال تعبیر کیا اور ما نحن فیہ مین تو محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو پیدا ہوئی تیرہ سو برس سے زیادہ گذر گئے اور ان دونون فقروں کا مصداق
ابہی نہین ہوا اور اخیر فقرہ تو محرف ہی اسلئے کہ مردی بحکم خداوند محیی و ممیت زندہ
ہون گی نہ بحکم مسیح علیہ السلام اور جو خود اپنی زندگی پر قادر نہو تو وہ دوسری کو کسطرح
حیات بخش سکتا ہی خصوصاً جب کہ وہ مردہ ہی ہوا اور مسیح علیہ السلام تو اموات مین
شامل ہونگی پہر کسطرح وہ اورونکو زندہ کرینگے اور پانچوین شبہ کا جواب یہہ ہے
کہ ہم کب تسلیم کرتے ہین کہ موعود سے یوحنا کی انجیل مین وہ روح مراد ہی جو تمہارے
قول کے موافق یوم الدار نازل ہوئی بلکہ اوس سے بہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم ہی مراد ہین اور یروشلم سی بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک باہر نکالینگے
یہہ معنی ہین کہ وہی اوسوقت تک اپنا قبلہ سمجہو اور اس سے وابستہ رہو اور بعد بعثت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبلہ دائمی جمیع عالم کا کعبہ شریف ہوگا — ذکر
لقب شریف مصطفی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم — صحیفہ یسعیاہ کے

اور تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب مین سچی ہو تو تم اپنی گواہ لاؤ اور وہ گواہی
یہہ ہو کہ تم اپنی بزرگون کو جمع کرو اور ادہر سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معہ اپنی
عترت جگر بندون کی تشریف لاوین اور تم دعوی کرو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی برحق
نہین ہین اور اپنی دعوی کی صدق کی یہہ دلیل لاؤ کہ دعا کرو کہ الہی جو ہم مین جھوٹا ہو وہ
ہلاک ہو چنانچہ نصاری نجران سی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ مباہلہ قرار پایا
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقت موعود پر معہ سیدنا فاطمہ رضی اللہ عنہا اور امام حسنین
رضی اللہ عنہما اور سیدنا علی ابن طالب کرم اللہ وجہہ مقام مقرر پر تشریف لائے
اور ادہر سی نصاری نجران بہی آئی پس ایک شخص نے جو انکا بڑا تہا یہہ بات کہی
کہ جس قوم نے اپنی نبی سے مباہلہ کیا ہے وہ ہلاک ہو گئی ہی تم مباہلہ نکرو ورنہ ہلاک
ہو جاوگے اور مجہی وہ صورتین نظر آتی ہین کہ اگر پہاڑ کو کہین کہ زمین پر سے ٹلجاے
تو ٹلجائی قسمت انکی اچہی تہی اور آپ رحمت للعالمین تہی مباہلہ سے باز آئی ورنہ سب
ہلاک ہوجاتی اور جزیہ قبول کرکے چلی گئی اور اسیوجہ سے کہ باعث اسکی کہ آپ رحمت للعالمین
ہین یہہ مباہلہ ہونیوالا نہ تہا اسکا انجام نہ بیان فرمایا فقط اتنا ہی کر دی اپنی گواہونکو
لاوین تاکہ وہی سچی ثابت ہووین یہہ ہماری نزدیک آمن حملہ کی معنی ہین اگر آپ کے
نزدیک اسکے کوئی اور معنی ہون تو بیان فرمائی۔ **دوسرا شاہد** یہہ ہی کہ دسوین درس
مین ہی تو تم میری گواہ ہوا اور میرا بندہ ہی جسی مینی برگزیدہ کیا ہی تاکہ تم جانو اور مجہہ پر
ایمان لاؤ شہد گواہ ہے دو قسم پر ہی ایک وہ جو مدعی کی مفید مطلب ہو اور دوسری وہ
جو مدعا علیہ کی مفید ہو پس اس درس کی معنی ہماری نزدیک یہہ ہین کہ محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری رسول ہین اور تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صدق
رسالت کی گواہ ہوا اور تمہاری ذمہ یہہ ہی کہ بیان کرو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کی بشارتین جو اگلی صحیفون مین موجود ہین اور ہم انکو اپنی بیٹون کی مانند پہچانتی ہین

اور میرا بندہ یعنی عبداللہ ابن عبداللہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم گواہ ہین اور آپ ہی
ذمہ صدق رسالت مسیح علیہ السلام کی گواہی تہی لیس جیسے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے گواہی جو آپکی ذمہ تہی پوری پوری ادا کی تم ہی اوس گواہی کو جو تمہارے ذمہ ہے
ادا کرو اور برگزیدہ ترجمہ مصطفےٰ ہی اور مصطفےٰ لقب خاص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
ہے **تیسرا شاہد** بارہوین ورس مین ہی جسے بیان کیا یہ زمانہ بعثت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہی یعنی آپ اوس زمانہ مین مبعوث ہونگی کہ یہودی پہلے سے
جسے تو یہ تصوح کر چکی کیون اور آپ معصوم اور محفوظ الہی ہونگی **چوتہا شاہد**
تیرہوین ورس مین تمہید ہے اور پہر بیان تعین اس زمانہ عام کا ہی اسلئے
کہ وہ زمانہ ہی عام تہا اور درمیان مین بعثت مسیح علیہ السلام حائل تہی اس سبب
تخصیص بعد تخصیص فرمائی اور خرابی بابل کا ذکر فرمایا اور بابل زمانہ عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ مین خراب ہوا **پانچوان شاہد**..... تیسوین ورس مین ہی
مین بیابان مین ایک راہ اور صحرا مین ندیان بناونگا۔ اس ورس مین مقام
پیدائش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا ہے اور بیابان سے بیابان فاران
مراد ہی جس کا چند مرتبہ ذکر ہو چکا ہی اور وہ بیابان عرب سی وہ جگہہ ہی جہان اب مکہ
معظمہ آباد ہے اسلئے کہ اسماعیل علیہ السلام کی نسبت لکہا ہی اور وہ فاران کی بیابان
مین رہا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ مین سے پیدا ہوئی اور جبل
حراء پر بیابان فاران مین ہی آپ کو رسالت عطا ہوئی شہر مین آپکو رسالت
عطا نہین ہوئی اور راہ سی سبیل اللہ شریعت الہی مراد ہی اور یہی شریعت باعتبار
رسالت وختم نبوت وکثرت معجزات وسرعت انتقال وشوکت ودبدبہ ایک نئی شئی ہی اور
اس اعتبار سے ہی کہ پہلی سراغ بنی اسرائیل کے انبیاء مین نہین اور یہہ بنی اسماعیل مین ہوئی
یہ شریعت ایک نئی شئی تہی اور ندیون سی آب حیات باطنی کی ندیان مراد ہین اور ہ

کان جو حق بین سنین گے نرمت جانا اوکا دل بھی معرفت سمجھی گا اور گلنتی کی زبان صاف بولیں مین مستعمل کی (۵) پاجی آدمی پھر صاحب مروت نہ کہلا ئیگا اور بخیل کو کوئی سخی نہ کہیگا (۶) کیونکہ پاجی آدمی جنبہ پلیدی کی باتین کریگا او ر اوسکا دل بدی کے منصوبے باندھا کریگا تا پلیدی کرے اور خداوند کی برخلاف دروغگوئی کرے اور پیاسی سے پینے کی چیز کو باز رکھے (۷) اور بخیل کی ہتیار زبون ہی وہ بدی کے منصوبے باندھا کرتا ہے تا کہ جھوٹی باتون سے مسکین کو اور محتاج کو جس وقت وہ حق بیان کرتا ہو ہلاک کرے (۸) لیکن صاحب مروت سخاوت کی منصوبے باندھتا ہے اور وہ سخاوت کی کامون مین ثابت قدم رہیگا ......بش درس اول دیکھو ایک بادشاہ راستی سے سلطنت کریگا اور شاہزادی عدالت سے حکم رانی کرینگے یہہ مسلم عند الفریقین اہل اسلام و نصاری ہے کہ اس جگہہ بادشاہ سی وہ خلیفۃ اللہ فی الارض مراد ہے جو صاحب نبوت و رسالت ہوا اور صاحب حکومت بھی ہوگا اختلاف تشخیص مین اس خلیفہ الہی کی ہی نصاری کے نزدیک وہ خلیفہ الہی سیدنا روح اللہ مسیح علیہ السلام ہین مگر آپ پر اطلاق خلیفۃ اللہ اور بادشاہ کا کسی طرح سے باعتبار زمانہ ماضی صحیح نہین ہے اسلئے کہ سلطنت ظاہری آپکی نہین ہوئی اور نہ آپ شرادخرا کی لئی تمہارے نزدیک آئی تھے پس اسوجہ سے یہہ آپکی بشارت نہین ہوسکتی بلکہ یہہ بشارت کسی اور نبی کی ہے اور اوسکا صاحب حکومت اور صاحب شرادخرا ہی ہونا ضرور ہی اور وہ نبی باقرار پادریان نصاری سیدنا مسیح علیہ السلام سے پہلے نہین ہوا اور بعد سیدنا مسیح علیہ السلام کی کوئی نبی اور رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سوا نہین ہے اور مقدمہ کتاب ہذا کی دوسری فصل مین یہہ دعوی میرا ثابت ہوچکا ہے پس اسوجہ سے یہہ بشارت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ہے

اور آپ صاحب سلطنت ظاہری اور باطنی ہی سلطنت ظاہری تو آپکو حاصل تھی ہی اور باطنی اسوجہ سے کہ آپ صاحب جزا و سزا تھی قولہ اور شاہزادی الخ حضرت مسیح علیہ السلام نے نکاح ہی نہین کیا پھر صاحبزادی آپکی کہان ہوئی اور یہان اللہ عز وجل نے صاحبزادی آپکو عطا نہین کی پس اسوجہ سے یہہ بشارت مسیح علیہ السلام کی نہین ہو سکتی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور عرب مین سادات ہی آجتک صاحب حکومت ہین اور سیدنا امام مہدی علیہ السلام تو آپکی سیرت و نام مین ہی موافق ہونگے اور وہ بھی صاحب اولاد ہونگے پس اسواسطے یہہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جد امجد حضرت امام حسن اور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہما کی بشارت ہی اور مسیح علیہ السلام کی بشارت نہین ہے ورس (۴) یہان ایک شخص الخ یہہ صحاح ورس ہے ا لیعشیر یہ بشارت ہذا ہے اور یہہ ظاہر ہے پس ضروری کہ یہہ ورس اوسکی تعریف و توصیف ہی جسکا تمام ورسون مین بیان ہے اور جس پر یہہ تمام ورس صادق ہین اور پہلے ورس کی دوسرے فقرے کا جیسے ابھی شرح بیان کی گئی ہے ذات مسیح علیہ السلام پر کسیطرح صدق ممکن نہین ہے جیساکہ ابھی بیان ہو لیا اور اس ورس کی بھی تمام جملے سیدنا عیسے علیہ السلام پر صادق نہین آسکتی ہین اسلئے کہ اون سرزمین کو جسمین دودھ اور شہد کی ندیین بہتی ہون بہتی ہون اور برابر انبیاء کرام علیہم السلام ہی وہان بعوث ہوتی رہی ہون اور جابجا پانی کے چشمے وہان آنکھون سے تھے ہوئے نظر آتی ہون زمین خشک نہین فرما سکتے ہین البتہ ایسی سرزمین کو جس مین دودھ عمدہ جانور جسے بھینس کہتے ہین پیدا بھی نہوتا ہو اور نبوت بھی وہان سے صدہا برس سے منقطع ہو اور بی آبی بھی وہان کی مشہور و معروف ہو کہ بعض برسون مین ایک پیالہ پانی ایک ایک اشرفی کو بکتا ہو اور وہان کی رہنے والی شدت پیاس سے

مین آخری تمنا یہ کرتے ہون کہ ایک دفعہ ہی ضرورت سے موت سے بچین
انہین ایسی مدہی ہو کرتے ہیں۔ انکو ان تک پانی ہو پہنچا دیوے اور زمین اسکے
خشک کو پانی سے بہراون اور اس تمنا مین پہرتی ہون شعر یا لیتنی قبل منیتی یوما
افوز بمنیتی یا نہر تلاطم تجتی وانظل املا قربتی یا زمین خشک قرار سکتے ہین
اور پہلی صفت زمین شام کی ہے وہان سیدنا مسیح علیہ السلام پیدا ہوئے
اور دوسری تعریف صحرائے عرب کی ہی اور وہان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مبعوث ہوئے اور علاوہ اسکے **قولہ** پانی کی ندیون کے مانند آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ خاص کی خبر دی ہی اور وہ معجزہ یہہ ہے کہ آپکے اصابع
مبارک کی درمیان سے بطور اعجاز پانی کے چشمے جاری ہو جاتے تہے اور بیان
معجزات مین اسکا بہی بیان آویگا۔ ورس (۲۴) اونکی آنکہین جو دیکہتی ہین
نہ دہندلائین گے الخ ان دونون ورسون مین ہدایت احمدی صلی اللہ
علیہ وسلم کا بیان ہے یعنے جسمین استعداد قبول ہوگی اگرچہ وہ فی الحال
بینے لحاظ اور معرفت الٰہی سے بی بہرہ ہو مگر بطفیل ہادی عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وہ ہدایت پاویگا اور صاف بولنے لگیگا اور ساتہہ آواز لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ کی پہچانی لگا اور ایسا ہی ہوا قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ملک عرب کی ایسی تباہ حالت تہی کہ بیان سے باہر ہے خانہ
خدا کی گرد تین سو ساٹہہ بت رکہی ہوئے تہے اور غلغلہ شرک و بت پرستی شرک کا
ایسا بلند تہا کہ اس زمانہ مین دور مین کہین بہی کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کی آواز
نہین سنائی دیتی تہی اور بعد بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جیسے وہ مقام
معرفت اور صاحب توحید ہوگئی اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے
ورس (۵) بامعنی آدمی پہر صاحب مروت نہ کہلائیگا الخ یہہ ایسا امت

کی فرعون ابوجہل کی مذمت ہی اور بعض مفسرین کی نزدیک سورہ ماعون مین
یمنعون الماعون ایسکی مذمت مین نازل ہی اور ماعون کی تفسیر مین مفسرین نے
یانی اگ نمک بیان کیا ہی ورس (۷) بخیل کی ہتیار زبون ہین - الخ - اس
ورس مین بہی ایسی فرعون اس امت کی مذمت ہی ورس (۸) لیکن صاحب
مروت الخ یہہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے اور مروت آپکی مشہور و معروف
ہے اور سخاوت بہی اونکی مشہور ہے امت محمدیہ پر اپنی جان ہی قربان کردی اور
سامنی تلوار مسلمانون مین نہ چلنے دی ذکر اسم شریف وحید رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک وحید بہی ہے اور استشفار قاضی عیاض مین
نقل کیا ہے کہ ابن شیرین سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
توریت مین وحید لقب ہے سند اول بشارت وحید زبور
۳۵ ورس (۱۷) ای خداوند تو کب تک دیکہا کریگا اونکی خرابیون سے
میری جان کو چہوڑا میری وحید کو شیر بچون سے (۱۸) مین بڑی جماعت
مین تیرا شکر ادا کرونگا مین لوگون کی کثرت کی درمیان تیری ستایش کرونگا
شن سیدنا داود علیہ السلام بالاتفاق ان درسون مین کسی نبی کی بشارت
دیتی ہین اور بسبب شدت محبت کی اونکی نسبت کلمہ میری جان اطلاق فرماتے
ہین لیکن نصرانی کہتی ہین کہ یہہ ورس سیدنا عیسے علیہ السلام کی بشارت ہین
اور ہماری نزدیک یہہ ورس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبشر ہین اور ہماری
دلیل یہہ ہے کہ دعا داود علیہ السلام قبول ہونی چاہئے اور نصاری کی نزدیک
سیدنا عیسے علیہ السلام مصلوب ہوئی مین بچایا نہ گیا اور محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بالاتفاق ہمارے اور تمہارے نزدیک کفار کی ہاتہون سے
محفوظ رہی اور بخیر و عافیت مدینہ منورہ مین مدفون ہوئی لیکن اسلئے

یہہ آپکی ہی بشارت ہونی چاہئی اور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صفات مین یکتا تہے کوئی مخلوق مین سے آپکا نظیر نہین ہے اور آپ اپنی مان باپ کی ہی اکلوتے بیٹے تہے اور سیدنا مسیح علیہ السلام کی تمہاری قول کے موافق شاید اور بہائی بہی تہے جیسا کہ ان انجیلون مین کہین مذکور ہی

دوسری سند بشارت خلفائیہ زبور ورس (۲۰) میری جان کو تلوار سے بچا میری وحیدہ کو کتی کے ہاتہہ سے (۲۲) مین اپنی بہائیون مین تیرا نام بیان کرونگا اور مجمع مین تیرا ثنا خوان ہونگا **شرح** اس بشارت کی خاتمہ کتاب ہذا مین منقول ہوگی مگر اکثر اس مین خلافت خلفاے حقانیہ کا بیان ہے اور اس بشارت مین بہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک وحید ذکر فرمایا ہے اور رہے ہوئے اگرچہ زیادہ ہے مگر اسکے بیان کی تصحیح اسماے کی موافق یہہ زیادتی تسلیم تسلیہی

دسوین فصل اس بیان مین کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برسالت عامہ مبعوث ہونگی اور آپکی رسالت کسی ملک اور کسی قوم اور کسی زمانہ کے ساتہہ خاص نہو نگے

سند اول بشارت مثلیہ باب (۱۸) ورس (۱۸) مین اونکی لئے اونکی بہائیون مین سے تجہہ سا ایک نبی برپا کرونگا یہہ کلام بنی اسرائیل کی ساتہہ ہے اور تمہاری لئے اسمین ارشاد ہی اور بشارت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور تخصیص بنی اسرائیل کے نفی اور بشارات سے ثابت ہے اور کوئی اسکا مدعی بہی نہین ہے

دوسری سند بشارت فارقلیطیہ انجیل یوحنا باب (۱۴) ورس (۱۶) اور مین اپنی باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمہین دوسرا تسلی دینے والا بخشیگا کہ ہمیشہ تمہاری ساتہہ رہے یہہ بہی بشارت رسالت احمدی ہے اور مخاطب امت عیسوی ہی اور پہلی بشارت مین امت موسوی مخاطب ہے اور اسمین ارشاد ہے کہ وہ تمہین

دوسرا التسلی دنیوالا بخشیگا اور اس سے مدعی ثابت ہے اور وہ یہی ہے کہ محمد رسول
ج اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت عرب کے ساتھ خاص نہو گی **تیسری سند
بشارت طلوعیہ کتاب استثنا باب (۳۳)** خداوند سینا سی آیا اور
سعیر سے طلوع ہوا اور فاران کی ہی پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا شرح بشارت
ہذا مین مذکور ہو چکا کہ اس بشارت مین حضرت موسے اور حضرت عیسی اور حضرت
محمد رسول اللہ صلوات اللہ علیہم اجمعین کی رسالت کا ذکر ہے اور اس جملہ
مین کہ خداوند سینا سی آیا حضرت موسی علیہ السلام نی اپنی رسالت کا ذکر فرمایا کہ
طور سینا پر رسالۃ انکو عطا ہوئی اور دوسری اس جملہ مین کہ سعیر سے طلوع
ہوا رسالت سیدنا عیسے علیہ السلام کا ذکر ہے کہ آپکو سعیر مین رسالت ملی او
اس تیسری جملہ مین اور فاران کی ہی پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا بشارت رسالت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی مگر جلوہ گر ہونا عموم رسالۃ احمدی
صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دی رہا ہے **چوتھی سند بشارت فارقلیط
کی باب (۱۴)** کی ورس اخیر مین ہے اس جہان کا سردار آتا ہے اور اس
بہی عموم رسالت ثابت ہی **پانچوین سند بشارت خلفائیہ کا
ستائیسوان ورس ہی** - سارے جہان کو سراسر یاد آویگا اور وے
خداوند کیطرف رجوع لاوینگے اور یہہ جملہ قطع نظر عموم رسالۃ سے تسلیم عموم
کی خبر دیتا ہے **چھٹی سند بشارت بطرسیہ کتاب اعمال باب**
۳ ورس (۲۵) تم نبیون کے اولاد ہو اور اوس عہد کے ہو جو
خدا نے باپ دادون سے باندہا ہے جب ابراہام سے کہا کہ تیری اولاد سے
دنیا کے سارے گہرانے برکت پاوینگے اور اس ورس سے علاوہ عموم رسالہ
احمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلیم عموم کی ثابت ہے -

گیا ہو تین فصل اسمعیل مین یقین کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہونگی
اور نبوت آپ پر ختم ہو جاویگی **سند اول بشارت حجر زاویہ قصر نبوت**
زبور (۱۱۸) ۲۲ وہ پتھر جسے معمارون نے رد کیا وہی کونی کا سرا ہو گیا (۲۳) یہ
خداوند سے ہوا جو ہمارے نظرون مین عجیب ہی ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
نبوکدنضر کی خواب مین حجر کے ساتھہ مین تعبیر کیا ہے اور شرح اس بشارت کی پہلی ہو
ہو چکی ہی البتہ اس بشارت کی غرض جو ہے جاننا چاہیئے **پس معلوم ہو** کہ یہہ
بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اسلئے کہ تعجب کی بات یہی ہے کہ آپ حضرت
ہاجرہ علیہا السلام کی اولاد ہو اور سارہ علیہا السلام کی اولاد کی ہو تو نہین کچھ عجیب نہین
تہا اور پہر وہ مسیح قصر نبوت بہی نہین ہین اور دوسرے **فصل** مقدمہ کتاب
مین بیان اسکا ہو چکا اور پہر خود سیدنا مسیح علیہ السلام نے حق بہتر یہ ادا
کیا اور فرمایا کہ یہہ بشارت میری نہین ہے بلکہ ایک اور نبی اسماعیلی قبیلہ
کے سے ہے اور وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور دلیل اسکی یہہ ہے
کہ انجیل متی کی اکیسوین باب مین ہے پہر وہ اونہین تمثیلون مین کہنے لگا
کہ ایک شخص نے انگور لگایا اور اوسکے چارون طرف گہیرا اور کولہو کی جگہہ کہود دی اور
برج بنایا اور اوسے باغبانون کی سپرد کر کے پردیس گیا (۳۴) پہر موسم مین اوسنے
ایک نوکر کو باغبانون پاس بہیجا تاکہ وہ باغبانون سے انگورون کے باغ مین
سے کچھہ لے (۳۵) اونہون نے اوسے پکڑ کے مارا اور خالی ہاتہ بہیجا (۳۶) اوسنے
دوبارہ ایک نوکر کو اون پاس بہیجا اونہون نے اوس پر بہی پتہر پہینکے اور
سر توڑا اور اوسے بے حرمت کر کے بہیجا پہر اوسنے ایک اور نوکر کو بہیجا اونہون نے
اوسے قتل کیا پہر اور بہتیرونکو بہیجا اون مین سے بعضون کو پیٹا اور بعضونکو
مار ڈالا (۶) اب اوسکا بیٹا ہے جو اوسکا پیارا تہا آخر کو اوسنے اوسے

ہی یہہ کہکے بہیجا کہ وی میرے بیٹے سے دبینگے (۷) لیکن ان باغبانون نے
آپسمین کہا یہی وارث ہے آؤ اوسے مار ڈالین تو میراث ہماری ہوجاویگی
(۸) اور اونہون نے اوسے پکڑکے قتل کیا اور انگور کی باغ کی باہر پہینک دیا
پس باغ کا مالک کیا کریگا وہ آویگا اور اون باغبانونکو ہلاک کرکے انگورکا باغ
اورونکی سپرد کریگا (۱۰) کیا تمنی یہہ نوشتہ نہین پڑہا کہ وہ پتہر جسے معمارون نی رد کیا
وہی کونیکا سرا ہوگیا (۱۱) یہہ خداوند کیطرف سے ہوا اور ہماری نظرونمین عجیب ہی ش
انگور کی باغ سی بوستان شریعت الہی مراد ہی اور لگانیوالا اللہ عزوجل جلشانہ
ہے اور چارون طرف اوسکو گہیرا یعنے حدود شریعت الہی مقرر کین اور یہ
مضمون حدیث شریف مین بہی وارد ہوا ہے اور برج سی قبلہ الہی مراد ہے
اور بنی اسرائیل نی انبیاء کرام علیہم السلام کی ساتہہ جو جو کیا ظاہر ہے بعضونکو زخمی
اور مجروح کیا اور بعضون کو شہید کیا اور نوکران الہی انبیاء کرام علیہم السلام
ہین کہ اونکا اجر اللہ عزوجل کی بیان ہے اور سیدنا عیسی بن مریم علیہما الصلوٰۃ
والسلام کو اس جگہہ بیٹا بولا ہے اور یقیناً یہان تحریف ہوئی ہی اصل مین
کوئی اور لفظ ہوگا اور اس انجیل مین تو بیٹا جسکو چاہا لکہا ہے اور انکی موافق اوسکے
خدا کا بیٹا ہونا حقیقۃً یا مجازاً با فرضا لازم نہین آتا ہی اور انہی زعم
کی موافق بنی اسرائیل نے انکو بہی شہید کیا گو اللہ عزوجل نے انکو آسمان پہ
اوٹہا لیا اور اونکا ساتہی یہودا سولی دیا گیا اور زمانہ بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم مین اللہ عزوجل نے نظر عنایت سے دنیا کو دیکہا اور گویا کہ دنیا مین
آیا اور بنی اسرائیل سی باغبانی گلستان شریعت و طریقت چہین کر بنی اسمٰعیل
سپرد کیا اور اسکی سند مین وہی بشارت نقل کی اور اس سے معلوم کروایا کہ یہہ
بشارت میری نہین ہی بلکہ اور رسول کی ہی جو بنی اسرائیل مین پیدا نہوگا ++

تو وہ خاتم النبیین ہونیکی بشارت ہی اور وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سوا
اور کوئی نہی — تیسری بشارت متی باب (۲۱) آیت ۴۲ اور یسوع نے انکو کہا
کیا تم نے نوشتون میں کبھی نہیں پڑھا کہ جس پتھر کو معمارون نے بنیاد کی لئی ایک پتھر رکھا تھا ایک آیت ہا یا ہوا
پتھر کونے کی سر کا پتھر ہوا — جو الا دسیر جو ایمان لا دیگا آباد ہوگا یعنی سرسبز
ہوگا یہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی بنیا کعبہ شریف کو فرمایا ہے اور کلام
میں ہی البنیہ کعبتہ الکعبہ ترجمہ بنیہ غنیہ کی وزن پر کعبہ کا نام ہی اور بنیہ کا
اردو میں ترجمہ بنیاد ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قصر نبوت کو چیلی کیا پتھر
بنے ہوئے اوسکی حافظ ہین اور آپکی بعد کوئی اور نبی نہیں ہے اور آپنی اپنی ذات
مبارک کو قصر نبوت کی کونی کی اینٹ بیان کیا ہی چنانچہ بخاری شریف میں ہے
باب خاتم النبیین عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان مثلی ومثل
الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بنیانا فاحسنہ واجملہ الا موضع لبنۃ من زاویۃ فجعل
الناس یطوفون ویعجبون منہ ویقولون ہلا وضعت ہذہ اللبنۃ فانا اللبنۃ وانا
خاتم النبیین ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا ہی کہ میری اور اوّلین انبیاء علیہم السلام کی جو مجھسے پہلی گذری مین مثال ایسی
ہی جیسے کہ ایک شخص نے ایک مکان نہایت عمدہ اور خوبصورت بنایا مگر کونی پر کی اینٹ
نہ لگائی پس آدمی اسکے گرد پھرتی تھے اور اس سے تعجب کرتی تھے اور کہتی تھی کہ یہ اینٹ
کیون نہیں لگائی گئی ہی پس مین وہ اینٹ ہون اور مین خاتم النبیین ہون —
چوتھی بشارت مصطفائیہ مین ہی وہ عدالت کو جاری کرانیوالا
دائم رہے عدالت شریعت ہی اور دائم رہنے کی یہی معنی ہین کہ آپ خاتم النبیین
ہوین اور آپکی بعد کوئی اور نبی نہو وہو المقصود باسٹھوین فصل اس
بیان مین کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذات پاک خود کفار سے

قتال فرماوینگی اور انکو راہ پر لاوینگی اور اس دعوی کی چند سند ہین —
سند اول بشارت مصطفائیہ — ورس (۱۳) خداوند ایک بہادر
کی مانند نکلیگا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اوسکائیگا وہ چلائیگا ہان وہ
جنگ کی لئی لائیگا وہ اپنی دشمنون پر بہادری کریگا ورس (۲۴) کسنی یعقوب
کو حوالہ کیا کہ غنیمت ہووین اور لٹیرونکی ہاتھہ مین پڑی کیا خداوند نی نہین جسکی
مخالف ہوکی اونہون نی گناہ کیا کیونکہ اونہون نی نہ چاہا کہ اوسکی راہون پر
چلین اور وی اسکی شریعت کی شنوا نہین ہوئی (۲۵) اسلئی اوس نے
اپنی قہر کا شعلہ اور جنگ کا غضب اوس پر ڈالا سو اوسکی گردا گرد آگ لگی پر وہ
اوسی دریافت نہین کرتا وہ اس سی جل جاتا پر وہ اوسی خاطر مین نہ لاتا انتہی
یہہ بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر ہی اور میری مدعی کا ثبوت
ان ورسونسی ظاہر ہی **دوسری سند بشارت [illegible]** ورس
(۱۳) سو خداوند کا کلام اونسی یہہ ہوگا حکم پر حکم حکم پر حکم قانون پر
قانون قانون پر قانون ہوتا جاتا تہوڑا یہان تہوڑا وہان کہ وی جا کی
جاوین اور پچہاڑی گرین اور شکست کہاوین اور دام مین پہنسین اور گرفتار
ہووین انتہی اس بشارت کی شرح مین گذر گیا ہے کہ اس ورس مین کلام الہی
شریف کی ٹکڑی ٹکڑی نازل ہونیکی فایدہ کا بہ نسبت کفار کی بیان ہی یعنی کفار
اس تہوڑی تہوڑی نازل ہونیکی وجہ گرفتار ہوجاوینگی اور ماری پڑینگی
اسلئے کہ شروع اسلام مین آیۃ کریمہ (وقاتلوا المشرکین کافۃ) نازل ہوتی
تو بظاہر اسباب دنیوی جو اس شریعت مین مرعی ہین کفار پر فتح پانیکی صورت
نہین نظر آتی تہی ہان جب شروع اسلام اور ضعف اسلام مین انکی دفع
ولی ہوین فرمایا اور بعد قوت وشوکت اسلام وقاتلوا المشرکین نازل ہوا

کتابی شک تیں ہوگئی اور ماتی گئی ہو شراب ہوگئی اور یہ امر جیہ کتاب اشعیا کی ہورے
تو تو بھی دل میں بھی صاف ہوا اور دان و بیون آئی ہیں میرا یسوع ثابت ہو گیا تیسری

سند بشارت تیسری زبور (۴۵)

میری دل میں اچھا مضمون جوش مارتا ہی میں اون چیزوں کو جو میں نے بادشاہ کی حق میں بنایا ہی بیان کرتا ہون میری زبان ماہر لکھنے والے کا قلم ہی (۲) تو حسن میں بنی آدم سی کہیں زیادہ ہی تیری ہونٹوں میں لطف بہایا گیا ہی (۳) ای پہلوان اپنی تلوار کو جو تیری حشمت اور بزرگواری ہی حمایل کرکی اپنی ران پر لٹکا اور اپنی بزرگواری سی سوار ہو اور سچائی اور ملایمت اور صداقت کیواسطی اقبال مندی سی آگی بڑھ اور تیرا داہنا ہاتھ تجھکو ہیبت کا کام سکھلاویگا (۵) تیری تیر تیز ہیں لوگ تیری نیچی گرتی ہیں وی بادشاہ کی دشمنوں کی دل میں لگ جاتی ہیں تیرا تخت ای خدا ابد الآباد ہی تیری سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہی (۷) تو صداقت کا دوست اور شرارت کا دشمن ہی اسی سبب ای خدا تیری خدا نی تجھکو خوشی کی تیل سی تیری مصاحبوں سی زیادہ مسح کیا ہی (۸) تیری ساری لباس سی مر اور عود اور تج کی خوشبو آتی ہی ہاتھی دانت کی محلوں کی درمیان انہوں نی تجھکو خوش کیا ہی (۹) بادشاہوں کی بیٹیاں تیری عزت والیوں میں ہیں ملکہ اوفیر کی سونی سی آراستہ ہوکی تیری داہنی ہاتھ کھڑی ہی (۱۰) ای بیٹی سن اور سوچ اور اپنی کان ادھر دھر اور اپنی لوگوں اور اپنی باپ کی گھر کو بھول جا کہ بادشاہ تیری جمال کا نہایت مشتاق ہو کیونکہ وہ تیرا خداوند ہی تو اوسی سجدہ کر (۱۲) اور صور کی بیٹی ہدیہ لاویگی قوم کی دولتمند تیری خوشامد کرینگی (۱۳) شاہزادی گھر کی اندر کل جلوہ گری اوسکا لباس زر تار کا ہی (۱۴) وہ سوزنی کپڑی پہنکی بادشاہ پاس لائی جاتی ہی کنواری عورتیں جو اسکی سہیلیاں ہیں اوسکی پیچھی پیچھی تیری پاس پہنچائی جاتی ہیں وی بادشاہ

اُس محل میں داخل ہوتی ہیں (۱۶) تیری جگہ تیری بیٹے ہونگے قائم مقام ہونگے تو انہیں تمام زمین
کی سردار مقرر کریگا میں ساری پشتوں کو تیرا نام یاد دلاؤنگا پس ساری لوگ ابدالآباد تیری ستایش
کرینگی پس حق سیدنا داؤد علیہ السلام اس زبور میں کسی رسول ذی شوکت و شان کی بشارت
دے رہے ہیں اور اوسکو مخاطب کرکے اسکی خوبیاں بیان فرماتے ہیں اور تمام مخاطب اب تک یہودیوں میں موجود
کہ محمود و احمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہود کے پاس جو نسخہ زبور ہے اوسمیں نام مبارک احمد اب تک موجود تھا
اسلیے کہ جناب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب نور اللہ مرقدہ نے تحفہ اثنا عشریہ میں نویں عقیدہ کے تحت میں لکھا ہی
اور زبور میں نام مقدس محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نبی واقع ہی اور تشبیہ اس کو خبر سبے او کہا ہے [illegible] زبور کے
اور وہ نسخہ یہود کے پاس محفوظ ہی یا احمد فاضت الرحمۃ علی شفتیک من اجل ذالک ابارک علیک فتقلد السیف
فان بہاء وحمدک الغالب وبرکت کلمتہ الحق فان ناموسک وشرائعک مقرونۃ بہیبۃ یمینک والامم تخر
تحتک کتاب حق جاء اللہ بہ من الیمن والتقدیس من جبل فاران امتلأت الارض من تحمید احمد وتقدیسہ وملک الارض
ورقاب الامم پس اور ربیعہ [illegible] جسکا [illegible] والہ [illegible] یہی [illegible] النبیین زکوۃ [illegible] اسمین نام مبارک احمد کا مقام
پیدائش تک [illegible] کرکی نکالدیا خیر علیہم ما یستحقون مگر ہمارا یہ ہی ہمارا دعا ہے اسلیے کہ سوا نام مبارک کے اور تمام
صلی اللہ علیہ وسلم کی حالات اسمیں جو ہیں اور نام مبارک کو نکالدیا ہی ہے محمد ہم نہو توالقرآن اوصاف کا بیان اذکر کیا ہے
اور سب بشارتیں ان تمام اوصاف کا مذکور ہوچکا اور ان خدا داد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام نبیوں سے زیادہ
حسن و خوبی چہرہ کسی کی جو دو ہیں لیکن تو یہاں ہی بڑی ہوتی اور کئی صحابہ نے اس کو تشبیہ دیکر چاند سے آیا ہی جو
کی بیان میں مذکور ہولیا اتفاق مبارک کا وہ عالم تھا کہ کبھی کوئی اوس سے بلند نہیں ہوسکا اور بلندی
تنظیم مبارک کی وہ تیز نظر ہی تھی کہ در و دیوار اسکے لیے مثل شیشہ کے تھی انکی سماعت کی وہ بلندی
تھی کہ آسمان کی اطیط کی آواز زمین پر سنتی تھی — اندر داڑھی کا وہ عالم کہ خشبو دار ہو دار تھا میں
لاکھوں آدمیوں میں سیکو برابر آواز پہنچتی تھی شیرین لبی کا وہ شہرہ کہ جسکے کنارے کھڑیں پڑگیا وہ شیرین ہوگیا
شیرین کلامی کا وہ شہرہ کہ مخالف اور موافق اوسکو ساتھ شیرین بیان میں دندان مبارک کی وہ چمک
اور انوار کہ عکس سے پسینہ مبارک کر خوشبو کی کیفیت یہ کہ پیالہ کون کہنو سے عطر حاجت یا حاجت نہ کی وہ

اژدہا کہ موتی کوٹ کے اوس مین بہری ہین رخسار چاند کے ٹکڑی لب شکر
دو بیتی گردن باقی ہاتھی دانت کی ہی [illegible] صورت شکم نرم بالائی کے مانند
سیمین ساق قدم محبوبون کے رخسارون سے زیادہ نرم اور بلا مرغوب کہ
آپکی ذات پاک مین تمام خوبیان جمع ہین اور کسی نے آپکی شان مین خوب کہا ہے
شعر حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری ۔ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری
قولہ تیری سو سو ہین لطافت انبیا پایا گیا ہے آپکی خوش خلقی اور شیرین زبانی
مسلم جمیع اقوام ہے ورس ۱۲ ای پہلوان اپنی تلوار کہ الخ پہلوان یعنی قوی سے
اور بعض قومون مین پہلوان کی جگہ لفظ قادر ہے اور قادر ایکی [illegible] بعض
سے ہے اور آپنے فرمایا ہے انا رسول اللہ بالسیف یعنی اللہ کا رسول ہون
تلوار کے ساتھ اور [illegible] الملاحم ہین اور اپنی بہی لٹکائی ہے اور یہ
کنایہ جہاد سے ہے اور آپنے جہاد بہی کیا ہے ورس ۴ ۔ اور اپنی بزرگواری سے
سوار ہو الخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد مین سوار ہوا اور لڑنے گئے بہت سے
اور نرمی او صداقت کے ساتھ مخالفین پر اپنے فتح پائی اور اس جملہ مین
مین ورس ۵ تیرا داہنا ہاتھ تجھکو ہیبت کا کام سکھلاویگا شق القمر کا بیان ہے
اور اس سے زیادہ اور کون سا ہیبت کا کام ہوا ہے اور اسی حقیقت کی وجہ سے علامت
قیامت ہے اور بعض مفسرین سے [illegible] علوی ہے جو شاید کسیکو
ارباب قیام قیامت واقع ہوا اور کلام شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی
نور اللہ مرقدہ مین بہی لفظ [illegible] واقع ہوا ہے اور وہ یہہ ہے [illegible] چو
[illegible] معجز ساز قمر زدہ و نیم ۔ اور اس معجزہ عظیم
کا بیان اور جا بہی [illegible] بیان ہے اور انشاء اللہ معجزات کے بیان
مین وہ لفظ رست مذکور ہوگی ورس ۵ تیرے تیر تیز ہین الخ یہہ بیان

بیان فتح پانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہے اور بادشاہ محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انکو سہے فرمایا ہے کہ آپ شاہ دو عالم ہین اور اس دنیا مین بھی حکومت
ظاہری خلیفہ اللہ فی ارضہ تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تیر انداز تھی اور اس
مہم کیواسطے جدامجد حضرت اسماعیل علیہ السلام کیوقت سے تیر اندازی کی مشق ہو رہی تھی اور آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص علم تیر اندازی سیکھہ کر بہلا دیگا وہ ہمین سے نکل جاویگا ورس آیتہ التحت التخلد
ابدالاباد کہ ذالخم خدا تیج صاحب. اور صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب ہی اور اپنی تخت
کی ابدالاباد ہونگی یہہ معنی ہین کہ برابر قیام قیامت تک اپکی امتی بادشاہ ہوتی ہین
اور سجدہ اللہ آج تک برابر بادشاہ ہوتے ہین اور قیامت تک انت اللہ الحمد برابر سطح
ہوتی رہینگی اور ممالک عرب اور شام کے خلافت کا اس جگہہ اعتبار ہے قولہ تبرج
سلطنت کا عصا راستی عصا ہے اسکے معنی یہہ ہین کہ آپکی سلطنت راستی اور
صدق اور حقیت دین سے قائم رہیگی اور دو گویا کہ راستی پر تکیہ کئے ہوتی ہوسلے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب مین ایک عصا تہا اس پر تکیہ کرکے
آپ خطبہ پڑہا کرتی تھے اور بعد ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ عصا خلفاء
کے پاس رہا اور بوقت زوال دولت عباسیہ کی وہ عصا کہو گیا ہے
ورس ۷ تو صداقت کا دوست اور شرارت کا دشمن ہے اسی سبب ای خدا
تیری خدا نے تجھکو خوشی کی تیل سے تیری مصاحبون سے زیادہ مسح کیا تہا
معنی اس ورس سے ظاہر ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدعی کے دشمن
تہی خواہ اپنے قریب سے ہو کیون نہو اور صداقت کو دوست رکھتے تھے
گو وہ کسی اجنبی آدمی سے کیون نہو اور شاید شرارت سے وہ شخص مراد ہے
جو سراپا شرارت تہا یعنی فرعون الامۃ ابوجہل اور صداقت سے وہ مراد ہو جو سراپا
صداقت کی وجہ سے نام صدیق مشہور ہوا اور ذکر فرعون اس امت اور ذکر

خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا اور جگہ بھی بائیبل میں صراحتاً آیا ہے چنانچہ مطالعہ
رسالہ ہذا سے ظاہر ہوگا مگر اس توجیہ پر ایک اعتراض سخت وارد ہوتا ہے اور
وہ یہ ہے کہ اس جملہ میں فرمایا ہے تو صداقت کا دوست اور شرارت کا
دشمن ہے اور یہ بھی فرماتے ہیں اسی سبب سے خدا تیرے خدا نے شکر خوشی کے
تیل سے تیرے مصاحبوں سے زیادہ مسح کیا اور کوئی عاقل نہیں سمجھ سکتا
کہ صدیق کی دوستی کی وجہ سے رتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ
ہو یہ تو شاید کلمہ کفر ہو تو نے کیا کہہ دیا اور دشمنی ابوجہل سے ہم سمجھا نہیں
کرتے اسواسطے کہ اسکی عداوت کی وجہ سے کہ وہ عدوی خداوند کریم تھا رتبہ
اگر زیادہ ہو تو ممکن ہے مگر دوستی صدیق سے رتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کسی زیادہ ہو البتہ صدیق کا رتبہ خدمت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
سے زیادہ ہو گیا نہ برعکس اور جواب اس کا یہ ہے کہ صدیق کو خدمت نبویہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے خلعت رضا ولسوف یرضی ملا ہے اور سورہ والضحی
میں ولسوف یعطیک ربک فترضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خلعت رضا عطا
ہوا اور یہ بھی قابل ہے کہ جو صدیق کو ملا وہ بصدقہ خدمت نبوی صلی اللہ
علیہ وسلم ملا پس جو صدیق کو ملا گویا کہ وہ انکو ہی ملا ایسی صورت میں انکی دو خلعت
رضا ہوئی اور رسل علیہم السلام کا ہر باعتبار اصل رسالت حاصل ہے ایک ہی خلعت
رضا و ہو المطلوب شبہ پادری لوگ [illegible] خدا اسکے سیدنا مسیح علیہ السلام میں
اس بشارت کو حالی میں شوہر اشہ اول تا آخر خلاف کیوں نہ ہوا اسکے عقیدہ
عیسویہ کے موافق حضرت مسیح علیہ السلام خدا سے ثالث ثلثہ کے فرقہ کیسے
ہیں اور جواب اس شبہ کا یہ ہے کہ اولاً یہ لفظ ہے اہل میں ہیں سے اسکی
بنیہ اظہار الحق میں جواب میں اسی شبہ کا فرمایا ہے کہ یہ لفظ محرف ہے اور لیوہ

ترجمہ مطبوعہ ۱۸۲۱ء اور ۱۸۳۱ء اور ۱۸۴۳ء اور ۱۸۴۴ء میں یہہ فقرہ اسطرح نقل کیا ہے

احببت البر والنصب الاثم لذلک مسحک اللہ الہک بدہن الفرح افضل من اصحابک

تونے دوست رکہا نیکی کو اور بغض رکہا گناہ سے اسواسطے مسح کیا اللہ معبود تیرے نے تیل خوشی کے ساتہ

افضل تیرے اصحاب سے اور اسکا ترجمہ فارسی مطبوعہ ۱۸۳۸ء در ۱۸۲۳ء اور ۱۸۴۴ء اور ایسی ہی ترجمہ اردو مطبوعہ ۱۸۱۴ء

اور ۱۸۴۱ء اور ۱۸۴۹ء اور ۱۸۶۵ء مطابق ہیں اور آپکے مقدس پولوس رسول

کا قول اسکے لیئے کافی اور وافی ہے اور بالفرض صحیح مان لیا جاوے تو خدا

بمعنی صاحب ہوگا اسلیئے کہ خداے حقیقی کا خدا نہیں ہو سکتا ہے اور پہر اسکے

بہت سے مصاحب بھی نہیں ہو سکتے اور صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کا لقب بھی قرآن شریف میں اسکی نسبت فرمایا ہے وما صاحبکم

بمجنون ۸ درس تیری ساری لباس سے مر اور عود اور تج کی خوشبو آتی ہے جس

ہاتھی دانت کے محلون کے درمیان اونہوں نے تجہکو خوش کیا ہے ش

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام جسم مبارک سے خوشبو آتی تہی اور یہہ اوسکا

بیان ہے اور لباس بدن کے اوپر ہوتا ہے اور بیچ میں اسکی گردن مبارک کو اور

شکم مبارک اور ساق شریف کو ہاتھی دانت کے ساتہ تشبیہ دی ہے پس اس درس

میں ہاتھی دانت کا محل جسم مبارک کو قرار دیا ہے اور باعتبار اعضا کے صیغہ

جمع لائے ہیں اور معنی یہہ ہیں کہ یہہ خوشبو آپکے جسم مبارک سے آتی تہی اور آپکے

جسم مبارک میں جمع کی ہوئی ہے درس ۹ بادشاہون کی بیٹیاں تیری عزت

والیوں میں ہیں ملکہ اوفیر کے سونے سے آراستہ ہوکر تیرے داہنے ہاتہ کہڑی ہے

یہہ حضرت شہربانو کا بیان ہے اور اوفیر ایک شہر عراق میں ہے اور عراق

میں سلطنت نوشیروانون کی تہی اور یزدگرد کی اور یہہ حضرت شہربانو

اسی کی بیٹی تہیں درس ۱۰ اے بیٹی سن اور دیکہ اور اپنا کان ادہر دہر اور اپنی

باپ کے گھر کو بھول جا ۱۱ ہے حضرت شہربانو کی نسبت ہے اس لیے کہ بادشاہ
تیری دہان کا بہت مشتاق ہے یعنی الحسن کو ہند وہ نسبت ہے اور بادشاہ جو
اس جگہ ہے سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ مراد ہیں جیسا کہ ... کا جواز اگر ... ہوتا تو شہر
کا ذکر ہوتا اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ برحق عند اللہ اور مستحق خلافت سیدنا امام حسین
رضی اللہ عنہ ہیں ورس ۱۲ اصور کی بیٹی ہدیہ لاوے گی قوم کے دولتمند تیری ... شاہ
[illegible] درسوں میں سلطنت کسروی کا بیان تھا اور اُسکے بعد کا رسول اللہ
صلی اللہ وسلم کی بیویوں کے گھر میں داخل ہونیکا ذکر ہے اور اس درس میں
سلطنت قیاصرہ روم کا ذکر ہے اور اس سلطنت کی ... ہے اور [illegible]
جیسا کہ ... میں مذکور ہے اور انہوں نے ہدیہ بھیجے اور شاہ اسکندریہ نے ماریہ
قبطیہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدیہ بھیجیں اور انہیں سے حضرت ابراہیم
علیہ السلام پیدا ہوئے اور انکا انتقال بزمانہ شیر خواری میں ہوگیا اور دلدل
بھی امیر اسکندریہ نے ہی بھیجا تھا درس ۱۳ شاہزادی گھر کے اندر کل جلال [illegible]
ہے اسکا لباس سراسر پاس ہے [illegible] حضرت شہربانو کی کثرت [illegible]
ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے انتقال کی خبر ہے ۱۴ وہ سوزن سے
کڑھی ہوئی بادشاہ پاس لائی جائیگی کنواری عورتیں جو اسکی [illegible]
ہیں اسکے پیچھے تیرے پاس پہنچائی جائینگی ۱۵ خوشی اور
شادمانی سے وے لیجائی جاتی ہیں وے بادشاہ کے محل میں داخل
ہونگی [illegible] ان عورتوں کا بیان ہے جو [illegible] ہے اور صحابہ کرام
رضی اللہ عنہم اجمعین کے تعریف میں ہیں درس ۱۶ تیرے بیٹے تیرے باپ دادوں
کے قائم مقام ہونگے تو انہیں تمام زمین کے سردار مقرر کریگا [illegible]
اس سے حضرت امام حسن اور حضرت امام مہدی علیہما السلام میں درس ۱۷

مین ساری پشتون کو تیرا نام یاد دلاونگا پس ساری لوگ ابد الاباد تیری
ستائش کرینگے مین نے تحفہ شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ سے نقل کیا
کہ اس زبور کے شروع مین یا احمد تہا اُحکی یہہ دلیل ہے اسلئے کہ جب نام
بہی نہین لیا پہر یہہ کہنا کہ مین ساری پشتون کو تیرا نام یاد دلاونگا ٹہیک نہین معلوم
ہوتا اور حیات تیری ستائش کرینگے بہی ترجمہ محمد نام مبارک ہمارا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کا ہے اور اگر ذکر نام مبارک کا لحاظ نکیا جاوے تاہم یہہ اوصاف
سوای آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی پر صادق نہین اتی اور
سیدنا مسیح علیہ السلام مین تو شروع بشارت سے اخیر تک ان محامد کے
اضداد موجود ہین پس اس بشارت کو آپ پر کوئی کسطرح جما سکتا ہے
اور یاد رہی عبارت مذکورہ صحیفہ یسعیاہ کے باب ۵۳ کو بشارت
مسیح علیہ السلام بتلاتے ہین اور وہ تمام مصداق محامد بشارت مذکور کبہی
دونون ایک ذات واحد کی بشارت ہونگے اور وہ عبارت یہہ ہے
باب ۵۳ ہماری پیغام پر کون اعتقاد لایا اور خداوند کا ہاتہ کس پر ظاہر ہوا
۲ وہ اوسکے آگے کونپل کیطرح پہوٹ نکلا ہے اور اوس جڑ کے مانند جو
خشک زمین سے نکلی اوسکی ڈول ڈول کی کچہ خوبی نہی اور نہ کچہ رونق
کہ ہم اوس پر نگاہ کرین اور کوئی نمایش بہی نہین کہ ہم اوسکے مشتاق ہون
۳ وہ آدمیون مین نہایت ذلیل اور حقیر تہا وہ مرد غمناک اور رنج کا آشنا
ہو لوگ اوس سے گویا روپوش تہے اوسکی تحقیر کیگئی اور ہم نے اوسکی کچہ قدر
نہ جانی ۴ یقیناً اوسنے ہماری مشقتین اوٹہالین اور ہماری غمون کا بوجہ
اپنی اوپر چڑہایا پر ہم نے اوسکا یہہ حال سمجہا کہ وہ خدا کا مارا کوٹا اور ستایا
ہوا ہے ۵ پر وہ ہماری گناہون کے سبب گہایل کیا گیا اور ہماری بدکاریون

وباعث کیا گیا عبارتی کہ سامتی کے لئے اوس پر ریاست ہوتی تا اور مکر
ماہر کمان سے ختم ہوگئی ہون اب ناظرنا انصاف نظر غور سے دیکہے کہ بیہ امور
حسن اور لطف اور برکت اور قدرت اور رحمت اور تحول الیکا اور حشمت اور بزرگی اور
اور تیر اندازی اور نیزہ بازی وغیرہ سے جو بیچ اس بشارت مین مذکور ہین مخالف مین باہم
اور وقت تسلیم اس امر کے کہ تشریح باب ۵۳ صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام من روح مسیح علیہ السلام ورہیت
اوصاف سیدنا مسیح علیہ السلام کے مین پہر اس بشارت کو خطرہ کی طرف بیجا بی ایسی بشارت بلا شک
اور در صورت عدم تسلیم بہی یہہ تمام بشارت اس انداز سے بیان کی گئی ہے کہ اگر
کوئی نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی نکال ڈالا جاوے تب بہی سوای آپکے اور کسی پر
صادق نہوے اب مثلاً جہاد اور نیزہ اور شق القمر اور صدیق اور سنت اور شہر بانو
اور ازواج وامام اور باب اور دادا حضرت مسیح علیہ السلام کیواسطے کہاں ثابت کیے اور حقیقت
یہ سب امور ایسے ہین کہ مسیح علیہ السلام کیواسطے ثابت نہین ہو سکتے مگر فقرہ باہم ایکا تو ایسا واقع ہوا ہے کہ کسی طرح
وہ مسیح علیہ السلام پر صادق نہین ہو سکتا ہے یہ حقیقہ مجاز یا پانچوین

بشارت صادقہ صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۴۱ ورس ۲

کسنے اوس راستباز کو پورب کی طرف سے برپا کیا اور اسنے پاؤن کی کرسی کی پاس
بلایا اور امتون کو اوسکے آگے دہر دیا اور اوسنے بادشاہون پر مسلط کیا کسنے
انہین خاک کی مانند اوسکی تلوار کو اور اڑتے بہوسے کی مانند اوسکے کمان کے
حوالے کیا ۳ اوس نے ان کا پیچھا کیا اور جس راہ پر کبہی قدم نہ مارا تہا سلامت
گذر گیا ۴ کسنے یہہ کام کیا ہے اور اوسے انجام دیا وہ جو ساری پیشوں کو
ابتدا سے طلب کرتا ہے مین خداوند پہلا ہون اور پچہلون کے ساتہ ہون جو
ہون تشریح راستباز ترجمہ صادق ہے اور صادق لقب توصیفی محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور شاہ سید عرب پورب کی طرف واقع ہے اور بادشاہ

کسی کتابوں کی بشارت میں پایا اور بالکل کرسی عرش عظیم سے عبارت ہی اور جملہ استوی کا اسکی دلیل
فتوحات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دیتی ہے اور تیسرے وحی میں غزوہ
تبوک کی خبر ہے چھٹی بشارت صحیفہ سموئیل کی دوسری کتاب باب
۲۳ ورس ۳ - اسرائیل کے خدا نے کہا اسرائیل کے چٹان نے مجھ کو کہا انسان پر
حکومت کرتا ہوا ایک صادق ہے خدا ترسی کے ساتھ حکومت کرتا ہوا ہم ۴ اور
وہ صبح کی روشنی کے مانند ہوگا جبکہ سورج نکلتا ہے ایسی صبح جسکی ساتھ بادل
نہیں ہوتیں اور گھاس کی مانند جو بارش کے بعد کڑی دھوپ کے سبب زمین سے
نکلتی ہی اگرچہ میرا گھر خدا کے نسبت اس ڈول کا نہیں لیکن اوسنے ایک
ابدی عہد جو سب چیزوں میں آراستہ اور پایدار ہے میرے ساتھ کیا ہے کہ میری
ساری سلامتی اور میرا سارا اشتیاق یہی ہے تا وجودیکہ وہ اسے نہ اوگاوے
بدیر بلیعال کے سب کے سب کانٹوں کے مانند اکھاڑ پھینکے جاوینگے کیونکہ وے
ہاتھوں سے پکڑی نہیں جاتی ہیں اور جو شخص کہ انہیں پکڑنا چاہتا ہے اسے ضرور
کہ لوہا یا نیزہ کے بیل کو اس کام میں لاوے ثم بیان اسکا یہ ہے کہ انسان
سے نوع انسان مراد ہے اور مومنوں لعنت کا خیر الناس انکی طرف اشارہ ہے اور
صادق آپکا لقب ہے اور آپکی حکومت خدا ترسی کے ساتھ تھی اور روشنی
چہرہ مبارک کی ایسی ہی جیسی حضرت داود علیہ السلام نے بیان کی ہے اور قرآن مجید میں چہرہ مبارک
کو صبح کے ساتھ تعبیر کیا ہے اور اوسکی قسم کھائی ہے اور بارش کے بعد ...
یہ بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی اسرائیل علیہم ...
ہونگے یہ حق ہے کہ بیٹے ابراہیم علیہ السلام کا بیٹے اور وہ حضرت اسمعیل ...
و علیہ السلام میں اور ابدی عہد یہ ہے کہ آپکی امتوں میں سے ...
ایمان لاوینگے اور وہ ... کی طرح اور ... یہ ہوگا ... علیہ السلام

استثنا مین بن نامہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت پر ہوا کتاب پیدائش باب ۴۹ اور
یعقوب نے اپنے بیٹون کو بلایا اور کہا اکٹھے ہو جاؤ کہ مین تمکو بتاؤن جو کچھ پچھلے دنون مین تم پر بیتیگا نہین جدا ہوگا یہودا سے امامت کا عصا
پیدا ہوگا اور حاکم اسکے پانو کے درمیان سے جاتا رہیگا جبتک شیلا نہ آوے یہ بشارت محمدی ہے اور شیلا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
لقب ہے فرمایا ہے اور بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہودا سے امامت کا عصا جدا ہوگیا اور وہ عصا صاحب عصا محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو ملگیا اور سیدنا عیسی علیہ السلام کی بعثت کے بعد بھی جو بقول یہود کہین رہتے تھے اور سیدنا عیسی علیہ السلام کو وہ
عصا نہین ملا جیسا کہ ظاہر ہے اسلیے یہ سیدنا مسیح علیہ السلام کی بشارت نہین ہوسکتی اور یہ بشارت مع اپنی شرح کے پہلے منقول ہوچکی ہے اور
ایسی ہی سیدنا موسی علیہ السلام کا کلام خبر بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو کتاب استثنا باب ۳۳ اور یہ وہ برکت ہے جو موسی
مرد خدا نے اپنے مرنے سے آگے بنی اسرائیل کو دی ۲ اور اس نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا فاران کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا انتہی
پہلے جملہ میں سینا پر رسالت کا ذکر اور فرمایا خداوند سینا سے آیا کہ اسکو سینا پر رسالت ملی اور دوسرے جملہ مین سیدنا مسیح علیہ السلام کی رسالت
کا ذکر کیا اور فرمایا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا کہ سیدنا مسیح علیہ السلام کو شعیر مین رسالت عطا ہوئی اور تیسرے جملہ مین محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی رسالت کا ذکر اور فرمایا فاران کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا اور آپکو فاران کے پہاڑ یعنی مکہ معظمہ کے پہاڑ جبل نور پر رسالت عطا ہوئی اور
چونکہ مقصود یہ تھا کہ نام خاتم النبیین کا کلام ختم ہوا اور رسالت تمام النبیین ہو اسلیے اپکا آخر ذکر فرمایا اور ایسی ہی سیدنا مسیح علیہ السلام نے اخیر وقت
مین بشارت دی اور فرمایا ہے کہ میرا جانا ہی بہتر ہے اسواسطے کیونکہ مین جاؤن تو فارقلیط نہ آویگا اور فارقلیط ترجمہ ہے جیسا پہلے مذکور ہوچکا
مقدم اور ایسی ہی داؤد علیہ السلام کا کلام خبر بشارت خاتم النبیین کتاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا بشارت صادقہ کا شروع ہے
داؤد کا پہلا کلام ہے

تیسوین فصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کے بیان مین بیان غزوہ بدر

صحیفہ شعیا ۲۱ باب ۱۳ ورس ۱۳ ترجمہ
شریعۃ النبوۃ فی العرب تین قید ترجمہ مطبوعہ مرزاپور ورس ۱۴ پانی لیکر پیاسے کا استقبال کرنے آؤ اے تیما کی سرزمین کے باشندو روٹی لیکر بھاگنے والے کے ملنے کو
نکلو ۱۵ کیونکہ وے تلوارون کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور کھینچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہین ۱۶ کیونکہ خداوند نے مجھکو یون فرمایا ہنوز ایک برس ہان مزدور کے سے ایک برس مین قیدار کی ساری
حشمت جاتی رہیگی ۱۷ اور تیراندازون کے جو باقی رہے قیدار کے بہادر لوگ گھٹ جاوینگے کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یون فرمایا ہے پہلے باب کے دوسری فصل مین ان ورسون
کا بیان ہوچکا ہے علامہ اسکا یہ ہے کہ ان تینون ورسون کے پہلے کا ذکر کیا کہ اس بشارت کے پہلے ورسون میں ہے ان ورسون مین بیان ہے کہ نبی عرب مین پیدا
ہونگے اور نبوت بھی انکو عرب ہی مین ہوگی اور اب قیدار ہونگے یعنی سیدنا ذبیح اللہ اسمعیل علیہ السلام کے بیٹے قیدار کی اولاد مین آپ پیدا ہونگے تیرھوین
ورس کا بیان ہوا اور چودھوین ورس مین ذکر ہجرت رسول الثقلین ہے اور تیما اصل مین مدینہ منورہ کا نام ہے ہجرت ہوگی تیما ہوا اور مدینہ منورہ کے باہر سے پندرھوین
مکہ معظمہ سے آکر استقبال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا کرتے تھے

یعنے جس زمانہ مین کہ آپکی آمد آمد تھی اور راستہ مین آپ کو پیاس کی تکلیف ہوئی ہے اور سیدنا صدیق علیہ السلام نے لیسے آپکو پلائی ہے اور بدر ہوین درس مین وجہ ہجرت بیان فرمائی ہے کہ کسبب ارادہ شہادت اور اتفاق کفر حکم ہجرت کا حکم الحاکمین سے آپکو آیا ہی اور سولھوین درس مین اس ارادہ بد کی سزا کا بیان ہے یعنے ہجرت سے برس روز کے بعد قریش اس ارادہ بد کی سزا پاینگی اور ہلاک ہون گے اور ماری جاینگی چنانچہ پوری ایک برس روز کے بعد ہجرت سے اذن قتال ہوا اور ۱۹ سوین مہینے ہجرت رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر ہوا اور اسمین مکہ والے قریشی مارے گئے اور ہلاک ہوئے اور قید ہوی اور اللہ کا وعدہ پورا ہوا و من اصدق من اللہ قیلا اور کیفیت اس غزوہ عظمی کی یہہ ہے کہ قبل ہجرت جان نثاروں نے صد مرتبہ جان نثاری کے واسطے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین عرض کیا مگر آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے ابھی قتال کا حکم نہین ہے یعنی ابھی تک وہ وقت نہین آیا ہے کہ جس مین قتال مقدر کیا گیا ہی اور ابھی انکی شرارت بھی حد سے زیادہ نہین بڑھی اور بعد ہجرت ایک برس و نیز تک اجازت قتال نہ تھی برس روز کے بعد اذن قتال ہوا اور آیہ کریمہ ۔ ۔ ۔ ۔ اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا الخ نے نزول اجلال فرمایا اور اس آیہ کے نزول سے چند مہینے کے بعد اللہ جل جلالہ عم نوالہ عظم شانہ کے وعدہ پورا ہونے کیواسطے یہہ ہوا کہ قافلہ قریش کہ ملک شام سے سوداگری کا مال و اسباب خرید کرنے ۔ ۔ ۔ ۔ گیا تھا واپس آتا تھا مسلمانوں کو خبر ہوی اور جب یہہ قافلہ سوداگران دشمن دین کا قریب بدر کے پونہچا آپ نے بقصد اس قافلہ کے مع جماعت قلیلہ مومنین کے مدینہ منورہ سے نہضت فرمائی اور تجہیز و سامان لشکر کچھ نہین کیا تمام لشکر مین کل آٹھ تلوارین تھین اور امیر قافلہ قریش سے حال نہضت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور راستہ ہو لیا اور راستہ سے بھی

المعین قریش کو اطلاع دی کہ اہل اسلام ہمارا ارادہ رکھتے ہین تم قافلہ حمایت
کی لیے مکہ سے نکلو مگر قافلہ بچکر مکہ پہونچ گیا اور مکہ والے پہلے ہی سے
غرور سے نکلکر اسی بدخوئی کی طرف دوڑی اور بدر مین آپہونچے اور مسلمانون
سے مقابلہ ہوا اللہ عزوجل نے باوجود قلت سامان مسلمین اور قوت شوکت
کفر فجرہ کی مسلمانون کو فتح عنایت فرمائی اور کفار سے ستر سردار مارے گئے
اور ستر قید ہوگئے اور سب مال و اسباب لٹ گیا اور ذلیل و خوار ہوکر باقی بہاگ گئے
اور اللہ کا وعدہ پورا ہوا **بیان غزوہ احد** بشارت قتل ابوجہل زبور ۳۷ ورس
۲۳ و ۲۴ - انسان کی قدم خداوند تامستحکم کرتا ہے اور اسکی راہ کو دوست رکہتا
ہے اگر وہ گرجاوے تو پڑا نہ رہیگا کیونکہ خداوند اسکا ہاتہ تہامتا ہے ۱۲
یہہ بشارت مع اسکی شرح کی خاتمہ کتاب مین انشاء اللہ مذکور ہوگی اور اس ورس
مین انسان سے باعث وجود عالم قرۃ العین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جو انسانون مین سب سے افضل ہین مراد ہین اور گرجانا انکا غزوہ احد مین
ہوا کہ آپ ایک جگہہ گر پڑے اور بظاہر صورت شکست تہی واسطے تصدیق نبوت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوئی پس اس ورس مین اسی غزوہ کا ذکر ہے اور انکو سبب
برابر بہر فتوحات حاصل ہوئین اور کفار سے بدلا لیا گیا اور صورت اس غزوہ
کی یہہ ہوئی کہ غزوہ بدر مین جب قریش بہت ہلاک ہوئے اور ستر قید ہوئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون کو اختیار دیا کہ یا تو تم ان کفار کو
مار ڈالو اور یا مال لیکر چہوڑ دو مگر بصورت چہوڑنے کی سال آیندہ مین اسی
تعداد کی موافق تم سے شخص شہید ہونگی مسلمانون نے بظاہر صورت فدیہ
اختیار کو دیکہکر چہوڑنی کفرہ کو اختیار کیا اور کہا کہ اگر سال آیندہ مین ہم شہید
ہونگین تو جنت دار رضا مین پہونچینگی پس موافق وعدہ الہی سال آیندہ مین
شہادت کا وقت سر پر آیا اور کفار چڑہ آئے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور مسلمین تامین و تجربہ کار کی یہ رای ہوئی کہ مدینہ منورہ سے باہر نہین جانا چاہیے جب
دو حملہ اور ہون تو انکو روکنا چاہیے مگر نوعمر اور ناتجربہ کارون کو اس مین شبہا جمع
پیدا ہوا اونہون نے خروج کو پسند کیا اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہتیار لگا
اور زرہ پہن لی اور ارادہ شہر سے باہر نکلنے کا فرمایا اسوقت اونہون نے ہی عرض کیا کہ اچہا
ہم شہر ہی مین رہینگے آپ نے فرمایا جب اللہ کا رسول ہتیار سے لے پہر بغیر
حکم الہی کے نہین کہول سکتا ہے پس آپ میدان مین تشریف لائے اور مقابلہ ہوا
آپ نے پچاس صحابہ کو ایک گہاٹی پہاڑ پر متعین کیا اور حکم دیا کہ اگر بالفرض ہم مارے جاوین
تب بھی تم اس جگہ کو نہ چہوڑنا پس جب لڑائی شروع ہوئی اور کفار بہاگے اور انکے
آدمی مارے گئے تو ان گہاٹی والون مین سے اکثرون نے خلاف حکم رسول الثقلین
صلی اللہ علیہ وسلم کیا اور فتح دیکہکر وہ جگہہ چہوڑ دی ہر چند انکے سردار نے
منع کیا مگر کہا نہ مانا اور پیچہے سے چلے اسطرف سے کفار نے حملہ کیا جو وہان
چند آدمی باقی تہے وہ شہید ہوئے اور مسلمانون کے عقب مین آکر کافرون نے
تلوارین مارنی شروع کین اور وہ بہاگی ہوئی بہی لوٹ پڑے اور دو طرف
سے مسلمان گہر گئے اور وہی ستر آدمی جنکا وعدہ تہا شہید ہو گئے اور
باوجود فتح کی یہ سبب وعدہ الہی اور خلاف اوامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے شکست ہو گئی اللہ کے رسول کی تہوڑی سی نافرمانی کی ایسی ہی سزا ہوتی ہے
اور انکی نسبت بشارت تثنیہ مین صریح ہے کہ جو کوئی اوسکی بات نہ سنیگا اوسکا حساب اوس سے لیا جائیگا

بیان غزوہ احزاب

بشارت داؤد صاحب زبور ۴۸ خداوند بزرگ
ہے اور لائق ہے کہ ہماری خدا کے شہر مین اسکی مقدس پہاڑ پر اوسکے ستائش
بہت طرح سے کیجائے ۲ بلندی سے خوبصورت تمام زمین کی خوشی کوہ
صیہون ہے اوسکی اتر اطراف مین بڑی بادشاہ کا شہر ہے ۳ اسکی
محلون مین مشہور ہے کہ خدا جاے پناہ ہے ۴ کیونکہ دیکہہ کہ بادشاہ ہم

اور ایک ساتھ کشتی [illegible] اور یہاں کی کیفیت [illegible]
وہاں [illegible] وقت [illegible] ہوا [illegible]
پہاڑوں کو [illegible] خدا [illegible] شہر میں [illegible]
[illegible] شہر میں دیکھا [illegible] ایک [illegible] اس [illegible]
[illegible] رسالت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اور [illegible] میں [illegible]
شہروں میں [illegible] محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے اور انکی بعثت کے بعد [illegible] اللہ جل جلالہ [illegible] طرح سے حرم
محترم [illegible] اور مکہ معظمہ پہاڑوں کے بیچ آباد ہے اور جبل رحمت عرفات میں ہے
درمیں اسکی بلندی سے خوبصورت تمام زمین کی خوشی گروہ ہوں تمام زمین آسمان حرم محترم افضل ہے
اور بلندی سے آسمان [illegible] ہوں بلکہ مکہ معظمہ [illegible] اطراف میں بڑی بادشاہ کا شہر [illegible]
بادشاہ سرور رسل مصداق لولاک لما اظہرت الربوبیۃ محمد رسول اللہ فخر المرسلین [illegible]
شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا مکہ معظمہ [illegible] ہے اور مدینہ منورہ علی [illegible]
الف صلوات وتسلیمات مکہ معظمہ سے گوشہ [illegible] شمال میں [illegible] واقع ہے اور وہ ایک شہر ہے
یعنی مدینۃ الرسول ہے اور [illegible] کہتے ہیں کہ اصل میں مدینۃ الرسول ہے جو مگر ترجمہ ہو چکی
یہ لفظ باقی رہا اور [illegible] اسکے معلوں میں مشہور ہے کہ خدا جائے پناہ ہے یعنی
[illegible] مدینہ میں مشہور ہے کہ صاحب یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا یہ شہر جائے پناہ ہے اور مہاجر چنانچہ یہ بات مشہور ہے اور جیسے [illegible]
[illegible] مدینہ منورہ میں آکر اسی وجہ سے سکونت پذیر ہوئے تھیں اور [illegible] کو
[illegible] بہت [illegible] اور [illegible] اولاد سے انصار ہیں اور [illegible] نے ایک مکان بھی واسطے
نزول اجلال سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چھوڑ دیا تھا اور ابو ایوب انصاری
اس میں رہتے تھے اور پہلے آپ نے وہیں نزول فرمایا اور ایک وصیت نامہ اطاعت نبی
آخر الزمان کی نسبت [illegible] انصار میں تا وقت بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پہلا آیا تھا اور یہود بھی بہبود جی میں شام سے جلاوطن ہونیکے بعد مدینۃ الرسول اور
اوسکے قرب وجوار میں اسی خیال سے آکر رہے تھے مگر بعد بعثت اکثر بے نصیب آل اسرائیل
حسد سے جلکر ایمان نہ لائے اور راہی نار اللہ الموقدۃ کو ہوئے خلاصہ یہہ کہ یہہ بات کہ مدینۃ الرسول
محمد عربی مکی قریشی قیداری اسماعیلی ابراہیمی علیہ السلام کا مہاجر و جائے پناہ ہے قدیم سے
مشہور اور معروف تھی بنی اسرائیل اسی کے لئے وہان آکر رہے تھے
درس ۵ کیونکہ دیکھہ کہ بادشاہ جمع آئی اور ایک ساتھ گذری وہ دیکھکر ڈر ا
دنگ ہوئے وہ گھبرائی اور بھاگ گئی ۵ کپکپی نے انہیں وہان پکڑا او الم
زچہ جا جنتے وقت عورت کو ہوتا ہے اوس پوربی ہوا سی جو ترسیس کے جہازون کو
آ پکڑا لیتی ہے — ان تینون درسون میں غزوہ احزاب کا بیان ہے اور اس غزوہ میں
تمام قبائل عرب جمع ہوکر مدینہ منورہ پر چڑھ آئے تھے اور اونکا ارادہ تھا کہ
کسی مسلمان کو سالم نہ چھوڑیں لیکن جسکا اللہ مددگار ہو اوسکو کون زیر کرسکے
اللہ عزوجل نے ایک رات پوربی ہوا چلائی کہ جس سے انکی خیمے اوکھڑ گئے آگ
بجھ گئی گھوڑے چھوٹ گئے آخر کار وہ خود ہی بھاگ گئے اور اللہ نے مسلمانوں کو غیب
سے یہہ فتح عنایت فرمائی ومن اصدق من اللہ قیلا درس ۶ جیسا ہم نے سنا تھا
ویسا ہی لشکروں کے خداوند کے شہر میں اپنے خدا کے شہر میں ہم نے دیکھا خدا اوسے
ابد تک برقرار رکھیگا — سیدنا داود علیہ السلام بوجہ کشف کے مستقبل کو ماضی
کے ساتھ تعبیر فرما رہے ہیں اور مدینہ منورہ اللہ کے رسول کا شہر ہے تو گویا کہ اللہ کا
ہی شہر ہے اور علماء کی نزدیک حرم مدینہ منورہ مثل حرم مکہ معظمہ کے ہی اوسکا
احترام ضروری ہے اور انشاء اللہ قیام قیامت تک برقرار رہیگا اور بیان
وقوع اس غزوہ کا یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کو بسبب
نقض عہد کے بحکم خالق لایزال جب جلا وطن فرمایا بعض اونمیں سے خیبر جا رہے تھے اور
اور بعض بیچ مکہ معظمہ میں جاکر قریش سے بہی عہد مستحکم استیصال اہل اسلام کا کیا اور یہہ

غطفان سی بہی عہد لیا پس قریش تین ہزار سی اب دو ہزار یا بارہ ہزار کی شوکت سی ساتہ
جمعیت تین ہزار کی مکہ معظمہ سی چل کر مر الظہران یعنی وادی فاطمہ میں آکر ٹہری اور بیابان
قبائل عرب مثل اسلم و اشجع اور کنانہ اور فزارہ اور غطفان سب اونسی آملی اور ان سب کی
سب جمعیت دس ہزار کو پہونچ گئی اور اہل اسلام مقابل انکی کل تین ہزار تہی جب یہ خبر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہونچی آپ نی انکی مقابلہ میں صحابہ سی مشورہ کیا سلمان فارسی
نی رای خندق کہودنی کی گرد لشکر کی دی اور یہی رای مقبول ہوئی اور بہ بہد خندق سلع
پہاڑ کی طرف جسکا ذکر بشارت مصطفائیہ میں ہے کہود دی گئی اور آپ نی
بذات فیض آیات خود اس خندق کو کہودا ہے گر بہودی کوشش احمد مجتبی
کی پسندیدہ جو اجداد صلعم علیہ وآلہ واصحابہ الی یوم الدین تمام ہوئی کہودائی خندق لشکر
قریش نمود ہوا اور ایک وادی میں اتری اور لشکر نبوت سلع کی جانب تہا اور درمیان
لشکر کفر اور لشکر اہل اسلام یہ خندق تہا اور حیی ابن اخطب یہودی بنی النضیر جو سید آنکا
اور اشقی الناس عداوت نبوی میں تہا بنی قریظہ کی پاس پہونچا اور بنی قریظہ اور درمیان
اہل اسلام کی اب تک صلح تہی انہوں نی اوسی اندر نہ آنی دیا آخر بہزار حیلہ و تدبیر دروازہ کہلوا کر
اندر گیا اور انسی بہی نقض عہد کرا دیا حلم الہی جو انکی حق میں تہا وہ قریب آگیا تہا اسنی
اذا جاء القضاء ضاق الفضا یحجب الابصار اذا جاء القضاء اور قریش نی غور سی زیادہ تک مسلمانوں کا محاصرہ
کی ہوئی بیٹہی رہی اور ان ایام میں محاربات مسلمانوں اور اہل کفر میں بہت واقع ہوئی
اور سعد بن معاذ کی رگ اکحل پر اسی غزوہ میں تیر لگا مگر بسبب مقبولیت انکی دعا
کی فیصلہ بنی قریظہ تک زندہ رہی اور بہر جان بجان آفرین تسلیم کی القصہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی لشکر کفر پر دعا کرنی شروع کی اور آپکی دعا قبول ہوئی اور خداوند
کریم نی باد صبا کو لشکر کفر پر مسلط کیا اور اسنی انکی لشکر میں زلزلہ ڈالدیا اور دیگیں انکی
اولٹ دین اور خیمی اوکہاڑ پہینکی اور فرشتی بہی خداوند کریم نی بہیجی انہوں نی طناب

نیمونکی کاٹ ڈالیں تو آگیں آئیگا دین خیر الاحزاب کی دلوں میں ایسا ہیبت ہوئی کہ سوا فرار یا دہ منہ بہا ہو کر بھاگ گئے
اور اسکا بیان یوں ہے جب تیر چولہ کیا باد شاہ نے تیم انی کو یا کہ تب بہ الغرائب کا تیر نو نہ تو کمیرانی اور سیاست کا دور ساکن ہی
اپنے مقام پر ٹھیرا اور ایسی درد دیا جیسا جننی کیوقت عورت کو ہوتا ہے اور یہ پہلی ہوائی جو تیسیں کہ جیسا نہ کو
توڑ ڈالتی ہے ان فقروں میں ایسی ہوا کا بیان ہے اور یہ غزوہ موسم سرما میں بھی تہا اور اللہ کریم یا ایہا
الذین امنوا اذکروا نعمة اللہ علیکم اذ جاءتکم جنود فارسلنا علیہم ریحا وجنودا لم تروہا وکان اللہ
بما تعملون بصیرا یہ ایسی غزوہ کی باد صبا کی بیتی اور فرشتونکی او تیر ذ کا بیان ہے اور اس غزوہ کی بعد آپ نے
فرمایا تھا اب وہ ہم پر نہ آئینگے ہم ان پر جاوینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا [illegible] مکہ معظمہ [illegible]
شہر قازبور اور بتال و منبع شیروں کو مانند پامال ہین واجباتی مین ہوت نہین پر جاوینگے اور اس قسم کا صحیح کلون پر
مسلمان ہونگے یہ کلام اسمین قصہ قوم لوط علیہ السلام میں سورہ ہود میں فرمایا ہے الیس الصبح بقریب
کیا نہین ہے صبح نزدیک شاہ عبد القادر صاحب نور اللہ مرقدہ نے اس آیت پر موضح قرآن میں فرمایا ہے کہ یہ بتاتا ہے کہ ان لوگوں کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان صبح کو مکہ معظمہ پر مسلط ہونگے ایسی تفسیر انہی میں جو اللہ عزوجل نے آپ کی اور یہ بدر اور
آیات الٰہی ہے جنکا ذکر آگی آتا ہے اس وقت میں بھی فتح کا ذکر ہے اور جنکا مسلمان ہین اور وہ صبح تو وہ نخلو یوں مسخر ہو
اور زبور میں تمام حالات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی بیان ہے اور زبور ۳۷ ورس ۳۴ میں ایک خاص وعدہ فتح
فتح مکہ معظمہ کا بیان فرمایا گیا ہی ورس ۳۴ خداوند کا منتظر رہ اور اسکی راہ کو یاد رکھ کہ وہ تجکو زمین کا وارث کر کر سرفراز
بخشیگا اور جب شریر کاٹی جاوینگی تو دیکھیگا ۔ اس خطاب سیدنا محمد بن عبد اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اور اللہ
پاک نے آپکو زمین کا وارث کر کر سرفراز بخشی اور اگلی ورس میں ہے جب شریر کاٹی جاوینگی الخ بیان سند تحقیق یہ ہے کہ بیت اللہ ام القری فتح
ہوا اور تمام عرب کیا بلکہ تمام روئے زمین پر نگین خاتم احمدی صلی اللہ علیہ وسلم آگئی اور اسکا تا قیام قیامت آگئی [illegible] اور دو [illegible]
کہ غزوہ احد میں جب مسلمانونکو کفار سے حد زیادہ تکلیف پہونچی اور چچا رسول اللہ حضرت حمزہ سید الشہدا جو آپکی رضاعی بھائی بھی تھے شہید ہو
اور انکا کلیجہ نکال کر چاٹ لیا گیا اور سو قسمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی زبان مبارک پر یہ ترجمان جاری ہوا کہ اگر [illegible]
قابو پاؤنگا تو میں بھی ستر کو انکے شہدا بدلہ مثل کرونگا خداوند کریم نے اس وقت یہ آیت کریمہ نازل فرمائی لیس لک من الامر شیء او یتوب علیہم
او یعذبہم فانہم ظالمون [illegible] کرنا چاہتے ہو [illegible]
زمانہ آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خداوند کریم نے [illegible]
جب مکہ معظمہ فتح ہوا تو حضرت [illegible]

تو خالد کو منع کرا بھیجا کہ مارنے سے روکو اور بستی والوں کو قتل نہ کرو جب قاصد پہونچا بستی میں اور کہا ایک
بستی والے نے کہا کہ خالد سے جا کہو کہ قتل کرو چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور خالد نے
قتل کرنا شروع کیا اور حضرت کو خبر ہوئی تا آنکہ ستر آدمی قتل کر چکے اور آپکو جب خبر ہوئی
تو آپ نے خالد کو منع کیا اور کہا کہ تم نے میرے حکم کا کیوں خلاف کیا انہوں نے عرض کیا کہ مجھے
قتل کا حکم پہونچا اور آپکے رسول نے مجھے یہی حکم پہونچایا پھر آپ نے قاصد سے ملا کر پوچھا اور اس نے
تمام قصہ جو حکم الہی تھا عرض کیا آپ نے فرمایا صدق اللہ وصدق رسولہ اللہ کی قسم میں نے کہا تھا
کہ اگر قریش پر مجھے غلبہ ہوگا تو ستر آدمی ان میں سے قتل کرونگا اور اللہ پاک نے مجھے اور فرشتے
بھیج فرمایا لیکن آج میری بات کو پورا کر دیا اور حبقوق علیہ السلام کے صحیفہ میں حلت قتال
کو حرم محترم میں خاصہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا ٹھہرا دیا ہے بشارت صحیفہ
توریہ باب ۳ ورس ۱۳ تو اپنی قوم کو رہائی دینے کے لیے ہاں اپنے ممسوح کو رہائی دینے کے
لیے نکل چلا تو بنیاد کو گردن تک ننگا کر کے شریر کے گہر کے سر کو کچل ڈالتا ہے بنیاد
کعبہ شریف ہے اسلیے کہ استعارہ کعبہ شریف سے بنیہ ہوا اور ترجمہ میں کا بنیاد دیہ اور گردن تک
ننگا کرنا حلت قتال کی طرف اشارہ ہے چونکہ باوجود فتح عنوۃ کے ہر نہیں خاصہ بلد اللہ المحترم
کے ساکنین قتل سے بچے اور انکی مال اور جانیں محفوظ رہیں اسلیے قید گردن تک فرمائی واللہ
وعلمہ اتم واحکم اور صورت اس فتح الہی کی یہ ہوئی کہ چھٹے سال ہجری میں صلح قریش سے
ہو گئی تھی اور شرائط صلح سے ایک یہ شرط بھی تھی کہ کوئی طرفین سے حلیفوں اور ہم
عہدوں کسی سے متعرض نہو اور لڑائی اور مخاصمت نکرے اور ہر ایک قبیلہ کو اختیار
ہے کہ چاہے عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آوے یا عہد قریش میں داخل ہو پس
بنی بکر اس شرط کے موافق عہد قریش میں آ گئے اور قبیلہ خزاعہ عہد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہوا اور ان دونوں قبیلوں میں نزاع زمانہ
جاہلیت سے چلا آتا تھا مگر بسبب ازدیاد شوکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
سب لوگ بھول گئے تھے اب بنی بکر نے اطمینان حاصل کر کے پھر عداوت اصلی

اور نزاع قدیم کے در پے ہوئی اسی اثنا مین ایکروز ایک شخص نے بلہری کلمات
بے ادبی شان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کہہ رہا تہا ایک خزاعی وہان کہڑا تہا اسنے منع کیا
باز نہ آیا آخر اس خزاعی نے غصہ ہو کر اوسکو مارا اور سر اور مونہہ اوسکا زخمی کر دیا پس اس شخص
نے استغاثہ بنی بکر سے کیا پس ایک قوم بنی بکر سے مشہور بہ نفاثہ لڑائی خزاعہ کے لئے مستعد ہوئی
اور بنی ملیح سے استمداد چاہی وہنون نے انکار کیا پس قریش کی طرف رجوع لائے اور انسے
استعانت چاہی پس ایک جماعت نے قریش سے اپنی صورت بدل کر اور اپنی مونہون پر نقاب
ڈالکر بنی بکر کے ساتہہ ہو کر خزاعہ پر شبخون مارا اور بازار جنگ خوب گرم ہوا تہا یہانتک کہ بہاگ
کر خزاعہ حرم مین آگئے بنو خزاعہ نے فریاد کی اور نوفل بن معاویہ سے کہ سردار بنو بکر تہا کہا خدا سے
ڈر اور حرمت حرم کو نگاہ رکہہ نوفل بن معاویہ نے کہا یہہ بات بہت بڑی ہے اور مین جانتا ہون
لیکن فرصت عمل کرنیکی اسمین نہین رکہتا ہون اور کہتے ہین کہ خزاعہ سے بیس آدمی اس لڑائی
مین مارے گئے اور گمان قریش یہہ تہا کہ کسی آدمی نے ہمین نہین پہچانا اور یہہ قصہ پوشیدہ
رہیگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی شب وحی سے اللہ تعالیٰ نے خبردار کیا اور حضرت عائشہ
ام المومنین سے اسکو ذکر کیا کہ قریش نے نقض عہد کیا اور یہہ عمرو بن سالم خزاعی ساتہہ چالیس
مرد کے اہل مکہ سے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوا اور یہہ قصہ بیان کیا
اور طلب مدد کی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چادر کہینچتے اٹہے اور فرمایا اگر تمہارے
مدد نکرون اس شے مین کہ اپنی نفس کی مدد کرتا ہون تو میری مدد نہ کیا جاؤن
اور فرمایا یہہ ابر مجہے خبر دیتا ہے نصرت بنی کعب کی اور یہہ ایک قوم خزاعہ سے ہے اور فرمایا
کہ تم اپنے وطن کو لوٹ جاؤ اور غم نکہاؤ کہ زمانہ نصرت اور فتح قریب آیا ہے رسید
مژدہ کہ ایام غم نخواہد ماند چنان نماند چنین نیز ہم نخواہد ماند پس وہ لوگ چلے آئے پس
اپنے اصحاب سے فرمایا کہ مجہے نظر آتا ہے کہ ابوسفیان تجدید عہد اور زیادت مدت صلح اور
عہد کے لئے آیا ہے اور خائب و خاسر لوٹ گیا ہے اور روایت ہے کہ قریش نے اپنے عمل سے

پشیمان ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ابوسفیان کو بھیجا تا عہد کو
درستی کریکا جو میری مشورہ دی نہیں تھا اور پھر از سرنو عہد صلح قایم اور مضبوط کریں
اور کچھ مدت صلح میں بھی زیادہ کریں پس ابوسفیان مدینہ میں آیا اور پہلی اپنی لڑکی ام حبیبہ
ام المومنین کی گھر گیا اور فراش نبوی پر بیٹھنے لگا انہوں نے ... تو وہاں سے بھی ناامید ہو کر
اٹھکر خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں آیا اور چند تجدید عہد میں گفتگو کی کچھ جواب
نہ ملا پس ناامید ہوکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا وہاں سے بھی کچھ جواب نہ ملا
پھر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا یہاں بھی سوای ناامیدی کچھ نہ ملا پھر حضرت سیدۃ النساء
فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آیا اور کہا تمہاری بہن زینب ابوالعاص کو
امان دیا تھا اور حضرت نے جائز رکھا تھا آپ نے فرمایا مجھے اس امر میں کچھ مداخلت نہیں
آخر بار دوست علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا وہاں سے سوای
فہمایش کچھ ہاتھ نہ آیا آخر الامر بیل مراد مکہ کو لوٹ آیا اور بعد لوٹنے ابوسفیان کی آپ نے
تیاری سفر کی ... اور حکم تیاری صحابہ کرام کو دیا اور حضرت نے یہہ صحابہ کو معلوم نہوا کہ
کس جگہہ کا ارادہ ہے سوای چند خواص کے اور بعد اسکی بتلا دیا اور پھر صحابہ کرام کو ان قبایل کے
... جو مسلمان ہوئی تھے واسطے تیاری سفر بھیجا اور حاطب ابن ابی بلتعہ نے
اہل مکہ کو خط لکھا وہ خط بھی روضۂ خاخ سے بعد معلوم کرنے بوحی الٰہی علی رضی اللہ
اور زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہم سے منگوا لیا اور دوسری تاریخ رمضان شریف کی
... سنہ ۸ ہجری کو مدینہ منورہ سے بقصد قریش نہضت فرمائی اور مدینہ سے
باہر آکر شمار لشکر کیا سات سو جوان مہاجرین جنمین تین سو اسپ شمار میں آئی اور چار ہزار جوان
انصار سے معلوم ہوئی اور انمین پانسو سوار تھے اور اور قبایل سے اسطرح چار چار سو یا
پانسو ہزار ہزار تھی کل سوار و پیادہ دس بارہ ہزار جوان ہوگئی ساتھ انکی جو بھیجی راستہ میں
اکر شریک ... الٰہی اور جلیل ... الظہران میں ... فاطمہ ...

مکہ معظمہ سے دس بارہ کوس ایک جگہ ہے اور اب بھی مدینہ منورہ جاتے ہوئے پہلی منزل یہی ہوتی
ہوئی الغرض یہاں حضرت عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی طرف اس تلاش میں اپنے خچر پر سوار
ہو کر دوڑے کہ کوئی قریش اگر ملجائے تو خبر کر دیں تاکہ ایسا نہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناگاہ
اگر قریش پر پہونچیں تو سب ہلاک ہوں اتفاق سے ابو سفیان مل گئے ملاقات ہوئی اس قصہ
سے خبردار کیا اور اپنے ساتھ لاکر مسلمان کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ابو سفیان
کے گھر میں داخل ہو یا ہتھیار ڈالدے یا گھر میں بیٹھ رہے اور دروازہ بند کرلے یا مسجد الحرام میں
داخل ہو وہ امان میں ہے اور ابو سفیان نے مکہ میں خبر کر دی مگر قریش نے نمانا اور انکار کیا اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کو روانہ کیا اور حکم کیا کسی قریش سے نہ لڑنا البتہ اگر کوئی مقابلہ
کرے تو ضرور حرب کرنا اور خالد کو بھی یہی حکم دیا اور انکے ساتھ لشکر بہت تھا اور اسفل مکہ جو
قریب عمارات مکہ کے حکم دیا کہ تم اپنا نشان وہاں نصب کرنا لیکن جب خالد رضی اللہ عنہ نے وہاں
کا ارادہ کیا قریش مانع ہوئے آخر کار نوبت جنگ کی پہونچی اور سخت لڑائی ہوئی اور لڑتے لڑتے
کعبہ شریف کے قریب تک پہونچ گئے اور وہاں تیس قریش انہوں نے مار لیئے اور دو اہل اسلام شہید ہو گئے
آپکو جب یہ خبر پہونچی فرمایا میں نے لڑائی سے خالد کو منع کیا تھا عرض کیا گیا کہ قریش مانع ہوئے تو
ان سے سبب الغرض جنگ ہوا فرمایا قضاء اللہ خیر بعد اسکے ایک شخص نے خالد کے پاس بھیجا اور فرمایا ضع عنہم
السیف یعنی تلوار انسے علیحدہ رکھ اور انہیں قتل نکر وہ گیا اور اسنے کہا ضع فیہم السیف یعنی ان میں تلوار چلا
اور انہیں قتل کر اور خالد کے ستر آدمی قتل کئے جب یہ خبر آپکو پہونچی خالد سے پوچھا خالد نے عرض کیا میری کیا
تقصیر جس شخص کو آپ نے میرے پاس بھیجا تھا اسنے مجھسے آکر کہا ضع فیہم السیف آپ نے اس شخص کو بلا کر پوچھا کہ
میں نے تجھے کیا کہا تھا اور تو نے کیا کہا عرض کیا کہ میں جب آپکی حالت سے علیحدہ ہوا ایک شخص مجھے ملا کہ
جسکا سر آسمان تک لگا تھا اور اسکے پاس ایک حربہ تھا اسنے مجھسے کہا کہ تو ضع فیہم السیف خالد سے جا کر کہہ اگر نہ کہیگا تو
تجھے مار ڈالونگا اس میں نے ڈر سے جا کر کہا آپ نے فرمایا صدق ابلیس وصدق رسولہ لاحد سے کہ دن کتنا کر دیں یہ عظیمہ
تو ستر آدمی انسے قتل کرنے لگا گو یہی مرضی اللہ عزوجل نے منع کیا مگر آج اپنے رسول کی بات پوری کردی

بیان غزوۂ بنی قریظہ دی انہیں بشارت عظیمہ ہے ۲۴ کون ہے تمہارے درمیان جو اپنی کان دے
کون ترجیح لگاوے اور تنبیہی ہے سنا کرے کس باز نصیحت کو عرالدیا کہ بہت ہو دین دلیرش کو کہ تیر دون کو اب
میں ہے کیا اور نہین جسکی مخالفت کی اونہوں نے گناہ کیا کیونکہ اونہوں نے نہ چاہا کہ اوسکی راہوں چلیں
وی اوسکی شریعت کو شنوا نہیں ہوے لہذا اوسنے ابر قہر کا شعلہ اور جنگ کا غضب اون پر ڈالا اوس نے گرد اگرد
آگ لگی پر وہ لوگ سی دریافت نہیں کرتا اور ادس سے جل جاتا پر وہ خاطر میں نہ لاتا غزوہ بنی قریظہ کا
بیان یہہ ہے کہ حیی بن اخطب یہودی بنی نضیر سے منازل بنی نضیر سی جلا وطن ہو کر وہاں جا رہا غزوہ خندق مین
جسکا ابھی بیان ہوا بنی قریظہ سی نقض عہد کرا چکا جبرئیل امین آئے اور حکم غزا بنی قریظہ لائے آپ غسل بجا کرتے
نہ پائے تھے اور بعد ظہر آپ نے اوسی دن یعنی اوس روز کہ غزوۂ خندق سے فراغت پائی لشکر کشی بنی قریظہ اور عت
سے منازل بنی قریظہ میں آپ خیمہ زن ہوئے اور پچیس روز اور یا پندرہ روز تک بنی قریظہ کا محاصرہ کیے رہے
آخرکار خداوند قدیر نے انکے قلوب میں رعب ڈالا اور وہ یہود ہوں نے عرض کیا کہ ہمکو اجازت ہو کہ مثل بنی نضیر جلا وطنی اختیار کریں اور ہم
ساتھ اپنے عیال و اطفال کے اور اپنے مال کے جو ہمارے اونٹ اوٹھا سکیں سوای ہتیار کے لیکر نکلجائیں پھر کہا کہ ہم اپنے مال و اسباب
سے دست بردار ہوتے ہیں ہمکو اجازت ہو کہ اپنے عیال و اطفال کو لیکر نکلجائیں آپ نے فرمایا یہہ بھی منظور نہیں مگر یہہ کہ میرے
پاس اوتر آؤ اور جو ہم حکم دیں وہ منظور کرو پس کعب نے جو ان کا رئیس تہا کہا کہ ای لوگو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان
لاؤ وہ رسول خدا ہے اور وہ وہی ہے کہ تعریف اوسکی توریت میں تمنے پڑہی ہے اور تمنے جان لیا کہ وہ پیغمبر برحق ہے لیکن ہمارا
فقط حسد و تعصب کی وجہ سے پس ابن کعب اپنے رئیس کا بھی کہا نہ مانا اور یہہ کعب بھی انکی ساتھ دوزخ میں گیا اور یاکہ ابن عامر نے یون کہا کہ جانا کے
دیکھو مسلمان ہوگیا اختیار کیا اعاذنا اللہ من ہذہ الشقاوۃ والغباوۃ بعد ازان کعب نے کہا کہ میں تمہیں تین باتین کرتا ہون کسی ایک کی ساتھ انمین سے
عمل کرو اول یہہ کہ ایمان لاؤ محمد پر جیسا کہ میں نے تمہیں کہا اور اگر اس سے انکار کرتے ہو تو آؤ ہم اپنے بچون اور عورتون کو مار ڈالیں بعد ازان
محمد اور انکی اصحاب سے لڑیں جو کچھ خدا کرے سو ہو اگر ہم مارے گئے تو خیر ہے تو ہمارے کوئی نہیں جو رسوا ہو اور اگر فتح پائی تو زن
و فرزند ہو سکتے ہیں اسی طرح تہا اور کہا کہ کیا گناہ ہونگے کس طرح ماریں اور یہہ کیا زندگی ہے کہ جنکے زن
و فرزند زندہ ہیں اسکے بعد کعب نے کہا اگر یہہ بھی نہیں کرتے ہو تو آج شب شنبہ ہے اور محمد اور انکے یار
ہم سے بیخوف ہیں اور بے اندیشہ ہیں یکایک شبخون ماریں اور دیکھیں کہ کیا ہوتا ہے اسکو بھی نہ مانا اور کہا
لگتا ہم پر آسمان سے عذاب ہو گا اسکو کسطرح ہاتھ سے دیں اور پہلون نے ترک اس کی تعظیم کا کیا آخر کو کیا ہوا مسخ

منتج حقیقت نازل ہوئی القصہ بنی قریظہ حصار سے تنگ ہو کر اس نی پر راضی ہوی اور حکم آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم پر راضی ہوے اور رای سعد بن معاذ نے جو حق مین قبول کی پس آنکے حکم سے مشکین مردونکی باندہی
گئین اور عبد اللہ بن سلام نے انکی حکم سی عورات اور اطفال اور اموال اور ہتیار انکی جمع کئی گئی پس تمین کہ بنا برہ سیجہے
شمشیرین اور پندرہ سو زرہ اور دو ہزار نیزہ اور پانسو سپرین قلعہ مین موجود ہتین اور بال اور اونٹ بیشمار تہی اوسیون نے کہ ہم قسم بنی خزرج کی
تہی عرض کیا کہ جیسی بنی قینقاع بہی ہم قسم عبد اللہ بن ابی کی تہی آپ نے رحمت فرمائی اور انکی تقصیر معاف فرمائی ایسی ہی انکی تقصیر
بہی جو نقض عہد ہی معاف فرمائی آپ نے کچھ جواب نہ فرمایا اور تامل کیا اور سعد بن معاذ کی پاس ایک شخص بہیجا اور وہ
بسبب زخم کی جانے سی ایک دراز گوش پر سوار کر کی اونہین لائی جس وقت سعد نواحی بنی قریظہ مین پہونچی
اوس سی اونکی پاس گئی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کی حق مین حکم تمہاری رای پر
موقوف رکہا ہی اور وہ تمہاری ہم قسم مین اور وہ ہر طرف سی منہ پہیر کر تمہاری طرف
رجوع لائی ہین دیکہو عبد اللہ بن ابی نے اپنی ہم قسم بنی قینقاع کی خلاصی مین کیسی سعی کی
اور انکو آخر بچا ہی لیا اب تم سی یہ امید ہی کہ تم بہی مراسم شفقت و رحمت انکی حال پر مبذول
رکہو تا کہ بلیہ قتل سی خلاصی پاوین اوسی ہر چند بہت کچھ کہتی رہی مگر سعد بن معاذ ساکت رہی
جب الحاح انکا حد سی گذر گیا ملامت کرنیوالی کی راہ خدا مین ایس تک نہین پہونچ سکتی ہین
پس اوسی ناامید ہوی اور جانا کہ اونکی قتل کا حکم کرینگی القصہ سعد خدمت نبوی صلی اللہ
علیہ وسلم مین حاضر ہوی اور اوسیون نی باوجود ناامیدی کی بہر وہی الفاظ و حکایت مکرر
آنحضرت کی سعد نی کہا میثاق خداوند تعالی اس پر ہی کہ جو کچھ مین کہون سب اوس پر راضی ہین
اوسیون نی کہا کہ ہان ہم راضی ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بہی فرمایا کہ ہان حکم
وہ ہی جو تم کرو پس سعد نی کہا مین کیا حکم کرون حکم یہ ہی کہ انکی مرد قتل کئی جاوین اور
عورات اور اطفال انکی سب نبائی جاوین اور مال و اسباب انکا مسلمانون مین تقسیم
ہو آپ نی فرمایا ای سعد تو نی وہ حکم کیا کہ خداوند تعالی نے فوق سات آسمانونکی اوسی طرح
حکم کیا ہی اور ایک روایت مین حکم کیا تو نے بحکم بادشاہ یا بحکم فرشتہ لیداران بحکم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کی مشکیں باندھ کر مدینہ منورہ میں لائے اور قید کیا بعض تفسیر
اور انکو مدینہ منورہ میں حکم نبوی سے خندقیں کھودی گئیں اور علی اور زبیر رضی اللہ عنہما حکم نبوی سے
انکی گردنیں اڑانے لگے اور خندق میں خون کی رو بہنے لگی اس روز شام تک علی اور زبیر رضی اللہ
عنہما نے بنی قریظہ کو قتل کیا اور جو باقی رہے انکو روشنی مشعل میں قتل کیا اعوذ باللہ من غضب
اللہ و من غضب رسولہ اب بعد بیان کیفیت غزوہ ہذا شرح درسہای مذکورہ مشروحاً
معروض ہے پس یہ امر مسلم ہے کہ یہ باب بشارت احمدی ہے اور ثبوت قیداریت صلی اللہ
علیہ وسلم اس دعوی کا بیان میں گذر گیا اور بعد تسلیم اس دعوی کے لابد یہ حال زمانہ احمدی کے
اور کسی غزوہ احمدی کا بیان ہے اور بعد دیکھنے غزوات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے معلوم ہوا
کہ یہ بیان اسی غزوہ کا ہے اور دلیل اسکی یہ ہے کہ بیسوین درس میں ہے کون ہے تمہارے درمیان
جو اس پر کان دھرے کون جی لگا دے اور آیندہ میں سنا کرے یہ الفاظ تمہید اس امر کے
بیان کرنے میں کہ آگے کسی امر عظیم الشان کا بیان ہے کہ جو یہود پر اس زمانہ میں واقع ہوگا اور
فرما کس نے یعقوب کو حوالہ کیا کہ غنیمت ہووین اور اسرائیل کو کہ لٹیروں کے ہاتھ میں [illegible] یعقوب
سے بنی یعقوب اور اسرائیل سے بنی اسرائیل مراد ہیں اور لٹیرے وہ لوگ جنکے لوٹ یعنی غنیمت حلال
ہے اور وہ امتہ محمدیہ صلی اللہ علی نبینا وسلم ہے نکتہ اس نکتہ سے یعنی بیان اس امر سے کہ لوٹ
مسلمانوں کو حلال ہے اتنی بات تو یقیناً معلوم ہوگئی کہ یہ غزوہ بعد غزوہ [illegible] ہوگا واللہ اعلم اتم و احکم اور
یہ بھی معلوم ہوگیا کہ یہ حکم یعنی قتل مردان و سبی نساء و اطفال خواص زمانہ محمدی صلی اللہ
علیہ وسلم سے ہے اور سے اگر یہ حکم نکرتا تو کیا کرتا اور یہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا کہ تونے وہ حکم کیا کہ اسنے حکم کیا ہے باعتبار صحف و کتابت و انزال بالتقدم بھی صحیح اور
سچا ہے اور اسوجہ سے کوئی غرض انکی جلاوطنی کی دونوں بطرز بنیہ میان غزوتین مقبول
ہوئی اسلیے کہ یہ فقرہ اس امر کو بیان کرتا ہے کہ خود بنی اسرائیل مع تمام مردوں اور
اور عورتوں اور بچوں کی غنیمت والوں کے ہاتھ میں پڑے اب چاہیں وہ قتل کریں اور

چاہیں غلام بناویں اور چاہیں کسیکو چھوڑ دیں اور آزاد کر دیں اور ایں صورت میں بستے
اس اصل کنان ہاتھ میں پڑتی بلکہ انکا مال ہاتھ میں پڑا اور کوئی اور ایسا غزوہ بنی اسرائیل زمانہ
نبوی میں نہیں ہوا ہی اور غزوہ بنی النضیر میں یہود کا مال ہاتھ میں آخر پڑا تھا قولہ کیا خداوند نی انہیں
جسکی مخالف ہوکی انہوں نے گناہ کیا اور انہوں نے چاہا کہ اوسکی راہوں پر چلیں قتل یعنی
یہ سب سزا کفر اور نقض عہد کی وجہ سے ہوگی اگر کاش حالت حصار میں بھی کھیت کا مان لیتے
اور ایمان لاتی بچ جاتی اور قولہ خداوند اس امر کو بیان کرتا ہی کہ یہ حکم جبرئیل امین لیکر
آتی ہیں اور تنہ نبوی کو اسمیں دخل نہیں اور رعب خداوند کریم نے اونکی دلوں میں ڈالا ہی اور
نشر شتہ بھی اس غزوہ میں موجود اور حاضر ہیں قولہ اور دی اونکی شریعت کے شعلوں انہیں
ہوی شریعت شریعت احمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے قولہ اسلئی اوسنی دی انہیں کا شعلہ اور غضب کا
غضب اس پر ڈالا یعنی مردوں کو قتل کرایا اور خندقوں میں انکا خون بہا دیا اور اونکو جو بچ
رہے ہے وشنے مثل میں قتل کرایا اور تلوار اسد اللہ ملقب بہ ہارون کی انکی گردنوں پر چلوائی
اور انکی بچوں اور عورتوں کو لونڈی و غلام بنا دیا اور مال کو مسلمانوں میں تقسیم کرایا قولہ
سو اوس پر گرد اگرد آگ لگی وہ اوس سے جل جاتا پر خاطر میں نہ لاتا ہی بیان غزوہ بنی نضیر
کا ہی اور ماضی کو صیغہ حال سے تعبیر کیا ہی اور معنی یہہ ہیں کہ یہود بنی نضیر نے نقض عہد کیا
تھا اور اونکو سزا بھی یہہ دیگئی تھی کہ گرد اگرد انکی آگ لگوا دی تھی اور انکی کھجوریں تمہاری بھی بھائی
عبد اللہ ابن سلام سے کٹوائی تھی اور وہ جلا وطن کیے گئے تھے مگر نہی خیال نکیا اور پھر بھی
نقض عہد کیا اور حیی بن اخطب یہودی بنی نضیری کو جو سخت دشمن ہماری حبیب کا تہا بلکہ
ہمارا بھی دشمن تہا اپنی شہر لایا اور کچھ خیال نکیا اسلئے تمہیں اور سزا زیادہ دیگئی پس اب ان ورشوں
میں دونوں غزوؤں کا بیان سمجھے اور نقض عہد بنی قریظہ کا تو بیان ہو گیا نقض عہد
بنی نضیر اور اس غزوہ کا ذکر بھی مناسب معلوم ہوتا ہی پس واضح ہو کہ بنی نضیر بھی ایک
قبیلہ عظیم یہودی تہا اور قریب مدینہ منورہ کے ایک مدت دراز سے باسید ہجرت خاتم النبیین

صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ مین آرہے تھی پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت
فرما کر مدینہ منورہ مین جلوہ فرما ہوئے یہ پہچان گئی مگر حسد و بغض سے ایمان نہ لائی اور درپے
عداوت ہوئی مگر ظاہر صلح کی ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ مین سے چند
مہاجرین و انصار کو ردیف فرما کر بنی نضیر کی تقریب ضیافت آپکو اور آپکے ہمراہیون کو
مدعو کیا آپ اور آپکے ہمراہی ایک دیوار کے نیچے بیٹھ گئے یہی ایک حیلہ یہودی جو اعدا سے ہوئی
تھا اور آخر الامر اسی عداوت کی وجہ سے وہ اسم قضائی جلا وطن ہونی دیا اور بنی قریظہ
کی ساتھ اسکا شکار کیا اونہون نے کہا کہ ای بنی نضیر تمہین پھر کبھی ایسی تنہائی ابو القاسم ﷺ کی
تم مین کوئی ایسا نہین جو چہت پر چڑھ کر ایک بڑا سا پتھر لیکر اوپر سے سر مبارک پر مار
لعنت اللہ علیہ حجاش نی کہا مین اس کام کو پورا کرونگا بنی سلام نی ہر چند منع کیا اور کہا تمہارا کام
پورا نہوگا اور خبر آسمان سے پہنچیگی اور باعث نقض عہد ہوگا آنکہ شعر + اذا جاء القضا ضاق الفضاء
یحجب الابصار اذا جاء القضا اور یہ مردود عمرو بن حجاش چہت پر چڑھ کر چاہتا تھا کہ
اپنا کام کرے جبرئیل امین ذاکر خبر دی آپ ایسی طور سے اوٹھ کر ہو گئے کہ کوئی قضای حاجت
کو جاتی اور آپکی صحابہ بیٹھے بعد تھوڑی دیر جب آپکے آتی مین دیر دیکھی اوٹھ کر آپکی راہ پر
آئی آپ نی یہ ماجرا بیان کیا اور بعض مفسرین نی کہا ہے کہ آیہ کریمہ یا ایہا الذین آمنوا
اذکروا نعمت اللہ علیکم اذ ہم قوم ان یبسطوا الیکم ایدیہم فکف ایدیہم
عنکم واتقوا اللہ وعلی اللہ فلیتوکل المومنون اسی مقدمہ مین نازل ہوئی ہے پس آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی مدینہ منورہ سی محمد بن سلمہ کو بنی نضیر مین بھیجا کہ تم ہماری دیار
سی نکل جاؤ کہ تمنی عہد شکنی کی دس روز کی تمہین مہلت ہے اور جو کوئی دس روز
کے بعد یہان رہیگا وہ گردن مارا جائیگا پس یہود کا ارادہ جلا وطنی ہوا جنگل سے
اپنی اونٹ انہون نی منگوا لیے اور اونٹ کرایہ کی تا کہ جلا وطن ہو جائین ناگاہ
عبد اللہ ابن ابی نی ایک شخص انکی پاس بہیجا کہ تم اپنی وطن کو نہ چھوڑو اور بر قلعہ بحال

اپنی قلعون مین رہوئین دو ہزار آدمیون سے تمہاری مدد کرنگا اوناسون اور یہود بنی قریظہ
اور بنی غطفان تمہاری ہم قسم بھی تمہاری مددگار رہونگی پس یہود قول اس منافق سی مغرور
ہوگئی اور جواب مین خدمت نبوی مین کہلا بہیجا کہ ہم وطن نہین چھوڑسکتی جو چاہو سو
تم کرو پس جب یہہ خبر آپکی خدمت مین پہونچی آپ نی بلند آواز سے تکبیر کہی اور آپکی صحابہ
نی بھی آپکی موافقت سے تکبیر کہی اور باشارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہ تیاری اسباب
غزا مشغول ہوی پس ابن ام مکتوم کو مدینہ منورہ مین خلیفہ کیا اور علی بن ابیطالب رضی
اللہ عنہ کو نشان بردار کیا اور مدینہ منورہ سے نہضت فرماکر قریب منازل بنی نضیر
کی نماز عصر ادا کی اور یہود بنی نضیر مدینہ منورہ کی پاس ہی رہتی تہی پس یہود فوج اسلام
دیکہکر دروازی قلعون کی بند کر لیے اور تیر اور پتہر سے لڑنا شروع کیا اور نماز عشا تک مقابلہ
کرتی رہی اور بعد نماز عشا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع چند صحابہ کے مدینہ منورہ مین
تشریف لای اور تمام صحابہ کرام حصار مین نماز صبح تک مشغول رہے اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پندرہ روز تک انکا محاصرہ کیی رہے اور عبد اللہ بن ابی اور قبیلی کچہ فریادرسی
لوگی نکرسکی پس آپ نی ابو لیلا مازنی اور عبد اللہ ابن اسلام کو حکم دیا کہ کہجورین بنی نضیر
کی کاٹ ڈالین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جلا دین پس ابو لیلا عمدہ انواع کہجور
کاٹتے تہے اور کہتی تہے کہ بنی نضیر پر انکا کاٹنا زیادہ گران ہی اور عبد اللہ ابن اسلام
اردی انواع کہجور کاٹتی تہی اور کہتے تہے کہ مجہے معلوم ہی کہ عنقریب تملکات یہود ملک
مسلمین ہونگی پس عمدہ انواع کو اہل اسلام کے لیے چہوڑتا ہون اور بخاری اور مسلم
مین ابن عمر سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نخل بنی نضیر کو آگ
لگوادی تہی اور اسی مین سے ہے شعر مشہور حسان بن ثابت کا ہان علی سراۃ بنی لوی
حریق بالبویرۃ مستطیر ✝ اور بویرہ وسجگیہ کا نام ہے جہان نخل بنی نضیر تہی القصہ حق تعالی
نی انکی قلوب مین رعب ڈالا اور انہون نے عرض کیا کہ ہم تمہاری شہر سی نکلی جاتی ہین

اپ نے فرمایا کہ تمہاری عرض قبول نہین مگر یہان سے نکلو کر تمام متاع یہان چھوڑو اور
جو مال تمہارے اونٹ اوٹھا سکین وہ لیجاؤ اور باقی یہین چھوڑ دو پس بضرورت و باضطرار
راضی ہوئے اور اپنی مکانون کے خراب کرنے لگے اور آیہ کریمہ هو الذی اخرج الذین
کفروا من اہل الکتاب من دیارہم لاول الحشر ما ظننتم ان یخرجوا وظنوا انہم مانعتہم حصونہم
من اللہ فاتیہم اللہ من حیث لم یحتسبوا وقذف فی قلوبہم الرعب یخربون
بیوتہم بایدیہم وایدی المؤمنین فاعتبروا یا اولی الابصار ولولا ان کتب اللہ
علیہم الجلاء لعذبہم فی الدنیا ولہم فی الاخرۃ عذاب النار اسی باب مین نازل ہے جنہو
اونٹون پہ اسباب لاد کر مدینہ منورہ سے نکل کر بعض شام کیطرف اور بعض خیبر اور
نواحی خیبر کیطرف نکل گئے اور باقی اموال و اسباب و باغ و منقولات و غیر منقولات بغیر لڑائی
اور قتال کے ملک مسلمانون کے ہوئی اور اکثر مہاجرین پر بعد رضا انصار رضی اللہ عنہم تقسیم ہوئی
اور ترجمہ اس آیہ کریمہ پر شاہ عبد القادر صاحب نے لکھا ہے جب یہ قوم
ملک شام سے نصاری کی غلبہ مین بسا گئی تھی تو انکی بڑون نے کہا تھا تمہین یہان
سے ویران ہو کر پھر جانا ہوگا شام مین مدینہ سے اوجڑ کر خیبر مین رہے پھر وہان سے
اوجڑ کر شام کو گئے یہ بیان اس غزوہ کا ہے اور شاید مکتوب صحف پیشین ہے یعنی
اس آیت مین مراد ہو اور عقیدہ شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ بھی اس اشارہ کا موید ہے

بیان غزوہ خیبر بشارت سلامیہ کتاب پیدایش باب ۴۹ ورس ۱ یہودا سے ریاست

کا عصا جدا گانہ ہوگا اور نہ حاکم اسکے پانون کی درمیان سے جاتا رہیگا جب تک
کہ سیلا نہ آوے اور قومین اوسکے پاس اکٹھی ہونگی وہ اپنا گدہا انگور سے درخت
سے اور اپنی گدہی کا بچہ خاصہ انگور کی درخت سے باندہیگا اپنا لباس مے مین
اور اپنی پوشاک انگور کی لہو مین دہو دیگا اوسکی آنکھین مے سے لال ہونگی

اور اوسکے ذات دو دہ ست سفید ہوئگی تش نبوت زمانہ بعثت نبوی صلی
اللہ علیہ وسلم مین بیان اس بشارت کا گذر گیا اور وہ یہی ہے کہ سیلا لقب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اسلی کہ ترجمہ اوسکا جو حق ہے الا انکی بعض مترجمون نے
کیا ہے آپکے اوصاف سی ہی اور عصای ریاست اور یہ ریاست یہود سی آپکی زمانہ مین
ہی خاصکر اوس روز کہ آپ نے خیبر مین فتح پائی اور آپ وہان تشریف لائی جدی
ہوگئی اسلئے کہ آپکی زمانہ سے پہلی عرب مین آزاد رہتے تھی اور حصون اور قلعون مین
چین امن سی تھی اور اپنی حکومت رکہتے تھی اور قبل فتح خیبر سے خیبر مین حکومت کہتے
تھی یہانتک کہ بعض بنی نضیری جلا وطن ہو کر خیبر مین ہی آئی تھی مگر بعد تسریت
آوری آپکی خیبر پر اور فتح خیبر کے اونکی حکومت یہود اٹہ گئی اور عصای ریاست یہود
سی چہین لیا گیا اور باعتبار شریعت کی بہی یہود سے خلافت موقوف ہوئی یعنی خلیفہ
ہونا یہود سے اگرچہ مسلمان ہی کیون نہ ہونا جائز ہوا اور قریش مین خلافت آگئی خلاصہ
یہ ہے کہ خلافت منوث خلافت ملکی و سلطنت استقراری صورت سی یہود سی آپکی زمانہ
بعثت مین چہین گئی اور ریاست کا عصای اون سے لیلیا گیا اور وہ قریش کو دیدیا
گیا اور اسواسطے بیان زوال ہر دو حکومت و خلافت کی اس امر کو دو فقرون مین
بیان کیا اور پہلی فقرہ مین خلافت حقہ اور دوسری سی حکومت مراد رکہی نہ ہیا اسلام
مین ہو یا غیر اسلام مین قولہ اور قومین اوسکی پاس اکہٹی ہونگی تش یعنی آپکی بعثت تمام
اقوام کو ہوگی بنی اسماعیل اور بنی اسرائیل کے ساتھ کچہ خاص نہ ہوگی قولہ وہ اپنا گدہا
انگور کی درخت سی النح تش مدارج النبوت مین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب خیبر کو فتح کیا ایک حمار سیاہ وہان دیکہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
اوسنے کلام کیا آپ نے اوس سی فرمایا تیرا کیا نام ہے کہا یزید ابن شہاب اللہ نے نکالا
ہے میری دادی کی نسل سی ساٹہ حمار یہ اکہ مین کہ اونپر سوای نبی کی سوار نہین

نہین ہوا ہے اور مجکو امید ہے کہ آپ پیر تو ویسے ہوا ہوئی اور میری وادی الیغس سے
سوای میری باقی نہین رہا اور انبیاء سے سوای آپکی باقی نہین رہا اور اب نبی نے اسکا
نام یعفور رکہا اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسپیر سوار ہوتی تہی اور جب آپ اس کو
کسی آدمی کے بلانے بہیجتی تہی تو وہ اسکے دروازہ پر سر مارتا تہا
وہ شخص جب باہر آتا یعفور اشارہ کرتا اور وہ شخص سمجہ کر خدمت نبوی مین حاضر
ہوتا اور بعد وفات انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آپکی غم سے ایک کنوین
مین گر کر مر گیا اور وہ کنوان اوسکی قبر ہوا اس بیان سے وہی حمار کا ہی اور شراب
اس فتح خیبر مین گرا دی گئی ہے اور آپکے زمانہ مین شراب حرام ہوگئی
اور گوشت حمار اہلی بہی فتح خیبر مین ہی حرام ہوا اس گدہے کا
درخت انگور سے باندہنا شاید کنایہ حرمت شراب سے ہو قولہ وہ
اپنی پوشاک مے مین اور اپنا لباس آب انگور مین دہو لیگا یعنے آپ
غرق نشہ شراب محبت الٰہی ہونگے حاصل یہ ہے کہ اگرچہ یہ شراب آپکے
زمانہ مین حرام ہو جاویگی مگر شراب محبت الٰہی مین ہمیشہ غرق رہین گے اور اسکی
آپکی زمانہ مین ترقی ہوگی قولہ اسکی آنکہین مے سے لال اور اسکے دانت
دودہ سے سفید ہونگی آپکی آنکہین سرخ تہین اور دندان مبارک دودہ کی مانند
تہے چنانچہ حلیہ مین بیان ہوچکا ہے اور یہہ فتح خیبر حضرت علی شیر
خدا الملقب بہ ہارون رضی اللہ عنہ کے نام زد ہے کہ آخر قلعہ خیبر آپکی
ہاتہ فتح ہوا دوسری فصل دلائل رسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان مین اور اس فصل مین
ذکر ارہاصات نبوت خاتم الانبیاء علیہ السلام اور معجزات آپکے بہی ہین نقل کیجاتی ہین پہلے تو اول
ارہاصات سے بیان کرتے ہین پہلا ارہاص اصحاب فیل کا قصہ ہے اور یہ قصہ اس زمانہ مین ہوا ہے کہ آپ اس
عالم مین تشریف لا کر برج حمل اپنی والدہ ماجدہ کے شکم سے طلوع ہو کر تمام عالم کو منور فرمانے والے تہے

یعنے جس زمانہ مین کہ آپ سادر تیم صدف شکم بی بی آمنہ مین پرورش پا رہا تہا یہ
قصہ ہوا اون لوگونکا ارادہ یہی تہا کہ خانہ کعبہ کو منہدم کرین اور بی انتہا لشکر لیکر
وہ لوگ آئی تہی پس جب وہ حرم کی قریب پہونچی خداوندکریم نے غیب سے سبز سبز جانور
بہیجی اور اونکی چونچون اور منقارون مین کنکریان تہین پس وہ تمام لشکر پر چہائی ہوئی
کنکریون کا برسانا شروع کیا اور ہر جانور کی پاس تین تین کنکرین
اور وہ منہ تہین جسکی سر کنکری لگتی تہی پار ہو جاتی تہی اور وہ شخص ہلاک ہو جاتا تہا غرض کہ اسیطرح سے
وہ تمام لشکر ہلاک ہوگیا اور گویہ تائید غیبی خانہ کعبہ کے لئے تہی مگر محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم محبوب کعبہ شریف کی قوت کی بہی دلیل ہے اگر خفیہ کعبہ شریف کو تسلیم
کروا اور فقط اس خرق عادت کو تائید کعبہ اللہ پر ہی منحصر رکہیں تب بہی ہمارا مطلوب
فوت نہین ہوتا اور وہ حقیقت رسالہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خفیہ خاتم
کعبہ و قرآن شریف نہی ہے غرضکہ بہر حال اس رباعی عظیم الشان کا بیان مکاشفات یوحنا
کی سولہوین باب مین ہی اور آسمان سے آدمیون پر من من بہر کی اولی گری
اور اولی کی آفت سے آدمیون نے خدا پر کفر بکا کیونکہ اوسکی اولی کی نہایت ہی
سخت آفت تہی شروع ہی اس باب مین ذکر قرب نبید الشمس محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا ہے اور ان اولون سے وہی کنکرین مراد ہین جو آسمان سے تہین
اور عالم غیب کی ہی چلو نور اور کنکر متن تہین اور وہ لشکر ابرہہ پر گرے تہین
اور وہ اس آفت مین کلمات کفر بکتی ہونگی گو وہ حقیقت مین مصدق کعبۃ اللہ
شریف نہین لیکن مصیبت کے وقت مین خاص کر ایسی جاہل کلمات کفر بک
اوٹہتی ہین اور اسکی تمتی کا کیا ٹہکانا کہ تمام لشکر اس مار سے تباہ ہوگیا۔ اور
بیان اوسکا پہلی ہوچکا ہی دوسرا ارہاص زلزلہ ایوان کسریٰ وغیرہ ہے اور
ثبوت اسکا بشارت نور ہر کے اس حماد اور زمین مدیان کی بیرو می کانپ گئی

یعنی ارتج التاج بطین بہ سے ہوگیا تھا اور خلاصہ اسکا یہہ ہے کہ شروع سے اس
کتاب مین پیدایش سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان سے اور اس مین
یہہ جملہ بہی ہی اور اس جملہ کی معنی یہہ ہین کہ وقت پیدایش نور خدا صلی اللہ علیہ
وسلم دارالسلطنت فارس یعنے مداین مین زلزلہ ہوا اور کنگرہ ایوان کسری کی
گری اور محل شق ہوگیا بسہ چو پیدایش درافواہ دنیا فتادہ تزلزل در ایوان کسری
فتادہ تیسرا ارہاص ظہور نور وقت پیدایش نور الہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی تہی جس سے آپ کی والدہ ماجدہ نے بصری شام کی محل دیکھی اور بشارت ممدوح
کے اس فقرہ مین کہ ہمارے گھر مین اسکے تجلیون نے عالم کو روشن کیا اس ارہاص کا بیان سے
یعنے وقت ولادت سید الاولین والاخرین کی ایک نور ظاہر ہوگا جس سے عالم
روشن ہو جائیگا اور بیان اسکا ابہی گذرا کہ آپکی والدہ مکرمہ نے شہر بصری
شام کی محل اس نور سے دیکھی تہی جو وقت ولادت سید الاولین والاخرین ظاہر
ہوا تہا چوتہا ارہاص بحیرہ ساوہ کا خشک ہو جانا ہے اور یہہ ارہاص بہی بشارت
مذکورہ کی اس جملہ سے کہ دریاون پر تیرا قہر تہا ثابت ہے
پانچوان ارہاص شب ولادت
شریف مین سماوہ ندی کا جاری ہونا ہے جو خشک پڑی تہی اور یہہ بہی بشارت
موصوف کی اس جملہ سے تو نے زمین کو چیر کے اسی ندیان کردیا ثابت ہی
چہٹا ارہاص مہر نبوت کا پشت خاتم انبیا پر ہونا ہے جو پیدایش کے وقت ہی
تہا یعنی ختم نبوت کی دلیل ہے اور وہ یہودی اسی خاتم نبوت کو دیکہکر بیہوش ہوا
گر پڑا تہا اور یہہ ارہاص بہت جگہہ مین اور مذکور ہے بشارت مصطفائیہ مین ہے
واثر سلطنتہ علی ظہرہ اور بیان اسکا ہو چکا ہے مکاشفات یوحنا مین ہے
باب ١٩ درس ١٦ اس کی لباس اور اسکی ران پر یہہ نام لکہا ہے خداوند
کا خداوند اور بادشاہونکا بادشاہ یعنے محمد مصطفے علیہ السلام کے بجاسے

لباس یعنی پشت پر علامت نبوت ہوگی اور انکی بار غار کی ران پر علامت ختم نبوت ہوگی غرل الغزلات مین ہے باب ۵ درس ۱۲ میری بہن میری زوجہ ایک قفل باغیچہ ہی اور بند کیا ہوا ایک سوتا ہے اور سر بہ مہر ایک چشمہ ہے بیان حلیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین یہہ ورین ہے اور آپکے معجز جسم سے طاہر ہوئی خوشبو آتیکا اور انگلیون مبارک سے پانی جاری ہوتیگا اور پشت مبارک کے مہر نبوت کا اس انداز سے بیان کیا ہے کہ آپ گویا کہ ایک چشمہ بند تہے لیکن سر بمہر یعنی خاتم النبیین ساتوان ارہاص قد مبارک کا بلند رہنا ہی اور آپ کا قد مبارک سب سے بلند رہتا تہا اور کسی شخص کا قد مبارک پر بلندی نہین پا سکتا تہا اس معجزہ کی خبر غزل الغزلات مین ہے باب ۵ درس ۱۰ - دس ہزار آدمیون کے درمیان وہ جہنڈے کے مانند کہڑا ہوتا ہے یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ قد مبارک مثل علم کے تمام آدمیون سے بطور معجزہ اونچا رہا کریگا اور یہی بات آپ کی قد مبارک کی تہی چنانچہ حضرت علی سے روایت ہے کہ آپ یون تو میانہ قد سے کچہ بلند سے ہے مگر بطور اعجاز آپکا قد مبارک تمام آدمیون کے قدون سے اونچا اور بلند رہتا تہا اور بیان اسکا حلیہ شریف مین ہوا ہے - اٹہوان ارہاص شیرین ہی ظاہری و باطنی حبیب الہی کی ہے اور باب مذکور کے اس جملہ اسکا موہنہ شیرینی ہی سے دونون قسم کی شیرینی ثابت ہے نوان ارہاص خوشبوئی جسم عنبرین ہے اور ورس مذکور کی اس کلمہ سے مقفل باغیچہ ہے یہہ ارہاص ثابت ہے یعنے ہزارہا طرح کی اس مین خوشبوئین بند ہین اور اسپر مہر لگی ہوئی ہے جو سمجہا سے قفل ہی پراد پسینہ وغیرہ وہ خوشبو کچہ نکل آتی ہے اور اصل خوشبو وہ اس عالم مین ظاہر نہین ہو سکتی ہے جہان ظاہر ہوگا

تمام کون و مکان کو معطر کردی گئی اللہ جل جلالہ مین کبھی اون کی بہرہ ور کری
اور تمہاری مشام جان کو معطر فرماوے امین ثم امین اور زبور کے اٹہوین
درس مین بہی خوشبوی جسم مطہر کا بیان آیا ہے فرماتی ہین تیرے ساری لباس
سے مر اور عود اور ریح کی خوشبو آتی ہے جن سے ہاتھی دانت محلون کی
درمیان انہون نے تجھی خوش کیا ہے اس درس مین خطاب سیدنا محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اور ثبوت اسکا پہلے مذکور ہو چکا ہے اور اسی
جسم مبارک کو ہاتھی دانت کی محل کے ساتھ تعبیر فرمایا ہے اور وجہ اسکی
یہ ہے کہ اکثر اعضاء محل نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھی دانت کے ساتھ
کلام الہی مین تشبیہ دی ہے گردن مبارک کی نسبت ارشاد ہوتا ہے غزل الغزلات
باب ۷ درس ۴ تیری گردن ہاتھی دانت کی برج کے مانند ہے خطاب
سید الاولین والاخرین کو ہی چنانچہ حلیہ شریف مین بیان ہو چکا ہے
وار آپ کی گردن مبارک صفائی مین مثل ہاتھی دانت کے تصویر کی گردن
کی مثل تہی اور حدیث صحیح مین تشبیہ وارد ہوی ہے اور وہ حدیث حلیہ
شریف مین منقول ہو چکی ہے شکم مبارک کی نسبت فرماتی ہین غزل الغزلات
باب ۵ درس ۱۴ اسکا پیٹ ہاتھی دانت کا سا کام ہے خطاب انحضرت
کو ہی اور چونکہ شکم مبارک صاف تہا اسلئے ہاتھی دانت کے ساتھ تشبیہ دی
ہے اور حدیث شریف مین بزنکا عکسا ساتھ تشبیہ وارد ہوی ہے ساق یعنی
پنڈلی کی نسبت ارشاد ہے اسکی پیر ایسی جیسے سنگ مرمر کے ستون ہے اس جملہ مین
اصل مین [illegible] لفظ ہے کہ جسکا ترجمہ پنڈلی ہی لیکن مترجمین نے پیر کی ساتھ
ترجمہ کیا ہے اور پیر ساق کو بہی شامل ہے اور احادیث مین کہہ رسکے جز کی
سنگ کی ساتھ تشبیہ وارد ہوی ہے اور مقصود بیان

تر و تازگی اور سپیدی ہی اور وہ دونون تشبیہون ہی حاصل ہے پس اس وجہ سی
کہ اکثر اعضای شریف کو از سر مبارک تا قدم پاک ہاتھی دانت سے
تشبیہ دی ہے کل جسم مبارک کو ہاتھی دانت کا محل قرار دیا اور بوجہ عظمت
کی واحد کو جمع بولا اور مطلب یہہ ہی کہ یہہ خوشبوی جسم مبارک سے آتی ہے جو قضا
و قدر نے جسم اطہر مین خیمہ کی ہے اور خوشبوی خارجی نہین ہے فصل ہفدہم بیچ
خوارق و معجزات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان مین معجزہ اول مباہلہ
ہے جو یہود کے ساتھہ ہوا اور وہ اس مین ہاری اور اسلام کا حق ہونا
ظاہر ہوا اور بیان اس مباہلہ کا قران شریف مین ہے سورہ بقر مین خطاب کر کی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے قل ان کانت لکم الدار الاخرۃ عند اللہ خالصۃ
من دون الناس فتمنوا الموت ان کنتم صادقین ولن یتمنوہ ابدا بما قدمت
ایدیہم واللہ علیم بالظالمین ترجمہ اس ایہ کریمہ کا یہہ ہی
تو کہہ ای محمد ہمارے رسول یہود سے خطاب کر کی کہہ اگر ہو وی تمہارے
لئے پچھلا گھر اللہ کی یہان خالص سوای اور آدمیون کے پس تمنا ہی موت
کرو یعنی ایکبار دعا یہہ کرو کہ ہم تمنای موت کرتی ہین اور ہرگز تمنا ہی موت
نکرینگے کبھی بسبب اسکی جو بھیج چکی ہین انکے ہاتھون سے اور اللہ جانتا ہے ظالمون
کو یہود کہتے ہی نحن ابناء اللہ واحباءہ ہم ہین اللہ کے بیٹے اور اس کے
دوست اور جنت مین ہمین ہے جین ملوگی اور ہم مین سے
چالیس روز سے زیادہ کوئی جہنم مین نہ رہیگا اور قران شریف مین صاف انکے
کفر اور مغضوبیت اور ضالیت کا ارشاد ہوا اس پر دہیت لگی اور اتباع
نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہی انکار کیا اور موسی علیہ السلام کی شریعت
کو غیر منسوخ بتانے لگی اور اس زمانہ شمس الرسل کا تہا بہی روشنی ہو سوی

وق اپنا منہ زرد دینی لگی اور جو دیکھا ایسے وقت ہو چکا تھا اور روشنی نور الٰہی مین داخل
ہونی الکو رکیا پس اللہ جل جلالہ نے ایک آسان طریقے سے ان کی اس غرور
کو توڑا اور انکی دلکی بات کو ظاہر فرمایا اور ان سے ارشاد ہوا کہ تم دار آخرت کو
خاص اپنی دادا جی کی میراث بن اتحاد مذہب تو ہوا اور اسمین میراث جاری
سمجھتے ہو پس اچھا ایک دفعہ زبان سے یون تو کہو کہ ہم تو مرنا چاہتے ہین تا کہ
جہان تمہاری اس عقیدہ کا کہ پچھلا گھر ہماری ہی واسطے ہی حال معلوم ہو پس
ملا نیت کریمہ یہود کو سنائی گئی مگر کسی یہودی نے تمنای موت نکی چنانچہ اللہ تعالی
نے پہلی سی ہی یہ خبر دیدی تھی کہ وہ ہرگز تمنائے موت نکرینگے اس لئے انکو
اپنی باپ ین خوب معلوم ہین اور دوزخ ہین گرفتنکا یقین ہے پس تمنائے موت
کیونکر کرین پس یہہ مباہلہ بہت بڑا معجزہ ہی کہ ذرا سی بات مین عاجز کردیا
قید و جلاوطنی و قتل و خواری کو اختیار کیا مگر یہہ لفظ زبان سے نہ نکالا کیونکہ
نکلتے خوب جانتے تھے کہ اس صورت مین اگر ایسا کیا تو زبان نکلکر باہر
جا پڑی گی تکذیب نبی اللہ کیا چھوٹی بات ہے اور اس معجزہ عظیمہ کا بیان
صحیفۂ یسعیاہ علیہ السلام کی باب ۲۸ مین ہے فرماتی ہین تمہارا عہد جو موت سے
ہوا تو ٹیگا اور تمہاری موافقت عالم غیب سے قائم نہوگی خطاب بنی اسرائیل سے ہی اور بشارت
نبوی ہے اور زمان بعثت کی یہ علامت ارشاد فرمائی ہے کہ تم جو کہا کرتی
ہے کہ ہمارے واسطے آرام آخرت کا ہے اور ہم لقاے الٰہی سے
ہر وقت مشتاق جام موت ہین یہہ عہد تمہارا ٹوٹ جائیگا اور تم سے درخواست
کی جاتی گی کہ تم تمنائے موت کرو اور تم تمنائے موت نکرسکوگے چنانچہ
زمانہ سید الاولین والآخرین مین ایسا ہی ہوا اور بیان اس کا ابھی
ہوا۔ **دوسرا معجزہ** وہ مباہلہ ہے جو نصاری کے ساتھ ہوا اور

اور بیان اسکا یہ ہی کہ نصاری سے تمام قرآن شریف مین جابجا امور واقعی نسبت
روح اللہ حضرت مسیح علیہ السلام اور انکی والدہ صاحبہ صدیقہ مریم علیہا السلام کے ارشاد
فرمائی اور انکی الوہیت کو طرح طرح سے باطل فرما دیا اور رسالت اور قرب الوہیت و عبدیت
کی ثابت فرمایا کہین ارشاد فرمایا ان مثل عیسی عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب
ثم قال لہ کن فیکون — ترجمہ بیشک مثل عیسی کی اللہ کی نزدیک مثل آدم
کی ہی پیدا کیا اوسکو مٹی سے پھر کہا اوسکو ہو جا سو وہ ہو گیا کہین ارشاد ہوا کانا یاکلان الطعام
ترجمہ تھی وہ دونون کھانا کھاتی کہین انکی زبان مبارک سے اقرار عبدیت کی نقل فرمائی
و قال انی عبد اللہ اور اکثر مواضع مین قرآن مجید مین انکی الوہیت کی ابطال
مین دلائل عقلیہ و نقلیہ اللہ علیہم جل جلالہ نے بیان فرمائین مگر نصاری نی
ابا و اجداد اور بعقل اور سمعکی ترجمہ تقلید آبائی کی انکی طرف توجہ نکی اور عبدیت
عیسوی سی بہت ناراض ہوئی اور ختم المرسلین سی عرض کیا کہ حضرت عیسی علیہ السلام
کو جو آپ عبد اللہ فرماتی ہین اور وہ ابن اللہ ہین تو آپ انکو ستم کرتی ہین آیت کریمہ ہو حق سبحانہ خداوند
کریم نے بطور مباہلہ انکو ساکت کرنا قرار دیا اور یہ آیت کریمہ نازل فرمائی فمن حاجک
فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم و نساءنا و نساءکم
و انفسنا و انفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنت اللہ علی الکاذبین — ترجمہ جو شخص حجت کری تجھ سے
بعد اوسکی کہ آیا آپکی پاس علم سی پس کہہ آؤ بلاوین ہم اپنی عورتونکو اور تمہاری
عورتونکو اور اپنی جانونکو اور تمہاری جانونکو پس گردانین ہم لعنت اللہ کی اوپر جھوٹونکی اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے انہین نصاری نجران سے مباہلہ کا ارشاد فرمایا انہون
نے قبول کیا اور مباہلہ پر آمادہ ہوے اور تاریخ معینہ پر طرفین سی ختم المرسلین مع
اپنے تمام لخت جگران یعنی حضرت فاطمہ او حسنین اور ادھر سے نصاری نجران جگہ
مقررہ پر پہونچی ختم المرسلین نے اپنی صاحبزادی اور حسنین سی ارشاد فرمایا کہ

اے میری دعا کی ساتھ تم بھی آمین کہنا مگر وقت نہ آیا تھا یعنی نصرانیوں کو ایک بڑے عالم
نے تقاضائے الٰہی کو دیکھ کر کہا کہ ان لوگوں سے مباہلہ نہ کرو جس قوم نے اپنے نبی سے مباہلہ
کیا ہے وہ ہلاک ہوئی ہے اور میں وہ صورتیں دیکھتا ہوں کہ اگر یہ لوگ پہاڑ سے
اور کو ہٹنے کی دعا کریں تو پہاڑ اوکھڑ جائیں اور ٹل جاوے اور جزیہ قبول کرو چنانچہ ان پادریوں
کے کہنے سے سب نے جزیہ قبول کر کر لوٹ گئے اور مباہلہ نہ کیا قسمت اچھی تھی ورنہ تمام
نجران بلکہ خاک سیاہ ہو جاتا اور پرندے تک انکی چھتوں میں جل جائیں بس اس مباہلہ
کا ذکر بھی صحف انبیاء علیہم السلام میں ہے صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۴۳ درس ۹
انہوں میں درمیان کون ہے جو اسے بیان کرے یا ہم کو سابق پیشین گوئیاں بتا دیوے
وہ اپنے گواہوں کو لا دیں تا کہ وے سچے ثابت ہو دیں اور لوگ سنیں اور کہیں کہ
یہ سچ ہے تم میرے گواہ ہو اور میرا بندہ بھی جسے میں نے برگزیدہ کیا تاکہ تم جانو
اور مجھ پر ایمان لاؤ یہ بیان اپنی مباہلہ کا ہے اور بسبب اس کے وہ حقیقت واقع نہ ہوا
تھا انکی سزا کا ذکر نہیں فرمایا اور تمیز وہ زبان فیض ترجمان سید المرسلین
سے معلوم ہو گیا چنانچہ اوپر منقول ہوا کہ اگر وہ مباہلہ کرتے تو تمام نصاری نجران
جل جاتے اور عذاب دوزخ میں وہ اسی راستہ سے پہنچتے اور انکی شامت سے
اور جانور بھی جل جاتے اس حد تک پہنچتا کہ چڑیاں بھی مکانوں کی چھتوں میں جل جاتیں
یسعیاہ [illegible] شق القمر ہے اور اس معجزہ سے مجسم وہم جو نسبت لگائی اور وہ اور وہم تھا اس سبب
عناصر تغیر کی عالم علوی میں ہوتا جا رہا ہے اور اسی وجہ سے قیامت کا
بھی گواہ ہوا اور ارشاد ہوا اقتربت الساعة وانشق القمر ترجمہ قریب آگئی وہ گھڑی
اور شق ہو گیا چاند اور یہ معجزہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل ہجرت
[illegible] معظمہ میں باستدعای ابوجہل وغیرہ دکھلایا اور یہ استدعا [illegible]
[illegible] واسطے اسکات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھا کہ پہلی انبیاء [illegible]

علیہم السلام سے بھی اس قسم کا معجزہ ظہور میں نہیں آیا ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی اشارہ انگشت شہادت سے چاند دو ٹکڑے ہوا کہ پہاڑ حرا اُن دونوں ٹکڑوں
کے درمیان نظر آنے لگا اور آپ نے فرمایا اشہدوا گواہ ہو تم اور اس معجزہ
عظیمہ کا ذکر جو علامت قرب قیامت بھی ہے انجیل میں دو جگہ ہے زبور
۴۵ میں فرماتے ہیں تیرا دہنا ہاتھ تجھکو مہیب کام سکھلاویگا خطاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اسلئے کہ انکا نام مبارک پہلی مذکور تھا اور آپکی ہی بشارت تھی
اور آپکی دست مبارک سے مہیب کام مثل شق القمر کے اور کوئی نہیں ہوا اور مہیب کیوں نہو گویا کہ ساعت قائم ہو گئی اور
شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی نور اللہ مرقدہ کی زبان مبارک سے بھی یہی الفاظ ظاہر ہوئی کیوں
نہو ایسے لوگ موید بروح القدس ہوتے ہیں بوستان میں فرماتے ہیں ع چو
بدرش براعت تمش بہم ۞ معجز میان قمر زد و نیم ۞ سبحان اللہ کیا لفظ بیم اور
کلمہ مہیب مترادف المعنی ہیں اور دوسری صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام کے باب ۲۴ کی
ورس ۲۳ میں ہے ورس ۲۳ اور چاند مضطرب ہوگا اور سورج شرمندہ جسوقت کہ رب
الافواج کوہ صیہون اور یروشلم پر اپنے بزرگوں کے حضور حشمت کے ساتھ سلطنت کریگا انتہی پس بشارت
الافواج کی جو یروشلم میں ہوگی اضطراب چاند اور شرمندگی سورج قرار دیگئی ہے اور
بادشاہت رب الافواج سے وہ سلطنت مراد ہے جسمیں تمام قوانین اور
احکام جانی اور مالی اور ملکی موافق حکم الہی کے ہوویں اور وہ سلطنت بجز
سلطان دو جہان فخر المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے سلطنت کی اور کسکی
ہوگی اور آپکی ہی سلطنت الہی کے زمانہ میں چاند مضطرب ہوا یعنے اپنی چال
سے متغیر ہوا اور منشق ہوا چنانچہ بیان اسکا ابھی ہوا اور سورج شرمندہ ہوا کہ
ایکمرتبہ حرکت معکوس اسکو کرنی پڑی اور حرکت ارادی کی عقیدہ کے بطلان
ہوا مسخر اور قیدی اور بیگاری نکلے اور بیان اسکا یہ ہے کہ غزوہ خیبر کی منزل

ہو سایں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گود مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سر مبارک
رکہی ہوئی تہی کہ یہہ آثار وحی ظاہر ہوئی اور غروب آفتاب تک زمانہ نزول وحی ختم
ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز عصر قضا ہوگئی پس بعد افاقہ کی آپ نے
دریافت فرمایا کہ اے علی نماز پڑہی آپ نے عرض کیا نہین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے دعا کی کہ الہی علی رضی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت
مین تہا کہ نماز قضا ہوئی پس اپنی رحمت سے واسطے ادای نماز علی رضی کے سورج
کو پہر طلوع فرما۔ پس دعای حبیب الہی صلی اللہ علیہ وسلم مقبول ہوئی اور
حضرت شمس پہر مغرب سے طلوع ہوئی کہ دہوپ اسکی زمین پر پہیلی اور حضرت
علی رضی اللہ عنہ نے نماز عصر ادا کی اور دوسری دفعہ چلتی چلتی ٹہر گئی اور وہی حرکت
ارادی کے خلاف ہرگز نہ پیدا ہوا اور بیان اسکا یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے شب معراج کی بعد مشرکین سے کہا کہ شب کو مین زمین شام سے
عرش بریں اور لامکان تک کی سیر کر آیا ہون اور راستہ مین تمہارا قافلہ شام
سے آتا ہوا ملا تہا اور اسوقت اسمین سے ایک اونٹ بہاگ گیا تہا اور ایک
شخص اسکے پیچہی دوڑتا پہرتا تہا کفار نے کہا یہ فرماتے کہ وہ قافلہ یہان کب
پہونچیگا آپ نے فرمایا چہارشنبہ کو یعنی بدہ کے دن کفار بدہ کے دن قافلہ کے انتظار مین
تہے یہ رسول اللہ کی خبر تہی اور قافلہ کے آنے مین شام ہونے پر ہوئی اور شام قریب آئی
پس آپ نے دعا کی اور دعا سے سید الاولین سے اتنی دیر تک شمس اپنی حرکت سے باز
رہا کہ قافلہ آپہونچا یہہ درس است ناوٹن ہے جو مین نے بیان کی خاص صدر کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم کو انکی بشارت ہوئی ہے اور اگر بادشاہت رب الافواج
قرار دیا جائے حق حضرت سید امام مہدی موعود علیہ السلام کی خلافت مراد ہو تو کچہ
عجب نہین ہے اسلئے کہ انکی خلافت سلطنت الہی ہوگی کہ تمام زمین پر شریعت

الہی کے احکام جاری ہونگی اور کل کرہ زمین میں غلغلہ اور طنطنہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ کا بلند ہوگا جزیہ موقوف ہوجائیگا تمام زمین کو آپ عدل سے
بہر دینگی اور بیرو سلم کی ہی نواح مین آپکی فتح ہوگی اور بیرو سلم سے اور لوگ آپکی زمانہ مین
اخراج ہونگی غرضکہ ہرطرح رب الافواج کی سلطنت اس خلافت کو کہہ سکتی ہین نہ
اس صورت مین چاند کا اضطراب اور سورج کی شرمندگی چاند گہن اور سورج گہن سے
عبارت ہے جو وقت غیر معہود مین ایک ہی مہینے کی عرصہ مین جس سال مین حضرت امام سے
بیعت ہوگی ... ہونگی اور اس صورت مین اضطراب چاند یہ ہے کہ غیر وقت مین
گہن ہوا اور شرمندگی سورج بھی یہی ہے کہ غیر وقت مین منہ چھپانے لگے واللہ اعلم
وعلمہ اتم واحکم چوتھا معجزہ چشمہ شمس ورد شمس ہے اور بیان اسکا ابھی ہوا پانچواں
معجزہ معجزات عظیمہ سے پانی کا انگلیوں مبارک سے جاری ہونا ہے جو مثل
چشموں کے چند دفعہ بطور اعجاز جاری ہوا اور ہزاروں مخلوق ذوالخیر والجلال
نے اس سے دلکو تازہ کیا اور از سرنو زندگی پائی اور یہہ معجزہ احمدی چونکہ کرات و مرات
مقامات مختلفہ اور ازمنہ متعددہ میں جماعات کثیرہ کے سامنے واقع ہوا اور ایک
جماعت سے روایت ہے اس سبب قریب متواتر کے ہے غزوہ تبوک مین جسکو بسبب
شدت تکالیف غزوہ العسرہ بھی بولتے ہین یہہ معجزہ اصابع ساقی حوض کوثر سے
ظاہر ہوا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب صحابہ کو اس غزوہ مین پیاس
کی تکلیف بہت ہوئی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم
پیاس سے مرتے ہین اور اونٹ بھی ہمارے پیاس کے مارے جان بلب ہین سے
یا ہمہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات لطف رحم فرما کہ زحد میگذرد تشنہ لبی آپ نے
فریادرسی کی اور فرمایا کہ اگر تم پاس کچھ پانی ہو تو میرے پاس لاؤ تاکہ نظر بدلنگی اور بعض
گمان اور مصری سامنہ ہونی اچھی نہ کرنے لگی پس ایک شخص ایک پرانی مشکسان

تھوڑا سا پانی پیالی میں سے آیا پس آپ نے ہتھیلی مبارک اوس پانی پر رکھی انس
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ انگلیوں مبارک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے چشمے جاری ہو گئے پس ہم نے بھی پیا اور اونٹوں اور جانوروں
کو بھی پلایا اور باقی مشکوں میں بھر لیا اور نیز انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ بالتحقیق میں نے دیکھا ہے کہ ایک روز نماز عصر کا وقت آیا اور لوگوں کو پانی
نہ ملا اور آپ کو وضو کے لیے پانی لائے آپ نے اپنا ہاتھ مبارک اوس میں رکھا اور حکم
کیا کہ وضو کریں پس میں نے دیکھا کہ پانی آپکی انگلیوں مبارک کے بیچ میں سے مثل
چشموں کے نکلتا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ اطراف انگلیوں سے پانی
نکلتا تھا پس سب قوم نے وضو کر لیا اور کوئی باقی نہ رہا انس رضی اللہ عنہ سے
اس حدیث کی روایت کی تو کسی نے سوال کیا کہ تم کس قدر آدمی تھے کہا تین سو آد
می تھے اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز آپ قبا میں تشریف
لائے اور ایک شخص ایک چھوٹا سا پیالہ لیکر آیا آپ نے اوس میں پنجہ مبارک رکھنا چاہا
مگر پیالہ کی چھوٹی ہونے کی وجہ سے پیالہ میں نہ آسکا پس آپ نے چار انگلیاں مبارک
اوسمیں رکھیں پس آپکی انگلیوں مبارک سے پانی جاری ہوا اور صحیحین میں جابر
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن ہم پیاسے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس جمع ہوئے اور آپکے پاس کچھ تھوڑا سا پانی تھا پس آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم
میرے پاس کس لیے جمع ہوئے ہو عرض کیا یا رسول اللہ پانی نہ وضو کو ہے اور نہ پینے
کو مگر یہہ جو آپ کے پاس ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پنجہ مبارک اسمیں
رکھا پس آپکی انگلیوں میں سے پانی مانند چشموں کے جوش مارنے لگا پس ہم نے
پیا اور وضو کیا جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ تم کتنے آدمی تھے کہا اگر لاکھ ہوتے
تب بھی کافی ہوتا ہم پندرہ سو آدمی تھے اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ غزوہ بواط میں چند قطرے ایک مشک میں پانی ملا پس آپ نے اوسکو ایک پیالہ
میں نچوڑ کر اپنی انگلیاں مبارک پہیلا کر اوسمین رکہیں پس آپکی انگلیوں مبارک کے
درمیان سے پانی جوش مارنے لگا پس آپ نے حکم کیا کہ پانی پیو پس لوگوں نے پیا اور
سیراب ہوے اور اس معجزہ عظیمہ کا ذکر غزل الغزلات میں ہے باب ۴ ورس ۱۲ میری
بوا ہمشیرہ میری زوجہ ایک مقفل باغیچہ ہے بند کیا ہوا ایک سوتا ہے اور سربمہر ایک چشمہ
ہے باعتبار رسالت خطاب خاتم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اور آپ مقفل
باغیچہ ہیں کہ مہر نبوت آپ کی تہی اور خوشبو مثل جسم مبارک سے آپکی آتی تہین اور آپ
بند کیے ہوے سوتے اور سربمہر چشمہ تہے کہ آپکے جسم مبارک سے پانی کے چشمے بطریق انگلیوں
مبارک کی مقامات مختلفہ مین جاری ہوے اور بیان اسکا ہو چکا ہے چہٹا معجزہ
پہاڑون کا ہلنا ہے اور یہ معجزہ چند مرتبہ واقع ہوا ہے احد اور ثبیر اور غیرہ پر واقع
ہوا اور بشارت توریت کی ورس ۱۷ کی اس حالہ سے پہاڑون نے تجہے دیکہا اور کانپ گئے
یہ زلزلہ ثابت ہے ساتواں معجزہ فخیمہ معراج شریف ہے جو قبل آپکی اس حیثیت سے
تمام رسل وانبیاء علی نبینا وعلیہم السلام میں کوئی اس قدر ومنزلت کی ساتھ
مشرف نہیں ہوا اور نہ بعد آپکے تہا اور معراج سید المرسلین اس جسم کی ساتہ ہوی اور آپ نے
تمام آسمانون اور عرش بریں اور دوزخ وجنت کی سیر کی اور قرب مالک ذوالجلال
کا آپکو اس قدر ہوا کہ کسیکو نہیں ہوا تہا یہانتک کہ دیدار الہی میں ہے اگر بفرض
کسیکو کلام رہا تو رہا ورنہ کل مدارج قرب طے ہو چکی اور دیدار ہے اکثر علماء کے
نزدیک ہوا اور یہ قصہ معراج احمدی صلی اللہ علیہ وسلم یقینی اور متواتر ہے
قرآن شریف میں بہی مذکور ہے اور احادیث کثیرہ میں مروی ہے اور اس معجزہ
عظیمہ کا ذکر ستائیسوین زبور میں ہے اور اس زبور کا نام بشارت معراجیہ ہوا
زبور ۴۷ ورس ۴ وہ ہمارے لئے میراث کو یا یعقوب کا فخر جسے وہ چاہتا ہے ۵ خدا

خوشی سے للکارتے ہوتے اور چڑھا ہاں خداوند نرسنگے کی آواز کی ساتھ
گیت گاؤ کے خدا کی ستایش کرو ہمارے بادشاہ کی ستایش کے
گیت گاؤ کہ خدا سارے جہان کا بادشاہ ہے سمجھ سمجھ کے اوسکی
ستایش کے گیت گاؤ وہ خدا قوموں پر بادشاہت کرتا ہے خدا اپنی
مقدس تخت پر بیٹھا ہے قوموں کے امرا ابراہام کے خدا کے لوگوں کی
ساتھ ملکی جمع ہوتے ہیں کیونکہ جہان کی سپرین خدا کے ہیں وہ نہایت
بلند ہیں ش نصرانیوں میں اور ہم میں اس بات کا اتفاق ہے کہ داود
علیہ السلام اس باب میں کسی کی بشارت دیتے ہیں اور اوسکی اطاعت
کا حکم فرماتے ہیں مابہ النزاع یہہ بات ہے کہ آیا یہ بشارت خاتم النبیین
صاحب قاب قوسین اور ادنی کی ہے اور یا حضرت مسیح علیہ السلام
کی ہے جن کے شان میں بل رفعہ اللہ فرقان حمید میں وارد ہوا اور جو ہم
متوہمین کو دور کیا ہے ہم اول کا اعتقاد رکھتے ہیں اور نصرانی دوسری
بات کا زبان سے اقرار کرتی ہیں ہمارے پاس تو اپنے دعوی کے
ثبوت میں اس مسلک سے اتنی حجتیں ہیں حجت اول ورشن سے
خدا خوشی سے للکارتے ہوتے اور چڑھا اس ورس میں خدا
کی طرف چڑھنے کو نسبت کیا جو خوشی کے ساتھ ہوا اور خدا ای جلشانہ
چڑھنے اور اوترنے سے بری ہی پس خدا اپنے معنی حقیقی پر نہ ہا بلکہ
اور معنی پر محمول ہوا اور محمل اسکا ہمارے نزدیک بمعنی صاحب کے ہے
اور کوئی عمدہ نظر نہیں آتا ہے اسلئے کہ خدا بمعنے صاحب آتا ہے
اور صاحب لقب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی
کلام پاک میں فرمایا وما صاحبکم بمجنون اور نہیں تمہارا صاحب دیوانہ

اور صاحب اس آیہ کریمہ میں لقب صاحبنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے اور آپ ہی
خوشی کے ساتھ للکارنے والے ہوئے یعنی [illegible] جس وقت آپ نے خطبہ پڑھا اور اس خطبہ میں
آپ نے اپنے فضائل مخصوصہ بیان فرمائے اور تمام رسل انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم السلام پر آپکی بزرگی
تسلیم کی اور آپ کے ساتھ [illegible] اور مسیح علیہ السلام کا لقب صاحب ہے اور وہ آپ خوشی
کے ساتھ للکارنے والے ہوئے اور یہ جو [illegible] تمہارے نزدیک [illegible] سو کر اور تمہارے
اور بالتحقیق اور نیز تمہارے نزدیک قتل صلیب [illegible] لیکن [illegible]
مسیح آنے کے واسطے نہ خوشی کے واسطے اور سیر کے واسطے [illegible] وہاں خداوند مسیح کی آواز
کے ساتھ اس جگہ میں لفظ خدا کی تفسیر فرمادی کہ وہ معنی متعارف نہیں ہیں بلکہ معنی خداوند
[illegible] صاحب [illegible] مسیح کی آواز کے ساتھ بعثت صاحب حضور اسمٰعیل علی نبینا وعلیہ
السلام کیطرف اشارہ ہے اور آپ [illegible] اسوقت تھی اور مسیح
مسیح علیہ السلام کے ساتھ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام [illegible] ورس ۹ [illegible]
امرا اسرائیل کی خدا کے لوگوں کے ساتھ [illegible] یہ قاعدہ ہے کہ [illegible]
یعقوب علیہ السلام [illegible] اسمٰعیل علیہ السلام [illegible]
[illegible] مسیح علیہ السلام کا [illegible] وہاں نام ابراہیم علیہ السلام [illegible]
اور یہ قاعدہ [illegible]
ابراہیم علیہ السلام [illegible]
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible]
[illegible]

سولہوین فصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئیون کے
بیان مین جو پیشین گوئی بابت زمانہ آئندہ کے حالات کی خبر دیتے تھے لوازمات
نبوت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھی اسواسطے بشارت فارقلیط
کو سولھوین باب کی تیرھوین ورس مین ہے لیکن جب وہ یعنی روح حق آوے تو وہ تمہین
ساری سچائی کی راہ بتاویگی اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہیگی بلکہ جو کچھ وہ سنیگی سو کہیگی اور تمہین
آئندہ کی خبرین دیگی پس اس صفت کے ظہور کا بیان بھی ضرور ہوا اور ہم اسکو دو مقصد
مین بیان کرتے ہین مقصد اول کلام اللہ شریف کی پیشین گوئیون کے بیان مین
اور اس بشارت مین ترتیب سور اور آیات کا لحاظ رکھا گیا ہے پہلی پیشین گوئی سورہ بقرہ
کے تیسرے رکوع مین فرمایا ہے وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَى
عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ
مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ
فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا
النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ
لِلْكَافِرِينَ اور اگر تم شک مین ہو اس کلام سے جو اتارا ہمنے اپنے
بندے پر تو لاؤ ایک سورت مثل اسکی اور بلاؤ جنکو حاضر کرتے ہو اللہ کے سوا اگر تم
سچے ہو پھر اگر نکرو اور البتہ نکر سکوگے تو بچو آگ سے جسکی ایندھن ہین آدمی اور
پتھر تیار ہی منکرون کے واسطے اس آیت مین پہلی ہی خبر دیدی کہ تم قرآن شریف
کے مانند ایک چھوٹی سی چھوٹی سورت بھی نہ بنا سکوگے اور موافق اس خبر صادق کی عرب کے
فصیح بلیغ و معاند سکا بہ قرآن شریف کی مانند ایک چھوٹی سی چھوٹی سورۃ نہ بنا سکے اور اگر بنا سکتے
تو اس سہی عمدہ [illegible] تکذیب سیدنا محمد رسول اللہ کی ان لوگونکو کیسی ہاتھ آنیوالی تھی کیونکر
اختیار کرتے اور اسکو چھوڑ کر لڑائی کا اختیار کرتے اور قتل و قتال کا اختیار کرنا و ضائع اسباب کا کیا کرتے عاجز تھے اور

اور وہ کیا بلکہ تمام جن انس کی قوت سے خارج تھا چنانچہ سورہ بنی اسرائیل میں
ارشاد ہوتا ہے قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰی اَنْ یَّاْتُوْا
بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ کَانَ
بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا یعنی اگر جمع ہو دین آدمی اور جن اس پر کہ لا دیں
قرآن نہ لاوینگے ایسا اور پڑے مدد کرین ایک کی ایک [illegible] اس امر کا تمام جن بشر
کی قوت سے خارج ہونا بلکہ تمام مخلوق کی قوت سے خارج ہونا اس کی دلالت کرتا ہے کہ وہ کام خالق
کا ہے مخلوق کا نہیں مقصود ہے دوسری پیشین گوئی اسی سورت کی گیارہویں رکوع میں یہ ارشاد اہل
کتاب خاص یہود کی نسبت وارد ہے قُلْ اِنْ کَانَتْ لَکُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ
عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ
اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ وَلَنْ یَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا
بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِالظّٰلِمِیْنَ
تو کہہ اگر تم کو ملنا ہے گھر آخرت کا اللہ کی ہاں الگ سوا اور لوگوں کے
تو تم مرنے کی آرزو کرو اگر تم سچے ہو اور یہ آرزو کبھی نہ کرینگے بسبب اس کے جو آگے بھیج چکے ہیں
ہاتھ اونکے اور اللہ خوب جانتا ہے گنہگاروں کو اس آیت کریمہ میں یہود کو ایک صورت
طریقہ سہل تکذیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا کہ تمنا موت کرو اور پھر فرمایا کہ تم ہرگز ہرگز نہ کرو گے
چنانچہ کسی یہودی نے تمنائی موت نہ کی قتل و استرقاق و جلائی وطنی اختیار کیا
پر ور بلاک ہوئے لفظ تمنائی موت زبان سے نہ نکالا اور اس اعجاز
کا بشارت تنزیلیہ [illegible] تیسری پیشین گوئی سورہ موصوفہ کی چھبیسویں رکوع میں
مسلمانوں کی نسبت یہ ارشاد ہے اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا
الْجَنَّةَ وَلَمَّا یَاْتِکُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِکُمْ
مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ

والذین امنوا معہ متی نصر اللہ الا ان نصر اللہ قریب

ت کیا تم کو خیال ہے کہ جنت مین چلے جاوگے اور ابھی تم پر ائی نہین احوال
ان لوگون کے جو ہو چکے تم سے ہوئی سختی اور تکلیف اور پھر جہڑ ا لی گئی یہانتک
کہ کہنے لگا رسول اور جو اوسکے ساتھہ ایمان لائی کب اویگی مدد اللہ کی سن رکہو
اللہ کی مدد نزدیک ہے ۔۔ اس ایتہ کریمہ مین خبر ہی کہ مسلمانون پر پہلی نزول
فتح الہی کی ایک مرتبہ اور شدت بہوک پیاس اور محنت۔۔ پہونچیگی اور پہر مدد الہی
نازل ہوگی چنانچہ غزوہ احزاب مین مسلمانون پر تکلیف موعود ہوئی اور پہر مدد الہی
نازل ہوئی اور پہر کفار قریش مدینہ منورہ علی صاحبہا الف صلوات و تسلیمات پر چڑہکر
نہین گئے بلکہ مسلمانون کی کفار قریش پر چڑہائی شروع ہوگئی آخر ام القری فتح ہوگیا
اور پہر اور تمام عالم مین فتوحات اہل اسلام کو خداوندکریم نی عنایت فرمائی اور سورہ
احزاب مین مسلمانون کی زبانی ھذا ما وعدنا اللہ۔ اللہ عزوجل نے فرمایا
یعنے مسلمانون نے سختی غزوہ احزاب مین کہا یہہ وہ تکلیف ہے جسکا وعدہ ہمارے
ساتھہ اللہ نے کیا تہا یعنے اس ایتہ سورہ بقر مین واللہ اعلم چوتہی پیشین گوئی سورہ
ال عمران کی گیارہوین رکوع مین یہود کی خواری ابدی کی خبر دی اور فرمایا ضربت
علیہم الذلۃ این ما ثقفوا الا بحبل من اللہ وحبل من الناس
وباءو بغضب من اللہ وضربت علیہم المسکنۃ ذلک بانہم کانوا
یکفرون بایات اللہ ویقتلون الانبیاء بغیر حق ذلک
بما عصوا وکانوا یعتدون ۔ مارے گئی ان پر ذلت جہان دیکہی سوای
رسی اوپر اللہ کے اور سوای رسی اوپر لوگون کے اور کما لائی غصہ اللہ کا اور مارے
گئی اون پر محتاجی یہ اسواسطے کہ وہ رہی ہین منکر اللہ کی آیتون سے اور مارتی رہی نبیونکو
ناحق ۔ در واقع اس خبر کے دنیا مین کہین ایک بالشت زمین حکومت یہود کی نہین اور پہلے بخیر فروعون حکومت

حکومت مستقل رکھتے تھے مثل بعد قرانی تیسیر و غیرہ سے کے پھر کہین روی زمین پر حکومت نہین رہی اور نہ قیامت تک کہین انکی حکومت ہو پانچوین پیشینگوئی سورہ مائدہ کی ساتوین رکوع مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انتقال کی بعد خبر دی کہ بعض الناس کا لانعام مرتد ہو جاینگی اور مومنین ثابت قدم رہکر اونکو راہ راست پر لاینگے اور فرمایا یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ترجمہ اے ایمان والو جو کوئی پھرے گا تم مین سے اپنے دین سے تو اللہ آگے لاویگا ایک لوگ کہ وہ اونکو چاہتا ہے اور وہ اوسکو چاہتے ہین نرم دل ہین مسلمانون پر اور زبردست ہین کافرون پر لڑتے ہین اللہ کی راہ مین اور ڈرتے نہین کسیکی الزام سے یہہ فضل ہے اللہ کا دیگا جسکو چاہے اور اللہ کشایش والا ہے خبردار ہے اور ہوا موافق خبر صادق اللہ عزوجل کے بعد انتقال سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض لوگ پھر گئے اور کہنے لگے کہ اگر آپ نبی ہوتے تو انتقال نہ فرماتے نبوت کو خدائی سمجھ گئے اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ انکی ساتھ لڑے تعالی کیا اور انکو راہ پر لائے اور ان پر اللہ کا فضل ہوا چھٹی پیشینگوئی سورہ مسبوقۃ الذکر کے نوین رکوع مین خبر دی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین رہنے کین اور کوئی آپکو شہید نہ کر سکیگا اور فرمایا يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ترجمہ اے رسول پہنچا جو نازل کیا گیا تجکو تیرے رب سے اور اگر یہہ نکیا تو تو نے کچھ نہ پہنچایا اوسکا پیغام اور اللہ تجکو بچا لیگا لوگون سے اللہ راہ نہین دیتا منکر قوم کو اور موافق اس خبر الہی کے آپ زمین مین رہنے اور

آسمان پر تشریف نہین لیئے گئے اور آپ کو کوئی شہید نکر سکا باوجودیکہ بعد نزول اس آیۂ کریمہ کے ہیرا وغیرہ کیہ تہا ساتوین پیشین گوئی سورہ اعراف کی تیسری رکوع مین پیشین گوئی تباہی کفار قریش کی کی اور فرمایا وَلِکُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ فَاِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ اور ہر فرقہ کا ایک وعدہ ہے پہر جب پونہچا اونکا وعدہ نہ دیر کرینگے ایک گہڑی نہ جلدی اور یہہ اجل اونکی بدر کی دن آگئے اور وہ تباہ ہوگئے اور یہہ اجل انکی جیسی کہ لوح محفوظ مین ثابت تہی ویسے ہی پہلے صحیفون مین مبین تہے اور یہان اسکا مولیا آٹہوین پیشین گوئی سورہ انفال کی آٹہوین رکوع مین فرمایا يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰى اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّا اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اے نبی کہدے اونکو جو تمہاری ہاتہہ مین ہین قیدی اگر جانیگا اللہ تمہاری دل مین کچہ نیکی تو دیگا تمکو بہتر اس سے جو تم سے چہن گیا اور تمکو بخشیگا اور اللہ ہے بخشنے والا مہربان نسبتِ اس آیہ کریمہ کا شان نزول یہہ ہی کہ فتح مبین بدر مین جو رؤسائے قریش قید ہوکر آئی اور ان قیدیون مین سے عم رسول اللہ عباس بن عبد المطلب بہی تہے اور آخر الامر قیدیون کا چہوٹنا بسبب فدیہ کی ادا کرنے پر ٹہیرا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے چار آدمیون کی فدیہ ادا کرنے کا حکم دیا اپنا اور عقیل ابن ابی طالب کا اور نوفل بن حارث کا اور یہہ دونون حضرت عباس کے بہتیجے تہے اور قیدیون مین سے تہے اور جو تہے عتبہ ابن جحدم کا جو حلیف حضرت عباس کا تہا پس حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اے محمد کیا تم یہہ چاہتے ہو کہ تمہارا چچا اپنے بیگانے سے سوال ہو اور میرا تو حال یہہ ہے کہ میرے پاس اسقدر مال کہان سے لاؤن اور کسطرح ادا کرون آپ نے فرمایا وہ سونا جو ام الفضل کے پاس کہا ہے اور اسوقت وہ وہ باتین کہین تہین جو کہان گیا پس حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا مین تو یہہ باتین پوشیدہ کہنی تہی [illegible]

تمہین کیسے معلوم ہوئین اور آپ نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھے وحی سے معلوم کرا دیا پس حضرت عباس رضی اللہ عنہ یہہ معجزہ دیکھکر مسلمان ہوئے اور اپنا اور ان تینون کا فدیہ ادا کیا مگر دل مین ملول ہوئے تبین آیۃ کریمہ واسطے تسلی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی انکی شان مین نازل ہوئی اور اس آیۃ کریمہ مین اون سے وعدہ کیا گیا کہ جتنا تم سے مال لیا گیا ہے اگر تم مومن کامل ہوگی تو اللہ تمہین اس سے زیادہ عنایت کریگا اور اللہ تمہین بخشدیگا گو تم نے مقابلہ احمدی صلی اللہ علیہ وسلم کیا اور اس وعدہ کو اللہ عزوجل نے انکی و لین ایمان دیکھکر پورا کیا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے میرے رب نے مجھسے دو وعدہ کیے تھے ایک تو ادمیون سے یہہ تہا کہ جتنا مجھسے فدیہ مین مال لیا گیا تہا اوس سے زیادہ دنیا مین عنایت کریگا یہہ تو اللہ نے پورا کیا اب میری بیس غلام ہین اور ہر ایک ادمیون سے میری مال سے میری لیے بیس ہزار دینار کی تجارت کرتا ہے اور سقایہ زمزم مجھے عنایت کیا اور وہ مجھے سب مالون سے عزیز ہے اور دوسرا وعدہ مغفرت سے سو اللہ سے مجھی امید ہے کہ اوسے وہ پورا کریگا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد مین بہت سے بادشاہ ہوئے اور یہہ کتنے بڑی خبری ہوئین پیشین گوئی سورہ ہود کی پہلی رکوع مین قریش کی نسبت فرمایا فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ

يَوْمٍ كَبِيرٍ اور اگر تم پہر جاؤگے تو ڈرتا ہون تم پر ایک بڑی دن کی مار سے ... اور اس عذاب سے یا عذاب قیامت مراد ہے اور اس صورت مین بڑا دن وہی دن ہوگا یا عذاب روز بدر مراد ہے یا وہ عذاب بہوک مراد ہے جو قریش پر کئی برس تک رہا اور اوسمین مردار کہایا گئی لیکن دوسری تفسیر صحت انبیاء سابقین سے موافق ہے اسلئے کہ زبور مین ابوجہل کی نسبت فرمایا ہے

عذاب بدر میں برستنا ہے کیونکہ دیکھتا ہے کہ اوسکا دن آتا ہے اور اوس دن
روز بدر مراد ہے کیونکہ وہ اسی دن مارا گیا ہے پس یہاں بھی جو کہ عذاب قریش
کا بیان ہے اور لفظ یوم کے ساتھ اسکے وقت کو بیان کیا ہے غالب ہے کہ یہی
مراد ہو اللہ تعالی نے سورہ ہود میں جو کہ سورہ مذکور کی اسی رکوع میں قریش کی ہی نسبت
فرمایا وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَىٰ أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ
لَّيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ ۗ أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ
وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ اور اگر ہم دیر لگا دیں اون سے عذاب
کو ایک مدت گنتی تک تو کہنے لگیں کیا روک رہا ہے اوسکو سنتا ہے جس دن آویگا اون پر
نہ پھیرا جاویگا اون سے اور الٹ پڑے گا اون پر جسپر ہنسی کرتے تھے ۔۔۔ پانچ
شخص اشراف قریش سے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت تکلیف دیتے تھے اور بہت
اور ایذا اونکی حد سے بڑھی تھی اس آیہ کریمہ میں اونکے ہلاک ہونیکا بیان ہے اور اونکی
عذاب کی تعیین ہوئی تھی اور صورت وقوع اس عذاب کی اونپر یہہ ہوئی کہ ایک روز
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبریل علیہ السلام کے ساتھ مسجد الحرام میں تشریف رکھتے
تھے اور وہ پانچوں آئے اور اپنے قاعدہ قدیمہ کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے استہزا کے ساتھ پیش آئے اور طواف کعبہ شریف کا کرنے لگے جبریل علیہ
السلام نے عرض کیا کہ اگر ارشاد ہو تو میں اونکے شر کو کفایت کروں پس حضرت
جبریل علیہ السلام نے ولید بن مغیرہ کی پنڈلی کی طرف اشارہ کیا اور عاص بن وائل
کے تلوے کی طرف اور حارث بن قیس کی ناک کیطرف اور اسود بن عبد یغوث کے
سر کی طرف اور اسود بن مطلب کی آنکھ کیطرف اشارہ کیا اور اس اشارہ سے
اون سب کا کام تمام کیا پس ولید ایک تیر گر کی دکان کے پاس سے گذرا ایک
سوفار تیر اوسکی ازار میں اٹک گیا بسبب تکبر کے سر نہ جھکایا اور اوس سے نہ نکالا

پس اوس تیر قضا سے اسکی پنڈلی زخمی ہوئی اور ایک نشتر یان اوس سے کٹ
گئی اور وہ مر کر دار البوار مین پہونچا اور عاص بن وائل کی تلوے مین ایک کانٹا
چبھا اور پیر سوج کر مر گیا اور حارث کی ناک سی خون اور پیپ جاری ہوا اور مر گیا
اور اسود بن عبد یغوث مونہہ کو زمین پر مارتے مارتے مر گیا اور اسود بن مطلب
کی ایک آنکھہ بی نور ہو گئی اور غضب سے سر زمین پر دیدی مارتا تھا یہانتک کہ
مر گیا اور آیۃ کریمہ انا کفیناک المستہزئین مین یا نہین پانچون کی شر کی کفایت کا
ہے **گیارہوین پیشین گوئی** سورہ حجر کی پہلی رکوع مین فرمایاہی
انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون ہمنے آپ اوتاری ہی یہ نصیحت اور
ہم اوسکے نگہبان ہین ..... اس آیۃ کریمہ مین یہ خبر ہے کہ قرآن شریف
آخر دہر تک نہ معدوم ہوگا نہ محرف اور مشتبہ اور مشکوک ہوگا اور یہ پیشین گوئی
آج تک پوری ہی اور انشاء اللہ قیامت تک پوری رہیگی **بارہوین پیشین
گوئی** سورہ بنی اسرائیل کے ساتوین رکوع مین فرمایا وان کادوا لیستفزونک
من الارض لیخرجوک منہا واذا لا یلبثون خلافک الا قلیلا
اور وہ تو لگتی تہی گہبرانی تجھکو اس زمین سے کہ نکال دین تجھکو یہان سی اور تب
نہ ٹہیرینگے تیرے پیچہے مگر تہوڑا ۰۰۰ اس آیۃ مین یہ پیشین گوئی ہے کہ جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین مکہ سی ہجرت کر جائینگی پھر قریش امن و امان سی مکہ مین تہوڑے
نہ دن ٹہیرینگے اور پہر وہ ہلاک ہونگی اور ایسا ہی ہوا کہ جب آپ نی ہجرت
کی ہجرت سے اگلی ہی برس قریش ہلاک ہوئی یعنی جنگ بدر مین اکثر روساء قریش مارے گئے اور
قید ہوگئی **تیرہوین پیشین گوئی** سورہ بنی اسرائیل کی ہی آٹھوین رکوع مین فرمایا
وقل جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا اور کہہ آیا سچ اور نکل بہاگا جہوٹ بیشک
جہوٹ ہی نکل بہاگنے والا ہے ... اس آیۃ مین پیشین گوئی ہے کہ یہ عنقریب کفر معدوم ہوگا اور جاتا رہیگا

وہاں نہ بسینگے اور اسلام غالب ہوگا اور مسلمان وہاں بسینگے اور مطابق
واقع ہے ولله الحمد اور یہہ فتح مکہ معظمہ شرفہا اللہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہاتھہ میں ایک لکڑی تھی اور خانہ کعبہ کے گرد تین سو ساٹھہ بت تھے اور وہ شیشہ
وغیرہ سے زمین میں جمے ہوے تھے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس لکڑی سے
اون بتوں کی طرف اشارہ فرماتے اور یہہ آیت کریمہ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ
تلاوت فرماتے تھے پس وہ بت اوندھے گر پڑتے اور اس آیہ کریمہ سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس امر میں معلوم ہوتا ہے کہ یہہ پیشین گوئی فتح مکہ
معظمہ کی تھی اور جس دن میں مکہ معظمہ میں حق در آیا اور باطل یعنے شرک کفر اوسدن
مکہ معظمہ سے نکل بہاگا ولله الحمد چودہوین پیشین گوئی سورہ انبیا کے اخیر رکوع میں فرمایا
وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ
الصَّالِحُونَ اور ہمنے لکہہ دیا ہے زبور میں نصیحت کے پیچھے کہ آخر زمین
پر مالک ہونگے میرے نیک بندے انتہی میں نے خاتمہ اس کتاب میں اس
مکتوب کا نشان بتا دیا ہے اگر پاوین تو مطلب حاصل ہے اور اخبار بالغیب
اور اگر شاید یا نہ پاوین اگر پاوین تو پیشین گوئی صادق ہے اسلیے کہ صحابہ کرام
زمین کے مالک ہوے اور ہزارون شہر انہون نے فتح کیے اور امہ محمدیہ
بہی شرق سے غرب تک مالک زمین ہوے پندرہوین پیشین گوئی سورہ حج
کی چھٹی رکوع کے شروع میں فرمایا أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ
ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ حکم ہوا اونکو جن سے لوگ لڑتے ہین
کہ ان پر ظلم ہوا اور اللہ اونکی مدد کرنی پر قادر ہے انتہی یہہ آیہ کریمہ ہجرت سی
برس دو برس کے بعد نازل ہوی اور اس آیہ کریمہ میں پیشین گوئی ہے کہ اللہ کی مدد سے
مسلمان فتح پاوینگے اور قریش مغلوب ہونگے اور بحمد اللہ ایسا ہی ظہور میں آیا

سولہوین پیشین گوئی سورہ نور کی ساتوین رکوع مین فرمایا وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ

ت وعدہ دیا اللہ نے جو لوگ تم مین ایمان لائے ہین اور کیے ہین نیک کام البتہ پیچھے حاکم کریگا اونکو ملک مین جیسا حاکم کیا تھا اگلون کو اور جما دیگا اونکے دین اونکا جو پسند کردیا اونکو اور دیگا انکو اونکے ڈر کے بدلے امن میری بندگی کرین گے شریک نکرین گے میرا کوئی اور جو کوئی ناشکری کریگا اس سے پیچھے وہی لوگ ہین بے حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خطاب ہے اور موافق وعدہ الہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ خلیفہ ہوے اور دین الہی کی ترقی ہوئی اور انہون نے اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کی اور کسیکو اوسکا شریک نہین کیا اور اس وعدہ کا ظہور سے کچھ نشان ملتا ہے اور خاتمہ اس رسالہ مین اسکا ملاحظہ کرنا چاہیے۔ سولہوین پیشین گوئی سورہ قصص کی آٹھوین رکوع مین فرمایا اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ ت جس شخص نے حکم بھیجا تجھپر قران کا وہ پھر لانے والا ہے تجھکو پہلی جگہ انتہی جسوقت مین آپ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت کی اوسوقت یہہ آیت نازل ہوئی اور موافق وعدہ الہی آپ پھر مکہ معظمہ مین تشریف لائے اور مکہ معظمہ مفتوح بھی ہوا انتہا بیسوین پیشین گوئی سورہ روم کا شروع ہے

الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ وَیَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰہِ یَنْصُرُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ وَعْدَ اللّٰہِ لَا یُخْلِفُ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ

ت دب گئی ہیت ... گئی ملک مین اور وہ اس کی پیچہے اب غالب ہونگی کئی برس مین
اللہ کی ہاتہہ مین ہی پہلی اور پیچہلے اور اوس دن خوش ہونگے مسلمان اللہ کی مدد تر
مدد کرے جسکی چاہے اور وہی ہی زبردست رحم والا اللہ کا وعدہ ہوا خلاف نکریگا
اللہ اپنا وعدہ لیکن لوگ بہت نہین جانتے اس آیہ کریمہ کا شان نزول یہہ ہی کہ بعثت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نوین برس مین خسرو پرویز شاہ فارس نی لشکر تیار
ولایت روم پر بہیجا اور اونہون نے کچہ شہر ملک عراق سے رومیون کی چہین
لیگئے اور لشکر اونکا بہاگ گیا پس جسوقت مکہ مین یہہ خبر پہونچی کفار قریش خوش ہوکر مومنون
سے کہنے لگے کہ تم اور نصرانی اہل کتاب ہو اور ہم اور فارسی اُمی ہین پس جیسی ہماری بہائی
تمہاری بہائیون پر غالب ہوئی ہین ہمین بہی امید ہے کہ ہم بہی تم پر غالب ہونگے اور
مومنون کو اونکی اس خوشی سے تشویش پہونچا پس حق سبحانہ نی یہہ آیۃ کریمہ نازل کی اور
فرمایا کہ اب واقعی رومی مغلوب ہوگئی ہین اور تم بہی تو اپنے مغلوب ہو مگر بضع سنین کی
بیچ مین پہر غالب ہونگی اور تم بہی قریش پر غالب ہوگی ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نی
اس آیہ کریمہ کی نزول کی بعد مشرکین سے کہا کہ تمہاری بات پوری نہوگی اور تمہاری آنکہین
ٹہنڈی نرہینگی دیکہو اب چند برس مین رومی پہر غالب ہونگی ابی ابن خلف
مشرک نی کہا رومی غالب نہونگی اور اگر غالب ہون تو میری تمہاری شرط ہی دس
دس جوان اونٹون پر اگر رومی غالب ہوئی تو مین دونگا نہین تو تم دیجو اور تین برس
کی مدت قرار پائی ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نی خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
مین یہہ تمام قصہ بیان کیا آپ نی فرمایا بضع تین سے نو تک ہوتی ہین جا مال اور مدت
مین زیادہ کر پس صدیق رضی اللہ عنہ نے نو برس کی مدت سو سو اونٹ کی
شرط پر مقرر کی اور جانبین سے ضامن لیئے گئے اور اسی مدت مین پہر فارسیون
اور رومیون مین لڑائی ہوئی اور موافق خبر الہی رومی پر غالب ہوئے اور ملک [illegible]

اس خبر کی تحقیق فتح بدر کے دن یا غزوہ حدیبیہ کے زمانہ میں ہوئی اور دونوں
دن مسلمانوں کی فتح کی تھی پہلی دن کی تو فتح ظاہر ہے اور دوسرے دن اگرچہ
صورت صلح پیش آئی کہ جس سبب سے بلکہ منزلہ فتح ہوا اور صدیق رضی اللہ عنہ پہلی تقدیر
پر ابی ابن خلف سے سو اونٹ لیا اور دوسری تقدیر پر اوسکی ورثا میں سے سو اونٹ لیے
اس واسطے کہ ابی ابن خلف غزوہ احد میں مقتول ہو چکا تھا اٹھارویں پیشین گوئی سورۂ
احزاب کی پانچویں رکوع میں فرمایا مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ
وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ت محمد نہیں باپ
کسیکا تمہاری مردوں میں لیکن رسول ہے اللہ کا اور مہر سب نبیوں پر اور ہے اللہ
سب چیز جانتا انتہی اس آیہ کریمہ میں پیشین گوئی ہے کہ کوئی صاحبزادہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کا جوان نہیں ہوگا اور ایسا ہی ظہور میں آیا انیسویں پیشین گوئی
سورہ صافات کی پانچویں رکوع میں فرمایا وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا
الْمُرْسَلِيْنَ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُوْنَ فَتَوَلَّ
عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ
ت پہلی ہو چکا ہمارا حکم اپنے بندوں کے حق میں جو رسول ہیں البتہ انہیں کو مدد
ہونی ہے اور ہمارا لشکر جو ہے البتہ وہی زبر ہے سو تو الٹی پھیر ان سے ایک وقت
تک اور انکو دیکھتا رہ کہ آگے دیکھ لیں گے انتہی اس آیہ کریمہ میں پیشین گوئی ہے
کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غالب ہونگے اور کفار مغلوب ہوں چنانچہ اللہ
اعظم ایسا ہی ظہور میں آیا بیسویں پیشین گوئی سورہ دخان کی پہلے رکوع میں فرمایا
فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ
اَلِيْمٌ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ اَنّٰى لَهُمُ
الذِّكْرٰى وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ

ذوقوا مس سقر ... ت موضح تو راہ دیکھ جس دن کہ لاوے آسمان دہوان صریح جو
گہیر لیوے لوگون کو یہہ ہے دکہ کی مار اے رب کہول دے ہمسے یہہ آفت ہم یقین لاتے
ہین کہان ملتا ہے انکو سمجھنا اور آچکا انپاس رسول کہول کر سنانیوالا پہر اس سے پیٹھ
پہیر گئے اور کہنے لگے سکہایا ہوا ہے باولا انتہی اس آیت کی تفسیر مین دو قول مشہور
ہین ایک یہہ کہ یہہ پیشین گوئی ہے اوس عذاب شدت قحط کی جو قریش پر مسلط
ہوا جسمین مُردار وغیرہ کہائے اور کئی برس تک وہ اسمین مبتلا رہے اور دہوان
ایام قحط مین بسبب شدت بہوک زمین و آسمان کے درمیان نظر آیا کرتا ہے اور
ایسے ہی دہوان مین فرمایا ہے اور دوسرا قول یہہ کہ دہوان قیامت مین ہوگا اور
کافر اس سے بیہوش ہو کر گر پڑینگے اور مومنون کو اوس سے زکام کی سی کیفیت
کیفیت پیدا ہوجاویگی اور پہلی تقدیر پر ظہور اس پیشین گوئی کا ہو لیا اور دوسرے
قول پر قیامت کو ہوگا الغرض پیشین گوئی سورہ دخان اسی آیۃ کے بعد فرمایا
اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ
الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنْتَقِمُونَ ت ہم کہولے دیتے ہین عذاب تہوڑی دنون تم
پہر وہی کرو گے جسدن پکڑینگے ہم بڑی پکڑ ہم بدلا لینے والے ہین جب
شدت قحط ہوئی ابوسفیان خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوا اور عرض
کیا کہ آپ صلہ رحمی کا حکم کرتے ہو اور آپکی قوم ہلاک ہوئی جاتی ہے جناب باری
جل شانہ مین دعا کیجئے کہ یہہ عذاب ہماری قوم پر سے اٹہی آپنے دعا کی اور وہ عذاب
اوٹہہ گیا مگر اس آیۃ کریمہ مین فرمایا کہ جب ہم عذاب تہوڑی سے دنون کو اوٹہالینگے
تم پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف کی درپے ہوگے اور پہر تم ہرگز [illegible]
اور ایسا ہی ظہور مین آیا کہ بعد رفع بلا اسیطرح عداوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مین سرگرم ہوئے اور اللہ عزوجل نے بہی موافق وعدہ کے بدر کی روز سخت

بدر مین پکڑوا کر سے مارے گئے اور عقبہ ... گئے اور پہلے صحیفوں مین بھی غزوہ
بدر کے بیان مین لفظ دن وارقع ہوا ہے اور بیان غزوات مین وہ بشارت منقول
ہو چکی بائیسوین پیشین گوئی سورہ محمد کی چوتھی رکوع مین فرمایا۔ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا
يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَكُمْ ترجمہ اور اگر تم پھر جاوسگے بدل لیگا
کوئی لوگ سوا تمہارے پھر وہ نہونگے تمہاری طرح کی انتہی اس آیہ کریمہ مین
پیشین گوئی ہی کہ سوای دیار عرب کے اور ملکون مین بھی اصحاب دین جان نثار
پیدا ہونگے اور موافق مشہور ترین اقوال کے اس قوم سے فارس والے مراد
ہین اور ہزارہا علما اور فضلا وہان پیدا ہوئے ہین اور امام اعظم کوفی رحمۃ اللہ
علیہ بھی فارس سے ہی اور حدیث شریف مین وارد ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ وہ کون ہین اور سلمان فارسی آپکے
پاس حاضر تھے آپ نے سلمان کی ران پر ہاتھ مارکے فرمایا ہذا وقومہ یہہ اور قوم
اسکی تیئیسوین پیشین گوئی سورہ فتح کے شروع مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو خطاب کرکے فرمایا اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ترجمہ ہمنے فیصلہ کر دیا
تیرے واسطے صریح فیصلہ انتہی غزوہ حدیبیہ مین یہہ آیۃ نازل ہوئی اور اسمین
بشارت دی کہ یہی صلح باعث مکہ معظمہ کی فتح کی ہوگی اور ایسا ہی ہوا وَمَنْ
اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا چوبیسوین پیشین گوئی ختم سورہ فتح کی دوسری رکوع
مین فرمایا سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا
ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ قُلْ
لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ فَسَيَقُوْلُوْنَ
بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا
ترجمہ اب کہین گے پیچھے رہ گئے جب چلو گے غنیمتین لینے کو چھوڑو ہم چلین تمہارے ساتھ

چاہتے ہین کہ بدلین اللہ کا کہا تو کہہ تم ہرگز ساتھ نہ چلو گے یون ہی کہہ دیا اللہ نے پہلے سے
پہر اب کہینگے نہین تم جلتے ہو ہمارے بہلے سے کوئی نہین پر وہ سمجھتی نہین تھے
مگر تہوڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت عمرہ کا ارادہ کیا تو
بہکے قبیلون کو جو مسلمان ہو گئے تھے مثل سلم اور اشجع وغیرہما کو عمرہ کا ئی کے لیے
اشارہ فرمایا مگر وہ ہمراہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سفر مین جو منبدر
فتوحات تہا محروم رہے اور درمیان حدیبیہ مین صلح ہو گئی اور لڑائی ہوتے ہوتے
رہ گئی اور بیعۃ الرضوان بہی ہوئی اور اللہ عز وجل اون سب سے راضی اور خوشنود
ہوا اونکو جزا جل اس اطاعت و فرمان برداری کی خیبر نواح خیبر عطا فرمایا اور
اون کی اس آیۂ کریمہ مین پیشین گوئی کی کہ اوسکو ایسا فرمایا کہ گویا غنیمت رکہی ہوئی سے
تہی اور تمہالینی کو فقط جانا ہے چنانچہ موافق وعدۂ الٰہی وہ فتح ہوا لیکن حکم دیدیا
کہ جو اس سفر مین ساتھ نہین ہوا وہ اس غنیمت کے حاضر ہونے سے محروم ہے
چنانچہ کوئی اور اس مین حاضر نہین ہوا اور وہ حصہ خاص اصحاب بیعۃ الرضوان کا رہا
پیچہلیسوین پیشین گوئی سورہ فتح مین اس آیۂ کریمہ کے بعد فرمایا قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ
مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ
تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا
وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ
عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ کہہ پیچہے رہ گئے گنوارونکو آگے تمکو بلا دینگے ایک لوگون پر بڑی
سخت لڑائی تم اون سے یا وہ مسلمان ہونگے پہر اگر حکم مانو گے دیگا
اللہ تمکو نیک اجر اور اگر پلٹ جاؤ گے جیسے پلٹ گئے پہلی بار مار دیگا تم کو دکہ کی
مار۔ اور اس قوم بڑی سخت سے مراد ہے مسیلمہ کذاب کی مراد ہین اور صدیق
رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین یہہ لڑائی واقع ہوئی اور اللہ عز وجل نے فتح دیا اور

مسیلمہ کذاب مارا گیا اور یا قبیلہ ہوازن مراد ہے جو غزوہ حنین میں مقابل تھے اور
یا فارس اور روم والے مراد ہیں اور چاروں تقدیر پر پیشین گوئی پوری ہو چکی
چھبیسویں پیشین گوئی سورہ فتح کے تیسرے رکوع کے شروع میں فرمایا لَقَدْ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ
فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا
وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا
ترجمہ اللہ خوش ہوا ایمان والوں سے جب ہاتھ ملانے لگے تجھ سے اس درخت کے
نیچے پھر جانا جو ان کے جی میں تھا پھر اتارا ان پر چین اور انعام دی ان کو ایک فتح نزدیک اور
غنیمتیں جو ان کو ملیں گی اور ہے اللہ زبردست حکمت والا انتہی اس آیہ کریمہ میں خیبر کی
فتح قریب فرمایا چنانچہ اس صلح حدیبیہ کے بعد ہی فتح ہوا اور بہت سی غنیمتیں فارس
و روم وغیرہ کی اللہ عزوجل نے مسلمانوں کو عنایت کیں ستائیسویں پیشین گوئی
سورہ قمر کے تیسرے رکوع میں فرمایا اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ
مُّنْتَصِرٌ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ کیا کہتے ہیں ہم سب کا
میل ہے بدلا لینے والے اب شکست کھاویگا میل اور بھاگیں گے پیٹھ دیکر انتہی
یہ غزوہ بدر کی شکست کفار کی نقیض ہزیمت خیبر ہے اور ایسی ہی واقع ہوا ہے اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر میں یہ پڑھتے تھے اور فرماتے تھے سیهزم الجمع
ویولون الدبر اور اس سے اشارہ تھا کہ وہ ہزیمت کفار کی جو واقع ہوگی اور حضرت
فاروق رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ہے اٹھائیسویں پیشین گوئی سورہ نصر میں
فرمایا اِذَا جَاۤءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ
دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ
اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا جب پہنچ چکی مدد اللہ کی اور فیصلہ اور تو نے دیکھے

لوگ پیٹھتے اللہ کی دین مین فوج فوج تب پاکی بول اپنی رب کی خوبیان
اور اسکا بخشوا مانگ بیشک وہ معاف کرنیوالا ہے پیشتر یہ سورت آنحضرت
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نازل ہوئی اور اس مین فرمایا کہ کافرون کا
فیصلہ کا آپ مکہ فتح ہو چکا اور ملک عرب مین مسلمانون کی دل مین
وعدہ سچا ہوا اب استغفار کی گناہ کی بخشش کی طلب کرو تا درجہ شفاعت کا ملے
اور اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھ لیا دنیا مین جو میرا کام تھا
ہو اب فقط کار آخرت باقی رہا جو شفاعت امت ہی اور سفر آخرت قریب آیا اور
اس سورت کا نزول سے دو برس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا
اور کوئی پوری سورت تمام اس سورت کی نازل ہونے کے بعد نازل نہین ہوئی روایت ہے
کہ جب نازل ہوئی اس سورہ کے آخر یہ سورت تب حضرت عباس رضی اللہ عنہ
روئی آپ نی فرمایا کیون روتی ہو عرض کیا کہ اس سورت مین آپکی انتقال کی خبر ہے
آپ نے فرمایا ہان اور کتابون مین روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس سورت کے نازل ہونیکی بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور فرمایا ای
میری بیٹی میرے وفات کی خبر دی ہے شعر نامہ رسید از آن جہان بسفر آخرت
برم ؛ عزم رجوع سیاہم رخت بعرش می برم ؛ پس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رونی لگین
پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اہل بیت سے میری پاس پہلی
تم پہنچوگی پس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہنس پڑین اور ایسی ہی ظہور مین آیا کہ تمام
اہل بیت نبوی سے پہلی بعد انکی انتقال کے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چھ مہینے گذرنے
کے بعد اس جہان فانی سے انتقال فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
ملاقات کی ؛ دوسرا مقصد حدیث شریف کی پیشین گوئیون کے بیان مین کھلی
پیشین گوئی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰی
رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہا اونسنے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت نہین قایم ہوگی تا وقتیکہ نہ نکلے ایک
اگ حجاز سے جس سے روشن ہوجادین گردنین اونٹونکے بصری مین اس حدیث
کو بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے اور یہہ اگ جو علامت قیامت تہی سنہ ۶۵۴
ہجری مین حجاز مین نکلی اور نکلنا اسکا بتواتر ثابت ہے اور بیان اسکا یہہ ہے
کہ سنہ مذکور کی ماہ جمادی الآخر کو مدینہ منورہ سے ایک منزل کے فاصلہ پر جمعہ کے
دن یہہ اگ ظاہر ہوئی اور روشنی اوس اگ کی ایسی تہی کہ ان راتون سے دن
شرماتا تہا اور رات کو اہل مدینہ دن کی مانند کام کرسکتے تہے اور چاند اور سورج کی روشنی
ان دنون مین ماندہ ہوگئی تہی اور بعض اہل مکہ نے روشنی اوسکی یمامہ اور بصری
مین دیکھی اور منگل تک ظہور اسکا کم رہا اور پہر ظہور اسکا زیادہ ہوا اور اسی وجہ سے
بعضون نے کہا ہے کہ تیسری جمادی الآخر کو بدہ کے دن یہہ اگ ظاہر ہوئی مگر
صحیح یہہ ہے کہ شروع اسکا غرہ جمادی الثانی کو ہوا اور زیادتی ماہ مذکورہ کی
تیسری تاریخ کو ہوئی اور چہارشنبہ سے زلزلہ بہی اسکے ساتہہ آیا اور سب زمین ہلنے لگی
اور اوس جنگل کے پتھر اور دیوارین ڈانواڈول ہونے لگی گویا کہ زمین ایک کشتی ہوگئی تہی جو دریا کے
دہارکے امواج مین ڈانواں ڈول ہوتی ہو اور تمام اہل مدینہ کو اس زلزلہ سے
بڑی تکلیف ہوا اور جمعہ کو تو پہر کچہہ ٹہکانا ہی نہ رہا دوپہر کے وقت آسمان
مین دہوان پہیل کر مثل اگ کے بہڑک اوٹہا اور قریظہ مین تاج النفیسیم کے پاس
یہہ دہوان ٹہیرا اور اس مین ایک بڑے شہر کی صورت نظر پڑتی تہی اور اوس کے
گرد قلعہ بنا ہوا نظر آتا تہا اور اس قلعہ پر کنگرے اور برج بہی موجود تہے
اور اوسکی ہانکنے والے بہی آدمیون کی صورتون مین نظر آتے تہے اور جس پہاڑ پر

وہ گذرتی تھی اوسی لکڑی لکڑی کردی تھی اور پگھلا دیتی تھی اور درختون کو جلا تی
تھی اور پتھرون کو پانی کر دیتی تہی اور اوس سے ایک سہر سرخ اور ایک نیلی نکلتی
ہوئی نظر پڑتی ہین اور گرج کی آواز اوس مین سے نکلتی تہی اور پہلوون اور
پتھرون کو اپنی اگی رکھتی تھی مگر برکت رحمۃ اللعالمین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
کے مدینہ منورہ مین ہوا ہی سرد آئی تھی اور ایک تہرادہا حرم مدینہ مین داخل تھا
اور ادہا خارج تہا خارج کو پہونک دیا اور اوس کو بہ برکت حریم مدینہ منورہ مین تہہ ہلنہ
جلا نہ سکے اور وہان آکر سرد ہوگئی اور ستائیسوین رجب شب معراج مین وہ آگ
موقوف ہوگئی اور امام قسطلانی شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رسالہ
مسمی جمل الایجاز فی الاعجاز بنار الحجاز اس آگ کے حال مین لکھا ہے اور اس آگ
کے ظہور سے صدق اکثر پیشین گوئیون کا جو بہ نسبت احوال آگ دوزخ کے قرآن حدیث
مین وارد ہین ہوگیا اور اسیوجہ سے یہ علامت قیامت ہی دوسری پیشین گوئی

عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَنْزِلُ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِیْ
بِغَائِطٍ یُسَمُّوْنَہُ الْبَصْرَةَ عِنْدَ نَہْرٍ یُقَالُ لَہٗ دِجْلَةُ یَکُوْنُ عَلَیْہِ جِسْرٌ یَکْثُرُ اَہْلُہَا
وَیَکُوْنُ مِنْ اَمْصَارِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِذَا کَانَ اٰخِرُ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ عِرَاضُ
الْوُجُوْہِ صِغَارُ الْاَعْیُنِ حَتّٰی یَنْزِلُوْا عَلٰی شَطِّ النَّہْرِ
فَیَتَفَرَّقُ اَہْلُہَا ثَلٰثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ یَاْخُذُوْنَ فِیْ اَذْنَابِ الْبَقَرِ
وَالْبَرِّیَّةِ وَہَلَکُوْا وَفِرْقَةٌ یَاْخُذُوْنَ لِاَنْفُسِہِمْ وَہَلَکُوْا
وَفِرْقَةٌ یَجْعَلُوْنَ ذَرَارِیَّہُمْ خَلْفَ ظُہُوْرِہِمْ وَیُقَاتِلُوْنَہُمْ وَہُمُ
الشُّہَدَاءُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ

حضرت ابی بکرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میری امت کی کچھ آدمی ایک میدان مین اوتر ینگے جسکا نام بصرہ
رکھتے ہین ایک نہر کی پاس جسکو دجلہ کہتے ہین اور اوسکے رہنے والے بہت ہونگے

اور وہ مسلمانوں کے بڑے شہروں میں سے ہوگا اور جب آخر زمانہ ہوگا تو آوینگے
قنطورا کے بیٹے چوڑی مونہہ اونکے ہونگے اور آنکھیں چھوٹی ہونگی یہانتک
کہ اترینگے نہر کے کنارے پر پس شہر والے تین فرقے ہو جاوینگے ایک فرقہ زمین
اور بیلوں کی دموں کے پیچھے ہوگا اور ہلاک ہووینگے اور ایک گروہ
امان چاہینگے اور یہہ بھی ہلاک ہوئی اور ایک گروہ اپنی اولاد کو اپنی پشت پیچھے ڈالینگے اور لڑینگے
اور یہی لوگ شہید ہونگے ابو داؤد نے اس حدیث کو روایت کیا اس حدیث میں رسول اللہ صلعم نے بغداد کی
آبادی اور ہونے کی خبر دی اور بصرہ بغداد کی قریب ایک جگہہ ہے اور بغداد
کا ایک باب البصرہ اسی طرف کا دروازہ ہے اور یہہ شہر دجلہ پر ہی آباد ہوا اور جا ہے
تخت شاہان خلافت عباسیہ کا اور ٦٥٦ ہجری میں جیسی اپنی خبر دی تھی ظہور
میں آیا کہ ترک چڑھ آئے اور اہل بغداد تین گروہ ہوگئے ایک کسان بنی وہ
بھی ہلاک ہوے ایک گروہ امان چاہتے ہوئے نکلے وہ بھی مارے گئے اور
مستعصم باللہ آخر خلیفہ عباسی سب سے اسی گروہ میں تھا اور ایک گروہ لڑا اور لڑتے
لڑتے میدان میں شہید ہوے اور زندگی ابدی حاصل کی تیسری پیشین گوئی
وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَنْزَ آلِ كِسْرَى الَّذِي
فِي الْأَبْيَضِ رواه مسلم ترجمہ روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا اونہوں نے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ کھولیگی ایک جماعت مسلمانوں کی خزانہ
آل کسری کا جو کوشک سفید میں ہے اس حدیث کو مسلم نے نقل کیا ہے
کسری فارس کے بادشاہ کا لقب تھا اور ابیض مداین میں ایک قلعہ تھا اور فارس
والے اسی سفید کوشک کہتے تھے اور اب اسکی جگہہ مداین میں مسجد ہے اور یہہ
خزانہ سیدنا عمر الفاروق رضی اللہ عنہ کی زمانہ میں مسلمانوں نے نکالا

چوتھی پیشین گوئی عن نافع بن عتبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تغزون جزیرۃ العرب فیفتحہا اللہ ثم تغزون فارس فیفتحہا اللہ ثم تغزون الروم فیفتحہا اللہ ثم تغزون الدجال فیفتحہا اللہ رواہ مسلم ت

روایت ہے نافع بن عتبہ سے کہا اوسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم جہاد کروگے جزیرۂ عرب پر پس اللہ فتح عنایت کریگا تمکو پھر جہاد کروگے فارس پر پس اللہ فتح دیگا اوس پر پھر جہاد کروگے روم پر پس اللہ فتح عنایت فرماویگا اور پھر جہاد کروگے دجال کے ساتھ پس اللہ فتح دیگا تمکو اور مسلم نے یہہ حدیث نقل کی ہے انتہی جزیرۂ عرب فتح ہوا اور ایسے ہی فارس و روم بھی مفتوح ہوا اور یہہ تینوں پیشین گوئیاں پوری ہوئیں چوتھی باقی ہے وہ دجال پر فتح پانی ہے اور انشاء اللہ اوس پر بھی اللہ تعالے فتح عنایت کریگا اور یہہ پیشین گوئی پوری ہوگی پانچوین پیشین گوئی عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی تقتتل فئتان عظیمتان تکون بینہما مقتلۃ عظیمۃ دعوٰہما واحدۃ ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قایم نہوگی تاوقتیکہ قتال نہ کرلین دو جماعت ہووینگا اونمین بڑا قتال اور اون دونون کا ایک دعوے ہوگا یہہ پیشین گوئی ہی اوس لڑائی کے جو درمیان سیدنا علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے

یعنی اور دونون کا ایک دعوی تہا کہ ہر ایک اپنی حقیقت کا دعوی کرتا تہا مگر حق سبحانہ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کیطرف تہا پیشگوئی عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ اِلٰی جَنْبِہٖ وَھُوَ یُقْبِلُ عَلَی النَّاسِ مَرَّۃً وَّعَلَیْہِ اُخْرٰی وَ یَقُوْلُ اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰہَ یُصْلِحُ بِہٖ بَیْنَ الْفِئَتَیْنِ الْعَظِیْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ رواہ البخاری روایت ہے ابی بکرہ سے کہا دیکہا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر اور حسن بن علی انکی پہلو مین بیٹھے تہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایکدفعہ لوگون کی طرف توجہ فرماتے تہے اور دوسری مرتبہ حسن بن علی کی طرف یعنے لوگون کی طرف واسطے وعظ و نصیحت کیے توجہ فرماتے تہے اور حسن بن علی کو ازراہ شفقت و محبت دیکہکر اپنی آنکہین مبارک ٹہنڈی فرماتی تہے اور اسیوقت آپ فرماتے تہے کہ یہہ بیٹا میرا سید ہوا اور امید ہے کہ اللہ تعالی اسکی سبب سے ایک دو بڑی جماعتون مین مسلمانون کی صلح کرادیگا۔ اور یہہ دو بڑی جماعت ہمراہیان حضرت امام حسن اور ہمراہیان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما ہین اور دونون مسلمان تہے اور یہہ لڑائی برابر مسلمانون مین چلی جاتے تہی مگر بطفیل وجود مبارک حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کہ مسلمانون مین صلح ہوگئی اور لاکہون بندگان خدا بچ گئے اور پیشگوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہی پوری ہوگئی۔ ساتوین پیشگوئی عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّھَا دَخَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ رَاَیْتُ حُلْمًا مُنْکَرًا اللَّیْلَۃَ قَالَ وَمَا ھُوَ قَالَتْ اِنَّہٗ شَدِیْدٌ قَالَ وَمَا ھُوَ قَالَتْ رَاَیْتُ کَاَنَّ قِطْعَۃً مِنْ جَسَدِکَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِیْ حِجْرِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتِ خَیْرًا تَلِدُ فَاطِمَۃُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ غُلَامًا

تکون فی حجرك فولدت فاطمة الحسین فکان فی حجری
کما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فدخلت
یوما علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فوضعته
فی حجره فکانت منی التفاتة فاذا اعینا رسول الله
صلی الله علیه وسلم تهریقان الدموع قالت فقلت
یا نبی الله بابی انت وامی ما لك قال اتانی
جبرئیل فاخبرنی ان امتی ستقتل ابنی هذا فقلت
هذا قال نعم واتانی بتربته من تربة حمراء

ت روایت ہے ام الفضل حارث کی بیٹی سے کہ وہ بیان کرتے تھے کہ
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئی اور مین نے عرض کیا
کہ یا رسول اللہ مین نے آج کی رات ایک خواب خوفناک دیکھا ہے آپ نے
فرمایا کیا ہی وہ مین نے عرض کیا وہ سخت ہی آپ نے فرمایا کیا ہی وہ مین عرض
کیا کہ مین نے خواب مین دیکہا ہے کہ ایک ٹکڑا آپکی جسم مبارک سے کاٹا گیا اور
میری گود مین رکہا گیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اچھا
خواب دیکہا ہے انشاء اللہ فاطمہ کے لڑکا پیدا ہوگا اور وہ تیری گود مین ہوگا
یعنے پرورش کے واسطے پس حسین فاطمہ سے پیدا ہوئے اور وہ میری گود مین
تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے موافق پس ایک روز مین
خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوئی اور مین نے حسین کو آپکی
گود مین رکہدیا پہر تہوڑے سے ادہر ادہر میری توجہ ہوئی تہی کہ ناگاہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکہون مبارک سے آنسو بہتے مین دیکہا
اسنے پس عرض کیا اسنے یعنے کہ آپکی میرے ماں باپ قربان آپکے آنکہون مبارک

آنسو کیوں جاری ہو گئے فرمایا ابھی میرے پاس جبرئیل آئے اور خبر دی کہ میری امت میری اس بیٹے کو قتل کریگی یعنی از راہ ظلم شہید کریگی میں نے عرض کیا اسکو فرمایا ہاں اور لائے میرے پاس جبرئیل تھوڑی سی سرخ مٹی وہاں کی مٹی سے یعنی جس جگہ آپ شہید ہونگے وہاں سے سرخ مٹی لائے اور وہ میدان کربلا تھا اور آپ وہیں شہید ہوئے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَقِیْفٍ كَذَّابٌ وَمُبِیْرٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ عِصْمَةَ الْكَذَّابُ هُوَ الْمُخْتَارُ وَالْمُبِیْرُ هُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ یُوْسُفَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ اَحْصَوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ فَبَلَغَ مِائَةَ اَلْفٍ وَعِشْرِیْنَ اَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوٰی مُسْلِمٌ فِی الصَّحِیْحِ حِیْنَ قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ الزُّبَیْرِ قَالَتْ اَسْمَاءُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّ فِیْ ثَقِیْفٍ كَذَّابًا وَمُبِیْرًا فَاَمَّا الْكَذَّابُ فَرَاَیْنَاهُ وَاَمَّا الْمُبِیْرُ فَلَا اِخَالُكَ اِلَّا اِیَّاهُ

ف روایت ہے عبد اللہ ابن عمر سے کہا اونے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ ثقیف میں ایک بڑا جھوٹا ہوتا ہے اور ایک مفسد اور ہلاکو کہا عبد اللہ بن عصمہ تابعی نے بڑا جھوٹا تو وہ مختار ہوا جسنے دعوی نبوت کیا اور آخر کار موافق وعدہ الٰہی مارا گیا اور ہلاکو اور مفسد وہ حجاج بن یوسف ہے اور ہشام بن حسان نے کہا ہے لوگوں نے ان مقتولوں مظلوموں حجاج بن یوسف کو شمار کیا جو اوسنے قید سے مارے تھے تو ایک لاکھ بیس ہزار ہوئے

اور مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے کہ جس وقت حجاج نے عبد اللہ ابن الزبیر کو شہید کیا کہا اسما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے پیشین گوئی کی تھی کہ ثقیف میں ایک کذاب اور ایک ہلاکو ہوگا پس کذاب تو ہم دیکھ چکے یعنی وہ مختار تھا اور ہلاکو میری خیال میں تو حجاج بن یوسف وہی ہلاکو تھی جسکی ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی تو ہیں پیشین گوئی عن ابن عمر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ اَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہا اوسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت دیکھو تم ان لوگوں کو کہ برا کہتے ہوں میرے صحابہ کو پس کہو تم اللہ کی لعنت ہو تمہاری شر پر اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور مصداق اس پیشین گوئی کی خوارج و روافض ہیں بعد اصحاب اللہ و سو ہیں پیشین گوئے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهٖ اُدْعِيْ لِيْ اَبَا بَكْرٍ اَبَاكِ وَاَخَاكِ حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَابًا فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُوْلَ قَائِلٌ اَنَا اَوْلٰى وَيَاْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ اَنَا اَوْلٰى بَدَلَ اَنَا وَلَا

روایت ہے عائشہ سے کہا اوسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس اپنے باپ اور بھائی کو بلا دے تاکہ لکھہ دوں میں سند خلافت کی پس تحقیق مجکو خوف ہوتا ہے کہ تمنا کرے کوئی تمنا کرنیوالا اور کہے کوئی کہنے والا کہ میں مستحق خلافت ہوں اور میرے ہوا کوئی مستحق خلافت نہیں ہے انکار کریگا اللہ اور مومن مگر ابو بکر کو

سے یعنے خلیفہ بلا فصل میری بعد ابوبکر ہی ہوگا اللہ بھی ابوبکر کو ہی خلافت کے
لیے پسند فرمائیگا اور مسلمان بھی ابوبکر کو ہی پسند کرینگے اور ایسا ہی ظہور میں آیا مسلم
نے یہہ حدیث نقل کی ہے اور حمیدی کی کتاب میں انا و لاکی جگہہ لفظ انا اولی ہے
یعنی کہی کہ میں بہتر ہوں خلافت کے لئے گیا ہے یہ بیچ میں سے گرگئے وعن ابی موسی
الاشعری قال كنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حائط
من حیطان المدینۃ فجاء رجل فاستفتح فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم افتح لہ وبشرہ بالجنۃ ففتحت لہ
فاذا ابو بکر فبشرتہ بما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فحمد اللہ ثم جاء رجل فاستفتح فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم افتح لہ وبشرہ بالجنۃ فاذا عمر
فاخبرتہ بما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ
ثم جاء رجل فاستفتح فقال لی افتح لہ وبشرہ بالجنۃ
علی بلوی تصیبہ فاخبرتہ بما قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فحمد اللہ ثم قال اللہ المستعان
متفق علیہ روایت ہے ابو موسی اشعری سے کہا اوسنے تہا
میں ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک باغ میں مدینہ کے باغوں سے اور اوس باغ کا دروازہ
بند تہا پس آیا ایک شخص اور اوسنے دروازہ کہلوانا چاہا اور سہنے اوسنے نہ چاہا پس
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی سے لئے دروازہ کہولدے اور خوشخبری جنت کی اوسی
سنادی پس میں نے دروازہ جاکر کہولا پس ناگاہ ابوبکر تہی پس بشارت دی میں نے ساتہہ
اوسکی کہ فرمایا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس حمد بجالایا اللہ کی ابوبکر پھر ایک شخص
آیا اور اوسنے دروازہ کہلوایا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی لئے

دروازہ کھولدے اور جنت کی خوشخبری اوسی دی پس کھولا مین نے دروازہ
اپس شخص کیلئے پس ناگاہ وہ شخص عمر تھی پس خبر دی مینے ساتھ اوس
کے کہ فرمایا تھا نبی اللہ علیہ وسلم نے پس تعریف بجالایا اللہ کی عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے آٹھ ساتھ پھر ایک شخص نے دروازہ کھلوایا پس فرمایا حضرت
نے اسکی لئی دروازہ کھولدو اور بہشت کی خوشخبری سنا دی ساتھ بلای عظیم
کی کہ پہونچیگی اوسکو پس کھولا مینے دروازہ پس ناگہان وہ شخص عثمان تھے
پس خبر دی مینے ساتھ اوسکے کہ فرمایا تھا حضرت نے پس شکر کیا اللہ کا
عثمان نے پھر کہا اللہ ہے مدد چاہا گیا ہے یہہ حدیث بخاری اور مسلم
نے نقل کی ہے اور عثمان رضی اللہ عنہ کی جیسے پلو میں اور بلا کے ساتھ شہادت
ہوئی ظاہر ہو باہر ہے بارہویں حدیث کوئی وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَأْتِيْ مَلِكٌ مِنْ مُلُوْكِ الْعَجَمِ يَظْهَرُ عَلَى الْمَدَائِنِ
كُلِّهَا اِلَّا دِمَشْقَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت ہے عبد الرحمن بن
سلیمان سے کہا اونہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب
ہی کہ آویگا ایک بادشاہ عجم کی بادشاہوں سے پس غالب ہوگا تمام
شہروں پر سوای دمشق کے نقل کیا اس حدیث کو ابو داود نے اور یہ
امیر تیمور کی خبر ہے اور یہہ بادشاہ سوای دمشق کے اور تمام شہروں
پر اکثر ملک کے غالب ہوگیا تھا واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

دوسرا باب کلام مجید کے بیان میں

پہلی فصل اس بیان میں کہ محمد عربی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تنہا کلام الہی نازل ہوگا اور وہ قرآن شریف ہی دلیل اول بشارت مصطفائیہ کی دسویں اور گیارہویں ورس میں ہی خداوند کے لئے ایک نیا گیت گاؤ اے تم جو سمندر پر گذر ہوتے کی بستیو وانی ایک گیت گاتے نئے گیت یعنی کلام الہی ہے اور زبور کا ترجمہ گیت کے ساتھہ بیبل میں کرتے ہیں اور نیا گیت قرآن شریف جو صاحب بشارت پر نازل ہوا دوسری دلیل بشارت بیت العتیق ہے کہ تیرہویں درس امین ہی اور تیری سب فرزند ہی خداوند سے تعلیم پاوینگے خطاب کعبہ شریف کو ہی اور فرزندان کعبہ شریف ال اسماعیل و ذبیح اللہ اور انکی تعلیم قرآن سے ہی

دوسری فصل اس بیان میں کہ قرآن شریف مثل توریت کے الواح پر لکھا ہوا نازل نہوگا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر اولا نازل ہوگا اور بواسطہ زبان نبوی حفظ ہوگا کتاب استثنا ورس ۱۸ امین اونکے لئے اونکی بہائیوں میں سے تجھہ سا ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام او سکے موہنہ میں ڈالونگا اور اپنا کلام قرآن مجید کلام اللہ ہے اور موہنہ میں ڈالنے سے یہی مطلب ہی کہ اولا قلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور آپ کو اونہیں کلمات اور نظم سے محفوظ رہے اور آپ اپنی زبان مبارک سے امت کو پہونچاتے تیسری فصل اس بیان میں کہ قرآن شریف ایک مرتبہ ہی پورا نازل نہو جاویگا بلکہ تہوڑا تہوڑا نازل ہوگا اور وہ بہی ایک جگہہ نہیں بلکہ ازمنہ متعددہ اور مقامات مختلف میں نازل ہوگا بشارت تنزیلیہ ورس ۹ وہ کسکو دانش سکھاویگا اور کسکو وعظ کرکے سمجھاویگا انکو جنکا دودھ چھڑایا گیا جو چھاتیوں سے جدا کئے گئے ۱۰ کیونکہ حکم پر حکم حکم پر حکم قانون پر قانون قانون پر قانون ہوتا جاتا تہوڑا یہاں تہوڑا وہاں ۱۱ ان وہ حبشی کی سی ہونٹھوں اور

اجنبی زبان سے اس گروہ کی ساتھ باتین کریگا ۱۲- اور اون سے اوسنی کہا ہے
وہ آرام جو دیتا ہو تم اونکو جو تھکے ہوتے ہین آرام دیو اور یہہ چین کی حالت ہے پر وے نہ شنوا
ہوے ۱۳- سو خداوند کا کلام اونسے یہہ ہوگا حکم پر حکم حکم پر حکم قانون پر قانون قانون
پر قانون تہوڑا یہان تہوڑا وہان تاکہ وے چلے جاوین اور پیچہا رکہی گرین اور شکست
کہاوین اور دام مین پہنسین اور گرفتار ہوین یہہ بشارت قرآن شریف کی نسبت کی ہی
اور خبر اس بات کی ہی کہ قرآن شریف سورہ سورہ اور آیت آیت ہوکر نازل ہوگا اور دفعہ
واحدہ مین نازل نہوگا اور آیہ کریمہ قُلْ اٰمِنُوْا بِہٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِہٖٓ
اِذَا یُتْلٰی عَلَیْہِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا وَّیَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ کَانَ
وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا مین اسی بشارت کی طرف اشارہ ہی اور اہل علم اسی بشارت سے
جانتی تہی کہ قرآن شریف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دفعہ واحدہ مین نازل نہوگا
بلکہ ٹکڑی ٹکڑی ہوکر نازل ہوگا اور پیدایش کی سولہوین باب مین بہ نسبت اسمٰعیل
علیہ السلام کی مذکور ہے وہ وحشی آدمی ہوگا اور زبان اسمٰعیل ذبیح اللہ عربی
تہی پس قرآن شریف کی عربی زبان مین نازل ہونیکی اس بشارت مین خبر ہی چوتہی فصل اس بیان مین کہ قرآن شریف
کا شروع بسم اللہ کے ساتہ ہوگا بشارت بیت العتیق ۱۰- پہاڑ تو جاتی رہینگے اور ٹیلی ٹل جاوینگے پر میری مہربانی جو
تجہہ پر ہے کبہی غائب نہوگی اور میری صلح کا عہد جنبش نہ کریگا خداوند جو تیرا رحم
کرنیوالا ہے یون فرماتا ہے ورس ۱۳- اور تیری سب فرزند بہی خداوند سے
تعلیم پاوینگے یہہ خطاب کعبہ معظمہ کو ہی اور ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ پر رحم کریگا
اور کلام مجید تیری فرزندون کی تعلیم کے واسطے نازل ہوگا پس شروع مین اوسکی
بسم اللہ الرحمن الرحیم ہو تو مناسب ہے پانچوین فصل اس بیان مین کہ
قرآن شریف مین نسخ احکام بہی ہوگا بشارت تنزیلیہ ورس ۱۳- پر خداوند
کا کلام اون سے یہہ ہوگا حکم پر حکم حکم پر حکم قانون پر قانون قانون پر قانون

تھوڑا یہان تھوڑا وہان تاکہ وے چلی جاوین اور پچھاڑی گرین اور شکستہ ہو جاوین اور دام مین پھنسین اور گرفتار ہووین اِس رمز سے صاف ظاہر ہے کہ کلام مجید کو کئی مرتبہ نازل فرما کر پورا کرینگے اوسکا فائدہ یہہ ہوگا کہ کفار گرفتار ہووین اور اوسکی صورت یہہ ہوگی کہ ضعف اسلام مین آیہ کریمہ لکم دینکم ولی دین نازل ہوا اور بعد قوت اسلام مین وَاقتلوا المشرکین کافۃ کما یقاتلونکم کافۃ نازل ہوا اور اسیکا نام نسخ ہے چھٹی فصل اس بیان مین کہ قرآن مین آیہ کریمہ قل ان کانت لکم الدار الآخرۃ عند اللہ خالصۃ من دون الناس فتمنوا الموت ان کنتم صادقین ولن یتمنوہ ابدا بما قدمت ایدیھم واللہ علیم بالظالمین ہوگی اور اسکی دلیل یہہ ہے کہ بشارت شعیاہ کو درسون مذکورہ کے بعد یہہ درس مین درس ۲ ایسا لکھا ہے بانہ میون جو اس گروہ بد کیہ و سلم مین ہی حکمرا کرتی ہو خداوند کا کلام سنو ازانجا کہ تم کہا کرتے ہو کہ ہمنے موت سے عہد باندھا اور عالم غیب سے پیمان کیا جب وہ مہلک تازیانہ بیچ سے ہوگی چلیگا وہ ہم پر نہ پڑیگا کہ ہم نے جھوٹ کو اپنی پناہ کیا ہے اور دروغگوئی کی آڑ مین اپنی تئین چھپایا بایہمہ وجوہ لہذا خداوند یہوواہ یون فرماتا ہے دیکھو مین صیہون مین بنیاد کیلئے ایک پتھر رکھونگا ایک ممتحن پتھر کونے کا ایک مضبوط نیوو الا جو ایمان لاوے اُتاولی نکریگا درس ۱۸ اور تمہارا عہد جو موت سے ہوا ٹوٹیگا ان درسون مین ذکر اس کا ہے کہ یہود جو تم دعوی اس امر کا کرتے ہو کہ دار آخرۃ تمہارے واسطے ہے اور عالم غیب سے ہم نے عہد باندھا ہے یہہ عہد اور دعوی تمہارا زمانہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ٹوٹیگا اور تم سے کہا جائیگا کہ تم اپنے عہد کی تمنا کی موت کرو اور تم نکرسکوگے مگر تنزیل کلام مجید کے سابقہ ذکر کرنے سے معلوم ہوتا ہی

کہ بواسطہ قرآن شریف کے اس عشق مجید کا فیض ہوگا اور اسمین یہہ کریمہ قل ان کانت لکم الدار الآخرۃ الآیہ نازل ہوگے چنانچہ یہہ آیۃ نازل ہوئی اور کسی یہودی نے تمنائے موت نکی اور اگر کرتے تو ہلاک ہوتی اسلئے فرمایا ولن یتمنوہ ابدا الآیۃ

تیسرا باب کعبہ شریف کے بیان مین

اور اس باب مین کئی فصل ہین پہلی فصل اس بیان مین کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام القبلتین ہونگے اور کعبہ شریف کیطرف کو تو آپ نماز قائم کیا ہی کرینگے اور وہ آپکا اور آپکی امت کا ہمیشہ کے لئے قبلہ ہوگا مگر کچھ زمانہ تک آپ مسجد اقصی قبلہ بنی اسرائیل کی طرف کو نماز قائم فرمائینگے اور اتنی مدت تک وہ آپکا قبلہ رہیگا اور دلیل اس دعوی کی یہہ ہے کہ غزل الغزلات کے پانچوین باب مین ہے ای یروسلم کی بیٹیو مین تمہین قسم دیتی ہون کہ اگر تمہین میرا محبوب ملجائے تم اسے کہیو کہ مین عشق کی بیمار ہون مسجد الحرام کی زبان سے یہہ عبارت حضرت سلیمان نبی انبیاء علیہ السلام نے ارشاد فرمائی اور مخاطب مسجد اقصی ہے اور محبوب کعبہ شریف محبوب خدا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یروسلم کی بیٹیون سے یعنی اون عبادتخانون سے جو اوسکی طرف کو بنے ہوئی تہی اوسکی طرف کو نماز پڑھتے ہی اور سولہ مہینے تک۔ مدینہ منورہ مین ہوتےہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد اقصی کی طرف نماز پڑھی تہی اور اس مدت تک وہی قبلہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا اور بعد اوسکے یہہ حکم منسوخ ہوا اور آپ اپنی عاشق کی طرف متوجہ ہوگئے اور عشق کعبہ معظمہ نے قلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اثر کیا اور آپکو اپنا عاشق بنالیا آیۃ کریمہ قد نری تقلب وجہک فی السماء اس امر کو بیان فرماتی ہے

دوسری فصل اس بیان مین کہ کعبہ شریف ہی قبلہ دائمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی است کا ہوگا صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام بشارت دیتا باب ۵۴ اری بانجہ تو جو نہین جنتی تہی خوشی سے للکار تو جو حاملہ نہین ہوتی تہی چلا کیونکہ خداوند فرماتا ہے کہ بیکس جورو کی اولاد خصم والی کی اولاد سے زیادہ ہین ۲ اپنی خیمی کی مقام کو بڑہا دے اور ہان اپنی مسکنون کی پردی پہیلا دے مت کر اپنی ڈوریان لمبی اور اپنی میخین مضبوط کر ۳ اسلئے کہ تو دا ہنے اور بائین طرف بڑہیگی اور تیری نسل قومون کی وارث ہوگی اور اجاڑ شہرون کو بسادیگی ۴ مت ڈر کہ تو پریشان نہوگی تو اپنی جوانی کی ننگ بہول جائیگی اور اپنی بیوہ گی کا عار پہر یاد نکریگی ۵ کیونکہ تیرا خالق تیرا شوہر ہے اسکا نام رب الافواج ہے اور تیرا نجات دینیوالا اسرائیل کا قدوس ہے تو ساری زمین کا خدا کہلائیگا ۶ کیونکہ تیرا خدا کہتا ہے کہ خداوند نے تجہے طلاق کی ہوئی عورت اور دل آزردہ عورت سے ہاں جوانی مین ایک جورو کی مانند جو رد کی گئی ہو پہر بلایا ہے ۷ مین نے ایکدم کیلئے تجہے چہوڑ دیا لیکن اب مین بہت سی مہربانیون کی ساتہ تجہے سمیٹ لونگا ۸ قہر کی شدت کی حال مین مین نے اپنا مونہہ تجہسے ایک لحظہ چہپایا پر اب مین ابدی عنایت سے تجہہ پر رحم کرونگا خداوند تیرا بچانیوالا یون فرماتا ہے ۹ کہ میرے آگی نوح کی پانی کا سا معاملہ ہے کہ جسطرح مین نے قسم کہائی تہی کہ پہر زمین پر نوح کا سا طوفان کبہی نہ آویگا اسیطرح اب مین نے قسم کہائی کہ مین تجہہ سی پہر کبہی آزردہ نہونگا اور تجہکو نہ جہڑکونگا ۱۰ پہاڑ تو جاتی رہین اور کوہ ٹل جاوین پہ میری مہربانی جو تجہہ پر ہی وہ کبہی غائب نہوگی اور میری صلح کا عہد جنبش نکریگا خداوند جو تیرا رحم کرنیوالا ہے یون فرماتا ہے ۱۱ اے تو جو آزردہ خاطر ہے اور آندہی

ای دکھیاری ہوئی تو اور تسلی سے محروم ہی دیکھ میں تیری پتھروں کو سرمی
رنگ میں بٹھاؤنگا اور تیری بنیادوں نیلموں سے ڈالونگا ۱۲ میں تیری کنگوروں کو
لعلوں سے اور تیری پھاٹکوں کو چمکتی ہوئی جواہر سے اور تیری ساری احاطے
بیش قیمت پتھروں سے بناؤنگا ۱۳ اور تیری سب فرزند خداوند سے تعلیم
پاوینگے اور تیری فرزندوں کی سلامتی کامل ہوگی ۱۴ اور تو راستبازی سے پایدار
ہو جائیگی اور تو ظلم سے دور رہیگی اور کہ ہیبت سے کہ وہ تیری قریب نہ آویگی ۱۵
ممکن ہے کہ وے کبھی آویں پر میری حکم سے نہیں جو تیری خلاف جمع ہوں وے
انہونکو چھوڑ کے تیری طرف آوینگے ۱۶ دیکھ میں نے لوہار کو پیدا کیا ہی جو کوئلے
آگ میں ڈالکے دھونکتا ہی اور اپنی کام کی لئے ہتھیار نکالتا ہی اور غارتگر کو خراب
کرنیکے لئے پیدا کرتا کوئی ہتھیار جو تیری برخلاف بنایا گیا کام نہ آویگا اور جو زبان عدالت
میں تجھپر چلیگی تو اسے مجرم کریگی انتہی ۔ ورس اقول ازین بانجھ مقصد ہماری
کعبہ شریف ہے کوئی رسول اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے آل ابراہیم
علیہ السلام سے مکہ معظمہ مبعوث نہیں ہوا اس سبب سے کعبہ شریف کو بانجھ فرمایا اور
مسجد اقصی کی بانی کی آل سے موسی و عیسی علی نبینا و علیہما السلام بغیر رسول ہوئی
ہیں اور ہزاروں پیغمبر ہوئے تو خوشی سے چلا اور وجد کریگا الخ جس وقت پیدا ہوئے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوئی کعبہ شریف خوشی سے چلا اٹھا اور چاروں کونوں
کعبہ شریف سے آواز آئی قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ یعنی تحقیق آیا
تمہاری طرف ایک رسول تم ہی میں سے اور قریش اس آواز سے بہت گھبرا گئی تھی قولہ کہ
خداوند فرماتا ہی کہ بیکس چھوڑی ہوئی کی اولاد خصم والی کی اولاد سے زیادہ ہی سو
کعبہ شریف کی اولاد امت محمدیہ ہی اور امت محمدیہ کی زیادتی امت موسوی اور
عیسوی سے ظاہر ہی اسلئے کہ حضرت موسی اور حضرت عیسی علیہما السلام کی امت

بنی اسرائیل تھی اور رسالہ موسوی اور عیسوی خاص بنی اسرائیل کی لئی تھی اور رسالہ
محمدی ثقلین کی واسطے ہی اور پہر دونون شریعتین منسوخ ہوگئین اب ان اور شریعت
احمدی باقی ہی اور منسوخ ہونی سے پہلی کبھی امۃ محمدیہ سے انھین شریعتی ہین اور
لی کس کعبہ شریف کو فرمایا اور جسم والی سنحہ افنی کہ اسوقت قبلہ انبیاء علیہم السلام
نہی تھا ورس ۳۔ اپنی خیمی کی مقام کو بڑہا دی الخ تا زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد الحرام فقط اتنی ہی تہی جس جگہ اب طواف کرتی ہین اور اسی مطاف بولتی ہین
اور بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قریش کے مکانات خرید ہو مسجد مین شامل ہوے اور
مسجد نی اپنی خیمی کی مقام کو بڑہا لیا اور مسجد الحرام اتنی ہوگئی کہ اب موجود ہی اصل مسجد سے
بیسیون حصے زیادہ ہوگئی ہے اور اس ورس مین اس ہی زیادہ ہونی مسجد الحرام کا بیان ہے اور اشارہ
اسطرف ہی کہ جسقدر مسجد الحرام زیادہ ہوجاوی مگر وہ اصل مسجد کی حکم مین ہی اور نیز
پہلی جو حج خانہ کعبہ کرتی ہی وہ فقط عرب تہی لیکن اب تمام عالم حاجی ہوگیا ہے اور کعبہ
قبلہ عالم بنگیا ہی ورس ۳ تو داہنے اور بائین طرف بڑہیگی اور تیری نسل قومون کی
وارث ہوگی مسجد الحرام بہی داہن اور بائین طرف بڑہی امۃ محمدیہ بہی داہنی اور بائین
زیادہ پہلی انتہای مشرق اور انتہای مغرب تک پونہچگئی اور نسل کعبہ شریف امۃ احمدی
آل اسماعیل ذبیح اللہ قومون کی وارث ہوئی نوشیروانیون سی ایران اور نصرانیون
سی شام وراثت مین لی اور بہت سی ملکون کی وارث ہوئی قولہ اور اوجاڑ شہرون
کو بسا دیگی ہزارون شہر مشرق سے مغرب تک امۃ محمدیہ سی آباد ہین والحمد للہ علی
ذالک ورس ۴ مت ڈر کہ تو پہر پشیمان نہوگی مت گہبرا کہ تو پہر رسوا نہ ہوگی کہ تو اپنی
جوانی کی ننگ بہول جائیگی اور اپنی بیوگی کا عار پہر یاد نکریگی ۵ کیونکہ تیرا خالق تیرا
شوہر ہے اسکا نام رب الافواج ہی تیرا نجات دینی والا اسرائیل کا قدوس ہے جسے
وہ ساری زمین کا خدا کہلاویگا کہ خداوند نے تجہی طلاق کی ہوئی عورت اور دل آزردہ

عورت سی پیدا ہوئی اور ثانی میں ایک جوڑہ کی مانند جوڑہ کی گئی جو پھر بیٹا پایا جیسی حضرت
ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام نے کعبہ شریف کو تعمیر کیا تھا اور حضرت ابراہیم اور
حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق لوط بنیاد علیہم السلام کے شریعت کو ہی اپنا قبلہ
سمجھتے تھے اور حضرت یعقوب علیہ السلام کو بیت المقدس کی تعمیر کا حکم ہوا اور سلیمان
علیہ السلام نے اسکو پورا کیا اسلئے بنی اسرائیل حضرت علیہ السلام کا یہ قبلہ قرار پایا اور زمانہ
بنی اسرائیل کی رعایت سے یہاں سولہ مہینے تک مسجد اقصیٰ قبلہ امت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا قرار پایا مگر وہ حکم پھر منسوخ ہوا اور حکم ہو گیا کہ قیام قیامت تک قبلہ جمیع
عالم کا کعبہ شریف ہی رہیگا اور اول رسولوں کی یہی معنی ہیں اور خالق اللہ عزوجل کو بنا
شوہر قرار دیا ہے اور محاورات بعد اسی قسم کے ہیں اور کعبہ شریف کو جورو قرار دیا ہے اور
دور دراز کی ہو کی مانند تھی جو کہ اپنا اور سے خانہ پیدا کیا اور اپنا رسول اپنی اسکی طرف
بھیجنی شروع کر دی اور اپنی بندوں کو اسکی دامن پکڑنیکا حکم دیا اور اسکی طرف نہ
کوئی رسول بھیجا نہ کثرت سے پیامبر اور اب بلائی ہوئی ہو گئی کہ اپنی رسول محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی طرف بھیجا اور تمام بندوں کو اسکی دامن پکڑنیکا حکم دیا اور
پھر شیطان نہ ہو گا اس بات کی خبر دی ہے کہ کسی وقت میں اور کوئی ایسا قبلہ نہ ہوگا بلکہ قیامت
ہمیشہ کو قبلہ اور مقصود عالم رہیگا اور مسیح موعود بنی اسرائیل ہی سے ہی طرف کو نماز میں
پڑھیں گے اور جلد وہ ساری زمین کا خدا کہلائیگا تسلی کعبہ شریف کی یہی اور یہی تعلقہ
سے جو اوپر مذکور کی شہادت سے لیکر یہی ہی ورس ۶ میں سے الکہ [illegible] مجھی مجھور المعمور
اس میں بہت سی پیشگوئیاں ہیں کہ بانتہ تھی [illegible] لگاہ قہر کی شدت کی حال میں تجھ سے
گو ایسا ہو مجھ سے ایک لحظہ چھپا یا پر اب میں ابدی عنایت سے تجھ پر رحم کرونگا خداوند
تیرا نجات دینے والا یوں فرماتا ہے کہ میری آگے یہ نوح کی پانی کا سا معاملہ ہے جسطرح میں نے
قسم کھائی ہے کہ پھر زمین پر نوح کا سا طوفان کبھی نہ لاؤنگا اسیطرح اب میں نے

قسم کہائی کہ مین تجہپر پہر کبہی آزردہ نہونگا اور تجہکو نہ گہرکونگا پہار توجاتی رہین اور
کوہ ہلجائین پر میری مہربانی جو تجہپر ہی کبہی غائب نہوگی اور میری صلح کا عہد جنبش
نکہیگا خداوند جو تجہپر رحم کرنیوالا ہی یون فرماتا ہی انتہی ذکر غزوات مین بیان ہو لیا
ہی کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی خواص مبتنیہ صحف النبیین سی
ایک یہہ امر بہی تہا کہ حرم محترم مین ایک مرتبہ اپکی لئی قتال حلال ہوا وحرم مین
قتال واقع ہوا اور بعد اوسکی ہمیشہ کہ پہلی حرمت تہی ویسی ہی ہمیشہ ثابت ہو لیکن
اسی امر کا ان ورسون مین بیان ہی اور یہہ بیان وغیرہ کا کعبہ شریف کا ہی جو ملانیکے
وقت شاید کہنی کہ یہہ عجب ملا دا اور تیار ہوا کہ پہلی ہی بی عزتی اور بی حرمتی کی اور
دفینہ سکا اس طور پر فرمایا ہی جیسکہ زمانہ نوح علیہ السلام مین بسبب شامت کفار سے
ظہور سبب قہاریت ہوا اور تمام عالم کو ڈبو دیا تہا اور تیری جگہہ بہی پانی بہر گیا تہا ایسی
ہی اس وقت مین بسبب سزای تکالیف تیری رسول کی اور شامت کفار فجار کی
بی حرمتی ایکدم کی لئی ہوئی اور یہہ اس بی حرمتی کی ساتہہ تجہی انجاس اصنام سے
پاک کر دیا گیا جیسکہ قسم کہائی گئی ہی کہ نوح کا سا طوفان پہر کبہی زمین پر نہ اویگا ایسی
ہی قسم کہائی گئی کہ تیری حرمت پہر کبہی زایل نہوگی اور تجہہ مین پہر کسیکو قتال حلال
نہین ہوگا اور تیری رسول نی یہہ حکم حجۃ الوداع مین سنا دیا ورس ۱۱ - ای تو جو آزردہ
خاطر ہی اور تسلی سی محروم ہی دیکہہ کہ مین تیری پتہرون کو سرمے سی لگاؤنگا اور
تیری بنیاد نیلمون سی ڈالونگا ۱۲ مین تیری فصیلون کو لعلون سی اور تیری پہاٹکونکو
چمکتی ہوئی جواہر سی اور تیری ساری احاطی بیش قیمت پتہرون سی بناؤنگا سن زمانہ آپ
سی تا زمانہ سید الرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف کی گرد کانات
حرم محترم اور چار دیواری مسجد الحرام بہی نہ تہی بلکہ کعبہ شریف کی قرب ادہر ادہر
ترسیکی مکانات تہی مگر بعد زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطی لوہا ہوگی

ویسی ہی اونکی تعمیر شریف ایسی ہوئی کہ خوبی اوسکی بیان مین نہین آسکتی چونکہ تواریخ کا مختصر مین بہی جب کثرت ہوئی مسلمانون کی زمانہ خلافت عمر ابن الخطاب رضی الله عنہ مین اور سامان سی المسجد الحرام مین سماسکی اور سیل گہر مین ہوتی تہی تشریف کی مکانون سی دور ایسکی ہر دیکی احاطہ وغیرہ نہ تہا پس عمر رضی الله عنہ نی تجویز کی کہ مسجد بڑی چاہئی اور قریش کا مکانات خرید کر اور ڈہا کر مسجد مین داخل کئی اور بعضی قریشیون نی مکانون کی بیچنی سی انکار کیا تو اون سی زبردستی لیکر مسجد مین داخل کئی اور اونکی قیمت بہ چار آدمیون نی مقرر کی وہی کعبہ شریف مین رکہدی اور گہر والون نی جا کر کہ قیمت لی پس ایسی دیوارونکی بنانی کا حکم دیا جو قد آدم سی کم ہون اور چاروں طرف یہہ دیوار تیار ہوئین اور اون پر چراغ روشن ہوتی تہی اور اس دیوار مین دروازی پہلی دروازونکی سامنی بنائی گئی تہی اور یہہ تعمیر سترہوین سن ہجری مین ہوئی پہر جب از حد زیادتی ہوئی مسلمانون کی زمانہ مین حضرت عثمان رضی الله عنہ کی خلافت کی پہر زیادہ کیا مسجد کو حضرت عثمان نی اور قریش کی گہر خرید کر مسجد مین کئی اور جسنی انکار کیا اوسی قید کا حکم دیا اور یہہ زیادتی سنہ چھبیس ہجری نبوی صلی الله علیہ وسلم مین ہوئی اور دالان مسجد مین پہلی مرتبہ حضرت عثمان رضی الله عنہ نی اس دفعہ کی زیادتی مین بنائی پہر زیادہ کیا مسجد الحرام کو عبد الله بن الزبیر رضی الله عنہما نی اور قریش کی گہر خرید کر اوسمین داخل کئی یہہ تعمیر صحابہ نبوی صلی الله علیہ وسلم کا بیان ہی اور ثانی اول انمین سی وہ ہین جنکی شان مین زبان وحی ترجمان سی وارد ہوئی لو کان نبیا بعدی لکان عمر اور یہہ تجویز زیادتی مسجد کی انہین امور حمیدہ سی تہی جو امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی الله عنہ کی قلب مبارک پر الہام غیبی سی ریزان تہی اور اب اور سلاطین اہل اسلام کی تعمیر کا ذکر ہی پہر تعمیر کیا اوسکو عبد الملک بن مروان نی اور بلند کیا اوسکی دیوارونکو اور

اور چھت اسکی سال کی ڈالی اور ستون کی سر پر پچاس مثقال سونا لگایا اور عمدہ تعمیر کی
اور یہہ ولید بن عبد الملک نے تعمیر کی [illegible] تو تعمیر کی اور یہہ تعمیر محکم اور مضبوط
تہی عبد الملک کی تعمیر [illegible] تک تعمیر سلاطین مروانیہ کا بیان ہوا اب سلاطین
عباسی کی تعمیر کا بیان ہی اور سنہ ایکسو اکیس ہجری مین حکم کیا ابو جعفر منصور
عباسی نی واسطے زیادہ کرنی [illegible] کی قریش کے مکانات خرید کرکے بس زیادہ
کی گئی مسجد رکن شامی کی طرف جو قریب ہی دار الندوہ یعنی مصلی حنفی کی اور زیادہ
کیا اوسکی سمت مین اوس منارہ تک کہ باب بنی سہم مین ہی اور جنوبی طرف مین رو کی
درستی کچہ نہ ہو سکا اوسکو ولیا ہی چہوڑ دیا زیاد حارثی متولی عمارت نی زیادتی کی
اوسی مسجد مین اور امیر المومنین عبد اللہ نی بہی زیادتی کی مسجد الحرام مین اور تجدید
کی مسجد الحرام کی اور قریش کی مکانات خرید کرکے مسعی کی طرف سی اور منہدم
کرکی مسجد مین داخل کیی اور یہہ مکانات بحساب فی دیوار گز ایکسو پچیس دینار کی خرید
تہی اور ازرقی کی ایک مکان [illegible] اٹھارہ ہزار کو خریدی تہی اور [illegible] کی
مکان کی اڑتالیس ہزار دینار دیکر مسجد مین داخل کیا اور اسی عبد اللہ مہدی نی
سنگ مرمر کی ستون مصر سی منگوائی اور مسجد مین لگوائی اور زمانہ عباسیہ مین مسجد
الحرام کی بہت زیب و زینت ہوئی اور ظاہر و باطن اور مدرسی کعبۃ اللہ کی گرد
بہت بنائی گئی یہہ بیان [illegible] مختصر [illegible] اور [illegible] جیسی بیان آتی [illegible]
[illegible] اصحق بن [illegible] اور تیری فرزند یعنی خداوند تعالی [illegible]
یہہ [illegible] کی نزول [illegible] اور تیری فرزندون کی سلامتی کا [illegible]
[illegible] شخص کیا [illegible] صاحب سلطنت و حکومت کیون ہو تمام [illegible]
کو جو فرزندان [illegible] اور [illegible] کہ فرزندان
مسجد اقصی مین [illegible] رحمۃ العالمین [illegible] اور دجال بہی [illegible]

مین داخل نہوگا ورس ۴ اور راستبازی کی یادگار جو برباد ہو گئی تھی تعمیر ہوگی اور سر بلند کیجائیگی اور کہیں بہت سی کہ وہ تیری قریب نہ آدیگی ۵ ممکن ہے کہ وہ کبھی اکٹھی ہون پر میری حکم سے نہین جو کوئی تیرے برخلاف جمع ہوں وہ اپنے تئیں تیرے لئے گرا دینگے تیری طرف انبیٔا مذکور ہین کہ یہ راستباز کی شریعت کی مدد کرنیوالے فرزندان کعبہ شریف راست گو ہین اور الحمد للہ کہ سب فرزندان کعبہ شریف راست گو ہین اور اور در وغگو فرزندان کعبہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتے ہین سچے ہین اور اسکے خلاف کہتے ہین اور خطا پر ہین اور کعبہ شریف پر کبھی شکست نہ ہوگی یعنی بعد قصہ اصحاب فیل اور وہ بھی تو ہلاک ہی ہوئے اور پندرہوین ورس مین حضرت عبد اللہ ابن الزبیر رضی اللہ عنہما کی شہادت کا بیان ہے اور آگے ختم باب تک اسی امر کا بیان ہے کہ قبل قیامت کوئی کعبہ شریف کو منہدم نہ کر سکیگا اور حمایت خداوند کی بندون کی میراث ہے اور انکی راستبازی مجھ سے ہے اس امر کی پیشین گوئی ہے کہ مکہ معظمہ مین قیامت تک مسلمانون کی ہی حکومت رہیگی اور اس بشارت کی حملہ تو پہر پشیمان ہوگی سو استقلال دائمی کعبہ شریف کا ثابت ہے دوسری دلیل بشارت طلوع جلال الہی صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۶۰ ا اوٹھ روشن ہو کہ تیری روشنی آئی اور خداوند کی جلال نے تجھ پر طلوع کیا ہے ۲ کہ دیکھ تاریکی زمین پر چھائی اور تیرگی قومون پر لیکن خداوند تجھ پر طالع ہوگا اور اسکا جلال تجھ پر نمود ہوگا ۳ اور قومین تیری روشنی مین اور بادشاہان تیری طلوع کی تجلی مین چلینگی ۴ اپنی آنکھین اوٹھا کر چارون طرف نگاہ کر وے سب کی سب اکٹھی ہوتی ہین وے تجھ پاس آتی ہین تیری بیٹے دور سے آوینگے اور تیری بیٹیان گود مین اوٹھائی جاوینگی ۵ تب تو دیکھیگی اور تیرا دل اچھلیگا اور کشادہ ہوگا کیونکہ سمندر کی فراوانی تیری طرف پھریگی اور قومون کی دولت تیری پاس فراہم ہوگی ۶ اونٹون کی کثرت سے تجھے آکے چھپا لینگی مدیان اور عیفہ کی

جوان اونٹنیان وی سب جو سبا کی ہین آوینگی وی سونا اور لبان لاوینگی اور خداوند کی تعریفات
کی بشارتین سناوینگی ۷ قیدار کی ساری بھیڑین تیری پاس جمع ہونگی نبایوت کی مینڈہی تیری
خدمت مین حاضر ہونگی وی میری منظوری کی واسطے میری مذبح پر چڑہائی جاوینگی اور
مین اپنی شوکت کی گھر کو بزرگی دونگا ۸ یہ کون ہین جو بدلی کیطرح اڑتی آتی ہین اور
کبوترون کی مانند اپنی کابک کیطرف ۹ یقیناً جزیری میری راہ تکینگی اور ترسیس
کی جہاز پہلی آوینگی تاکہ تیری بیٹونکو اونکی روپی اور سونی سمیت دور سی خداوند تیری خدا
اسرائیل کی قدوس کی نام کی لیی لاوین کیونکہ اوسنی تجھی بزرگی دی ہی ۱۰ اور اجنبیون کی
بیٹی بہی تیری دیوارین اوٹھاوینگی اور ان کی بادشاہ تیری خدمت گذاری کرینگی اگرچہ
مین نی اپنی قہر سی تجھی مارا پر اپنی مہربانیون سی تجہپر رحم کرونگا ۱۱ اور تیری پھاٹکین نت
کھلی رہینگی وی دن رات کبھی بند نہونگی تاکہ قومون کی دولت تیری پاس لاوین
اور اون کی بادشاہونکو جلوس دہام کی ساتھ ۱۲ کہ وہ قوم اور مملکت جو تیری خدمتگذاری
نکریگی ہان وی قومین ایک لخت ہلاک کی جاوینگی ۱۳ لبنان کا جلال تجھ پاس اویگا
سرو اور صنوبر اور دیودار ایک ساتھ تاکہ مین اپنی مقدس مکان کو آراستہ کرون اور
اپنی پانو کی کرسیکو رونق بخشون ۱۴ اور تیری غارتگرون کی بیٹی بہی تیری آگی جہک
آوینگی ہان وی سب جنہون نی تیری تحقیر کی تیری پانوون پر جہکینگی اور وی خداوند کا
شہر اسرائیل کی قدوس کا صیہون تیرا نام رکہینگی ۱۵ اوسکی بدلی کہ تو ترک کی گئی
اور تجھ سی نفرت ہوئی ایسا کہ کوئی آدمی تیری طرف گذر نہی نکلا تجھی شرافت دہری
اور پشت در پشت کی لوگون کا سرور بناؤنگا ۱۶ تو قومون کا دودہ بہی چوسیگی
ہان بادشاہونکی چہاتی چوسیگی اور تو جانیگی کہ مین خداوند تیرا بچانیوالا اور مین یعقوب
کا قادر تیرا چہڑانیوالا ہون ۱۷ مین پیتل کی بدلی سونا لاونگا اور لوہی کے بدلے
روپا اور لکڑی کی بدلے پیتل اور پتھرون کی بدلی لوہا اور مین تیری حاکمون کو سلامتی اور

اور تیرے حاکموں کو صداقت بناؤنگا ۱۸۔ آگے کو تیری سرزمین میں ظلم کی داد کبھی
نہ سنی جائیگی لوٹ نہ تیری سرحدوں میں خرابی یا بربادی کی تو اپنی دیواروں کا نام
نجات اور اپنے دروازوں کا نام ستودگی رکھیگی ۱۹۔ آگے کو تیری روشنی دن کو
سورج سے اور رات کو تیری چاندنی چاند سے نہوگی بلکہ خداوند تیرا ابدی نور اور تیرا خدا
تیرا جلال ہوگا تیرا سورج پھر کبھی نہ ڈھلیگا اور تیرے چاند کا زوال نہوگا کیونکہ خداوند
تیرا ابدی نور ہوگا اور تیرے ماتم کے دن آخر ہوجائینگے ۲۱۔ اور تیرے سب لوگ
راستباز ہونگے وے ہمیشہ ابد تک سرزمین کے وارث اور میری لگائی ہوئی ٹہنی اور
میرے ہاتھ کی کاریگری ٹہرینگے تاکہ میری بزرگی ظاہر ہو ۲۲۔ ایک چھوٹے سے ایک ہزار
ہوجائیگا اور ایک حقیر سے ایک قوی گروہ ہوگی میں خداوند اوسکے عین وقت میں یہہ سب
کچھہ جلد کرونگا مثل ورس ۱۸ ثابت ہوا کہ تیری روشنی آئی کعبہ معظمہ کو خطاب ہے اور
پیدایش انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ایک نور ظاہر ہوا جس سے بصری شام
کے محل آپکی والدہ ماجدہ نے دیکھے تھے اور جیسی روشنی باطنی کعبہ شریف کو مثل قبلہ ہونے
تمام عالم کے اور مثل پاک ہونے دامن کعبہ شریف کے بتوں کی نجاست سے الی غیر ذالک
بوجود باجود سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہوئی ایسی ہی روشنی
ظاہری بھی حاصل ہوئی اب کئی ہزار قندیل حرم محترم میں ہر شب کو روشن ہوتی ہیں
اور ایسی روشنی کی رونق ہوتی ہے کہ بیان میں نہیں آسکتی ورس ۲ دیکھہ تاریکی زمین
پر چھا گئی اور تیرگی قوموں پر لیکن خداوند تجھپر طالع ہوگا اس ورس میں زمانہ بعثت
نور الہی کو کعبہ شریف سے فرمایا ہے یعنی جسوقت میں تمام عالم مرض شرک و کفر میں گرفتار
تھا اور بیشک حق پر بعض اہل کتاب ہی تھے اور یہہ مضمون حدیث شریف میں وارد
ہوا ہے ورس ۳۔ اور قومیں تیری روشنی میں اور بادشاہان تیرے طلوع کی تجلی میں
چلینگی اس ورس کے پہلے جملے میں اس امر کا بیان ہے کہ جسوقت نور الہی

اسوقت اور شہر تیری مین منسوخ ہو جاتین گا اور قومین تیری روشنی مین چلینگی یعنی
تیری نور سی نور حاصل کرینگی اور دوسرا جملہ اس کی بیان فرماوی ہی کہ ابتہ صحیفہ مین
فقط غیر یا ہم نہ ہونگی بلکہ اس روشنی الہی سے شاہان زمین ہی بہرہ ور ہونگی اور شہرہ
بادشاہ تیری خادم ہونگی اور اپنا لقب خادم الحرمین الشریفین رکہینگی حقق الحق شرالہ
الی یوم القواد ورس ۴ - اپنی انکہیں اوٹہا کر چارون طرف نگاہ کر دیکہ سب کی سب اکہی
ہوتی ہین وی تجہہ پاس آتی ہین تیری بیٹی دور سی آوینگی اور تیری بیٹیان گود مین
اوٹہائی جاوینگی یہہ بیان صحیح ہی اور چارون طرف سی حجاج مثل جانوران پرندکی
شہر شریف کی طرف اڑتی چلی جاتی ہین اور بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی پہلی اتنی کثرت
کہان ہوتی تہی ورس ۵ تب تو دیکہیگی اور روشن ہوگی ہان تیرا دل اوچہلیگا اور
کشادہ ہوگا کیونکہ سمندر کی فراوانی تیری طرف پہریگی اور قومون کی دولت تیری
پاس فراہم ہوگی سٹ اس ورس مین بیان ہی کہ جسوقت کہ حجاج تیری زیارت
کی لئی چارون طرف سی آوینگی اوسوقت مین خلافت تیری آل کی ہوگی اور اولاد قیدار
تیری اولاد کی پاس اوسوقت مین اکہٹی ہوگی اور ایسی ہی بحمد اللہ ظہور مین آیا کثرت
حجاج کی خلیفہ ثانی سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سی شروع ہوئی اور پہر
روز بروز ترقی پر ہوتی رہی ورس ۶ - اونٹنیون کی کثرت سی تجہ کو چہپا لینگی مدیان
اور عیفہ کی جوان اونٹنیان وی سب جو سبا کی ہین آوینگی اور خداوند کی تعریفون
کی بشارتین سناوینگی سٹ یہ کثرت اونٹون کی موسم حج مین حرم محترم مین ہوتی ہی دیکہنی
سی تعلق رکہتی ہی اور ہر طرف سی اونٹون پر حجاج آتی ہین اور بشارت تعریف اللہ
پاک شاہد حال کو فرمایا ہی واللہ اعلم ورس ۷ قیدار کی ساری بہیڑین تیری پاس
جمع ہونگی نبایوط کی مینڈہی تیری خدمتگزاری مین حاضر ہونگی وی میری منظوری
کی واسطی میری مذبح پر چڑہائی جاوینگی اور مین اپنی شوکت کی گہر کو بزرگی دونگا

کی دہنی بیت قربانی وغیرہ کی ذبح کا بیان ہی اور قبلہ اور منبطرہ جہا حضرت
اسماعیل علیہ السلام کی تہی اور قبلہ ابراہیمی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
بہی اور قبلہ یہی منظور تہی اسواسطے میری ذبح یہہ قربانی جاوینگے اس امرکو ہان
الذین ہی یہان ذبح ہوئی وغیرہ ہوا کہی کہ ذبح الذی وہی سبب تہا اسلئی کہ ابراہیم
اور اسمعیل دونون انبیاء علیہما السلام سے وہین امتحان ہوا اور انکی بدلی مینڈہا وہین ذبح
ہوا تولہ اور وہین انکی شوکت کی لہر کو بزرگی دونون کا شرف رب البیت نی جسم قسم کی کتبہ سرفراز
کو ساتہہ نزول آیہ کریمہ قول وجہک شطر المسجد الحرام وحیث ماکنتم فولوا وجوھکم

شطرہ بزرگی عطا فرمائی ہی اطہر من الشمس وابین من الامس ہے کروڑون
بشر اسکی طرف موہنہ کرکے سجدہ وعبادہ لاشریک بجا لاتی ہین اور ہزارون اوسکے
قربان ہوتی ہین سیکڑون انکا دامن پکڑکے رب البیت سی عرض و معروض و مناجات
کرتی ہین ہزارون جانور نام خدا پر ہر سال وہان ذبح ہوتی ہین لاکہون خلق خدا امیر و
غریب و شاہ و فقیر ایک وردی سی حاضر ہین سر کہلی ہین بال بکہری ہوئی ہین چہرہ پر
غبار عاشقانہ پڑا ہوا ہی قربان ہوتی پہرتی ہین مویدالاسلام کی گیارہوین صفحہ کے
حاشیہ پر منشہ کرکے لکہا ہی کعبہ کی عمارت مین جسکو اہل اسلام سب سی زیادہ مقدس
سمجہتی ہین اسلیو لکڑی کے ستون لگی ہوئی ہین اور اون ستونون کے بیچ مین چاندیکی
حلقہ ادیرا ہین اور سونی کا پرنالا ہی جس سے تمام چہت کا پانی گرتا ہی تمام دیوارین
باہر کیطرف سیاہ حریر سی ڈہکی ہوئی ہین اور اوسکی پردی مین طلائی دوڑہا ن
آراستہ ہین یہہ پردہ ہر سال شاہ روم کی طرف سی بدلا جایا کرتا ہی برخست صاحب
جنہون نی حال مین کعبہ معظمہ کی بیان مین ایک کتاب لکہی ہے یہہ فقرہ لکہتی ہین نذرگاہ
کا اندر اوسکی عجیب طرحکی پردی چاندی اور سونی کی اخراط چراغون کی روشنی
اور لاکہون آدمیون کا مسجد ڈہونا گمان اور خیال کی طاقت سے باہر ہی

درس ۸ لی کون ہین جو بدلی کیطرح اوڑتی آتی ہین اور نیز کبوتروں کی مانند اپنی کابک کیطرف لاکہوں عاشقان الٰہی ہر سال مثل کبوتروں کی اور کر حرم محترم جو انکی آبرو مثل کابک کی امن اور حرز مین ہی پونہچتی ہین اور وہان جاکر قمریون کے مانند اپنی اوقات یاد خدا مین گذارتی ہین اور حرم محترم مین کبوتروں کی بہی کثرت ہی مدارج النبوت مین ہی بعض سیر کی کتابون مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت ہی کہ خانہ کعبہ کی گرد تین سو ساٹہ بت رکہی تہی اور قبائل عرب اونہین کی لیی قربانی وغیرہ کرتی تہی اور تلبیہ مین بہی اونہین شریک کرتی تہی پس خانہ کعبہ ی جناب باری مین عرض کیا کہ الٰہی میری گرد ان بتوں کی کب تک پوجا ہوا کریگی اور کب تک تیری عبادت میری گرد ہوگی پس اللہ عزوجل نے خانہ کعبہ کی طرف وحی بہیجی کہ قریب ہی کہ پیدا کرون مین تیری لیی ایک صاحب نور کو اور بہیجون مین تیری طرف ایک قوم کہ آوینگی وہ تیری طرف گرسون کی مانند اور میل کرینگی تیری طرف جیسا کہ میل کرتا ہی پرندا اپنی بچون کی طرف اور آواز کرینگے تیری گرد تلبیہ کی ساتہ درس ۹ یقیناً بحری ممالک میری راہ تکینگی اور ترسیس کے جہاز پہلی آوینگی کہ تیری بیٹون کو اونکی روپی اور سونی سمیت دور سی خداوند تیرے خدا اور اسرائیل کے قدوس کی نام کی لیی لاوین کیونکہ اوسنی تجہی بزرگی دی ہی ش بحری ممالک راہ تکتی ہین اور ترسیس کسی شہر فارس کا نام ہی اور وہان سی بہی بوسیلہ دریا بہی حج کو آتی ہین اور جازری سونا اونکا جہازون مین ہی لدا ہوا آتا رہتا ہی درس ۱۰ اور اجنبیون کی بیٹی تیری دیوارین اوٹہاوینگی اور اونکی بادشاہ تیری خدمت گذاری کرینگی سلطنت عثمانیہ کے زمانہ مین دیوارین کعبہ شریف کی صدہا سی سمت بت ہو گئین تہین پہر سلاطین عثمانیہ کی وقت مین تعمیر ہوئی اور سلاطین عثمانیہ ادام اللہ اقبالہم اجنبی محترا

کعبہ شریف ہی ہین نہ اسماعیل ابن حضرت ابراہیم کی اولاد میں نہ ابراہیم علیہ السلام کی آل سے
ہین اور انہین کا لقب خادم الحرمین الشریفین ہے درس اگرچہ کئین نے اپنی تہرسے
تجہی مارا پر اپنی مہربانیون سے تجہہ پر رحم کرونگا یہہ بیان ہے حاشیہ قتال حرم محترم کا ہے
جو آپ سے کے لئے ہوئی اور پہر حرمت ابد تک ثابت ہوئی درس ۱۱۔ اور
تیرے پہاٹکین نت کہلی رہنگی وے دن رات کبہی بند نہ ہونگی اس آیتین کو بی
الہی کی موافق دن رات حرم شریف کی پہاٹکین کہلی رہتی ہین وے دن رات کبہی
بند نہین ہوتی ہین وہ مصداق ہین نشد قتیلا اور مسجد نبوی کے دروازے
رات کو بند ہوجاتی ہین درس ۱۲۔ کہ وہ قوم اور مملکت جو تیری خدمتگزاری نکریگی
برباد ہوجاوی گی ہان وے قومین ایک لخت ہلاک کی جاوینگی شش یہود خدمتگزار
کعبہ معظمہ نہ تہی ہلاک ہوئی ایسی ہی کو قیصر والی بہی خدمتگزار کعبہ معظمہ نہ تہی وہ بہی
ہلاک ہوئی اصحاب فیل عداد کعبہ معظمہ تہی وہ بہی ہلاک ہوئی قرامطی جو خدمتگذار
کعبہ معظمہ نہ تہے وہ بہی ہلاک ہوئی ایسی ہی وہ کہ ترک خدمتگذار کعبہ معظمہ نہ تہی ملایہ بی ادب
تہی اور سلطان محمود خان مرحوم و مغفور کیوقت مین حرمین پر مسلط ہوگئی تہی ہلاک
ہوئی درس ۱۳۔ لبنان کا جلال تجہہ پاس آویگا سرو اور صنوبر اور دیودار ایک ساتہہ
تاکہ مین اپنی مقدس مکان کو آراستہ کرون اور اپنے پانون کی جگہ کو رونق بخشون
ش لبنان ایک جبار شام کا نام ہے اور وہان کی لکڑی شاید اچہی ہوتی ہو اور پہلی حرم
شریف کی تعمیر مین لکڑی بہت صرف ہوئی تہی پہر جب آگ لگ گئی اور بہت سے
ستون بہی اسمین خاک ہوگئی تہی جیت لداو کی ہوگئی ہے اور قبلہ عالم ہونا کعبہ
معظمہ کا پانون کی جگہ ہونی پر صاف دال ہے اور درحقیقت یہہ لفظ از قبیل
متشابہات ہی درس ۱۴۔ اور تیری غارتگرون کی بیٹی [illegible] جہکی
ہونگی ہان وے سب جنہون نے تیری تحقیر کی تیری پانون پر [illegible] اور [illegible]

اسمٰعیل کی قدوس کا صیہون تیرا نام رکھینگی ش کہتی ہین یمانی غارتگر اصحاب فیل تہی
ہر دو لشکر یمن سے آیا تہا اور تمام اہل یمن مسلمان ہوی اور کعبہ شریف کی پانون پر
پڑی اور الایمان یمان والحکمہ یمان زبان وحی ترجمان سے اونکو بشارت ملی
بادشاہ حبش بہی مسلمان ہوا اور اوسکی انتقال کی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی صدہا کوس کے فاصلہ سے اوسکی نماز جنازہ پڑہی اور مدارج النبوت مین لکہا
ہی کہ مکہ معظمہ کی نامون سے صیہون بہی ہی اور اگر یہ تہا تو اب ہوگیا ۱۵ اوسکی
بدلی کہ تو ترک کی گئی اور تجہہ سے نفرت ہوئی ایسا کہ کسی آدمی نی تیری طرف گذر
بہی نکیا مین تجہی شرافت دائمی اور نشیت در نشیت کی لوگون کا سرور بناؤنگا
مکہ معظمہ مین قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی اکمل افراد انسان یعنی انبیاء
علیہ السلام سے پیدا نہین ہوا اسلئی فرمایا کہ کسی آدمی نی تیری طرف گذر بہی نکیا
اور شرافت دائمی بہی ہی کہ قبلۂ دائمی ٹہیرا ۱۶ اور تو قومون کا دودہ بہی
چوسیگی ہان بادشاہونکی چہاتی چوسیگی اور تو جانیگی کہ مین خداوند تیرا
بچانیوالا اور مین یعقوب کا قادر تیرا چہڑانیوالا ہون قومون کی دودہ پینے
کی یہہ معنی ہین کہ اور سب شرائع اس وقت مین منسوخ ہوجاتی اور بادشاہون
کا چہاتی چوسنی کی یہ معنی ہین کہ ایسی خدمت کرین جو حق ہوا اور وہانکی رہنیوالون
کو مثل اپنی شیرخوار بچونکی پرورش کرین اور خادم الحرمین الشریفین ادام اللہ اقبالہم
ایسا ہی کرتی ہین ورس ۱۷ مین پیتل کی بدلی سونا لاؤنگا اور لوہی کی بدلی روپا
اور لکڑی کی بدلی پیتل اور پتہرون کی بدلی لوہا اور مین تیری حاکمون کو سلامتی
اور تیری عاملون کو صداقت بناؤنگا اس ورس کی پہلی جملہ مین بیان ہے
کہ حرم محترم مین بعد بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سونی کا بہت کثرت
ہوگئی اور پیتل کے بدلی سونا صرف ہوگا اور ایسا ہی ظہور مین آیا خلاصۃ التواریخ
معظمہ مین تہا اور اول جسنی سونا لگایا خانہ کعبہ پر وہ عبد الملک بن مروان ہی اور

اور اوسنے میزاب رحمت پر سونا لگایا تھا الولید بن عبد الملک نے
چھتیس ہزار دینار پتری خانہ کعبہ کو دروازی اور میزاب رحمت اور کعبہ شریف کے
اندر کی ستونون پر لگائی اور امین ابن ہارون رشید نی مسلم کی پاس اٹھارہ ہزار
دینار بھیجی اور یہ مسلم اوسکی طرف سی مکہ معظمہ کا عامل تھا اور حکم دیا کہ انکی سونی کی
پتری بنوا کی خانہ کعبہ کی دروازی پر لگوادو پس مسلم نی پہلی پتری اوکھڑوا کر اونکی
ساتھ ملا کر اور پتری بنوائی اور دروازی خانہ کعبہ پر لگائی اور میخین اور دونون حلقی
اور چوکھٹ بھی سونی ہی کی لگائی اور خلیفہ متوکل عباسی نی اسحاق سنار کو حکم
دیا کہ تمام کونی خانہ کعبہ کو سونی سی بنادی اور اوسکو سونا بہت سا اس کام کی
واسطے دیا اور مقدار اوسکی اٹھارہ ہزار مثقال تہی پس اوس کام کو پورا کیا
اور چوکھٹ کعبہ شریف کی پرانی سال کی ہوگئی تھی اوسکو بھی بدل دیا اور اوسکی
چاندی کی پتری لگوائی اور سترہ ہزار درہم سے مقام ابراہیم کو مجلی کیا اور
المقتدر نی حکم دیا تہا کہ خانہ کعبہ کی اندر کی ستونون پر سونا لپیٹ دین پس
ایسا ہی کیا گیا سنہ تین سو دس ہجری نبوی مین صلی اللہ علیہ وسلم اور پانچہزار
دینار درسر جمال بن علی الجوادنی ۹۴۵ سنہ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین بھیجی
واسطے لگانی سونی کے پترون کی خانہ کعبہ کی اندر کی ستونون پر اور منجملہ اونکی
جنہون نی مجلی کیا خانہ کعبہ کو غسانی ملک مظفر صاحب یمن ہے اور
اوسکا پوتا بھی اونہین مین سی ہی اور نام اسکا ملک مجاہد ہے اور مجلی کیا ملک
ناصر صاحب مصر نی خانہ کعبہ کو ساتھ پینتیس ہزار درہم کی اور اوسکی پوتی نی بہی
مجلی کیا خانہ کعبہ کو اور سنہ ۹۶۱ ہجری نبوی مین سلیمان خان کے حکم سے
چاندی کی پتری چڑہای گئے اور نیز خلاصہ تواریخ مکہ معظمہ مین ہے روایت کی
گئی ہی کہ جب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی وقت مین مدائن کسری

فتح ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو ہلال کعبہ شریف کو بھیجے اور وہی خانہ کعبہ کے اندر لٹکائی گئی اور سفاح عباسی نے ایک رکابی سبز بھیجی تھی وہ بھی خانہ کعبہ شریف مین لٹکائی گئی اور مامون رشید نے ایک یاقوت سبز زنجیر طلائی کے ساتھ بھیجا اور موسم حج مین خانہ کعبہ کے دروازے پر اوسی لٹکائی تھی اور سعید کل عباسی نے ایک کاس طلائی مرصع بھیجا پس لٹکایا گیا وہ اوپر کعبہ شریف پر اور اوسمین موتی عمدہ اور یاقوت اور زمرد بیہا لگی ہوئی تھی اور معتصم باللہ نے ایک قفل خانہ کعبہ کے واسطے بھیجا تھا اور ہزار مثقال سونا تھا اور جب شاہ ستلہ سلمان ہوا ۵۹ ہجری مین تو اوسنے خانہ کے واسطے ایک طوق سونیکا مرصع بھیجا اور اوسمین جواہر بیہا لگی ہوئی تھے اور ایک یاقوت بھی اوسنے خانہ کعبہ شریف کے واسطے بھیجا تو پس لٹکایا گیا وہ کعبہ شریف پر معتمد خلیفہ کے حکم سے اور سوا اسکے نفائس بے شمار ہین اور بادشاہ بھیجتے تھے قندیلین سونیکی واسطے لٹکانی کی کعبہ شریف مین اور جب واقع ہوئی فتنی مکہ مین اور محتاج ہوئی خادم حرم شریف کے لیگئے بعض اون نفائس سے اور کہا گیا اور بھی عادت اونکی کہ جب اون پاس مال ہوتا تو صرف کرتی اوسکو حوائج خانہ کعبہ مین اور محتاج ہوتی تو صرف کرتی اونکو اپنی حاجات اور اخراجات اہل جہاد اور دفع فساد مین ملک شرح کرتی تمام اوقاف اپنی مدرسوں اور رباطون مین اور مدرسون کی کتابون مین بھی اونکا معمول تھا یہانتک کہ کہا ایک شیخ نے جب پکڑا گیا وہ اور اوسکی آستین مین سونی کا ٹکڑا تھا خانہ کعبہ کی قندیل کا کہ نہین نفع دیتا زمانہ کعبہ کو لٹکانا اسکا اور نہین ضرر دیتا ہی اوسکو نہ لٹکانا اسکا یہہ تو پہلی مضمون اس دعین کی شرح ہوئی رہا دوسرا مضمون اور وہ یہہ ہی کہ تیری جاکم سلامتی خلق کی باعث ہونگی اور تیجہا ہونگی پس اسکا بیان یہہ ہی کہ جاکم خانہ کعبہ کی اہل ایمان ہین جو باعث امن خلق ہین اور یہلی شاکم ہوئی نور خدا صلی اللہ علیہ وسلم تصدیق اکبر ہین

ورس ۱۹ آگی کو تیری سرزمین مین ظلم کی آواز سنی نہ جائیگی اور نہ تیری سرحدون مین خرابی یا بربادی تو اپنی دیوارون کا نام نجات اور اپنی دروازون کا نام ستود کی رکہین گے نکتہ ظلم عظیم ہے اور وہ وہان سے منہدم ہوا اور دیوارین مسجد الحرم کی نجات سمجی دیوارین ہین اونمین کہ اگر قاتل بہی پناہ لے لی تو ہمارے نزدیک اسکا وہان سے پکڑنا جائز نہین ہے ورس ۲۰ آگی کو تیری روشنی دن کو سورج سے اور رات کو تیری اپاندنی چاند سے نہوگی بلکہ خداوند تیرا ابدی نور ہوگا اور تیری ماتم کے دن آخر ہو جائینگے تصدیق کامل اس ورس کی اوسکو نصیب ہوئی جو مشرف بزیارت خانہ کعبہ ہوا ہو اور قول برخت صاحب کا پہلی منقول ہو چکا ہی اور بت پرستی کو شریف کی گرد کی موقوف ہونا ماتم خانہ کعبہ کا ختم ہونا ہی ورس ۲۱ تیری سب لوگ راست باز ہونگی وی ابد تک سرزمین کی وارث اور میری لگائی ہوئی ٹہنی اور میری ہاتہ کی کاریگری ٹھہرینگی تا کہ میری بزرگی ظاہر ہو یہہ امت محمدیہ کی تعریف ہی اور یہ امت محمدیہ کی راست باز ہونیکی سند کی لیے مولانا السلام سے قول ان خون کا نقل کرتا ہون وہ صدق مقال و دیانت مسلمانوں کی بیان مین بہت بیان حال سلطنت اروم کی مسلمانون صدق و امانت داری کا لکہہ کر لکہتا ہی واقعی یہہ بات تمام قوم کی دیانت کے سبب سے ہی اور اس قوم کی دیانت اور امانت ضرب المثل ہے اور امت محمدیہ ہی لگائی ہوئی ٹہنی دست قدرت کی ہے اور تمثیلوں مین مسیح علیہ السلام نی بہی اس قسم کے مضمون امت محمدیہ کی نسبت بیان فرمائی ہین اور اس بشارت کی بنا رہوین ورس کے جملہ مین بخوبی شرافت دائمی اور پشت در پشت کی لوگونکا سرفراز و بنا ولگانا ہی ثابت ہے کہ کعبہ شریف ہمیشہ دائما قبلہ رہیگا اور یہہ شرافت اوسکی کبہی موقوف نہ ہوگی اور بعد بہی کعبہ شریف کی بشارات ہی صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۴۹ آیۃ بحر کی سرزمینو میری سنو اے

تم لوگو جو دور ہو کان دہرو خداوند نے مجھے رحم سے بلایا مین جب سے اپنی
ماں کے پیٹ سے نکلا تب ہی سے اوسنے میرا نام مذکور کیا ۲ اور اوسنے میرے
مونہہ کو تیز تلوار کے مانند کیا اور مجھکو اپنی ہاتھہ کے سایہ تلے چھپا رکھا اوسنے مجھے
تیر آبدار کیا اور اپنے ترکش مین مجھے چھپا رکھا ۳ اور اوسنے مجھسے کہا
تو میرا بندہ ہی تجھمین ای اسرائیل مین اپنا جلال ظاہر کیا لگا ور مین ۶ وہ فرماتا ہے
کہ یہہ تو کم ہے کہ تو یعقوب کی فرقون کی برپا کرنے اور اسرائیل کے بچے ہوونکی
پھر لانے کے لئے میرا بندہ ہو بلکہ مین نے تجھکو قومون کے لئے نور بخشا کہ تجھسے
میری نجات زمین کی کنارون تک پہونچی ۷ خداوند اسرائیل کا قدوس
اور اوسے بچانے والا اوسے جسے انسان حقیر جانتا ہے اور اوسی
امت کو نفرت ہی اور اوسی جو حاکمون کا چاکر ہی خداوند یون فرماتا ہی کہ شاہان
نظر کرینگے اور اوٹھہ کھڑے ہونگے شاہزادے بھی اور سجدہ کرینگے خداوند کے لئے
جو صادق القول ہی اور اسرائیل کا قدوس ہے جسنے تجھے برگزیدہ کیا ہے
۸ مین نے قبولیت کے وقت مین تیری سنی اور نجات کے دن مین نے تیری
مدد کی اور مین نے تیری حفاظت کی اور امت کی لیے تجھے ایک عہد بخشا تاکہ
تو برقرار رکھی اور ویران میراث وارثون کو دیوی ۹ تاکہ تو قیدیون کو کہے کہ نکل
چلو اور اونکو جو اندھیری مین بیٹھے ہین کہ آپ کو دکھلاو وے راستون مین چرینگے
اور ساری اونچی جگہہ اونکی چراگاہین ہونگی ۱۰ نہ بھوکی ہونگی نہ پیاسی اور نہ گرمی کا جوش
اور دہوپ اونکو ماریگا کیونکہ وہ جس کی رحمت اون پر ہے اونھین لے چلیگا
اور پانی کے سوتون کی طرف اونکی رہبری کریگا ۱۱ اور مین اپنی ساری
کوہستانکو ایک راہ گذر کر والونگا اور میری شاہراہین اونچی کی جاوینگی
۱۲ دیکھہ یہہ دور سے آوینگے اور دیکھہ یہہ اوتر سے اور پچھم سے اور یہہ سنیم

اے فلک سے گاؤ اے آسمانو گاؤ خوش ہو اے زمین اور نغمہ اٹھاؤ اے پہاڑو
کہ خداوند اپنی لوگوں کو تسلی بخشتا ہے اور اپنے رنجوروں پر رحم فرماتا ہے ۱۴ لیکن
صیہون نے کہا تھا کہ یہوواہ نے مجھے ترک کیا اور خداوند مجھے بھول گیا ہے
۱۵ کیا ہو سکتا ہے کہ کوئی عورت اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جاوے اور اپنے
رحم کے فرزند پر ترس نہ کھاوے ہاں وے شاید بھول جاویں پر میں تجھے
نہ بھولونگا ۱۶ دیکھ میں نے تیری تصویر اپنی ہتھیلیوں پر کھودی ہے اور تیری
شہرپناہ ہمیشہ تک میرے سامنے ہیں ۱۷ تیرے بیٹے آتے ہیں جلدی کرتی اور
وے جو تجھے برباد اور اوجاڑ کرتے تھے تیرے بیچ سے نکل جاتی ۱۸ اپنی آنکھیں اوپر
کر اور چاروں طرف نگاہ کر وے سب کے سب اکٹھے ہوتے ہیں اور تجھ پاس
آتے ہیں خداوند کہتا ہے اپنی حیات کی قسم تو ان سبھوں کو زیور کی مانند پہن لیگی
اور انہیں اپنے پر دلہن کے مانند باندھیگی ۱۹ کہ تیری خراب اور اوجاڑ مکانوں
اور برباد کئے ہوئے ملک میں اب بسنے والوں کی کثرت سے گنجایش نہ رہیگی
اور وے جو تجھ کو غارت کرتی تھیں دور دفع ہونگی ۲۰ بلکہ تیرے وے لڑکے جو
تجھ سے لئے گئے تھے تیرے کانوں میں پھر کہینگے کہ جگہ بسنے کے لئے تنگ ہے
ہمیں جگہ دے کہ ہم بسیں ۲۱ تب تو اپنے دل میں کہیگی کون میرے لئے انکا پیدا
کیا میں تو لاولد ہو گئی اور اکیلی تھی میں تو خارج کی ہوئی اور پردیس میں تھی
سو کس نے انکو پالا دیکھ میں تو اکیلی چھوڑی گئی پھر یہ کہاں تھے ۲۲ خداوند
یہوواہ یوں فرماتا ہے دیکھ میں غیر قوموں پر اپنا ہاتھ اٹھاؤنگا اور امتوں پر
اپنا جھنڈا کھڑا کرونگا اور وے تیرے بیٹوں کو اپنے گود میں لئے آوینگے اور
تیری بیٹیوں کو اپنے کاندھوں پر چڑھا کے لے چلینگے ۲۳ اور بادشاہ تیرے پالنے والے
باپ ہونگے اور انکی بیگمات تیری پالنے والی مائیں وے تیرے آگے اوندھے

ہو رہے ہیں پر جھکنین کی اور تیری پانون کی خاک چاٹینگے اور تو جانیگا کہ مین
ہی خداوند ہون کیونکہ وی جو میری راہ تکتی ہین پشیمان نہ ہونگے ہمارے
نزدیک یہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور کعبہ شریف کی شوکت
وعظمت کا جو بعد پیدائش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکو حاصل ہوئی اسمین
بیان ہو اسلیے کہ برگزیدہ ترجمہ مصطفی ہی اور مصطفی لقب خاص محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور نیز اسلیے کہ ترکش مین چھپا رکھا اسطرف مشیر ہی کہ وہ
رسول الہی جنکی یہ بشارت ہی خاتم النبین ہوا اور تمام انبیا ورسل کے بعد پیدا ہو
اور وہ بشارات انبیا رکے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہین اور نیز
اسلیے کہ تیسری ورس مین مشیر یہ بشارت ہذا عبد اللہ فرما کر پکارا ہے
اور عبد اللہ بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی القاب سی ہی اور آپ کی والد
ماجد کا بہی نام ہے اور نیز اسلیے کہ اٹھوین ورس مین بہی مین تیری حفاظت
کرونگا اور ہماری نزدیک گو سیدنا مسیح علیہ السلام مصلوب نہین ہوے
ملکہ آنکی اعدارکو یہ بات نصیب ہوئی مگر یہ لفظ اس طرف مشیر ہی کہ امت
مین رکہکر حفاظت کیجائی اور اس قسم کی حفاظت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہوئی کہ آپ اعدا مین رہکر حصن حصین واللہ یعصمک من الناس مین محفوظ رہے
اور نیز اسلیے کہ نوین ورس مین بادشاہون کی نظر کرنیکا ذکر ہے اور یہ خاصہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ بادشاہون نے نظرین اور ہدیے اور تحفے خدمت
نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین بہیجی اور نیز اسلیے کہ اسی اٹھوین ورس مین ہے
اور امت کی لیئے تجہے ایک عہد بخشا اور یہ مقام محمود کا جو مخصوص آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی بیان ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام
بہی آپکی امتی ہونگے اور کتاب اعمال کی تیسری باب سے یہ دعوی ثابت ہے

اور نیز لاسلئے کہ نوین اور دسوین ورس مین ہی تاکہ توفیق دینے لوگون کو کہی کہ نکل چلو اور یہہ
صحابہ کرام کی ہجرت کا بیان ہے اور یانی کے سوت مدینہ منورہ مین تب بہی
جاری تہی اور اب بہی جاری ہین اور نیز اسلئے کہ بائیسوین ورس مین یا بن الفاظ
دیکہہ خداوند یہوواہ یون فرماتا ہے کہ مین عرب قومون پر اپنا ہاتہہ اوٹہا ونگا شاہ
حبش اور اور مسلمانون حبش کا بیان ہی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ
بابرکت مین مشرف باسلام ہوئی اور خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین مدینہ
منورہ مین حاضر ہوئی اور آیتہ کریمہ کہ اذا سمعوا ما انزل الی الرسول الآیۃ انہین کے
شان مین نازل ہوئی ہی اور شاہ حبش نے مسلمانون کو بہت ہی راحت سے
رکہا اور خود مسلمان ہوا اور پہر صحابہ کرام کو مدینہ منورہ مین خدمت نبوی صلی
اللہ علیہ وسلم مین باآرام تمام پونہچایا والحمد اللہ علی ذلک تیسری وفصل کعبہ
شریف کی لباس کے بیان مین غزل الغزلات کی پہلی باب مین یہی ہی مین سیاہ
فام پر جمیلہ ہون اے یروشلم کے بیٹیو قیدار کی خیمون کے مانند سلیمان کے
پردون کے مانند یہہ کلام کعبہ شریف کا ہے جسکو سلیمان علیہ السلام نی
گویا کہ نقل فرمایا ہے اور کعبہ شریف کی تعمیری گو سیاہ پتہر سے ہو مگر قیدار کی
خیمون اور سلیمان کی پردون کی تشبیہ سے یہہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اپنی
لباس کی بناہی کا بیان فرماتی ہی امر آخر کار اس پیشین گوئی کے موافق خانہ
کعبہ کا لباس سیاہ سے قرار پایا اور بیان اسکا یہہ ہی کہ خلاصۃ التواریخ
مکہ معظمہ مین ہے اسعد تبع حمیری نے ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
سے ہزار برس پہلی خانہ کعبہ کو غلاف پہرایا اور اوسمین دروازہ بہی رکہا اور
یہہ غلاف اوسنے خواب دیکہہ کر کہ وہ خانہ کعبہ کو غلاف پہراتا ہی تیار
کیا تہا اور یہہ بہی روایت آتی ہی یعنی اس غلاف پہرانے کے وجہ مین کہ اسعد

تبع حمیری قریب مکہ کی وارد ہوا اور کوئی اہل مکہ سے اوسکے ملنے کو نہ آیا اوس
پر غضب ہوا اور کہا کعبہ شریف کو مین ضرور منہدم کرونگا اسلئے کہ یہی ان کی
تکبر کا باعث ہے پس وہ بیمار ہو گیا اور ایسا بیمار ہوا کہ سب طبیب اوسکے
علاج سے عاجز ہوئے اور کوئی دوا اوسی نفع نہ بخشتی تہی پس کہا ایک بزرگ
نے میری رای مین یہ بیماری اوس ارادہ بد کی وجہ سے ہے پس توبہ کی اوسنے
اپنی اوس ارادہ بدسے اور تندرست ہوا اور حاضر ہوا مکہ معظمہ مین زیارت
خانہ کعبہ کو اور تعظیم کی مکہ کی رہنیوالون کی اور کعبہ شریف کو بڑا قیمتی غلاف
پہرایا اور مورخون نے لکہا ہے کہ اکثر کعبہ شریف کے واسطے عمدہ عمدہ
غلاف ہدیہ بہیجتی تہی وہ غلاف یمن کی چادرون کی اور نمط کے بنے ہوئی
تہی اور نمط ایک عمدہ کپڑا ہوتا ہے اور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بہی کعبہ شریف کو یمن کی چادرون کا ہی غلاف پہرایا ہی اور پہر حضرت عمر اور
حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نے قباطی غلاف پہرایا اور پہر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے دیبا اور قباطی
غلاف پہرایا اور پہر یمن کی چادرون کا اور زیادہ کیا اور پہر ہر سال کعبہ شریف کو دیبا کا غلاف پہرایا جاتا تہا اور مامون رشید
کی خلافت مین ایک برس مین تین مرتبہ غلاف پہرایا جاتا تہا آٹہوین ذیحجہ
کو دیبا ہی سرخ اور پہلی رجب کو قباطی اور عید کو دیبا ہی ابیض اور پہر بعد
ضعف خلافت عباسیہ کے ہوتا تہا لباس کعبہ شریف کا کبہی مصر سے اور
کبہی یمن سے اور پہر خریدا سلطان ملک مصر نے ایک گانون کو اور وقف کیا اوسکو
غلاف مین کعبہ شریف کے اور پہر جب ممالک عرب کی سلاطین آل عثمان مالک ہوئی
پس اونہون نے کعبہ شریف کا غلاف ویسا ہی رکہا جیسا پہلی ہوتا تہا
لیکن سلیمان خان عثمانی نے حکم کیا کہ کعبہ شریف کا غلاف ہمیشہ
سیاہ رہے چنانچہ آج تک برابر کعبہ شریف کا غلاف ہمیشہ سیاہ ہی

اونپر ذات ہشتین کون صادق ہوگئی اور باعتبار ذات اکے یہی تو ہمیشہ کے واسطے
سے تھی اور تیار ہون کی بھی اکثر یہی کیساتھ ہی ہوئی ہین اور سلیمان علیہ السلام
نے بھی پیہ ری سیاوی ہی بنوائی ہونگے چوتھی فصل کعبہ معظمہ کے خوارق کے بیان
مین نوا کعبہ معظمہ کے خرق عادات سے ہی ہلاک ہونا اصحاب فیل کا جانوران
سنز سے کہ وہ جانور اوپر سے اونکی کنکری مارتی تھی جسکی کہ گولی زیادہ کا کام دیتی تھی
غرض یہہ کہ ان جانورون نے انہین کنکریون سے ان سب کو ہلاک کردیا اور
ذکر اسکا مکاشفات یوحنا کی سولہوین باب کی اکیسوین[21] ورس مین ہے اور آسمان
سے آدمیون پر بڑی بڑی بہر اولی گری اور اولون کے آفت سبب آدمیون نے
خدا پر کفر بکا اور یہہ کنکری وہ کام دیتی تہین کہ من من بہر کا گولا اتنا ہی کام دے
اور تمام بیان اونکی ہلاکی کا پہلی باب مین مذکور ہوچکا (۲) اور کعبہ معظمہ کی ہی خرق عادات
سے تھا وہ کہ غزوہ حدیبیہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ناقہ مبارک
جسکا نام قصوا تھا بیٹھ گئی اور نہ اوٹھی اور لوگون نے کہا اونٹنی کی عادت بیٹھنے کی ہوگئی یا بیٹھ گئی یا
نہین بلکہ بٹھا دیا اسکو اوس نے جس نے روکدیا اصحاب فیل کو یعنی اللہ
عزوجل نے پس آپ نے قسم رب البیت یاد کی اور فرمایا کہ جو کفار قریش
ایسی بات کہین گے جس مین حرم محترم کا احترام ہوگا مین وہ سب قبول
کرونگا پس ناقہ مبارک اوٹھ کہڑی ہوئی (۳) اور کعبہ معظمہ کی ہی خوارق
سے تھا وہ کہ قرامطیون کے فساد کی زمانہ مین ایک قرامطی میزاب رحمت
توڑنے کو یعنی میزاب سے اوکھاڑنے کو چڑہا وہ گرکے مرا پہر دوسرا چڑہا وہ بھی
گرکے مرا اور نہ ملا مقصود دونون دوزخ مین پونچے (۴) انہین خوارق
کعبہ شریف سے ہی نکلنا برق کا بنیاد قدیم کعبہ شریف سے اور بنیاد قدیم کعبہ
شریف کے سنگ سبز سے ہے پس جب قریش نے قبل بعثت آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے آپکی حالت شباب میں پتھر اوس سے تو خانہ کعبہ کی تعمیر کی وہ
بنیاد تا سر عمودی کی پس ایک پتھر کسی نے ہٹایا اور اوس میں سے ایک ایسی اس قسم
کی تجلی نکلی کہ قریب تھا کہ اوسکو کیا جاتا اور اونہوں نے پھر اوس سے یہ پتھر
اور اوس پر خانہ کعبہ کی دیوار قائم کی (۵) اونہیں خوارق سے بیمار ہوتا تھا
کہ سو تبع حمیری تھا اوس ارادہ بد کی وجہ سے اور اسنے ارادہ کیا تھا کہ کعبہ
شریف کو منہدم کردیں اور نہ صحت پائی کسی دوا سے اور صحت پائی بعد توبہ
کرنے کی اس ارادہ بد سے (۶) اور اونہیں خوارق سے ہی یہ ہے ایک حاکم مکہ
نے اس زمانہ میں خانہ کعبہ کی داخلی چاہی خدام کعبہ شریف نے اسوقت
کسی وجہ سے انکار کیا اسنے خانہ کعبہ کی بزور خادمت کنجی منگوائی کہ
خود کھول لینگے پس دروازہ کعبہ شریف کا قفل ہرگز نہ کھلا عاجز ہوکر انکی
کے خدمت میں آدمی بھیجا کہ جنکو کنجی خانہ کعبہ کی ابتدا دیکے لیے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے پس وہوں نے اپنے بیٹے برخوردار
کو بھیجا کہ اسکا ہاتھ کنجی پر رکھ کے تو قفل کھل جائیگا پس اونہوں نے ایسا ہی کیا اور قفل دروازہ
شریف کا کھل گیا (۷) اونہیں خوارق سے ہے وہ کہ زمانہ سابق میں خانہ کے اندر ایک مرد عورت نے
برا کام کیا تھا وہ دونوں پتھر ہوگئے تھے ایک کا نام اساف تھا دوسرے کا نائلہ نام تھا اور اونکو عبرت
کے واسطے رکھ چھوڑا تھا اور پھر رفتہ رفتہ اونکی پوجا ہونے لگی تھی (۸) اور اونہیں خوارق سے
ہی یہ ہے کہ مطاف میں کعبہ شریف کے پاس مقام ابراہیم پر ایک مقدمہ خون میں اٹھا پس
اوسوں نے جھوٹی قسمیں کھائیں وہ سب برس روز تک مر گئے (۹) اونہیں خوارق سے ہے یہ کہ مطاف
طواف کرنیوالوں سے خالی نہیں رہتا کوئی نہ کوئی ہر وقت طواف کرتا رہتا ہے کیسی ہی گرمی
ہو اور کیسی ہی اندھیری اور بارش کیوں نہو مگر کوئی نہ کوئی قربان ہوتا رہے (۱۰) اور اونہیں
خوارق سے ہے یہ کہ آب زمزم ہر مرض کے واسطے شفا ہے (۱۱) اور اونہیں خوارق سے ہی کھل خانہ کعبہ میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم — خاتمۃ الکتاب خلفاء خاتم النبیین صلی اللہ علیہ
وسلم کی بیان میں مکاشفات یوحنا باب (۱۹) ورس (۱۶) اوسکی لباس اور
اوسکی ران پر یہ نام لکھا ہی خداوندوں کا خداوند اور بادشاہوں کا بادشاہ —
پہلی باب میں شرح اس بشارت کی مذکور ہو چکی اور وہان معلوم ہو گیا ہی کہ اس
جملہ میں حضرت نبوت کا بیان ہی اور یہ جزو اخیر اس ورس میں خلیفہ اول تمام انبیا
خاتم خلافت مدت یعنی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی مدت خلافت کا ذکر ہی اور وہ
قبل تہا جو ران یار غار پر تہا اور جسکو ایک راہب نے ملک یمن میں دیکھکر بشارت
خلافت خاتم النبیین دی تہی اور روضۃ الاحباب سے ذیل میں شرح بشارت ہذا کی یہ کل
قصہ منقول ہو چکا ہی صحیفہ دانیال باب (۷) ورس (۲۵) اور وہ حقتعالی کی مخالفت
میں باتیں کریگا اور حقتعالی کی مقدسونکو تصدیعہ دیگا اور چاہیگا کہ وقتوں اور شریعتونکو بدل ڈالے
اور وہ اوسکے قبضہ میں دیے جاوینگے یہانتک کہ ایک وقت اور وقتیں اور آدہا وقت گذر جاوے — ۲۶ پہ عدالت قایم ہوویگی
اور وے اوسکی سلطنت اوس سے لے لینگے کہ اوسے ہمیشہ کیلئے نیست و نابود کرین پہ اس بشارت کی
شرح میں معلوم ہو چکا کہ ان ورسوں میں خلفاء ثلاثہ یعنی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اور خلیفہ ثانی حضرت
عادل عمر رضی اللہ عنہ اور خلیفہ ثالث حضرت ذی النورین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا بیان ہی
اور مدت خلافت ہر ایک کا بھی اس بشارت سے نشان معلوم ہوتا اسلیئے کہ نصف خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
میں دیگر بادشاہ اس سلطنت کا مالک ہوا اور مدت اول قرن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
اور وقتیں زمانہ خلافت شیخین ہی اور آدہی وقت نصف خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہی
پس اس انداز سے بیان کرنے سے عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مدت خلافت خلفاء ثلثہ
معلوم ہو گئی شیخین کی تمام مدت خلافت تو صاف صاف معلوم ہو گئی اور کل مدت خلافت حضرت عثمان کی
نصف کے معلوم ہونے سے واضح ہو گئی اور یہی تو تحدید کسب اعتبار فرما دیا یہی ہین حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ کی عمر بیان کی تہی واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم — زبور ۱۱۸ (۲۲) معماروں کی

ج

تو مت کڑھ بدی کام کرنیوالوں پر حسد نہ کر (۲) کہ وے جلدی گھاس کی مانند کاٹ ڈالی
جائینگے اور ہری سبزی کی طرح مرجھا جائینگے (۳) خداوند پر توکل رکھ اور نیکی کر تو زمین میں
زندگانی بسر کر اور دیانتداری پر چرا کر (۴) خداوند کی یاد میں مسرور رہ کہ وہ تیرے دل
کی مطالب پوری کریگا (۵) اپنی راہ خداوند پر چھوڑ دے اور اوسپر توکل کر وہ خود بنا لیگا (۶)
وہ تیری نیکی کو نور کی طرح ظاہر کریگا اور تیری عدالت کو دوپہر کیسی روشنی بخشیگا (۷) خداوند میں آرام کر
اور چپکے رجوع ہو اور اوسکے انتظار میں ٹھیرا رہ اوس شخص کے سبب جو اپنی راہ میں کامیاب ہوتا ہے مت کڑھ
(۸) غصہ کرنے سے باز آ اور غضب کو ترک کر اپنی تئیں مت ستا ایسا نہو کہ تو شرارت میں گرے
(۹) کہ بدکار کاٹ ڈالے جائینگے لیکن وے جو خداوند کے منتظر ہیں زمین کو میراث میں لینگے (۱۰) کہ اب
تھوڑی سی مدت کہ شریر نہ ہوگا تو غور کرے اوسکا مکان ڈھونڈھیگا اور وہ نہ ہوگا (۱۱) لیکن وے
جو حلیم ہیں زمین کے وارث ہونگے اور بہت سی راحت پا کر خوشحال ہونگے (۱۲) شریر صادق کی برخلاف
بندشیں باندھتا ہے اور اوسپر دانت کچکچاتا ہے (۱۳) خداوند اوسپر ہنستا ہے کیونکہ دیکھتا ہے کہ اوسکا
دن آتا ہے (۱۴) شریروں نے تلوار نکالی ہے اور اپنی کمان کھینچی تاکہ مسکین اور محتاج کو گرا دیں اور اونکو
جنکی راہیں سیدھی ہیں جان سے ماریں (۱۵) اونکی تلوار اونہیں کے دل میں پیٹھیگی اور اونکی
کمانیں ٹوٹ جائینگی (۱۶) تھوڑا اسباب صادق کا بہتیرے شریروں کے مال و اسباب سے بہتر ہے
(۱۷) کہ شریروں کی بازو توڑے جائینگے پر خداوند صادقوں کا سہارا ہے (۱۸) خداوند کامل لوگوں
کی دنوں کو پہچانتا ہے اور اونکی میراث ابدی ہوگی (۱۹) وے بری وقت میں شرمندہ نہونگے
بلکہ کال کے دنوں میں سیر ہونگے (۲۰) لیکن شریر ہلاک ہونگے اور خداوند کے دشمن
برّوں کی چربی کی مانند فنا ہونگے وے دھوئیں کی مانند جاتے رہینگے (۲۱) شریر اودھار لیتا ہے
اور نہیں دیتا ہے پر صادق رحم کرتا ہے اور دیتا ہے (۲۲) کہ جنپر وہ برکت دیتا ہے زمین کے
وارث ہونگے اور جنپر وہ لعنت کرتا ہے کاٹ ڈالے جائینگے (۲۳) انسان کے قدم خداوند سے ثابت ہوتے ہیں
اور وہ اوسکی راہ کو پسند کرتا ہے اگرچہ وہ گر جاوے پر پڑا نہ رہیگا کیونکہ خداوند اوسکا ہاتھ تھامنیوالا ہے

(۲۵) مین جوان تہا اب بوڑہا ہوا پر نہین صادق کو ترک کیا ہوا اور اوسکی نسل مین سے
کسیکو ٹکڑی مانگتی نہ دیکہا (۲۶) وہ سدا رحم کرتا ہے اور قرض دیا کرتا ہے اوسکی نسل مبارک ہے
(۲۷) بدی سے بہاگ اور نیکی کر اور ابد تک آباد رہ (۲۸) کہ خداوند عدالت کا دوست ہے اور اپنے
مقدسون لوگونکو ترک نہین کرتا ہے وہ ابد تک محفوظ رہینگے پر شریرون کی نسل کاٹی جائیگی (۲۹)
صادق زمین کے وارث ہونگے اور ابد تک اوسپر بسینگے (۳۰) صادق کا موہنہ دانائی کی بات
کہتا ہے اور اوسکی زبان سے عدالت کا کلمہ نکلتا ہے (۳۱) اوسکی خدا کی شریعت اوسکی دلمین ہے اوسکا پانو
کبہی نہ پہسلیگا (۳۲) شریر صادق کی گہات مین لگا ہے اور اوسکو قتل کر دینے رہتا ہے (۳۳) خداوند
اوسکو اوسکے ہاتہون مین چہوڑیگا اور عدالت کے وقت اوسپر مجرم نہ ٹہرائیگا (۳۴) خداوند کا منتظر
رہ اور اوسکی راہ کو یاد رکہہ کہ وہ تجہکو زمین کا وارث کرکے سرفراز بخشیگا اور جب شریر کاٹے
جائینگے تو تو دیکہیگا (۳۵) مینے شریر کو زبردست دیکہا ہے جو آپکو اوس ہرے درخت کی مانند جو خود
رو ہے پہیلاتا تہا پر وہ گذر گیا گویا تہا ہی نہین ملنی اوسے ڈہونڈہا وہ کہین نہ ملا (۳۷) کامل
کو تاک اور سیدہے کو دیکہہ کہ ایسے آدمی کا انجام سلامتی ہے (۳۸) پر خطاکار سب کے سب ہلاک
ہو جائینگے شریر کا انجام نیستی ہے (۳۹) صادقون کی نجات خداوند سے ہے دکہہ کے وقت وہ اونکا
محکم قلعہ ہے (۴۰) خداوند اونکی مدد کریگا اور اونہین رہائی دیگا اور اونکو شریرونسے چہڑائیگا
اور بچائیگا اسلئے کہ اونکا بہروسا اوسپر ہے۔ اس بشارت کی شرح کا پہلے تمہی وعدہ کیا تہا
چنانچہ اپنا وعدہ ایفا کرتے ہین اور اس بشارت کی شرح کرتے ہین پس معلوم ہو کہ پہلی درس مین
پانچوین درس تک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیحتہ ہے اور وعدہ نصرت و فتح ہے اور زیر
قسم کران دہو نہین وہ فتح مذکور ہے اوسی قسم سے کلام اللہ شریف مین بہی آیات الہی مین فتح اور نصرت
کا وعدہ بصرح اور مفسر ہین اور غالب یہ گمان ہے بلکہ تحقیق ہے کہ شروع بشارت کا یہین بہی شخص
بشارت دہندہ کا یا محمد ہو گا مگر مثل تحریف بشارت زبور (۱۱۰) کے اس زبور مین بہی تحریف کی
اور نام سرور رسل صلی اللہ علیہ وسلم اس بشارت سے علیحدہ کرکے اپنا نام فقرہ صالحین سے علیحدہ اور

حاصل کرایا اور دلیل میری اس دعوی کی یہ ہی کہ درس (۱۰) کے پہلی جملہ فرماتی ہین وہ
تیری مشیت کو نور کیطرح ظاہر کریگا۔ اور اس جملہ مین بظاہر گو نصیحت درجلوہ نور ہی مگر در
حقیقت اسمین خلافت صدیق رضی اللہ عنہ کی خبر ہی اور شب معراج مین نور کیطرح وہ بعد
تسلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت صدیق ظاہر کی گئی اور پھر دوسری جملہ مین فرماتی
ہین اور تیری عدالت کو دوپہر کیسی روشنی بخشیگا اور اسمین موافق جملہ اول کی بظاہر وعدہ
ہی مگر درحقیقت خلیفہ عادل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فتوحات کا ذکر ہی اور انکی خلافت کی وقت
مین ترقی اسلام ایسی ہوئی کہ آفتاب اسلام گویا نصف النہار عروج پر تھا اور بعد انتقال خلیفہ ثانی حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کی دوپہر ہوچکا اور اسوقت زوال آیا اور تیسرا پہر شروع ہوگیا اور حدیث مین
وارد ہوا ہی کہ عمر کی زندگی مین ایک دروازہ فتنہ بند ہی جب یہ دروازہ گرجائیگا پھر دروازہ فتنہ
کھل جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ زمانہ خلیفہ ثانی کے مسلمانون مین اسمین کسی قسم کا فتنہ نہین ہوا
اور بعد انتقال کی دروازہ فتنون کی کھل گئی اور نیز صحابہ کرام نے بیان کیا ہی کہ جب تک عمر زندہ
ہوئی برابر ترقی اسلام ہوتی رہی اور ظاہر ہی کہ آپکی انتقال کی بعد فتنہ شروع ہوگیا
اور درس (۹) مین کہ بدکار کاٹ ڈالی جائینگے لیکن وی جو خداوند کی منتظر ہین زمین کو میراث
مین لینگے مسلمانون کی فتح اور کفار کی تباہی اور ہلاکی اور حیرانی کا بیان ہی اور ایسی ہی درس
(۱۱) لیکن وی جو حلیم ہین زمین کی وارث ہونگے امت محمدیہ کی خلافت کا بیان ہی اور صحابہ
کی خلافت کا اصالتہ اسمین ذکر ہی اور قرآن شریف مین ارشاد فرمایا ولقد کتبنا فی الزبور
من بعد الذکر ان الارض یرثہا عبادی الصالحون اور بالتحقیق لکھا ہی ہمنی زبور مین
ذکر کی بعد تحقیق زمین کے وارث ہونگے ہمارے بندی صالح — صالح اور حلیم قریب
قریب ہین اور ذکر سی مراد یا تورات ہی اور یا ہی نصیحت ہوان ورسون اشارات مین ہی
ورس (۱۲) شریر صادق کی برخلاف بندشین باندھتا ہی اور اوسپر دانت پیستا ہی
(۱۳) خداوند اوسپر ہنستا ہی کیونکہ دیکھتا ہی کہ اوسکا دن آتا ہی — ایسی ورسون مین

شرح ابوجہل فرعون اس امت کا ہی اور صادق یا لقب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور یا
صادق صدیق ہین اور روز بدر ابوجہل کا دن تھا اور اوسیدن وہ ہلاک ہوا اور کلام مجید
مین یوم نبطش البطشة الکبری انا منتقمون فرمایا اور بیان غزوہ بدر مین لفظا لوم
لاتا کر مطابق صحف یشعیا ہوا ہی ورس (۱۴) سی (۲۰) تک مسلمانونکی فتح اور کفار کی
خواری کا بہی بیان ہی اور اونکی کمانین غزوہ بدر مین ٹوٹ گئین اور وہ ہلاک ہوئی اور اللہ
جل جلالہ نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی شر سی محفوظ رکہا اور ورس (۲۱) مین
غزوہ احد کا ذکر ہی ورس (۲۹) مین خلافت صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر ہی اور ورس (۳۴)
مین فتح مکہ معظمہ اوسی واقعہ قتل کا بیان ہی جسمین ستر کافر مارے گئی ورس (۴۳) مین ہجرت
کا ذکر ہی اس زبور سی خلافت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اور خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کا پتا ملگیا اور یہہ بہی معلوم ہوگیا کہ خلیفہ اول صدیق ہونگی اور خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ
ہونگی اور یہہ بہی معلوم ہوگیا کہ زمانہ ترقی اسلام بہی ہوگا جسمین خلافت حضرت عمر العادل
کی ہوگی اور اگرچہ اور مضامین عمدہ بہی اس بشارت مین ہین مگر وہ باب خلافت سی تعلق نہین رکہتی
زبور (۲۲) ورس (۱۹) پر اے خداوند دور مت رہ اے میری توانائی جلد میری مدد کیلئی آ (۲۰) میری
جان کو تلوار سی میری وحیدہ کو کتی کی ہاتہہ سی بچا — ورس (۲۵) بڑی جماعت مین مجہہ سی تیری
ستایش ہوگی مین اونکی آگی جو اوس سی ڈرتی ہین اپنی نذرین ادا کرونگا (۲۶) وی جو حلیم ہین
کہا وینگی اور سیر ہو وینگی وی جو خداوند کی طالب ہین اوسکی ستایش کرینگی تمہارا دل ابد تک
جیتا رہی (۲۷) سارے جہان کو سراسر یاد آویگا اور وے خداوند کیطرف رجوع لاوینگی سب قومونکی
گہرانی تیری آگی سجدہ کرینگی (۲۸) کہ سلطنت خداوند کی ہی قومونکی درمیان وہی حاکم
(۲۹) دنیاکی سارے دولتمند یا موٹی کہاوینگی اور سجدہ کرینگی وی سب بہی جو خاک مین ملتے ہین اوسکی
حضور جہکینگی اور وی جنکی مجال نہین کہ اپنی جان بچا دین (۳۰) ایک نسل ہوگی جو
اوسکی بندگی کریگی وہ خداوند کی ایک پشت گنی جائیگی — ناموس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی بیان مین پہلی باب مین معلوم ہوچکا ہی کہ یہہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور تو
نام پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی اب شرح ورسون بالعرض کی ضرور ہی ایسی معلوم ہو کہ قرآن
شریف مین سورہ حج مین فرمایا ہے وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض
کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا یعبدوننی
لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذالک فاولئک ہم الفاسقون ترجمہ وعدہ دیا اللہ نے جو لوگ
تم مین ایمان لائی ہین اور کئی ہین نیک کام البتہ پیچھے حاکم کریگا انکو ملک مین جیسا حاکم کیا تھا
انسے اگلون کو اور جما دیگا انکو دین انکا جو پسند کر دیا انکو اور دیگا انکو انکی ڈر کی بدلے
امن بندگی کرینگی میری شریک نکرینگی میرا کوئی اور جو کوئی ناشکری کریگا اسکے پیچھے سو وے لوگ ہین بے حکم اور اس تعبیر کرتہ دیکھیہ یہہ وعدہ ہی
جو اس زبور مین منقول ہی اور یہہ بعینہ گویا کہ ترجمہ زبور مذکور ہی لیکن بسبب تغیرات کثیرہ
کی استقدر فرق ہوگیا ہی ورس (۲۲) ہی شروع ہی اور فرمایا وہی جو حلیم ہین کہا ینگے
اور سیر ہونگے وہی جو خداوند کی طالب ہین اوسکی ستائیش کرینگی اس ورس مین خلافت
کا ذکر کیا اور مقصود اس سے یہ ہے کہ خلافت مہاجر مہاجرین مین ہی ہوگی اور قرآن مجید مین بھی
ارشاد فرمایا ومن یہاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغما کثیرا وسعۃ اور طالب خداوند
مہاجرین للہ اور مہاجرین ہی فتوحات نامی اور نعمائی الہی پر حمد وثنا الہی بجالاتے ورس
(۲۷) ساری جہان کو سر یاد آویگا الخ یہ رسالہ عامہ خیر الرسل کا بیان ہے اور یعقوب دینا آن
خلافت عام ہی ورس (۲۸) کہ سلطنت خداوند کی ہی قومون درمیان وہی حاکم
ہی گویا کہ ترجمہ لیستخلفنہم فی الارض کا ہی اور خلافت نبوت سلطنت خداوندی ہی اسطرح کہ
پورا پورا شریعت کی موافق جب عمل ہوا گویا کہ وہی حاکم ہی ورس (۲۹) دنیا کی سارے موٹے
کھانیکے اور سجدہ کرینگے گویا کہ ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم کا ترجمہ ہی اور سب ہی جو خاک مین ملتے ہین
حضور جھکینگے اور وے جنکی مجال نہین کہ اپنی جان بچاوین گویا کہ ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا
کا ترجمہ ہی اور پہلے جز مین تمہیم کا بیان ہے ورس (۳۰) ایک نسل ہوگی جو اوسکی بندگی کریگی

تو صاف ثابت ہے بعد وفات الشیخین کی بن فتنہ کا [illegible] اور دو برس [illegible] آیۃ [illegible] ومن کفر بعد
ذالک فاولئک ہم الفاسقون کی طرف اشارہ ہے اور اس زمانہ میں بھی خلافت خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم
اجمعین کا تمام ہو گیا اور خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بشارت بالیہ کی اس جملہ سے وہاں ہرگز
[illegible] جملہ استادہ مگر ثابت ہے اسلئے کہ قصہ صفین میں آپ خیمہ کو مارنے سے بابل میں منع کیا
اور خلافت حضرت امام حسن و امام مہدی رضی اللہ عنہما کی بشارت حسنیہ کی اس جملہ سے تو انہیں تمام
زمین کو مسخر و مستقر کرینگے ثابت ہے اور بشارت تجدیدیہ کی اس جملہ سے اوس بارہ ہزار پیدا ہونگے
خلافت ان خلفا کی [illegible] اور [illegible] اور خلیفوں پہ خلافت نبوت کا ذکر ہے جو قیام قیامت
تک پورے ہو جائینگے۔ واللہ عاقبۃ الامور ۔ وصلی اللہ تعالی علی خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ
واصحابہ اجمعین — **دعائے مقبول** یا اللہ جل جلالہ وعم نوالہ تیرا ہزار ہزار شکر ہے کہ تو نے
اپنی رحمت سے مجھے معدوم سے موجود کیا اور پھر اشرف المخلوقات میں پیدا کیا اور پھر اشرف الرسل
کی غلامی نصیب کیا اور شرف نسب مصطفے علیہ السلام بھی عنایت فرمایا شکر ہے کہ تو نے اپنی رحمت سے
مجھے ہر طرف سے بچا کر اپنی دین کی [illegible] کیطرف متوجہ کیا اور علوم اولین و آخرین یعنی قرآن و حدیث سے
بہرہ ور کیا اور پھر خاص تو نے اپنی رحمت سے فخر و من عنده علم الکتاب اور اہل ذکر سے مشرف کیا
اور علم کتب سابقین عنایت فرمایا اور پھر تالیف رسالہ ہذا کی توفیق عنایت فرمائی فلک الشکر کافیا
والحمد وافیا۔ خداوندا [illegible] تیری عدد صحابی کی دعا کرتا ہوں کہ تو اس کتاب
کو قبول فرما اور زاد آخرت [illegible] کی توفیق عطا فرما اور والدین [illegible] اور تمام سلسلہ نسبی اپنی
[illegible] دعا کرتا ہوں کہ ان کو در جنات عدن میں [illegible] اور حلل بہشتی انہیں پہنا اور [illegible]
[illegible] اور من الذین لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون [illegible] انہیں کر دے خداوندا تو اپنی رحمت سے میرے سب
اور عزیزوں [illegible] اور دوستان [illegible] کو تمام [illegible] عطا فرما خداوندا تو اپنی رحمت سے بزرگوار اپنی [illegible] خواہ
[illegible] اور اصل [illegible] قائم رکھ اور اولی [illegible] جگر [illegible] زید علمہ [illegible]
[illegible] رکھ خداوندا [illegible] علوم دین [illegible] خداوندا تمام [illegible] اور [illegible]

تقریظ رسالهٔ البشارات محمدی از مصداق ... شیخ انوار حسین صاحب تسلیم سهسوانی تخلص فیه

حمد رب العالمین که در صحایف خویش عظمت خود ما بالنطق نواخت تاج الکلام است و نعت خاتم النبیین که خدای تعالی از بهر مشید کونین
لوای عزش بر افراخت معراج الاسلام است - تحمید صحابهٔ کبار که خالق عالم در توریت بیاد شان خشیت ... گلگونه
القانت و منقبت آل اطهار که سیر اوشان درة التاج رقم ساخت حرز بازوی ایمانست - در صورت معنی بیدا
از عیان و نهان پیدا - که شرح فضیلت این مربع از حد مرتبهٔ قیاس متجاوز است که طاقت تقریر و طاقت تحریر در ...
یکی از هزار عاجز - اگر غور مددگاری کند و فکر غمخواری - اینجا گرم خروشی بیهوده ... و خاموشی عین صفت ذات گویائی
اما بعد بزم آرای گنج زبانی محمد انوار حسین تسلیم سهسوانی - دست را آشنای خامه میسازد و خامه را میل ... آمیز
الرقمه حسن الفاظ دیدنی دارد ؛ بوی معنی شنیدنی دارد ؛ حاصل مدعا ما اینست ؛ این رساله خریدنی دارد ؛ درین ایام
میمنت انجام و زمانه فیض التیام - سباح دریای بلاغت سیاح صحرای فصاحت مفتاح خزانهٔ سلامت مصباح کاشانهٔ متانت فخر المتقدمین
فخر المتاخرین قبلهٔ اصحاب یقین کعبهٔ ارباب یقین - نور ناصیهٔ علم غرهٔ باصرهٔ حلم قدوهٔ متشرعین اسوهٔ متورعین - سر باخته کوی
تسلیم و رضا - روح روان جسم حیا و وفا - عالم با عمل فاضل بی بدل بلبل بوستان فروع و اصول ، دانهٔ شمع معقول و منقول
محقق بی عدیل - مدقق بی مثیل - حاوی علوم حامی فهوم - کاشف مشکلات عقلیه فاتح مغلقات نقلیه - محور چرخ خیر داری
مرکز دایرهٔ هوشیاری معین فرزند فطنت ابو الآبا فطرت محی مراسم سنت خیر الانام میل بیدا ناپید کنار اسلام - مولانا
رموز سیدی و شیخی مولانا اولانا رحمة الهی که سینای سینه اش از پرتو جمال الهی جلوه طور است و مدینهٔ دل او از متاع عشق محمدی
معمور نقش پای عینک چشم آئینه هوشان و حرف حق نمایش تازیانهٔ تا ذ بالله کوشان سالهٔ رحمت العلب مقاله بر انتساب ذریت نبوت
رسالت ختم المرسلین ملقب و مخاطب رحمة للعالمین از بیبل یعنی از انجیل بی تکلف تصنع و بی تکلیف تاویل بشنوی گی صفا بیان محمدی که ذات
معانی نوشتند و بسا با تعصب و تغضب که انجاز ناکسانست بکدست در نوشتند - ... مناظره ... و ... کمال ... نگذاشتند ...
نصیب ... از تحسین داختند و ... در ... کشتی نه ... - در زبان ... این کتاب است عبارت سلیس ... لاجواب - تالیف این کتاب
نه کار انسانی است بلکه محض ظهور فضل یزدانی - اگر (انوار محمد صادق) خواهش بجاست و اگر (دعاوی خاتم النبی) ... است اگر ...
جلال رسول) ... و اگر ... (مناظره و تحبیب) گویم ... سواد زلف حور و بیاض چهرهٔ ... علما ...
رعنا ... عمر ... قصهٔ مختصر ... تصنیف ... تالیف ... تدوین ... آوازه ... بسیار
... زینت ... وساده محبت ... الفت ... اوفاق ... الفاق ... نظر ... عاشق
... گرامی ... منشی ... بهادر ... انوار الاخبار - که بیشتر از بیشتر بلکه بیشتر از بیشتر ... و مکارم اخلاق
با عاده ... از کمال ... کریمه ... بوده ... می آید ... تمام ... اسلامی ... بالیستی ... است
چنانچه ... سلطان المعظم ... کمال ... شرح ... حالش ...
که حرفی ... لفظی از کتاب ابروار ... طبع ... تسبیع ... اظهار ... نمود ...
المختصر ... انجام ... کلام ... تاریخ ... صفحه ... بافضال ... تاریخ تسلیم الفت ... تم